

ناشر: ولی العصر ٹرسٹ - رتہ مئہ  
ملنے کا پتہ: افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

# علیؑ فی القرآن

## قرآن میں علیؑ



شواہد التزیل ص ۱۲، ص ۱۳ کے مطابق نبی کو نبی کا ارشاد گرامی ہے۔  
آیات قرآن کے چار حصے ہیں۔

۱۔ ایک حصہ بالخصوص ہم اہلبیت کے لیے ہیں۔

۲۔ ایک حصہ بالخصوص ہمارے اعداء کے لیے ہے۔

۳۔ ایک حصہ میں حلال و حرام ہے۔

۴۔ ایک حصہ میں فرائض و احکام ہیں۔

یاد رکھو۔ علیؑ کے حق میں قرآن کی بہترین آیات ہیں۔

○ بحوالہ سابقہ یزید ابن رومان سے منقول ہے

قرآن کا جتنا حصہ فضائل علیؑ میں نازل ہوا ہے اور کسی کے حق میں نازل نہیں ہوا۔

○ بحوالہ سابقہ عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے۔

قرآن میں حضرت علیؑ کے فضائل میں اتنی ایسی آیات نازل ہوئی ہیں

آپ کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔  
یہ ناسخ المودۃ ص ۱۳۶ کے مطابق جناب عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے  
ص ۹ علی میں تین سو سے زائد آیات نازل ہوئی ہیں۔

---

[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيدنا محمد وآله الامته الطاهرين  
اللہ کی رحمت اور قسم السنار والجنۃ حضرت علی کی قبولیت کا امیدوار صادق  
ابن محمد بنی شیرازی عرض پروردگار ہے کہ زیر نظر مجموعہ میں تمام وہ آیات قرآنیہ پیش کی گئی ہیں  
جو روئے تنزیل، تاویل یا مصداق صرف اور صرف حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہیں  
جنہیں میں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ کتب اہل سنت سے نقل کیا ہے۔

ان کتب میں سے میرا زیادہ انحصار اور اعتماد حاکم حکام کی حنفی کی تالیف شواہد  
المنزلیہ - تید ہاشم بجرانی کی کتاب غایۃ المرام سے صرف وہ آیات ہیں جو انہوں نے کتب  
اہلسنت سے نقل کی ہیں اور علامہ سیلیمان حنفی قدوسی کی کتاب بیایع المودہ پر رہا ہے۔  
ان تین کتب کے علاوہ دیگر کتب سے بھی حسب استطاعت لیا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ میں ان آیات کو جو کتب شیعہ میں حضرت علی کے حق میں بتائی  
گئی ہیں نقل نہیں کیا ہے۔ البتہ کتب شیعہ میں ایسی روایات جو کتب اہلسنت میں بھی  
موجود ہیں انہیں ضرور نقل کیا ہے۔ اس میں میرا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ میری  
زیر نظر کتاب میں صرف وہی روایات جمع کی جائیں جو اہلسنت نے روایت کی ہیں  
یہ بھی خیال رہے کہ بعض آیات تو ایسی بھی ہیں جنکے متعلق کتب اہلسنت میں روایات  
احادیث کے اس لحاظ سے انبار لگے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل



ہوئی۔ لیکن میں نے اختصار کے پیش نظر کثیر تعداد کی روایات میں سے ایک دو احادیث پر اکتفا کی ہے میں نے تو ایک راستہ ہموار کیا ہے امید ہے میرے بعد آنیوالے علماء تہ اعلام اس طرف توجہ فرما کر اس کمی کو پورا کر دیں گے انشاء اللہ۔

علاوہ ازیں چونکہ وقت تالیف میرے پاس کتب کا وافر ذخیرہ موجود نہیں تھا اس لیے تمام وہ آیات جو حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہیں کو بھی کا حقا جمع نہیں کر سکا۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ میرے بعد آنیوالے صاحب استطاعت علماء اس طرف بھی ضرور توجہ فرمائیں گے اور میری مالی بے بضاعتی کی اس خامی کو بھی دور کر دیں گے۔

میری تمام اس محنت اور مشقت کا مقصد صرف اور صرف حضرت علیؑ کی رضا کا حصول ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر وہ راضی ہو گئے تو میرے لیے اتنا ہی کافی ہوگا کہ بلائے سولے۔ صادق حسینی شیرازی

## سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

اس سورتہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں

۱۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (۱)

۲۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۲)

۳۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (۳)

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفاتحہ / ۱

بیابیح الودود ص ۶۹۔ پر علامہ سلیمان قندوزی نے ابن طلحہ حلبی شافعی کی کتاب الدر المنظم کے حوالہ سے لکھا ہے کہ۔

تمام آسانی کتب کے تمام اسرار قرآن میں ہیں۔ قرآن کے تمام اسرار سوئے تھیں ہیں اور معنی تمام اسرار بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہیں۔ بسم اللہ کے تمام اسرار بائے بسم اللہ میں ہیں اور بائے بسم اللہ میں جو کچھ ہے وہ نقطہ بائے بسم اللہ میں ہے۔ اور حضرت علی نے فرمایا ہے۔ بائے بسم اللہ کا نقطہ میں ہوں۔

مولف — آپ کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح نقطہ کعبہ فیہ بائے بسم اللہ مہمل اور بے معنی حرف ہوتا ہے اسی طرح میرے بغیر قرآن کا سمجھنا بھی مہمل اور بے معنی ہے۔ یعنی میں قرآن ناطق ہوں۔ اور قرآن پر ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کے ساتھ مجھ پر ایمان نہ لایا جائے۔ کیونکہ اسلام کو حضرت علی کے جہاد نے استحکام و استقامت بخشی ہے۔ حدیث نبوی میں ہے۔ اللہ نے تکمیل دین کی بنیاد ولایت علی کے اقرار کو قرار دیا ہے۔ اور ولایت علی کی تبلیغ کو اللہ نے تمام نعمت دنیا و دین اسلام پر مبنی کیا کا اظہار کیا ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔

آج میں نے اپنا دین مکمل کر دیا۔ آج تم پر اپنی نعمت کامل کر دی۔ اور آج تمہارے اسلام پر راضی ہوں۔ گویا۔

○ ولایت علی کے بغیر دین ناقص ہے۔



○ ولایت علی کے بغیر نعمت الہیہ نامکمل ہے

○ اور ولایت علی کے بغیر اسلام اسلام ہی نہیں۔

اس حدیث شریف کا مقتضی یہ ہے کہ قرآن میں موجود سورہ کے آغاز یا درمیان میں جہاں بھی بسم اللہ موجود ہے اسی کا نقطہ باء حضرت علی ہیں۔ اور قرآن میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ اور ایک سو چودہ بسم اللہ ہیں۔ بنا بریں حق تو یہ تھا کہ بسم اللہ کے متعلق علیؑ علیہ السلام کچھ عرض کیا جاتا۔ لیکن خوف تطویل کے پیش نظر ہم صرف پہلی بسم اللہ کے متعلق کچھ عرض کر کے بقیہ کی تفصیل دیگر فضلاء مہربان پر چھوڑتے ہیں۔

یہابیہ المودہ ص ۷ علامہ سیماں قندوزی نے حکیم ترمذی محمد بن علی کے زوالہ الفتح البین سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس سے مروی ہے۔

ایک رات حضرت علی نے بائے بسم اللہ کے نقطہ کی تفسیر بیان فرمنا شروع کی صبح منور ہو گئی لیکن نقطہ بائے بسم اللہ کی تفسیر ختم نہ ہو سکی۔ الخ۔

## ۲۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ فاتحہ ۱

غایۃ المرام میں ابراہیم بن محمد حموی شافعی کی۔ فرائد السمیعین۔ سے ترجمہ جنی سے مروی ہے کہ امام محمد باقرؑ سے میں نے سنا ہے کہ

○ ہم اللہ کے مختار ہیں۔

○ ہم واضح اور غیر مبہم راہ حق ہیں۔

○ اور اللہ کی طرف ہم ہی صراطِ مستقیم ہیں۔

○ غایۃ المرام میں ثعلبی کی تفسیر۔ کشف البیان فی تفسیر القرآن۔ کے حوالہ سے

مذکورہ آیت کی تفسیر میں مسلم ابن حسان سے منقول ہے کہ۔

میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ فرمایا ہے تھے کہ

اهدنا الصراط المستقیم میں صراط مستقیم سے۔ محمد و آل محمد کی راہ حق مراد ہے

○ غایۃ الرام ہیں دکن ابن جراح کی تفسیر کے حوالہ سے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ اهدنا الصراط المستقیم کے متعلق فرمایا ہے۔ اے لوگو دعا مانگا کرو۔ اے اللہ! ہمیں محبت محمد و آل محمد کی ہدایت دے۔

اهدنا الصراط المستقیم کا یہی معنی اور بھی متعدد مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں روایت کیا ہے۔

مثلاً۔ السید ابوبکر شافعی نے۔ شفقۃ الصادی میں۔ اور علامہ سلیمان قدوسی نے بنابین المودہ میں متعدد احادیث نقل کی ہیں۔

## ۲۔ صراط الذین انعمت علیہم

شواہد التزلیج ص ۳۳۳ از حافظ جکافی میں عبد الرحمن ابن زید ابن اسلم نے اپنے باپ زید ابن اسلم سے روایت کی ہے کہ۔ منہ عنہ علیہم لوگوں کا راستہ سے مراد آنحضور اور آپ کے ساتھیوں اور حضرت علی اور آپ کے شیعوں کا راستہ ہے۔

# سُورَةُ الْبَقَرَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کی طرح و ثنا کی گئی ہے۔

۱۔ اِهْدِ لِلْمُتَّقِينَ (۲)

۲۔ وَارْثُكُمُ الْمُفْلِحُونَ (۵)

۳۔ وَادْفِئ لَهُمُ امْنُوكُمْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ (۱۳)

۵۱۳۔ وَادْفِئ لَهُمُ امْنُوكُمْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ وَادْفِئ لَهُمُ امْنُوكُمْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ

قَالُوا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِؤْنَ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

وَيُمِدُّهُمْ فِيْ طَغْيِهِمْ يَنْصَرُّونَ (۱۵، ۱۴)

۱۔ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اَنَّهُمْ جَنَّاتٌ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (۲۵)

۴۔ فَتَلْقَىٰ اٰدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِمْ (۳۴)

۵۔ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (۲۳)

۱۔ وَانْهَ الْكِبْرَ الْاَعْلٰی الْخَاشِعِينَ (۳۵)

۱۰۔ الَّذِينَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلتَقَوْا رَبُّهُمْ وَهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُونَ (۴۲)

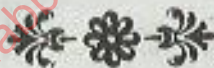
۱۱۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (۵۷)

۱۲۔ وَادْفِئ لَهُمُ امْنُوكُمْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ وَادْفِئ لَهُمُ امْنُوكُمْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ



- ١٣— واذا استسقى موسى لقومه فقلنا اضرب بعصاك الحجر (٢٠)
- ١٤— واذا نزل آمنوا وعملوا الصالحات اولئك اصحاب الجنة (٨٢)
- ١٥— واذا تبلى ابراهيم ربه بكلمات فأتتهن قال اني جاعلك للناس امامًا (١٢٣)
- ١٦— يهدي من يشاء الى صراط مستقيم (١٢٢)
- ١٧— وكذلك جعلناكم امة وسطا (١٢٣) وان كانت لكبيرة الا على الذين هدى الله (١٢٣)
- ١٨— يا ايها الذين آمنوا استعينوا بالصبر والصلوة (١٥٣)
- ١٩— وبشر الصابرين (١) والاولئك هم الممهّدون (١٥٥ - ١٥٤)
- ٢٠— اذ تبى الذين اتبعوا وراى العذاب وتقطعت بهم  
الاسباب (١٢٦)
- ٢١— يا ايها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم (١٤٢)
- ٢٢— واتى المال على جبهه ذوى القربى (١٤٤)
- ٢٣— يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص (١٤٨)
- ٢٤— يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام (١٨٣)
- ٢٥— ومن الناس من يشتري نفسه ابتغاء مرضاة الله (٢٠٤)
- ٢٦— يا ايها الذين آمنوا ادخلوا فى السلم كافة (٢٠٨)
- ٢٧— والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم (٢١٣)
- ٢٨— تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض (٢٥٣)
- ٢٩— يا ايها الذين آمنوا انفقوا مما رزقناكم (١٥٣)

- ٢٠ — فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى (٢٥٢)
- ٢١ — مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (٢٥١)
- ٢٢ — وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ (٢٥٥)
- ٢٣ — يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ (٢٥٤)
- ٢٤ — يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (٢٢٩)
- ٢٥ — الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَاجِيَةً (٢٤٣)
- ٢٦ — إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ (٢٤٤)
- ٢٧ — يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ (٢٨٢)
- ٢٨ — آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ (٢٨٥)



# سُورَةُ الْبَقَرَةِ

۱۔ ہدیٰ للمتقین۔ | متقین کا ہادی ہے۔

شواہد التنزیل: ۱۔ حافظ حکام حنفی نے اپنے سلسلہ سند کے زریعہ عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ — ذلک الكتاب لا ریب فیہ یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ ہدیٰ یعنی بیان اور نور ہے۔ للمتقین یعنی علی ابن ابیطالب جس نے ایک لمحہ کے لیے بھی نہ تو شرک کیا ہے اور نہ ہی کسی بت کے چرن چھوٹے ہیں، خالعتہ اللہ عبادت خدا کی ہے۔ علی ابن ابیطالب اور اس کے شیعوں کا حساب داخل جنت ہونگے۔ مولف — تقویٰ کے بہت زیادہ راتب ہیں اور حضرت علی تقویٰ کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھے ہر حیثیت میں ہر اعتبار سے کسی جگہ اور کسی وقت بھی دست علی سے دامن تقویٰ نہیں چھوٹا۔

اگر متقین کا کوئی کامل ترین فرد مصداق ہے تو وہ صرف اور صرف علی ابن ابیطالب کی ذات گرامی صفات ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس کی روایت سے بڑھ کر کوئی اور تائید و تصدیق نہیں ہو سکتی۔





۲- اُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّنْ اَوْ هِيَ لَوَكَّ اَللّٰهُ كِيَافَ هِيَ اَوْ هِيَ لَوَكَّ اَللّٰهُ كِيَافَ هِيَ

اور وہی لوگ فلاح یافتہ ہیں۔

بقرہ ۴

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۶۹ حافظ حاکم حسانی حنفی نے اپنے سلسلہ سند

کے ذریعہ حضرت علی سے روایت کی ہے کہ۔ مجھے سلمان خیر (سلیمان فارسی)

کہا ہے۔ یا علی! جب کبھی میں آنحضور کی خدمت میں ہوتا تھا اور آپ

فرشتے لاتے تھے تو آپ کو آتا ہوا دیکھ کر نبی کو مین فرماتے تھے اے

سلیمان یہ آیا والا شخص اور اس کا گروہ ہی قیامت کے روز سرفراز ہوگا۔

مواقف — لغت عرب کے قواعد سے آشنا حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ

سورہ انبیاء کا یہ جملہ — یا سلمان بن داود حمزہ ہم المفلحون۔ قواعد زبان کی رو سے حصر

ہے۔ یعنی آنحضور نے فلاح کو حضرت علیؑ اور آپ کے حزب میں محصور فرمادیا ہے۔ گویا

ان کے علاوہ فلاح اور کسی جگہ سے ہی نہیں کیونکہ ہذا و حزبہ مبتدا ہے۔ اور المفلحون

مبتدا اور خبر کے درمیان ہم۔ ضمیر فصل کا فاصلہ اور المفلحون خبر کو معرف باللام

کیا گیا ہے۔ جواز روئے قواعد زبان دلیل حصر ہوتی ہے۔

نبی کریم نے جناب سلمان کے سامنے۔ ہذا و حزبہ ہم المفلحون میں اس طرح

فرمایا ہے جس طرح ذات احدیت نے آیت زیر عنوان میں حروف حصر استعمال

فرمائے ہیں۔ اُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ وَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ آنحضور

کے حصر اور ذات احدیت کے حصر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں جگہ مبتدا اور خبر

کے مابین۔ ہم۔ ضمیر فصل کا فاصلہ ہے اور دونوں جگہ خبر مفلحون کو معرف باللام کر کے

المفلحون کیا گیا ہے۔

۳- اِذَا قِيلَ لَهُمْ امْنُوا كَمَا  
اٰمَنَ النَّاسُ۔

(بقرہ: ۱۳)

شواہد التشریح ج ۱ ص ۱۷۷ حافظ حاکم حاکم حنفی نے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ  
جناب عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسی طرح ایمان لاؤ جس طرح دوسرے لوگ ایمان  
لائے ہیں۔ میں دوسرے لوگوں سے مراد حضرت علی ابن ابیطالب جعفر طیار  
جناب حمزہ سلمان ابوذر عمار مقداد اور حذیفہ ابن یمان وغیرہ ہیں۔

مؤلف — یعنی اللہ العزیز سے مراد یہی مذکورہ بالا افراد جیسے ہیں۔ اور کون  
نہیں جانتا کہ یہ سب لوگ حزب امیر المومنین علی ابن ابیطالب میں تھے۔

۴- وَاِذَا لَعَنُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
قَالُوْا اٰمَنُوْا اِذَا اَخْلَوْا اِلٰی شَيْطٰنِيْهِمْ  
قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِؤْنَ  
اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهٖمْ  
وَيَمْدُدُّهُمْ فِى طُغْيٰنٍ اِنْهٰمْ  
يَكْفُرُوْنَ۔

(بقرہ: ۱۴، ۱۵)

شواہد التشریح ج ۱ ص ۱۷۷ حافظ حاکم حاکم حنفی نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ابوالبعباس  
علوی نے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ مقاتل سے اور مقاتل نے محمد حنفیہ سے روایت  
نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی امیر المومنین بیرون مدینہ سے تشریف لائے  
تھے ان کے ساتھ سلمان فارسی عمار مہیب مقداد اور ابوذر بھی تھے۔



ان کی ملاقات عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق سے ہو گئی۔ جو اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ تھا۔ عبداللہ نے حضرت علی کو دیکھ کر کہا۔ اے سید بنی ہاشم۔ وصی رسول، برادر امی، امام نبوت۔ اور ابو الحسین جس نے اپنی جان و مال آنحضرت پر قرب کر دیا ہے خوش آمدید! آپ نے فرمایا۔ اے ابی یہ نفاق کتنی بُری بات ہے۔ اچھا ہوتا اگر اے چھوڑ دیتا۔ مگر یہ گواہی دیتا ہوں کہ تو منافق ہے۔ ابی نے کہا۔ میری باتیں سن کر بھی آپ مجھے منافق کہہ رہے ہیں، وہ عطا کئے ہوئے! میں آپ اور آپ کے اصحاب کے غلوں کا دل سے قائل ہوں۔ حضرت علی نے فرمایا۔ بخدا تو منافق ہے۔

پھر حضرت علی آنحضرت کے پاس گئے اور تمام ماجرا بیان کیا۔ — ذاتِ احدیت ابراہیم سے یہ آیت نازل ہوئی۔ اِذْ التَّوَالِذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ یعنی جب ابی حضرت علی جیسے تصدیق قرآن کرنیوالے سے ملے ہیں تو کہتے ہیں۔ ہم تو ایمان لا چکے ہیں۔ یعنی نبی اکرم اور قرآن کی تصدیق کرتے ہیں۔ — مگر جب اپنے شیاطین کے پاس جاتے ہیں۔ — یعنی منافقین کی بزم میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں۔ یعنی کفر و شرک میں ہمارا وہی راستہ ہے جو آپ کا ہے۔ — ہم تو ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ — یعنی حضرت علی اور ان کے ساتھیوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ — انہوں نے بطور جواب ان سے فرمایا ہے کہ اگر یہ لوگ حضرت علی اور ان کے ساتھیوں کے ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں تو قیامت میں اللہ بھی ان کے اس مذاق کا بدلہ لینے کی خاطر ان کا مذاق اڑائیگا۔

فایۃ المہرام میں سید ہاشم بحرانی نے اہلسنت کے ایک عالم کبیر ضلی کی تفسیر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ بھی ان کا مذاق اڑائیگا۔ یعنی قیامت میں اللہ ان لوگوں کو حضرت علی اور آپ کے ساتھیوں سے کئے گئے مذاق کے جواب میں ان کا مذاق



اڑائے گا۔

غناہ عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تمام بنی آدم کو پل صراط سے گزرنے کا حکم دیگا۔ جب لوگ گزرنے لگیں گے تو مومنین پل صراط عبور کرتے جائیں گے اور منافقین جہنم میں گرتے جائیں گے۔ ذات احدیت کی طرف سے وارد ہونے والے جہنم کو حکم ہوگا کہ منافقین کا مذاق اڑا۔ چنانچہ جہنم سے جنت کا ایک دروازہ کھولے گا اور منافقین کو پکارے گا کہاں جاتے ہو ادھر آؤ۔ وہ جہنم سے جنت کی طرف دوڑیں گے۔ اور جہنم کے ستر سمنہ روں سے تیز کر کے جنت کے دروازہ پر پہنچ جائیں گے اور ان سے نکل کر جنت میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے تو وارد ہونے والے جہنم جنت کا وہ دروازہ بند کر دیگا اور اس کی مخالف سمت میں دوسرا دروازہ کھول دے گا۔ پھر یہ لوگ اس دروازہ کی طرف لپکیں گے۔ جب وہاں پہنچیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اور تیسری سمت میں تیسرا دروازہ کھول دیا۔ ان لوگوں کے ساتھ یہی سلسلہ ہمیشہ ایک رہیگا۔

(۵۱) بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رُزِقُوا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَنْهَارٌ مَجْمُوعَةٌ وَلَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ان لوگوں کو ایسی جنات کی بشارت دے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی جو ایمان لائے ہوئے ہیں اور اعمال صالحہ کئے ہیں جب بھی انہیں میوہ جات سے رزق ملے گا تو یہ لوگ کہیں گے کہ یہ میوہ جات تو ہم پہلے بھی کھا چکے ہیں۔ حالانکہ قبل ازیں انہیں ان کے مشابہ دیئے گئے تھے۔ ان کو جنت میں پاکیزہ دریاں ملیں گی اور یہ لوگ ہمیشہ یہی کھیں گے۔

(بقرہ: ۲۵۱)

○ غایۃ المرام ص ۴۴۲ پر علامہ سید ہاشم بحرانی نے علمائے اہلسنت کے صف اول کے عالم حیرتی کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں ایسی آیت جو خوف آنکھوں اور آپ کے اہلبیت کے لیے نازل ہوئی ہے جیسے لوگوں میں سے اور کوئی بھی شریک نہیں۔ یہ سورہ بقرہ میں ہے ایمان لانے اور اعمال صالحہ کرنے والوں کو بابت دیدے۔ الخ۔

یہ حضرت علیؑ، حضرت حمزہؑ، جناب جعفرؑ اور عبیدہ ابن الحارثؑ ابن عبد المطلب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۶۔ فَتَلَوْنِیْ اَدْفَرٰ مِنْ رَّیْبِهِ کَلِمَاتٍ  
فَتَابَ عَلَیْهِ اِنَّهُ هُوَ  
الْوَّابِیُّ الرَّحِیْمُ  
(بقرہ: ۳۷)

حضرت آدمؑ نے اللہ سے کچھ کلمات حاصل کر کے معذرت کی اور اللہ نے معذرت قبول کر لی اللہ تو اب اور رحیم ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۳۹۳ پر علامہ سید ہاشم بحرانی نے مناقب مفارزی شافعی کے حوالہ سے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ سعید ابن جبیر سے سعید ابن عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

بنی اکرم سے ان کلمات کی بابت سوال کیا گیا جو حضرت آدمؑ کو معذرت کرنی خاطر تعلیم کئے گئے تھے، آپ نے جواب دیا، حضرت آدمؑ کو یہ دعا تعلیم کی گئی تھی بکن محمد علی وفاطہ والحسن والحسین الا ما ثبت علی۔ اللہ نے معذرت آدمؑ قبول کر لی۔

○ غایۃ المرام ص ۳۹۳ پر علامہ سید ہاشم بحرانی نے علمائے اہلسنت کے صف اول کے عالم قاضی ابو عمرو عثمان ابن احمد کے ذریعہ عبد اللہ ابن عباس سے اور عبد اللہ

نے آنحضور سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ جب حضرت آدم ترک اولی کے متعجب ہوئے تو آپ نے سوئے عرش دیکھا آپ کو عرش کے گرد کچھ تصویریں نظر آئیں ارگاہ خالق میں عرض کیا۔ ہا ہا ہا مجھے اپنے جیسی کچھ مخلوق نظر آرہی ہے یہ کون ہیں یہ

ذات احدیت نے فرمایا۔ اے آدم ان تصاویر میں سے دو تیری ذریت سے ہونگے۔ جن میں سے ایک کا نام محمد ہوگا۔ نبوت کا آغاز تجھ سے ہوگا اور اختتام اس پر ہوگا۔ دوسرا اس کا بھائی ہے اس کا نام علی ہوگا۔ میں محمد کی تائید اور نصرت اسی کے ہاتھوں کروں گا۔ ان کے گرد جوار ہواں ہیں وہ اسی نبی کی ذریت سے ہیں۔ جو اس کے بھائی علی اور اس کی بیٹی فاطمہ سے ہونگے۔ اس کی فاطمہ بیٹی سیدۃ النساء ہوگی۔ میں اس فاطمہ اور اس کی ذریت کو آتش جہنم سے دور رکھوں گا۔ جس دن کوئی نسب اور رشتہ نہیں ہوگا اس دن بھی میرے محمد کا نسب اور رشتہ برقرار رہیگا۔ حضرت آدم نے اللہ کی اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ کیا۔ جس کے جواب میں ذات احدیت نے ملائکہ کو سجدہ آدم کا حکم دیا۔

۷۔ اَقِیْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ  
وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِیْنَ۔  
(بقرہ: ۴۳)

نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو اور رکوع کرنا رکوعوں  
کے ساتھ رکوع کرو۔

مناقب خطیب غوارزمی <sup>۱۸۹</sup> میں مرفق ابن احمد نے اپنے سلسلہ سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے۔

ارکوعوا مع الساکین۔ صرف اور صرف نبی اکرم اور حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ سب کے پیچھے غازی اور رکوع کرنا لے ہی دو ہی تھے۔



۸۔ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالْحَمْدِ ۖ وَالصَّبْرُ خَيْرٌ مِنَ الْحَمْدِ ۚ اَلَا عَلَى الْفَاسِقِينَ۔  
 نماز اور روزہ سے مدد حاصل کرو۔ نماز  
 انکاری کریوالوں کے سوا ہر ایک کے  
 لیے بہت بھاری ہے۔  
 (بقرہ: ۴۵۱)

شواہد التنزیل از حافظ حاکم سکنانی میں مذکور ہے کہ مجھے ابو بکر صغیر نے اپنے سلسلہ  
 سند کے ذریعہ ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔  
 نماز میں خشوع و خضوع اور انکاری کر نیوالے آنحضور اور حضرت علی ہی ہیں۔

۹۔ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ أَتَمُّوْا مَسْلُوْا رِيْهَمُ ۚ وَآتَمُّوْا لَيْهٖ رِيْجُوْنَ  
 وہ لوگ جو اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ  
 انہیں دربار خالق میں جانا ہے اور ان کی  
 بازگشت اُسی کی طرف ہے۔  
 (بقرہ: ۴۶۰)

نمایہ الرام ۳۹۶ میں علامہ بحرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ  
 آیت حضرت علی، عثمان ابن عفان، عمار یا سر اور ان کے دیگر ساتھیوں کے حق میں  
 نازل ہوئی ہے۔

۱۰۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلَٰكِن كَاٰوَا۟  
 ان لوگوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا  
 یہ تو اپنے پر ہی ظلم کرتے ہیں۔  
 (بقرہ: ۵۷)

تباہ الیودہ ۳۵۸ میں علامہ سلیمان قندوزی نے اپنے سلسلہ سند سے  
 امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ۔ ذات احدیت اس بات سے کہیں عظیم تر۔ اہل  
 اور ارفع ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے۔ خلاق عالم نے اپنی ذات کو ہم اہلبیت میں شمار کر  
 کے اپنی طرف ظلم کی نسبت دی ہے اور فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے ہم پر کوئی ظلم  
 نہیں کیا بلکہ اپنے پر ظلم کیا ہے۔ گویا خداوند عالم نے مجھ سے پر ظلم کو اپنی ذات پر ظلم  
 سے تعبیر کیا ہے۔

۱۰۱ اِذْ قُلْنَا اَدْخُلُوا هٰذَا الْقَرْيَةَ  
فَكُلُوا مِنْهَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ  
رَعْدًا وَاَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا  
وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ  
وَسَزَيِّدُ الْمُحْسِنِينَ

(بقرہ ۵۸۱)

جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں چلے جاؤ  
اور جو چاہو تو تازہ کھاؤ البتہ دروازہ میں  
داخل ہوتے ہوئے ذرا سا سر بسجود  
سمجھدہ جھکا کر چلو اور حطتہ کہتے جاؤ ہم  
تمہارے تمام گناہ معاف کر دیں گے اور تم  
میں سے جو محسن ہیں ان کی نوازشات میں  
مزید اضافہ کریں گے۔

تفسیر درمختور میں علامہ جلال الدین سیوطی نے اسی آیت کی تفسیر کے ذیل میں  
لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ - اس آیت میں ہماری  
مثال کشتی نوح اور باب حطہ کی مانند ہے۔

جب حضرت موسیٰ نے پانی مانگا تو ہم نے  
کہا اپنا عصا پتھر پر لگاؤ تو اس سے  
پانی کے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

۱۰۲ اِذْ اسْتَسْفَىٰ مَوْسٰی لِقَوْمِهِ  
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ  
فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا

(بقرہ ۶۱)

علامہ سحرانی نے غایۃ المرام ص ۲۳۲ ابو الحسن فقیہ محمد ابن علی ابن شاذان کی -  
الناقب اثنا عشر کے حوالے سے ابن عباس سے - ابن عباس نے جابر ابن عبد اللہ انصاری  
سے روایت کی ہے۔

جابر نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا - آقا! آپ کے بعد ائمہ کی تعداد کیا ہے؟  
آپ نے فرمایا جابر تو نے بہت اہم سوال کیا ہے اور گویا تمام اسلام کا سوال ہے جابر  
میرے بعد ائمہ کی تعداد ان پیشروں کی تعداد کے برابر ہوگی جو حضرت موسیٰ کے لیے عصا

ان کے بعد چھوڑے تھے۔

۱۳۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ  
الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (بقرہ: ۸۲)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے  
وہی اصحاب جنت ہیں اور وہاں ہمیشہ رہنے  
والے ہونگے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۹ میں حافظ حاکم حکافی نے ابو جریجی کے ذریعہ ابن عباس  
سے روایت کی ہے کہ سورہ بقرہ کی ان آیات میں سے جو نبی کریم ﷺ حضرت علیؑ اور آپ  
کے اہل بیت کے لیے مخصوص نازل ہوئی ہیں ایک یہ آیت بھی ہے جو صرف اور  
صرف حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ علیؑ ہی اول مؤمن اور پہلا غازی ہے۔  
مولف۔ یہ آیت مصداقِ اول اور فردِ کامل ہونے کی حیثیت سے حضرت  
علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اس وقت علیؑ ہی مؤمن تھا جب کوئی اور نہ تھا۔  
گویا حضرت علیؑ ہی واحد اور بلا شرکت غیر سے ایمان کے دائرہ میں فردِ کامل تھا۔  
اور حضرت علیؑ پر صدقِ ایمان بالاولیۃ بھی ہے اور بالاولیۃ بھی ہے  
شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۹ میں حافظ حاکم حکافی نے لکھا ہے کہ امام ابو طاہر زیادؒ  
نے اپنے سلسلہ سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ میں  
چار ایسی خصوصیات ہیں جو کسی میں نہیں ہیں۔

- ۱۔ حضرت علیؑ پہلا وہ انسان تھا جس نے آنحضور کے ساتھ نماز پڑھی۔
- ۲۔ حضرت علیؑ ہی وہ بستی ہے جو ہر جگہ میں علمبردار ہے۔
- ۳۔ حضرت علیؑ ہی وہ واحد فرد تھے جو جنگِ خنین میں اس وقت ثابت  
قدم رہے تھے جب تمام صحابہ آپ کو چھوڑ گئے تھے۔
- ۴۔ حضرت علیؑ ہی وہ بستی ہے جسے آنحضور کی تفصیل و تدفین کی تنہا



سعادت حاصل ہے۔

۱۴۔ اِذَا بَشُلْ اِبْرٰهِيْمَ  
رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَاتَمَمْنَ۔  
(بقرہ: ۱۲۴)

جب اللہ نے حضرت ابراہیم کو چند  
کلمات سے آزمایا اور آپ نے انہیں  
مکمل کیا۔

یہ اس طرح المودہ ص ۹ پر علامہ قدوسی نے اپنے سلسلہ سند سے مفضل سے  
روایت کی ہے کہ میں نے امام صادق سے سوال کیا کہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کیا  
ہے۔ یہ آپ نے فرمایا۔

یہ وہی کلمات تھے جو حضرت آدم کو تعلیم کئے گئے تھے اور جن کے واسطے سے  
آپ نے معذرت کی اور آپ کی معذرت قبول ہوئی اور وہ تھے۔ اے اللہ میں  
تجہ سے محمد علیؑ، فاطمہؑ، حسن اور حسین کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ میرے ترک  
اولیٰ کو معاف فرما۔ اللہ نے حضرت آدم کا ترک اولیٰ معاف فرمادیا۔

میں نے عرض کیا۔ پھر فاطمہؑ جن۔ یعنی انہیں مکمل کیا۔ لایا معنی ہے کہ تو آپ  
نے فرمایا۔ ان کلمات کو مکمل کر لیا معنی یہ ہے کہ حضرت آدم کو صرف پانچ اسماء تعلیم  
کئے گئے تھے۔ اور حضرت ابراہیم کو بھی تعلیم تو پانچ کئے گئے تھے لیکن حضرت ابراہیم  
نے امام حسینؑ کے بعد حضرت امام مہدیؑ تک مکمل چودہ کے چودہ گنوا دیئے۔

۱۵۔ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ  
اِمَامًا قَالَوْا مِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ  
لَا یَنَالُ عَهْدِیَ الظَّالِمِیْنَ۔  
(بقرہ: ۱۲۴)

اللہ نے فرمایا۔ اے ابراہیم میں نے تجھے  
لوگوں کا امام بنا دیا ہے آپ نے عرض  
کیا۔ اور میری ذریت میں بھی عہدہ امامت  
رکھ۔ اللہ نے فرمایا۔ مگر ایک شرط ہے

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝ | تیری ذریت کے ظالم میرے اس عہدہ کو حاصل نہ کر سکیں گے۔

غایۃ المرام ص ۲۷ پر علامہ بھرائی نے ابوالحسن ابن مغازی کے حوالہ سے عہدہ اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ انا دعوة ابراہیم میں دعائے ابراہیم کا ثمر ہوں۔

میں نے عرض کیا۔ آقا۔ آپ کیسے دعائے ابراہیم کا ثمر ہیں؟  
آپ نے فرمایا۔ جب ذات احدیت نے حضرت ابراہیم کو امامت کی بشارت دی تو آپ نے خوش ہو کر دو سوال کیا کہ کیا میری ذریت سے بھی مجھ جیسے امام بنیں گے اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے فرمایا۔ ابراہیم میں وہ وعدہ نہیں کرتا جسکا ایفاء ہو سکے۔ آپ نے عرض کیا بارالہٰی! ایسا کو نسا وعدہ ہے جسکی وفا تجھ سے نہ ہو سکے۔

اللہ نے فرمایا۔ تیری ذریت کے کسی ظالم کو عہدہ امامت نہیں دوں گا۔ اس وقت حضرت ابراہیم نے دعا مانگی۔ اے اللہ! مجھے اور میرے بیٹوں کو بت پرستی سے محفوظ رکھنا اس نے لوگوں کی اکثریت کو گمراہ کر رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم کی اس دعا کا ثمر میں اور علی ہیں ہم میں سے کسی نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا۔ ذات احدیت نے مجھے بنی اور علی کو میرا وصی قرار دیا۔

۱۶۔ قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۝ | انہیں بتا دے مشرق و مغرب اللہ کے ہیں۔ وہی مجھے چاہے مراط مستقیم کی ہدایت دے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۶۳، ص ۶۴ پر حافظ حاکم حسانی نے اپنے سلسلہ سند

سے حذیفہ ابن یمان سے روایت کی ہے کہ آنکھنور نے فرمایا ہے۔ اگر تم لوگ علی کو اپنا حکمران بناؤ گے تو اُسے ہادی و ہدی پاؤ گے اور تمہیں صراطِ مستقیم پر چلائے گا۔

اسی طرح ہم نے تمہیں اُمتِ وسطیٰ بنایا تاکہ تم لوگوں کے گواہ رہو اور میل جولِ تنہا راگواہ ہے۔

۱۷۔ كَذِبْتَ جَعَلْنَا كُفْرَ اُمَّةٍ وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ النَّاسُ عَلَیْكُمْ شُهَدَاءَ - (بقرہ ۱۷۳)

شواہدِ التَّزْوِيلِ ج ۱ ص ۱۲ پر حافظہ حاکم حکافی نے لکھا ہے کہ ہمیں محمد بن عبد اللہ ابن احمد صوفی نے اپنے سلسلہ سند سے سلیم ابن قیس سے سلیم نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت میں اُمتِ وسطیٰ سے مراد ہم ہی ہیں۔ ہم لوگوں پر شاہد ہیں اور نبی کریم ہمارے شاہد ہیں۔ ہم زمین پر حجتِ خدا ہیں۔ اور ہمارے ہی متعلق اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں اُمتِ وسطیٰ بنایا ہے۔

جس قبلہ پر تو تھا اسے ہم نے صرف اس لیے تبدیل کیا کہ ہم معلوم کریں کہ ہمارے رسول کی اتباع کون کرتا ہے اور کون اپنے پچھلے قدموں پر لوٹ جاتا ہے۔ اگرچہ تحولِ قبلہ سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ نے ہدایت یافتہ کیا ہے

۱۸۔ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنُعَلِّمَنَّكَ يٰ اِبْنِ اٰدَمَ الْبَيْتَ الَّذِي بَنٰى لِنَفْسِكَ وَلِذِيْنَ هَدٰى اللّٰهُ - (مائدہ ۱۲۳)



۱۔ دوسرے افراد کے لیے بہت بھاری ہے

ابن جریر:

شواہد التزئیل ج ۱ ص ۹۲ پر حافظ حاکم حاکمی نے لکھا ہے کہ ہمیں ابو نصر مفسر نے

سند سند سے بیان کیا ہے کہ حکام ابوہریرہ نے حسن سے روایت کی ہے کہ حسن

نے کہا۔ علی ابن ابیطالب ہدایت یافتہ افراد سے تھے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ہم نے تم کو قبلہ اس لیے کی۔ الخ۔ علی ہی پہلا وہ شخص تھا جسے اللہ نے انھوں

سے ہدایت دی۔ اور پہلا وہ شخص ہے جو انھوں کے ساتھ ملحق ہوا۔ حاجج نے حسن سے

کہا۔ تو تو ابوہریرہ اور عراقی ہے۔ حسن نے کہا۔ حقیقت یہی ہے جو میں نے آپ کو بتا

۱۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔ (بقرہ: ۱۷۷)

حافظ ابو نعیم نے اپنی تالیف حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۹۳ پر مجاہد سے مجاہد نے ابن عباس

سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے قرآن میں جس آیت میں یا ایہا الذین

امنوا سے اس میں علی ہی پہلا فرد اور امیر المؤمنین ہے۔

موافقت۔ چونکہ ایسی آیات قرآن کریم میں متعدد اور مختلف مقامات پر ہیں اس لیے

ہم نے ہر جگہ ایک حدیث لکھی ہے۔

۲۰۔ بَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ

إِذَا أَصَابَهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا

قُلْنَا إِنَّ اللَّهَ وَابْنَا إِلَيْهِ

رَاجِعُونَ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ  
صَلَوَاتُ رَبِّكَ يَوْمَ تَوُحُّشُهُمْ  
وَإِلَهُكَ هُمُ الْمُتَعَدُّونَ (بقرہ ۱۰۱/۱۰۲)

اور اللہ ہی کی طرف ہماری بارگشت  
ہے ان پر اللہ کی رحمتیں اور نوازشیں  
سے یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اہلسنت میں سے ایک جید عالم اپنی تالیف  
الافکار کے صفحہ ۵۶ پر لکھا ہے  
کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت علی کو جناب حمزہ کی شہادت کی اطلاع ملی  
تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ یہ آیت حضرت علی کے اظہار  
تأسف اور اقرار ترحیم کا جملہ ہے جسے اللہ نے آیت بنا دیا ہے۔  
مولف: چونکہ یہ تینوں آیات بیک وقت نازل ہوئی ہیں اس لیے تینوں ہی  
حضرت علی کے حق میں ہیں۔

۳۱۔ اذْهَبْ اِلَی الَّذِیْنَ اٰذَنَیْتَ مِنْهُمْ  
مِّنَ الدِّیْنِ اَتَّبِعُوا وَاِلَی الْعَذَابِ  
وَتَقَطَّعَتْ بِحِصَّةِ الْاَسْبَابِ  
(بقرہ ۱۶۶)

جب وہ لوگ تیرا کرچکے جن کی اتباع  
کی گئی تھی ان لوگوں سے جنہوں نے  
اتباع کی تھی اور عذاب کو دیکھیں گے  
اور ان کے تمام اسباب نجات ختم  
ہو جائیں گے۔

حافظ محب الدین نے ذخائر العقبیٰ میں جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت  
کی ہے کہ۔ آل محمد کی ایک کینز تھی جس کا نام بربرہ تھا۔ وہ آرہی تھی گلی میں اُسے  
ایک صحابی ملا۔ اس نے دیکھا تو کہنے لگا۔ اے بربرہ اپنا دوپٹہ سلجھال لے۔ محمد و  
آل محمد کی خدمت تجھے بارگاہ خالق سے نہ بچا سکے گی۔  
بربرہ نے گھر اگر حضور کو یہ بات بتائی۔ آپ انتہائی غصہ کی حالت میں باہر

شریف لائے۔ ہمیں آپ کے غصے کا پتہ یوں چل جاتا تھا کہ ایسی حالت میں آپ کی عبادت میں کھٹکتی تھی اور آپ کے رخسارے سرخ ہو جاتے تھے۔ ہم نے جب آپ کو اس حالت میں دیکھا تو ہم نے فوراً اپنی تلواریں میانوں سے نکال کر عرض کیا: فیصلہ کیا ہوا ہے آپ حکم دیں۔ اگر ہمیں اپنے والدین اور بھائیوں کے قتل کا حکم بھی دیں گے تو ہم قتل کر دیں گے۔ آپ نے ہمیں کوئی جواب نہ دیا۔ سیدھے منبر پر تشریف لائے۔ حمد شائے الہی کے بعد فرمایا۔

کہہ لوگ یہ کیوں سمجھتے نہیں کہ۔ میری خدمت گزاروں کو فائدہ نہ دے گی۔ میری خدمت یقیناً میرے خدمت گزاروں کو نجات دے گی خواہ ان کی تعداد کم۔ اور عدا کے قبیلہ کے برابر کیوں نہ ہو۔ میں شفاعت کروں گا۔ میری شفاعت قبول ہوگی۔ حتیٰ کہ جسکی میں شفاعت کروں گا وہ بھی شفاعت کر لیا جائے گا۔ میری وسعت شفاعت کو دیکھ کر ابلیس کے دل میں بھی شفاعت کرانے کا خیال آ جائیگا۔

فیض القدیر میں علامہ شامی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن ہر نسب اور ذریعہ ختم ہو جائیگا لیکن میرا رشتہ اور میرا واسطہ منقطع نہیں ہوگا۔

<p>۲۲۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ۔ (بقرہ: ۱۷۲)</p>	<p>اے ایمان والو! ہمارے عطا کردہ پاکیزہ رزق سے کھاؤ اور اگر تم اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اس کا شکر یہ ادا کرو۔</p>
--	---

یہاں سورۃ المائدہ ۱۷۵ پر علامہ سلیمان قدوسی نے خوارزمی سے۔ خوارزمی نے



مجاہد اور عکرمہ سے۔ مجاہد اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ قرآن میں جس آیت کی ابتداء یا ایہا الذین امنوا سے ہوتی ہے اس کا ثمن اور امیر مل ہے۔

۲۳۔ لَکِنَّ الْبَیِّنَاتِ اَمِّنٌ بِاللّٰهِ وَ  
الْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلٰئِکَةُ وَالْکِتَابُ  
وَالْبِیِّنَاتِ وَآتٰی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهِ  
ذَوِی الْاَرْحَامِ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ  
وَآَنَ السَّبِّلِ وَالسَّائِلِیْنَ وَفِی الْاَرْحَامِ  
لیکن نیکی یہ ہے کہ۔ اللہ قیامت، ملائکہ  
قرآن، اور اشیاء پر ایمان لایا جائے  
اور محبت خدا میں اقرباء، یتامی، مساکین  
مسافروں، بھکاریوں اور غلاموں کو کچھ دیا  
جائے۔ (سورہ بقرہ ۱۷۷)

شواہد التزیل ج ۱ ص ۱۳ میں حافظہ حاکم حاکمی نے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ  
ابوبکر سیسی سے ابوبکر نے صدی سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے  
حق میں نازل ہوئی۔

۲۳۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا  
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْفِقْصَاصُ فِی الْقَتْلِ  
اَلْاَحْسَنُ بِالْاَحْسَرِ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی  
بِالْاُنْثٰی (بقرہ ۱۷۷)  
اے ایمان والو! مقتول کے سلسلہ  
میں قصاص تم پر فرض کیا جاتا ہے۔  
آزاد کے عوض آزاد، غلام کے عوض  
غلام اور عورت کے عوض عورت۔

غایۃ المرام ص ۳۴ پر علامہ بحرانی نے ابن جبیر سے ابن جبیر نے عطا اور عکرمہ  
سے عطا اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ اللہ نے قرآن میں  
یا ایہا الذین امنوا کے عنوان سے جو آیت بھی نازل کی ہے علی اس کا امیر  
اور مصداق اثر ہے۔

اے ایمان والو! روزے سے تم پر  
اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح  
تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے  
تھے تاکہ تم عذاب خدا سے ڈرو۔

۲۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ  
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ  
تَتَّقُونَ (بقرہ: ۱۸۳)

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۴ پر مافظ حاکم حکانی نے ابو ذر کریم بن اسحاق کے سلسلہ  
سند سے حدیث ابن بیان سے روایت کی ہے کہ — چند لوگوں نے کہا کہ جس  
آیت میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا سے ہوتا ہے اس کا لب لباب علی ہے۔

لوگوں میں سے ایک ایسا شخص ہے  
جو اپنی جان رشائے خدا حاصل کر نیکی  
خاطر فروخت کرتا ہے اللہ لوگوں پر بڑا  
مہربان ہے۔

۲۶۔ مِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي  
نَفْسَهُ أَتَعْلَمُ مِن مَّزَاجَاتِ اللَّهِ  
وَاللَّهُ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (بقرہ: ۲۰۷)

غایۃ المرام ص ۳۳۲ / ۳۳۵ میں علامہ بحرانی نے شبلی کی تفسیر سے نقل کیا ہے کہ  
جب آنحضرت نے ہجرت کا ارادہ کیا تو آپ نے حضرت علی کو دو کاموں کے لیے اپنے  
بچے چھوڑا۔ ایک تو جو امانتیں آپ کے پاس تھیں انہیں واپس کرنے کی خاطر۔ اور دوسرا  
اپنے بستر پر سونے کی خاطر۔ کیونکہ مشرکین نے آپ کے مکان کے گرد گھیرا ڈال رکھا تھا  
اپنے فرمایا۔ یا علی! میری حضری چادر اوپر ڈال کر سوجا۔ حضرت علی سو گئے۔  
ذاتِ احدیت نے جبریل و میکائیل سے فرمایا۔ کہ میں نے تم دونوں کو ایک سر  
کا بھائی بنایا ہے۔ تم میں سے کون اپنی جان دوسرے بھائی پر قربان کرتا ہے  
دونوں نے اپنی زندگی سے محبت کا اظہار کیا۔ اللہ نے فرمایا۔ کیا تم علی بن ابیطالب



کی طرح نہیں بن سکتے میں غصہ علی و محمد کے مابین بھی موافقات کی ہے۔ ذرا دیکھو تو علی کو اپنی جان محمد پر قربان کر کے اس کے بستر پر سو گیا ہے۔ اب جانو اور اس کی حفاظت کرو۔

دونوں فرشتے زمین پر کئے جبریل سرٹنے اور میکائیل قدموں کی جانب کھڑا ہو گیا۔ جبریل نے کہا۔ اے ابن ابیطالب تو کتنا مبارک ہے کہ آج اللہ تعالیٰ علی میں تجھ پر فخر کر رہا ہے۔

جب آنحضرت غار سے نکل کر سوئے مدینہ جا رہے تھے اٹھائے راہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔  
○ ستر رک عاکم میں ابن عباس سے مروی ہے کہ۔ علی اپنی جان بیچ کر بستر رسول پر چادر رسول اوڑھ کر سہا تھا۔

مؤلف: بشیر مفسرین نے اس آیت کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

مثلاً ○ محمد ابن سائب کلبی نے اپنی تفسیر التعمیل معلوم التشریح ج ۱ ص ۹۳ پر ○ ابو عبد اللہ محمد ابن احمد ابن ابوبکر ابن فرج انصار علی طبرسی نے اپنی تفسیر قرطبی ج ۲ ص ۲۴ پر

○ علامہ ابو الحسن شیبانی المعروف ابن اثیر نے اسد الغابہ فی معرفة الصحابة ج ۱ ص ۵۸ پر

○ علامہ ابو بکر مینا پوری نے اپنی تفسیر مینا پوری کی ج ۱ ص ۲۸ پر

○ علامہ کھنجر نے کفایۃ الطالب ص ۱۱۴ پر

○ علامہ عبد الرحمن صفوری نے نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۶۸ پر

○ علامہ محب الدین طبری نے ذخائر العقبیٰ ص ۸۸ پر

○ علامہ ابو الحسن واحدی نے اسباب النزول بر حاشیہ تفسیر مدارین ج ۱ ص ۲۴ پر



○ علامہ امام غزالی نے احیاء علوم الدین - بحث الاثیر علی النفس میں -

○ علامہ شافعی نے نور الایضار ص ۸۷ پر

علامہ ابن ابی عمیر نے بھی لکھا ہے کہ مذکورہ آیت عجزت  
حضرت علی کے اس اشار کی سند ہے جو اپنے بستر سرور انبیاء پر سو گیا تھا۔

۲۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
أَطِيعُوا فِي اللَّهِ كَأَنَّهُمْ  
لَا تَتَّبِعُوا  
طُغَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ يَكْفُرُ  
بِكُلِّ شَيْءٍ - بقرہ ص ۲۷

اے ایمان والو! اتمام کے تمام سلامتی  
کے دائرہ میں داخل ہو جاؤ۔ شیطان  
کی اتباع نہ کرو وہ تمہارا کلمہ کھلا دشمن  
ہے۔

حاجۃ المرام ص ۲۳۸ پر علامہ ہاشم بحرانی نے اموی اصفہانی سے اس آیت کی تفسیر  
میں متعدد سلسلہ ہائے سند سے روایت کیا ہے کہ - سلم سے مراد ہم اجماعت  
کی ولایت ہے -

یعنی وہ سلامتی جس کے دائرہ میں داخل ہو نیک اللہ کے حکم دیا ہے وہ علی اور  
اس کے اجماعت طاہرین کی ولایت ہے۔

۲۸۔ وَ اللَّهُ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ  
إِلَىٰ مَنَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ - بقرہ ص ۲۸

اللہ جسے چاہتا ہے مراط مستقیم  
کی ہدایت دیتا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۶۳ ، ص ۶۵ بر عافظ حکانی نے ابو سعد مغازلی کے  
ذریعہ حذیفہ ابن یمان سے روایت کی ہے کہ : آنحضرت نے فرمایا ہے - اگر تم نے  
علی کو حکمران بنایا - تو اُسے بادی اور مہدی پاؤ گے جو تمہیں مراط مستقیم پر لے کر  
جائے گا۔ لیکن تم کبھی بھی ایسا نہ کرو گے۔

مؤلف — یعنی اگر میرے بعد تم نے علی کو غلیظ مان کر اس کی اطاعت پر جمع ہو گئے تو تمہیں ملایم ستفیم پرے چلے گا اگر تم ہرگز ایسا کرو گے جیسا کہ صہابہ نے واقف آپ کے بعد ایسا کیا بھی نہیں۔

ستفیم واضح راستہ پر سے چلے گا یعنی وہ راستہ جو ذاتِ احدیت نے معین کیا ہے اور انھوں نے اس کی نشاندہی کی ہے۔ حدیث میں الطریق پر الف لام عہد ہوگا۔

۲۹- تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا

بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ

رَأَىٰ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ

وَأَنبَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَنَاتِ

وَأَيَّدَنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ

شَاءَ اللَّهُ مَا أَقْتُلَ الَّذِينَ مِنْ

بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ تَهُمُ

الْبَنَاتِ وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا

فِيهِمْ مَنْ آمَنَ وَبَعْضُهُمْ

مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا

أَقْتُلُوا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ

مَا يُرِيدُ۔

بقرہ / ۲۵۳

ہمارے یہ انبیاء (ہم مرتبہ نہیں) ہم نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے۔ بعض ایسے ہیں جنہیں اللہ نے اپنا کلیم بنایا ہے۔ بعض کے مراتب بلند کئے ہیں عیسیٰ ابن مریم کو واضح معجزات دیئے ہیں۔ ہم نے عیسیٰ کو روح القدس سے مؤید کیا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان انبیاء کے بعد ان کی امتیں بعد میں آئیوں لے انبیاء سے برسرِ پکار نہ ہوتیں لیکن ان لوگوں نے اختلافات کئے ہیں۔ ان میں سے کچھ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور کچھ کافر رہے ہیں۔ اگر اللہ چاہتا یہ لوگ جنگ نہ کرتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

تایہ المرام ص ۴۳ / صفحہ ۴۳ میں علامہ بحرانی نے ابن البرہان کی شرح فتح البیان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ابی بنی ہاشم سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی کی خدمت میں آیا اور عرض کی اے امیر المومنین ہم لوگوں سے کس بنیاد پر لڑتے ہیں جبکہ منزل ایک ہے۔ رسول ایک ہے۔ نماز ایک ہے۔ اور حج ایک ہے ہم انہیں کیا نام دیں؟

آپ نے فرمایا۔ ہمیں نام دینے کی کیا ضرورت ہے اللہ نے قرآن میں ان کا نام خود رکھ دیا ہے۔

اس نے عرض کیا۔ قبلہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ تمام تو میں نہیں جانتا۔

آپ نے فرمایا، تمک الہرسل کی اہمیت کا اختتام یہ دیکھ تجھے ان کا نام مل جائے گا، اللہ فرماتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو اسے جہاں کے بعد ان کی امتیں آئی ہوتیں۔ لیکن وہ ان کے پیش کردہ معجزات سے انکار کر کے ان سے جنگ لڑتیں۔ لیکن ان لوگوں نے اختلاف کیا۔ کچھ مومن بنے اور کچھ کافر۔

جب آنحضور کے بعد اختلاف ہو گیا ہے تو واضح سی بات ہے کہ۔ اللہ کتاب الہی اکرم اور حق کے معاملہ میں ان کی نسبت ہم زیادہ قریب ہیں۔ بنا بریں ہو الذین امنوا اور وہ الذین کفروا کے زمرہ میں آئیں گے۔

۲۹۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا | اَعْلِفُوا إِيمَانَكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ بَنِيكُمْ ۖ وَبِمَا كُنْتُمْ تُخْفُونَ الصِّبْيَ ۖ وَبِمَا كُنْتُمْ تُخْفُونَ النِّسَاءَ ۚ

شواہد التزئیل ج ۴۹ میں حافظ حکافی نے ابو نصر مفسر کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن کی جس آیت کا بھی آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے علی اس کا امیر ہے۔ ذات احدیت نے آنحضور کے تمام صحابہ کی اجتماعی انفرادی سرکش



کی ہے لیکن علی کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے مدح و ثنا میں کیا ہے۔

۳۰۔ هُمْ مِّنْ يَّكَفِّرُونَ بِالطَّاغُوتِ  
وَيُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَقَدْ اَسْتَمَرَ  
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ  
لَهَا۔ بقرہ ۲۵۶/

جو بھی طاغوت کفر کر کے اللہ پر ایمان لایا گیا گویا اس نے ایسی عروۃ الوثقیٰ کو تمام لیا جس میں انقطاع نہیں ہے۔

غایۃ الرام ص ۲۴ علامہ بحرانی نے احمد غوارزمی کے حوالہ سے عبد الرحمن ابن ابویعلیٰ سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے۔ اے علی تو عروۃ الوثقیٰ غایۃ الرام ص ۲۴ علامہ بحرانی نے اہلسنت کے سلسلہ سند کے ذریعہ ابن شاذان سے ابن شاذان نے امام رضا سے امام رضا نے اپنے آباؤں کے ذریعہ بنی کوفین سے روایت کی ہے کہ۔ آنحضور نے فرمایا ہے میرے بعد تاریک ترین فتنہ کھڑا ہوگا۔

۳۱۔ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ  
أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ بقرہ ۲۵۷/

ان لوگوں کی طرح جو راہ خدا میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

شواہد التزیل ص ۱۵۱ ج ۱ میں حافظ حکانی نے ابو نصر عیاشی کے ذریعہ سلام ابن مستنیر سے سلام نے امام باقر سے روایت کی ہے کہ۔ مذکورہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۲۔ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ  
أَمْوَالَهُمْ اِتِّعَاءَ مَهْرًا تَبْتَغُوا  
مِنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ بَرِّيَّةٍ رَّجَعَتْ اِلَى اَصْبَاحِهَا  
وَابْدَلَتْ اَنْفُسَهَا اَصْغٰنٍ۔ بقرہ ۲۵۸/

جو لوگ اپنا مال راہ خدا میں رضا خدا حاصل کرنے اور اپنی ثابت قدمی کے اعتراف و اعلان کے بطور خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس بارغ جیسی

ہے بارانِ رحمت پہنچے اور وگنا پھل گئے۔

شواہد التزئیل ص ۱۴۱ ج ۱ میں حافظ حکافی نے جعفر ابن محمد کے سلسلہ سند سے ابو بصیر سے اور ابو بصیر نے امام صادق سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۳۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا مِنْ طَبِيعَاتِ مَا كُتِبَ لَكُمْ وَمِمَّا  
اُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ إِلَّا مَا تَشَاءُونَ۔ بقرہ ص ۲۶۱

اے ایمان والو! اپنے کسب کردہ رزقِ حلال اور زمین کے ذریعہ عطا کردہ ہمارے رزق سے خرچ کرو۔

شواہد التزئیل ج ۱ ص ۱۴۱ کا حاشیہ شیخ محمود سی نے اپنے حاشیہ میں قطعی کی کتاب الفضائل سے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ علامہ بے عکرہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

قرآن میں ہر وہ آیت جسکی ابتدا یا ایہا الذین آمنوا سے ہوئی ہے اس کا یہی معنی ہے۔ ذاتِ احدیت نے قرآن میں تمام اصحاب محمد کو انفرادی طور پر بھی اور مجموعی طور پر سرفراز کیا ہے لیکن علی کا ذکر ہمیشہ نمبر اور اچھائی سے کیا ہے۔

۳۴۔ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا۔ بقرہ ص ۲۶۱

جسے حکمت دی گئی ہے اسے خیر کثیر دی گئی ہے۔

شواہد التزئیل ج ۱ ص ۱۴۱ میں حافظ حکافی نے لکھا ہے کہ مجھے ابو نصر مفسر نے اپنی تفسیر کے اس کے اپنے ہاتھ کے کلمے ہوئے نسخہ میں اس وقت بتایا جب میں اس کے سامنے نسخہ کی عبارت پڑھ رہا تھا۔ سفیان ثوری سے مروی ہے کہ ربیع

ابن خثیم نے روایت کی ہے کہ۔ مذکورہ بالا آیت سے مراد حضرت علی ہیں۔

○ ابدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۳۵۹ میں ابن کثیر سے روایت کی ہے کہ۔ آنحضور نے فرمایا ہے۔ جحمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس میں نو حصے تنہا علی کو بیٹے گئے اور ایک حصہ تمام لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔

○ کنز العمال ج ۶ ص ۱۵۴ میں علی متقی نے یہی حدیث روایت کی ہے۔

○ مناقب خوارزمی میں بھی یہی حدیث مروی ہے۔

○ اسد الغابہ ج ۳ ص ۲۲ میں ابن اثیر نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

○ علامہ بحرانی نے اپنی کتاب الصغیر ص ۱۵ پر یہی حدیث نقل کی ہے۔

○ مناقب خوارزمی ص ۴۹ پر ابن عباس نے مذکورہ حدیث کو اضافہ کے ساتھ نقل کی ہے۔ اضافہ یہ ہے آنحضور نے فرمایا۔ بخدا علی تمہیں ملنے والے دسویں حصہ میں بھی شریک ہے۔

○ اسی اضافہ کے ساتھ اسد الغابہ ج ۲ ص ۲۲ ، ذخائر العقبیٰ ص ۷۷ پر بھی موجود ہے

○ مسند جنبل ج ۱ ص ۱۲۰ اور ص ۱۸۵ پر بھی یہی حدیث موجود ہے۔

○ خوارزمی کی مقتل الحیین ج ۱ ص ۴۳ میں بھی یہی حدیث موجود ہے۔

حوالہ — یہ خیال ہے کہ خود آنحضورؐ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ نبی اکرمؐ ہر حالت میں برحیثیت میں حضرت علیؑ سے افضل ہیں۔ یہی صورت بقیہ احادیث کی ہوگی۔ مثلاً آپؐ نے فرمایا ہے۔ جنگ خندق میں علیؑ کی ایک ضرب ثقلین کی عبادت سے افضل ہے یہاں ثقلین سے خود آنحضورؐ مستثنیٰ ہو گئے۔



جو لوگ اپنا مال رات میں اور دن میں خرچ کرتے ہیں ان کے لیے اللہ کے ہاں اجر ہے اور انہیں نہ تو کسی قسم کا غم ہوگا نہ حزن و ملال۔

۳۵۔ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بقرہ ۲۷۴

غایۃ اصرام ص ۳۳ مناقب خوارزمی کے حوالہ سے عبد الوہاب ابن مجاہد سے۔ عبد الوہاب نے اپنے باپ مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کے پاس چار درہم تھے۔ آپ نے ایک درہم رات میں، ایک درہم دن میں ایک درہم بطور نفی اور ایک درہم کھلم کھلا صدقہ کی تو اللہ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ ان کے علاوہ دیگر مفسرین نے بھی آیت کا شان نزول یہی بیان کیا ہے۔ مثلاً۔

تفسیر خازن ج ۲ ص ۲۱۱ میں علی ابن محمد خازن نے

فرائد السمیعین ج ۱ ص ۶۷ پر علامہ حموی نے

الفضول البہرہ کی تفصیل اول میں علامہ ابن صباغ نے

الدر المنثور جلد اول میں علامہ سیوطی نے۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کی نساہ پڑھی، زکوٰۃ دی ان کے لیے اللہ کے ہاں اجر ہوگا نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ حزن۔

۳۶۔ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآَتَوْا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ البقرہ ۲۷۵

شرا و التزلیج اسل۔ پر حافظہ مسکانی نے علی ابن موسیٰ ابن اسحاق سے علی نے عکرمہ سے اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں الذین آمنوا و عملوا الصالحات۔ ہے علی اس کا امیر ہے۔ عکرمہ نے پھر کہا مجھے علی کی ایک ایسی فضیلت معلوم ہے کہ اگر وہ میں بیان کروں تو آسمان و زمین کی دستیں اس کے مقابلہ میں کوتاہ ہو جائیں گی۔

مولف۔۔۔ یہ خیال ہے کہ یہ احادیث ان احادیث سے مختلف ہیں جن میں یا ایہذا الذین آمنوا کی آیات کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کیونکہ مذکورہ آیت اور اس جیسی دیگر آیات میں صرف اہل ایمان مخاطب ہیں اور ان کے ایمان کو عمل سے مقید نہیں کیا گیا۔ مذکورہ بالا آیت میں ایمان اور عمل صالح ہر دو کو یکجا کر دیا ہے۔

چونکہ ایمان اور عمل صالح کو یکجا کرنا والی آیات بھی قرآن کریم میں بکثرت ہیں اس لیے بقرہ ۷۷ کی تفسیر کے مطابق تمام وہ آیات جن میں ایمان اور عمل صالح کو یکجا کیا گیا ہے ان میں امیر حضرت علی ہی ہونگے۔ ذیل میں ہم بقرہ ۷۷ جیسی قرآن میں موجود تمام آیات کو آپ کی سہولت کے لیے مع ایک جگہ جمع کر رہے ہیں۔

## سورة البقرة

ان لوگوں کو بشارت دے جو ایمان لائے ہیں  
اور اعمالِ صالحہ کیے کر ان کیلئے ایسے  
بمقام ہونگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔  
جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ

۱۔ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ  
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (۱۵)  
۲۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

کیسے وہ اصحابِ نبوت ہیں۔

جو لوگ ایمان لائے اعمالِ صالحہ کئے  
اور نماز پڑھی۔

الصالحات اولئك اصحاب

الجنة (۸۲)

ان الذين آمنوا وعملوا

الصالحات واقاموا الصلوة (۸۳)

سورة آل عمران:

واما الذين آمنوا وعملوا

الصالحات فيرفهم اجرهم (۸۷)

سورة النساء:

والذين آمنوا وعملوا

الصالحات سندخلهم

جنات تجري من تحتها الانهار

خالدين ابدًا لهم فيها ازواج

مطهرين ولا دخلهم ظللا (۵۰)

والذين آمنوا وعملوا الصالحات

سندخلهم جنت تجري

من تحتها الانهار خالدين فيها

ابدًا وعد الله حقًا ومن صدق

من الله قِيلًا (۱۲۰)

فاما الذين آمنوا وعملوا

الصالحات فيرفهم

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اعمالِ  
صالحہ کیا انہیں ان کا اجر کامل ملے گا۔

جو لوگ ایمان لائے۔ اعمالِ صالحہ کئے  
انہیں ہم ایسے باغات میں داخل کریں  
گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ  
وہاں ہمیشہ رہیں گے انہیں پاکیزہ  
بیویاں ملیں گی اور بہترین سایہ فراہم ہوگا۔  
جو لوگ ایمان لائے اعمالِ صالحہ کیسے

انہیں ایسے باغات میں داخل کریں  
گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ  
لوگ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ حق  
ہے اور اللہ سے کون زیادہ وعدہ کا پچا ہے  
جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ  
کیسے انہیں ان کے مکمل اجر ملیں گے



اجورہ (۷۲)

## سُورَةُ الْمَائِدَةِ:

۸۔ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ  
وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (۹۱)

۹۔ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا  
طَعَمُوا (۹۲)

## سُورَةُ الْأَعْرَافِ:

۱۰۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا  
أَلًّا وَسَعَهَا (۲۲)

## سُورَةُ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

۱۱۔ لَنَجْزِي الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ (۱۲)

۱۲۔ اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ يَهْدِيْهُمْ رَبُّهُمْ  
بِإِيمَانِهِمْ (۹)

## سُورَةُ هُودٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

۱۳۔ اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے  
والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ  
کیا ہے۔

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والے  
اگر کوئی جائز خواہش کریں تو کوئی حرج  
نہیں۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ  
کئے ہیں انہیں ان کی طاقت کے مطابق  
تکلیف دیے ہیں۔

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والوں  
کو عدل سے جزا ملے گی۔

ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ کرنے  
والوں کو ایمان کی بدولت اللہ ہدایت  
دیتا ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اعمال صالحہ اور

وَأَمِنْ تَوْحِيدِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کیے  
انہیں اچھے انجام کی بشارت ہو۔

الْمُحْسِنَاتِ وَانْجَسُوا إِلَى رَقِيمٍ (۲۳)

سُورَةُ الرَّعْدِ:

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ خُوفِي لَهُمْ و

حَسَنَ مَآبٍ (۲۹)

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ (۲۲)

سُورَةُ الْكَهْفِ:

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

أَلَا نَضِيعُ اجْرَ مِنْ أَحْسَنَ

عَمَلًا (۳۰)

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

جَنَّاتٍ لَهُمْ جَنَّتُ الْغُرُوحِ مِنْ زَلَاةٍ (۵۰)

سُورَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ:

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ

وَقَفًا (۹۶)

سُورَةُ الْحَجَّ:

إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا

ایمان لانے والوں اور اعمالِ صالحہ  
کرنیوالوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کیے  
ہم بھی اچھے عمل کرنیوالوں کا اجر  
عطا نہیں کر دیں گے۔

ایمان لانے والوں اور اعمالِ صالحہ کرنیوالوں  
کی جنت الفردوس میں میزبانی کی جائے گی۔

ایمان لانے والوں اور اعمالِ  
صالحہ کرنے والوں کو اللہ محبت  
عنایت کرے گا۔

ایمان لانے والوں اور اعمالِ صالحہ

کرنیوالوں کو اللہ ایسے باغات میں  
داخل کرے گا جنکے کبچے نہریں بہتی  
ہوں گی اللہ جو چاہتا ہے کر رہے۔

اللہ اہل ایمان اور اعمال صالحہ  
کرنیوالوں کو ایسے باغات میں رکھے گا  
جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ لوگ سمنے  
سے آراستہ ہونگے۔ موقتہ نہیں گئے اور  
لباس نشی ہوں گے۔

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنیوالوں  
کے لیے مغفرت اور عمدہ رزق  
ہے۔

اہل ایمان اور اعمال صالحہ  
کرنے والے جنات نعیم  
میں ہوں گے۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے  
اور اعمال صالحہ کئے اللہ نے ان سے  
وعدہ کر رکھا ہے کہ ایک دین ضرور انہیں عطا  
بنائے گا۔

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور

وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ  
تَجْرٰی مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اِنَّ  
اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُؤِیدُ (۱۴۱)

۲۰۔ اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ  
اٰمَنُوْا وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ  
تَجْرٰی مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ یُحَلَّلُوْنَ  
فِیْهَا مِنْ اَسْوَدٍ مِنْ ذَهَبٍ وَّیُلْبَسُوْنَ  
وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ۚ (۲۳)

۲۱۔ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمَلُوا  
الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْضَرَةٌ وَّرِزْقٌ  
كَرِیْمٌ ۝۵۰

۲۲۔ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا  
وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ فِی  
جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ۝۵۱

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ  
۲۳۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا  
مَنْكُمْ وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ  
لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ ۝۵۲  
سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ  
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا و



اعمال صالح کئے اور اللہ کا غیر  
محدود ذکر کیا۔

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ  
کئے ہیں ہم ان کے گناہ  
معاف کر دیں گے۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال  
صالحہ کئے ہم ان کا شمار صالحین  
میں کریں گے۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال  
صالحہ کیے ہم انہیں جنت کے محلات  
الائے کریں گے۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال  
صالحہ کئے وہ جنت میں خوش و  
خرم ہوں گے۔

تاکہ اللہ اپنی عنایت سے ان لوگوں  
کو جزائے جو ایمان لائے اور اعمال  
صالحہ کئے۔

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ  
ذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا ۚ  
سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ ۝

۲۵۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَ  
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ  
عَنَّهُمْ بِمَا تَعْمَلُونَ ۚ

۲۶۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَ  
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ  
فِي الصَّالِحِينَ ۙ

۲۷۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَ  
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ  
مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا ۙ

سُورَةُ الرِّمِّ

۲۸۔ فَاَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيَرْوُضُهُ  
يُحِبُّونَ ۙ

۲۹۔ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ  
(۲۵)

## سُورَةُ الْقِيَامَةِ ۝

۲۰- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الصّٰلِحِيْنَ

لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ / ۸

## سُورَةُ التَّحٰثُّوٰةِ ۝

۲۱- اٰمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ

الْاٰوٰى / ۱۹

## سُورَةُ سَبْأٍ ۝

۲۲- لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ / ۳

## سُورَةُ فَاطِرٍ ۝

۲۳- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

وَاجْرٌ كَبِيْرٌ / ۷

## سُورَةُ صٰ ۝

۲۴- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا

هَمَّ / ۲۴

۲۵- اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ

کئے ان کے لیے جناتِ نعیم ہونگی۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ

کئے ان کیلئے جنتِ اودئی ہوگی۔

تاکہ اللہ اہل ایمان اور اعمال صالحہ

کو زیادتیوں کو جزائے اور مغفرت انہی

کے لیے ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ

کئے ان کیلئے مغفرت اور بہت

اجر ہوگا۔

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے

اور اعمال صالحہ کئے اور ایسے لوگ

کم ہی ہونگے۔

کیا ہم اہل ایمان اور اعمال صالحہ کہنے

و عملوا الصالحات كالمفسدين  
في الأرض / ۲۸

۳۶۔ وما يستوي الأعمى  
والبصير والذين آمنوا و  
عملوا الصالحات ولا المسيء  
۵۸/

سُورَةُ فَصَّلَتْ :

۳۷۔ ان الذين آمنوا وعملوا  
الصالحات لهم أجر عظيم  
ممنون / ۸

سُورَةُ الشُّورَى :

۳۸۔ والذين آمنوا وعملوا  
الصالحات في روضات الجنات  
۲۶/

۳۹۔ ذلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهَ  
عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصالحات / ۲۳

۴۰۔ وَيُتَجَبَّبُ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصالحات وَيَرْزُقُهُمْ  
من فضله / ۲۶

والوں کو پھٹے ایمن پر فتنہ پر دازلوں کی  
طرح برابر رکھیں گے۔

مومن اور اعمال صالحہ  
کرنے والے اور بد عمل  
برابر نہیں ہو سکتے۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال  
صالحہ کئے ان کے لیے کسی احسان  
کے بغیر اجر ہوگا۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ  
کئے وہ جنت کے باغات میں  
ہوں گے۔

یہ وہ بشارت ہے جو اللہ اپنے  
مومن اور اعمال صالحہ کرنے والے  
بندوں کو دیتا ہے۔

اللہ اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے  
والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنی  
حنایات میں اضافہ کرتا ہے۔



۳۱۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا  
الْيَسَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمُ كَالَّذِينَ اٰمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ مِّمَّا هُمْ  
وَمَا لَهُمْ / ۲۱

۳۲۔ فَاَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ  
فِي رَحْمَتِهِ / ۳۰

سُورَةُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اٰلِهٖ وَسَلَّم)

۳۳۔ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نَزَّلَ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ  
كَفَّرْ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ / ۱۰

۳۴۔ اِنْ يَدْخُلِ الَّذِينَ اٰمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ / ۱۲  
سُورَةُ الْفَتْحَةِ :

۳۵۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ  
مَغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيمًا.

سُورَةُ الطَّلَاقِ

۳۶۔ يَخْرُجُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَاُولٰٓئِكَ

جن لوگوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا  
ہے کیا ہم انہیں ان کے برابر مقام دیں  
گے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ  
کئے۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ  
کئے اللہ انہیں اپنی رحمت کے سایہ  
میں رکھیگا۔

جو لوگ ایمان لائے۔ اعمال صالحہ کیے  
اور مستند پر نازل کردہ پر ایمان لائے  
جو کہ اللہ کی طرف سے حق ہے اللہ  
ان کے گناہوں سے درگزر کریگا۔  
اللہ اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے  
والوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالحہ  
کرنیوالوں سے مغفرت اور اجر عظیم  
کا وعدہ کر رکھا ہے۔

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے

والوں کو اشدّ تعلیمات سے نور  
میں لائیگا۔

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے  
اور اعمال صالحہ کئے ان کیلئے اجر  
ہوگا۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال  
صالحہ کئے کہ ان کے لیے جنت ہوگی۔

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے  
اور اعمال صالحہ کیے ان کے لیے  
اجر ہوگا۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ  
کیے وہی کائنات کے بہترین افراد ہیں

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے  
اور اعمال صالحہ کئے اور حق کی وصیت  
کی۔

عملوا الصالحات من

الظلمات الى النور / ۱۱

سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ :

۳۷۔ اِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَّ

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ اَجْرٌ

غَيْرُ مَحْنُوْنَ / ۲۵

سُورَةُ الْبُرُجِ :

۳۸۔ اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَّ

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَزَاءٌ

سُورَةُ الْتِيْنِ :

۳۹۔ اِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ فَاهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ

مَحْنُوْنَ / ۶

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ

۵۰۔ اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِّ / ۷

سُورَةُ الْعَصْرِ :

۵۱۔ اِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصُوا بِالْحَقِّ / ۳



۳۷۔ کیا آیتھا الذین آمنوا | اے ایمان والو! اگر کبھی کسی مدت  
 اذا قد ایتکم بدین الی اجل | مقررہ مدت کے لیے قرضہ دو تو اُسے  
 مستی فالتبؤہ - البقرہ/ ۲۸۲ | مکہ لورہ

☆ محفل الحین خازمی ج ۱ صفحہ ۹۵ میں خوارزمی نے اور فرائد السطین ج ۱ میں  
 آنحضرت کے اونٹوں کے چرواہا ابوسلمے سے روایت کی ہے کہ آنحضرت  
 نے فرمایا جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو ذات احدیت نے فرمایا۔  
 ابتر کیرٹ سے جو کچھ نازل کیا گیا ہے اس پر رسول ایمان لے آیا ہے۔  
 میں نے عرض کیا۔ تمام مومنین بھی ایمان لے چکے ہیں۔  
 اللہ نے فرمایا۔ تو نے سچ کہا ہے۔ پیچھے کے چھوڑ کر آئے ہو۔  
 میں نے عرض کیا۔ اپنی اُمت کے بہترین فرد کو چھوڑ آیا ہوں۔  
 اللہ نے فرمایا۔ کیا اعلیٰ کو چھوڑ کر آئے ہو۔  
 میں نے عرض کیا۔ ہاں میرے اللہ۔  
 اللہ نے فرمایا۔ اے محمد! میں نے جب پہل مرتبہ اپنی نگاہ قدرت سے  
 اپنی مخلوق کو دیکھا تو ان میں سے تجھے مٹھنے لیا۔ چنانچہ میں نے اپنے اسامہ سے  
 تیرے لیے ایک نام چنا۔ اب جس جگہ بھی مجھے محمود سے یاد کیا جائیگا اسی جگہ  
 تجھے محمد سے یاد کیا جائیگا۔

پھر میں نے دوسری مرتبہ اپنے نگاہ قدرت سے اپنی مخلوق کو دیکھا تو اعلیٰ  
 کو کچن لیا۔ اور اس کا نام بھی اپنے نام سے مشتق کیا۔ میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہے۔  
 اے محمد! میں نے تجھے علی کو حسین کو اور اولاد حسین سے ائمہ کو اپنے  
 نور سے پیدا کیا ہے پھر تمہاری ولایت آسمانوں اور زمینوں پر پیش کی۔ جس نے



اسے قبول کر لیا میرے نزدیک وہی مومن ہے۔ اور جس نے تمہاری ولایت کا انکار کیا میری نگاہ میں وہ کافرین سے ہے۔

اے محمد! کیا اپنے اوصیاء کو دیکھنا چاہتا ہے؟

میں نے عرض کیا۔ ہاں میرے اللہ!

اللہ نے فرمایا۔ عرش کے دائیں جانب دیکھ۔ جب میں نے عرش کے دائیں جانب دیکھا تو مجھے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی ابن حسینؑ، محمد ابن علیؑ، جعفر ابن محمدؑ، موسیٰ ابن جعفرؑ، علی ابن موسیٰؑ، محمد ابن علیؑ، علی ابن محمدؑ، حسن ابن علیؑ اور مہدی ابن حسنؑ دیکھے۔ نور میں کھڑے عبادت رب میں مصروف تھے۔ مہدی ان میں کو کب لڑی کی طرح نظر آ رہا تھا۔

اللہ نے فرمایا۔ اے محمد! یہ میری طرف سے میری مخلوق پر رحمت نہیں، اور مہدی تیرا اور تیری اور شیعت کا انتقام لینے والا ہے اور میرے وعدے کو پورے والا ہے۔

نیابح المودہ ص ۲۸۶ پر علامہ سلیمان قندوزی نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۸۔ اَمَّنَ الرَّسُولُ لِمَا  
اُنْزِلَ اَيْدِيهِمْ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ  
كُلٌّ اَمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ  
كَتُبِهِ وَرُسُلِهِ

جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر رسول اور مؤمنین آمین لا چکے ہیں ہر ایک اللہ، علامہ، کتب اللہ اور اللہ کے انبیاء پر ایمان رکھتا ہے۔

بقیہ ص ۲۸۷

علامہ خوارزمی نے مقتل الحنین ج ۱ ص ۹ پر اور علامہ حمونی نے انکشاف کے ج ۱ ص ۱ پر

ابو سلمیٰ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ کو میں نے فرماتے سنا ہے کہ جس رات مجھے معراج پر پہنچایا گیا اس رات اللہ نے فرمایا۔  
جو کچھ اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر رسول ایمان لا چکا ہے۔  
میں نے عرض کیا۔ اور مومنین بھی۔

اللہ نے فرمایا۔ آپ نے سچ کہا ہے۔ اپنی اُمت میں کے چھوڑ کے کیا ہے  
میں نے عرض کیا۔ اپنی اُمت کے بہترین فرد کو۔  
اللہ نے فرمایا۔ کب عمل کو بہ  
میں نے عرض کیا۔ ہاں۔

ذاتِ احدیت نے فرمایا۔ اے محمدؐ! میں نے اپنی نگاہ قدرت سے تجھے  
پہلے منتخب کیا اور اپنے نام سے تیرا نام شتق کیا، جہاں کہیں میرا ذکر ہوگا تیرا  
تذکرہ بھی ہوگا۔ میں محمود ہوں تو محمدؐ ہے۔ پھر میں نے علی کو منتخب کیا۔ اور  
اپنے نام سے اس کا نام شتق کیا۔ میں اعلیٰ ہوں وہ علیؑ ہے۔  
اے محمدؐ! میں نے تجھے۔ علیؑ کو۔ حسنؑ کو۔ حسینؑ اور ذریتِ حسینؑ میں سے تمام  
آئمہ کو اپنے نور سے پیدا کیا ہے پھر تمہاری ولایت کو کائنات پر پیش کیا۔ جس  
نے اُسے قبول کر لیا میری نظریں وہ مومنین سے ہوگا اور جس نے انکار کیا میرے  
نزدیک وہ کافر ہے۔

اے محمدؐ! اگر کوئی شخص میری عبادت کرتے کرتے خشک مشکیزہ کی طرح ہو  
پھر میرے دربار میں تمہاری ولایت کے بغیر آئے ہیں اس کا کوئی عمل قبول نہیں  
کروں گا۔

اے محمدؐ! کیا اپنے اوجیہ کو دیکھنا پسند کرے گا؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں بار

اللہ نے فرمایا۔ عرش کی بائیں جانب دیکھو میں نے دیکھا تو علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ  
 حسینؑ، محمد ابن علیؑ۔ جعفر ابن محمدؑ۔ موسیٰ ابن جعفرؑ۔ علی ابن موسیٰؑ۔ محمد ابن علیؑ۔  
 اہل بیت ابن محمدؑ۔ حسن ابن علیؑ اور مہدی ابن حسنؑ دیائے نور میں معروف عبادت  
 تھے۔ مہدی ان تمام کے درمیان درخشاں ستارے کی مانند تھا۔  
 اللہ نے فرمایا۔ اے محمدؐ ایہ میری طرف سے محبت ہو گئے اور مہدی  
 تیری عترت سے انتقام لے گا۔





# سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

اس سورت حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تیس آیات ہیں۔

- ۱— وما یعلمت اویلہ الا اللہ والّٰہ استخون فی العلم (۴)
- ۲— قل اؤنبتکم بخیر من ذلک (الّٰہ) وقناعذاب النار (۱۶، ۱۵)
- ۳— یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضاً (۳۰)
- ۴— ان اللہ اصطفیٰ ادم نوحاً و آل ابراہیم (۳۳)
- ۵— قالت هو من عند اللہ (۲۴)
- ۶— ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوه (۵۱)
- ۷— واما الذین آمنوا و عملوا الصالحات (۵۴)
- ۸— فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم (۶۱)
- ۹— یا ایہا الذین آمنوا ان تطیعوا فریقاً (۱۰۰)
- ۱۰— ومن یعصم باللہ (۱۰۱)
- ۱۱— یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاہ (۱۰۲)
- ۱۲— واعتصموا بحبل اللہ (۱۰۳)
- ۱۳— ولتکن منکم ائمة یدعون الی الخیر (۱۰۴)
- ۱۴— یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ (الی) هم فیہا خالدون (۱۰۶، ۱۰۷)
- ۱۵— کنتم خیر ائمة للناس (۱۱۰)

- ۱۶۔ ضربت علیہم الذلۃ اینک ما ثقنوا (۱۱۲)
- ۱۷۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم (۱۱۸)
- ۱۸۔ أفان مات أو قتل انقلبتم علی اعقابکم (۱۲۳)
- ۱۹۔ ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً (۱۲۴)
- ۲۰۔ وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتاباً مؤجلاً (۱۲۵)
- ۲۱۔ وکاین من نبی قاتل معہ ریتون کثیراً (۱۲۶)
- ۲۲۔ ثم انزل علیکم من بعد الغمر امنۃ (۱۵۴)
- ۲۳۔ الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح (۱۷۲)
- ۲۴۔ الذین قال لهم الناس (الی) واللہ ذو فضل عظیم (۱۷۳، ۱۷۴)
- ۲۵۔ فمن رجع عن الثار وادخل الجنة فقد فاز (۱۸۵)
- ۲۶۔ ولستم من الذین اوتوا الكتاب (۱۸۶)
- ۲۷۔ ثواباً من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب (۱۸۵)
- ۲۸۔ لکن الذین اتقوا ربہم لهم جنات (۱۹۸)
- ۲۹۔ یا ایہا الذین آمنوا صبروا وصابروا ورا بطوا (۲۰۰)



# سورہ آل عمران

۱۔ وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالْكَافِرُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ۔ آل عمران

قرآن کی تاویل اللہ اور راسخین فی العلم کے سوا کوئی نہیں مانتا۔ راسخین فی العلم کہتے ہیں جو کچھ نازل ہوا ہے سب اللہ کی طرف سے ہے اور ہم اس پر ایمان لا چکے ہیں۔ اور دانشمندوں کے سوا کوئی تذکرہ نہیں کرے گا۔

الاصابع فی تفسیر السابیح ج ۱ ص ۱۲ ابن حجر عسقلانی نے احقر ابن ابوالاخر کے ذریعہ آنحضور سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں تنزیلِ قرآن پر جنگ لڑ رہا ہوں۔ اور علی تاویلِ قرآن پر جنگ کرے گا۔

مولف۔ اس حدیث کا واضح مقصد یہ ہے کہ علی کو تاویلِ قرآن کا علم تھا۔ ورنہ تاویل پر جنگ لڑنے کا کوئی معنی نہیں ہے۔

کنز العمال ج ۶ ص ۳۹ / ص ۳۹۱ علی متقی کنز میں ابوذر سے روایت کی ہے کہ میں آنحضور کے ساتھ تھا۔ آپ بقیعِ فرقہ میں تھے۔ جس ذات کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم! تمہارے درمیان ایک ایسا شخص ہے جو میرے بعد اس طرح تاویلِ قرآن پر جنگ لڑے گا جس طرح میں نے مشرکین



کے ساتھ نازل قرآن پر جنگ کی جن سے تاویل قرآن پر جنگ کی جائے گی وہ توحید رسالت کی گواہی بھی دیتے ہونگے۔ ان سے جنگ عوام الناس کے لیے بڑی بھاری ہوگی۔ حتیٰ کہ عوام ولی خدا علی پر طعن زنی کریں گے۔ علی کے اس عمل سے ناراض ہونگے۔ جس طرح حضرت موسیٰ کے کشتی توڑنے، بچے کو مارنے اور دیوار بنانے پر لوگ حضرت موسیٰ پر ناراض ہوئے تھے حالانکہ یہ سب خوشنودی خالق کے لیے تھا۔

آپ سے سوال کیا گیا۔ کیا تاویل قرآن پر جنگ لڑنے والے ابو بکر یا عمر ہونگے؟ اں وقت علی آنحضرتؐ کے جوہنے کی مرمت کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں بخلاف الفعل ہوگا۔

نیایح المودہ ص ۵۲ پر علامہ قدوسی حضرت علی ابن ابیطالب سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو یہ سمجھتے تھے کہ ہم راسخ العلم نہیں بلکہ وہ ہیں۔ حالانکہ وہ جھوٹے تھے۔ اور ہماری خلاف باغی تھے۔ اللہ نے ہمیں نصرت دی اور انہیں مہتی۔ اللہ نے ہمیں علم سے نوازا اور انہیں محروم رکھا۔ اللہ نے ہمیں اپنی عنایات میں داخل کیا اور انہیں باہر نکال دیا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۹ میں حافظ سکانی نے آنحضرتؐ کے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میرے بعد علی لوگوں کو تاویل قرآن کی دہ تعلیم دے گا جس سے لوگ بے بہرہ ہونگے۔

ایک نسخہ میں یوں ہے۔ علی لوگوں کو وہ تاویل قرآن بتلائے گا جس سے وہ لاعلم ہوں گے۔

نیایح المودہ ص ۵۳ علامہ قدوسی نے بھی اہل ام الطویل کے ذریعہ حضرت علی سے روایت کی ہے کہ اگر کبھی میں نزول قرآن کے وقت موجود نہ ہوتا تھا تو وہاں پر نبی اکرمؐ سب سے پہلے مجھے قرآن کریم کی وہ آیات حفظ کراتے تھے۔ اور فرماتے

تھے۔ یا علی! تیرے بعد اللہ نے یہ آیات نازل کی ہیں۔ پھر مجھے ان آیات کی تاویل اور تنزیل کی تعلیم دیتے۔

ان سے پوچھ کیا میں تمہیں اس سے بھی اچھی بات نہ بتاؤں۔ جو لوگ مستحق ہونگے ان کے لیے اللہ کے ہاں ایسے باغات ہیں جن کے میچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ وہاں انہیں پاکیزہ عورتیں اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہوگی اللہ بندوں کے معاملہ میں با بصیرت ہے جو لوگ کہتے ہیں بار الہام

مجھ پر ایمان لائے ہیں ہمارے گناہ معاف کرے اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۱۱ پر علامہ محمودی نے اپنے سلسلہ سند سے ابوالصالح سے ابوالصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت حضرت علی، جناب حمزہ، اور عبید بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

وہ دن یاد رکھو جس دن ہر انسان کے سامنے اس کا اچھا اور بُرا اعمال کا طائر ہوگا اور وہ خواہش کرے گا کہ کاش میرے اور میرے اعمال کے امین بہت بڑا فیصلہ

۳۔ یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّخَضَّرًا وَّمَا كَانَتْ مِنْ شَوْءٍ قَوَّةٍ لَّوْ أَنَّ بَيْنَهُمَا وَّ بَيْنَهُ أَمَدٌ لَّعِيدًا۔

المرآۃ ۱۵/۱۶



شواہد التزیل ج ۱ ص ۲۳۲ پر علامہ حکانی نے علی بن احمد سے علی نے فاطمہ بنت حسین سے۔ فاطمہ نے اپنے والد حسین سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ہمہ ہیں جنہیں ضعیف کیا گیا ہے۔ ہم وہ ہیں جن پر ظلم توڑے گئے ہیں۔ ہم فطرت رسول سے ہیں جس نے ہماری فطرت کی گویا اس نے فطرت رسول کی۔ جس نے ہمیں دوا کرنے کی کوشش کی گویا اس نے نبی اکرم کو رسوا کر نیکی کوشش کی۔ ہم اور ہمارے دشمن اس دن جمع ہونگے جس دن ہر انسان کے سامنے اس کا اچھا اور بُرا نامہ اعمال پیش ہوگا اور لوگ اپنے بُرے اعمال نامہ اور اپنے مابین طویل فاصلہ کی خواہش کر رہے ہوں گے۔

مولف — یعنی ہم ان افراد سے ہونگے جن کا اعمال نامہ نیکیوں سے پُر ہوگا۔ اور ہمارے اعداء ان افراد سے ہونگے جن کا اعمال نامہ برائیوں سے پُر ہوگا۔ اور ان کی خواہش ہوگی کہ کاش ہمارا اعمال نامہ ہمارے سامنے ہی نہ ہوتا۔

۴. اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓ اٰدَمَ وَ  
نُوحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهٖمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ  
عَلٰی الْعٰلَمِیْنَ۔

اللہ نے آدم و نوح اور آل ابراہیم  
و آل عمران کو عالمین سے مستطفے  
کیا ہے۔

شواہد التزیل ج ۱ ص ۱۸۸ پر علامہ حکانی نے ابو بکر ابن ابوالحسن سے اس نے اعمش سے۔ اعمش نے شفیق سے روایت کی ہے کہ میں نے عبد اللہ ابن مسعود کے مصحف میں آل عمران کے بعد آل محمد دیکھا ہے۔

علامہ حکانی کہتے ہیں۔ اگر آل عمران کے بعد آل محمد کی قراءت ثابت نہ بھی ہو تو بھی آل محمد کے آیت میں شامل ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ آل ابراہیم میں بھی تو داخل



مولف — آل محمد اصل کلام نہیں بلکہ از روئے تحقیق چونکہ آنحضرت زید  
قرآن کے بعد تفسیر فرمائی تھے اس لیے آل محمد آنحضرت کی کئی تفسیر آل محمد آنحضرت  
کی کیجی تفسیر آل عمران ہوگی۔ جیسے عیسیٰ ابن مسعود نے تفسیری نوٹ کے مطابق  
لکھا ہوگا۔

۵۔ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مِمَّا يَشَاءُ بِغَيْرِ  
حِسَابٍ۔  
بی بی نے کہا یہ اللہ کی طرف سے ہے  
اللہ جسے چاہتا ہے بلا حساب رزق  
دیتا ہے۔

تفسیر بیضاوی — علامہ بیضاوی نے اسی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ  
جناب فاطمہ زہراءؑ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں دو روٹیاں اور گوشت کا ایک ٹکڑا  
بطور ہدیہ پیش کیا۔ چونکہ روٹیاں کم تھیں اس لیے آنحضرتؐ نے اس خیال سے کہ  
کہیں زہراءؑ نے اپنا اور علیؑ کا حصہ مجھے نہ دے دیا ہو آپؐ نے واپس کر دیا۔ جب  
بی بی واپس کر دیا جب بی بی واپس لیکر جانے لگی تو آپؐ نے فرمایا۔ اچھا بیٹی لاؤ۔ جب بی بی  
دوبارہ لائیں اور آپؐ نے طبق سے رومال اٹھایا تو طبق روٹیوں اور گوشت سے پُر تھا  
آنحضرتؐ نے پوچھا۔ بیٹی اتنی روٹیاں اور گوشت کہاں سے آگیا۔ یہ

بی بی نے جواب دیا، اللہ نے دیا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے بلا حساب رزق عنایت  
فرماتا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اس اللہ کی حمد ہے جس نے تجھے فخر مریم بنا دیا۔  
پھر آپؐ نے حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو بلا کر دسترخوان پر بٹھایا۔ تمام سیر  
ہو گئے۔ پھر بھی کھانا دلیے ہی رہا۔

۶۰۔ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیُّ وَرَبُّکُمْ  
فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ  
المران ۵۸

میرا اور تمہارا تمام کارب اللہ ہی ہے  
اسی کی عبادت کرو میں صراط مستقیم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۵۵ پر علامہ حکا نی نے ابوالحسن محادلی کے ذریعہ ابن عباس سے  
روایت کی ہے کہ آنحضور نے حضرت علی سے فرمایا: یا علی! تو واضح راہ حق ہے۔ تو  
صراط مستقیم ہے۔ اور تو یسوع المومنین ہے۔

موقف — از روئے تنزیل عبادت الہیہ ہی صراط مستقیم ہے لیکن از روئے  
تاویل حضرت علی صراط مستقیم ہیں۔ کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں۔  
جو اللہ کی عبادت کرے گا لامحالہ اتباع علی کرے گا اور جو اتباع علی کرے گا وہ لامحالہ  
عبادت رب کرے گا۔ کیونکہ اتباع علی بھی حکم خدا ہی ہے۔

۶۱۔ وَآمَّا الَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ فِیْوَفِیْہُمْ اُجُوْرُہُمْ  
آل عمران ۵۹

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ  
کریں گے انہیں پورا انکا اجر دیا جائے  
گا۔

نایا المرام ص ۳۲۶ پر علامہ بحرانی نے مناقب شہر آشوب سے اہلسنت کے  
سلسلہ سند سے ابوبکر صدیق سے اور ابوبکر نے شجی سے روایت کی ہے کہ ایک  
شخص آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کوئی ایسی چیز تسلیم فرمائیے  
جو میرے لیے سودمند ہو۔

آپ نے فرمایا: احسان کیا کر تو دنیا اور آخرت میں نفع دیکھیگا  
اتنے میں حضرت علی آئے اور عرض کیا: قبلہ آپ کی بیٹی آپ کی زیارت کی مشاق



ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ابھی آتا ہوں اس نے عرض کیا۔ قبلہ یہ کون تھا وہ آپ نے فرمایا  
جیکے متعلق ارشاد قدرت ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے۔ ان میں  
سے ہے۔

۸. فَسَنَ حَاجَكَ فِئْلَهُ مِنْ  
بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ  
تَالْوَالِدِ الَّذِي أَنبَأَنَا وَابْنَاكُمْ  
وَنِسَاءَ مَا وَفِئَاءَكُمْ وَالنَّفْسَ  
وَالنَّفْسَ شَمَّ نَبْتُهُلَ فَنَجْعَلُ  
لَعْنَةً اَللّٰهِ عَلٰى الْكَافِرِيْنَ  
آل عمران

علم آجانے کے بعد بھی اگر کوئی تجھ  
سے محبت بازی کرے تو پھر ان سے  
کہہ دے۔ اور اؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلا تے ہیں  
تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں  
کو بلا تے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔  
ہم اپنے نفسوں کو بلا تے ہیں تم اپنے  
نفسوں کو بلاؤ۔ پھر مباہلہ کریتے ہیں  
اور پھر ٹوں پر اللہ کی لعنت کرتے ہیں  
غایۃ المرام مت ۳ پر علامہ بحرانی نے صحیح مسلم ج ۳ کے حوالہ سے عاصم یا عروین سے  
اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ نے سعد سے  
پوچھا۔ بھلا تو علی کو سب کیوں نہیں کرتا؟

سعد نے کہا جب تو نے پوچھ ہی لیا ہے تو سن۔ تین باتیں ایسی ہیں جو آنحضرتؐ نے  
حضرت علیؑ کے حق میں کی ہیں ان کی وجہ سے نہ تو حضرت علیؑ پر سب کرتا ہوں۔ اور نہ  
ہی یہ چاہتا ہوں کہ کوئی دوسرا کرے۔ بخدا اگر ان میں سے ایک بھی میرے لیے  
فرمائی ہوتی تو میں سرخ اونٹوں کی دولت سے اسے بہتر سمجھتا۔

میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے جب آپؐ نے صبح کو کسی جنگ میں اپنا خلیفہ بنایا۔  
تو حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ کیا آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں جھوڑ کے جا رہے ہیں؟



آپ نے فرمایا۔ اے علیؑ کیا تیرے لیے اعزاز کم ہے کہ تو میرے بعد اس طرح ہے جس طرح سوئی کے بعد ہارون تھا۔

میں نے خیبر کے دن سنا تھا۔ آپؐ فرمایا ہے تھے۔ کل میں ایسے شخص کو علم دوں گا جو اللہ اور رسولؐ کا محبوب ہوگا اور اللہ اور رسولؐ اس کے محبوب ہونگے ہم تمام رات جاگتے رہے اور اس انتظار میں رہے کہ علم ہمیں ملے گا، مگر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ علیؑ کو بلاؤ۔ جب علیؑ آیا تو آشوبِ چشم میں مبتلا تھا۔ آنحضرتؐ نے علم علیؑ کو دیا اور اللہ نے خیبر کی فتح علیؑ کے ہاتھ سے کرائی۔

اور جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو آپؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، اور حسینؑ کو بلا کر فرمایا۔ اے اللہ میرے اہلبیت ہیں۔

○ تفسیر علّیین میں اسی آیت کو تفسیر میں لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ نے بخراں وفد کو دعوت مباہلہ دی تو انہوں نے کہا ہمیں ولایت دیں تاکہ ہم کوئی فیصلہ کر سکیں ان میں سے جو بڑا تھا اس نے کہا کہ تمہیں محمدؐ کی نبوت پر یقین ہو چکا ہے۔ اور یہ یقین بھی کر لو۔ کہ جب بھی کسی قوم نے نبیؐ سے مباہلہ کیا تو وہ تباہ ہوئی ہے۔ بخراں وفد نے اس شخص کی بات نہ مانی۔ مباہلہ پر آمادہ ہو گئے۔ جب میدان میں آئے تو دیکھا آنحضرتؐ، حسنؑ، حسینؑ، فاطمہؑ اور علیؑ کو ساتھ لانے میں۔ تو وہ ڈر گئے۔ مباہلہ سے انکار کر دیا اور جزیرہ قبول کر لیا۔

○ تفسیر سیدی ج ۲ ص ۲۱۳ میں علّیین ابنِ احمد شکاری سے روایت کی ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے حسنؑ، حسینؑ، اجاب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کو بلا دیا اور بخراں وفد کو دعوت دی کہ آؤ پہلے تم ہم پر لعنت کر لو پھر ہم تم پر لعنت کریں گے۔ ان میں جو بڑا تھا اس نے بخراں وفد سے کہا۔ خبردار لعنت نہ کرنا۔ تمہیں اپنی قوم کے

وہ افراد یاد نہیں ہیں جو دوائے نبی سے بندہ اور خنزیر بن گئے تھے۔ چنانچہ دُعا مبارک سے باز آ گئے۔

○ غرائب القرآن و رغائب الفرقان بر حاشیہ تفسیر طبری ج ۳ ص ۱۱۱ نظام الدین نے لکھا ہے کہ جب آیت مبارکہ نازل ہوئی تو آنحضرتؐ زیادہ باتوں سے بنی ہوئی عبا اور عہد کر تشریف لائے امام حسنؑ کو اٹھا رکھا تھا۔ امام حسینؑ کی انگلی پکڑ رکھی تھی۔ جناب فاطمہؑ آنحضرتؐ کے پیچھے تھیں اور حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ کے پیچھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: جب میں دُعا کروں تو تم سب امین کہنا۔

انہیں دیکھ کر اسقف نجران نے کہا اے نضر! مجھے ایسے چہرے نظر آ رہے ہیں کہ اگر یہ لوگ پہاڑ کو اشارہ کریں تو اپنی جگہ چھوڑ دے ان سے مبارک دست کر دو ورنہ تباہ ہو جائیں گے اور قیامت تک کوئی نضرانی نہ رہیگا۔

○ سیرت طیبہ ج ۱ ص ۲۴ میں امین عباس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو میرے سر کو میرے جسم سے نسبت ہے۔

مولف — آنحضرتؐ کا مقصد واضح ہے کہ علیؑ اور میں ایک دوسرے سے علم اور عمل میں جدا ہوئیے نہیں ہیں۔ اسکی نظر اور فکر وہی ہے جو میری ہے۔

○ کفایۃ الطالب ص ۱۶ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے کہ: میں اور علیؑ نگاہ قدرت

میں ایک نظر تھے۔ یہ نور تسبیح و تقدیس خالق کرتا تھا۔ اور یہ تخلیق آدم سے چودہ ہزار برس پہلے کی بات ہے جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کا انکو امین بنا

دیا۔ اور یہ نور جناب عبدالمطلبؑ تک ایک ہی رہا۔ جناب عبدالمطلبؑ کے بعد اس نور و اودہ کے دو حصے کئے گئے ایک حصہ کا امین میرے والد جناب عبد اللہؑ کو اودہ ایک حصہ

کا امین علیؑ کے والد ابولمب کو دیا گیا۔



۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 اِنْ تَطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا  
 الْكِتَابَ يَرُدُّكُمْ بَعْدَ إِيسَابِكُمْ كَافِرِينَ۔  
 اے ایمان والو! اگر تم نے اہل کتاب  
 کی اطاعت کی تو تمہیں پھر سے کافر  
 بنا دیں گے۔

○ حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۶۲ پر حافظ البرہنیم نے امش سے امش نے مجاہد سے  
 مجاہد نے ابن عباس سے اور ابن عباس نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ۔ آپ  
 نے فرمایا ہے۔ قرآن میں جس آیت کا آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے ان کا امیر  
 اور رأس رئیس علی ہے۔

۱۰۔ وَمَنْ يَتَّبِعْ مَا لِلَّهِ فَقَدْ  
 هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔  
 جس نے اللہ سے ٹسک کیا وہ صراطِ مستقیم  
 کی جانب ہدایت حاصل کرے گا۔  
 القرآن عا۱۱

شواہد التسلیل ج ۱ ص ۵۸ میں علامہ حاکانی نے اپنے سلسلہ سند سے ابو جعفر سے  
 اس نے ابوالزہیر سے ابوالزہیر نے جابر بن عبد اللہ سے اور جابر بنی کوفہ سے روایت  
 کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔

اللہ نے علیؑ۔ زوجہ علیؑ۔ اور اولاد علیؑ کو دئے زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے۔ میری  
 اُمت میں میں ہی علم کے دروازے ہیں۔ جو ان تک پہنچ گیا وہ صراطِ مستقیم تک پہنچ گیا۔  
 ○ علامہ قندوزی نے بیابانِ معرودہ ص ۶۳ پر لفظی اختلاف کے ساتھ یہی حدیث روایت  
 کی ہے۔

مولف — سخینۃ البحار ج ۱ ص ۱۹۲ پر تین اشعار ہیں جو تفسیر کشاف کے مصنف  
 فنِ بلاغت کے استاد اور معروف اہلسنت عالم دین نے آل محمد کے حق میں کہے ہیں



ملاحظہ فرمائیے۔

كثْرَ الشَّكِّ وَالْخِلَافِ فَلَ  
يَدْعِي الْفَوْزَ بِالطَّرِيقِ السَّوِيِّ  
فَاعْتَصَامِي بِمَا إِلَّا سِوَاهُ  
ثُمَّ حَبِي لِأَحْمَدَ وَعَلِي  
فَازْ كَلْبَ حَبِّ أَصْحَابِ كَهْفِ  
كَيْفَ اشْتَقَى حَبِّ آلِ النَّبِيِّ

اختلافات اور شکوک بہت زیادہ ہو گئے ہیں اور ہر  
شخص ملاطفت و تسکین پر بیٹھے اور نہایت کامیابی  
میرا تسک لا الہ سے ہے اس کے علاوہ  
میری محبت محمد اور علی سے ہے  
اصحاب کھف کی محبت میں کتنی نعمتیں پائی تھیں  
آل محمد کی محبت میں میں کیسے محروم نہ رہا ہوں

○ تفسیر ایت میں بھی کہے اس ارشاد گرامی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ سے تسک  
کی اولین شرط علی اور اولاد علی سے حصول ہدایت ہے جس طرح علی اور اولاد علی سے  
تسک سے قبل نبوت سرور انبیاء کا اقرار و اعتراف شرط ہے

۱۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ - القرآن ۳۱  
اے ایمان والو! اللہ سے اس  
طرح ڈرو جس طرح جو نے کا حق ہے  
کفایۃ الطالب ص ۵۲ میں علامہ کبھی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے  
فرمایا ہے۔ قرآن میں اس ایت کا آغاز یا ایہذا الذین آمنوا سے ہوتا ہے اس کا  
ایرٹل ہے۔

۱۲۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ  
جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔  
تمام کے تمام جمل اللہ سے تسک پکڑو  
اور فرقہ بازی نہ کرو۔

آن عمران ۱۰۳۔

○ غایۃ المرام ص ۲۲۲ میں علامہ بھجرائی نے امام حنبلی کے پوتے ابو عبد الرحمن کی کتاب المناقب الفاخرہ فی العترۃ الطاہرہ کے حوالہ سے ابن مبارک ابن مسرور سے ابن مبارک نے سعید ابن مسیر سے سعد نے عبد اللہ ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک عربی آیا اور اس نے عرض کی۔

یا رسول اللہ میں نے سنا ہے آپؐ فرما ہے تھے جب اللہ سے تسک پکڑو۔ وہ جبل اللہ کیا ہے جس سے ہمیں تسک پکڑنا ہے؟

آپؐ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اس سے تسک پکڑو یا اللہ کی جبل متین ہے۔

○ سفینۃ البحار ج ۱ ص ۱۹۳ میں علامہ قرطبی نے زمخشری کے سند سند سے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے فاطمہؓ میرا دل ہے۔ فاطمہؓ کے بیٹے میرے دل کا ثمر ہیں۔ فاطمہؓ کا شوہر میری آنکھوں کا نور ہے اور اولاد فاطمہؓ سے دیگر اثر میرے خالق کے امین ہیں۔ یہی جسل اللہ ہیں جو اللہ اور اس کی مخلوق کے امین واسطہ ہیں۔ جس نے ان سے تسک کیا سببات اپنے گناہوں اور حوائج سے بڑا تباہ ہو گا۔

○ ینابیع المودہ ص ۱۱۸ / ص ۱۱۹ اور صواعق محرقة ص ۹۳ مذکورہ بالا آیت کے ذیل میں اسی عنوان کی متعدد احادیث ملیں گی۔

تم میں سے ایک ایسا کروہ ہے جو نبی کی دعوت دیتا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے۔ یہی لوگ

۱۳۔ وَتِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ أَلَى الْخَيْرِ وَيَاسْرُونَ بِالْمَغْضُوفِ  
وَيَهْوُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ



هُمُ الْمَفْلُحُونَ۔

| نجات یافتہ ہونگے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۶۸ میں علامہ حکانی نے محمد ابن علی ابن مقرئ کے ذریعے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ مجھے سلمان فارسی نے بتایا ہے کہ: یا علی جب کہیں میں آنحضور کے ساتھ ہوتا تھا اور آپ تشریف لاتے تھے تو آنحضور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے تھے: اے سلمان یہ شخص اور اس کا حزب ہی نجات یافتہ ہوگا۔

اس دن کو یاد رکھو جس دن کچھ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے اور کچھ چہرے سفید ہوں گے۔ جو چہرے سیاہ پڑیں گے ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم لوگوں نے ایمان کے بعد کفر کیا تھا اب اپنے کفر کے عوض عذاب کا مزہ چکو اور جو چہرے سفید ہونگے وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے اور یہ لوگ ہمیشہ رحمت خدا کے سایہ میں رہیں گے۔

۱۴۔ یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكْفَرْتُمْ بَعْدَ آيَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ، وَأَمَّا الَّذِينَ أَتْبَعْتُ وَجُوهُهُمْ فَنِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔

المرن ۱۶/۱۷

علامہ زعزقی نے تفسیر کشاف میں مذکورہ آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ: ابوامار سے مروی ہے کہ یوم حشر سیاہ چہرے سے محشور ہوئے والے حضرت علیؑ کے خلاف علم بغاوت کر رہے ہونگے۔ جب ابوامار نے انہیں دمشق کی سیڑھیوں پر دیکھا تو اس کی آنکھیں نمناک ہو گئیں۔ اور کہا جہنم کے کتے ہیں اور زیر آسمان مرنیوالوں میں سے بدترین لوگ ہیں۔ اور زیر آسمان قتل ہوئی والوں میں سے بہترین وہ مقتول



ہیں جو ان لوگوں کے ہاتھوں شہید ہونگے۔

ابو غالب نے اس سے پوچھا۔ یہ بات تو اپنی مرضی سے کہہ رہا ہے یا نبی کو من سے کچھ سنا ہے؟

ابو امامہ نے جواب دیا۔ آنکھوں سے سنا ہے۔

مؤلف — ابو امامہ کی اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں نے متعدد مرتبہ فرمایا ہوگا کہ سفید روؤہ انصاریؓ ہونگے جو باغیوں کے ہاتھوں شہید ہونگے اور سیاہ روؤہ بن نضیب ہونگے جو انصاریؓ کے قاتل یا انصاریؓ کے ہاتھوں مقتول ہونگے۔

تم لوگوں کی ہدایت کے لیے بہترین  
مقرر ہو گئے۔ امرا المعروف اور انہی  
عن المنکر کرتے تھے اور اللہ پر  
ایمان رکھتے تھے۔

۱۵۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ  
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ  
بِالْعَمْرِوْهِمْ وَيَنْهَوْنَ  
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

آل عمران / ۱۱۰

غایۃ المرام ص ۲۵۸ / پر علامہ بھارنی نے شیخ مفید سے روایت کی ہے  
شیخ مفید نے اہلسنت کے سلسلہ سند سے محمد ابن سائب کلبی سے روایت کیا ہے کہ  
جب امام صادق عراق تشریف لائے اور حیرہ میں قیام کیا تو امام ابو حنیفہ آپ کے  
پاس آیا اور چند مسائل پرچھے انہی مسائل سے ایک مسئلہ یہ بھی تھا۔  
امام ابو حنیفہ نے عرض کیا۔ قربان جاؤں۔ امرا المعروف کیا ہے؟  
امام صادق نے جواب دیا۔ معروف سے وہی ہستی مراد ہے جو ارض و سما میں معروف



ہے اور وہ امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب ہے۔

مولف — حضرت علیؑ کے معروف ہونے کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔

۱۔ مکمل طور پر ذات علی مشہور و معروف ہے۔

۲۔ اگر معروف کا معنی اچھائی لیا جائے تو پھر ارشاد صادق کا معنی یہ ہوگا کہ علیؑ وہ اچھا ہے کہ جس کے عقیدے میں علیؑ ہوگا اسے ہر اچھائی فائدہ دے گی اور جس کے عقیدے میں علیؑ نہیں ہوگا اسے کوئی اچھائی فائدہ نہ دے گی۔

۱۶۔ ضَرَبَتْ عَلَيْنَا الذَّلَّةُ  
أَيْخَانًا نَقِصُوا إِلَّا يَجْعَلِ اللَّهُ  
وَجْهًا لِلنَّاسِ۔ العن ۱۱

جہاں کہیں بھی ہونگے ذلت ان کا  
مقدور بنا دی گئی۔ یا سوائے ان لوگوں  
کے جو جہل اللہ اور جہل الناس سے متمسک ہونگے

غایۃ الزام ص ۲۴۲ میں علامہ بحرانی نے غیبت نعمانی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ جسے  
نعمانی نے تاجیوں سے روایت کی ہے کہ ہمیں محمد ابن عبد اللہ ابن معمر نے۔ عبد الرحمن  
ابن عوف کے غلام سے۔ اس نے ہا را بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی  
ہے کہ ایک مرتبہ اہل مین کا ایک وفد آنحضرتؐ کی خدمت میں آیا۔

آنحضرتؐ نے ان کی آمد سے قبل ہمیں مطلع کیا اور فرمایا کہ اہل مین بڑے فاجر  
لباس پہن کر آئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اہل مین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

یہ وہ قوم ہے جن کے دل نرم اور ایمان راسخ ہے۔ انہی میں سے وہ منصف ہو  
گا جو ستر ہزار لشکر یکسر میرے اور میرے وصی کے وصی کی نصرت کرے گا۔  
ان کی تلواروں کے میان میں کستوری ہوگی۔

انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کا وصی کون ہے؟



آپ نے فرمایا وہی ہے جسے اللہ نے جبل شدہ کہہ کر تھیں اس کے تسک کا حکم دیا ہے۔

انہوں نے عرض کیا قبلہ ہمیں جبل اللہ کی صراحت سے نشانہ ہی فرمائیے۔  
آپ نے فرمایا۔ وہ جسے اللہ نے۔ جبل من اللہ و جبل من الناس فرمایا ہے جبل من اللہ قرآن ہے اور جبل من الناس میرا دوصی ہے۔

انہوں نے عرض کیا۔ قبلہ آپ کا دوصی کون ہے؟  
آپ نے فرمایا میں اور وہ ہے جس کے متعلق ارشاد قدرت ہے۔  
کہ اس دن کو یاد کرو کہ جس دن کچھ لوگ حضرت سے کہیں گے کاش میں نے جناب اللہ سے غفلت نہ کی ہوتی۔

انہوں نے عرض کیا۔ قبلہ وہ جب تک کون ہے؟

آپ نے فرمایا جناب اللہ وہ ہے جس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ اس دن کو یاد کرو جس دن ظالم اپنے اتحاد غصہ میں کاش کاٹ کر کہے گا۔ کاش میں نے راہ رسول اختیار کی ہوتی۔ میری راہ میرا دوصی ہے جو میرے بعد میری راہ پر لائے گا۔ انہوں نے عرض کیا۔ قبلہ اب تو ہمارا شوق اتنا بڑھ گیا ہے کہ اسے دیکھنے کو جی چاہتا ہے ہمیں دکھائیے۔

(آپ نے فرمایا۔ میرا دوصی وہ ہے جسے اللہ نے عذر سے دیکھنے والوں کے لیے علامت قرار دیا ہے۔ اگر تم میرے گرد بیٹھنے والوں میں سے دل کی نگاہوں سے دیکھو اور دل کے کانوں سے میری بات سنو تو تم خود پہچان لو گے کہ ان میں میرا دوصی کون ہے اور تم اسے اس طرح پہچان لو گے جس طرح تم مجھے نبی کی حیثیت سے پہچانتے ہو۔)



ان صفوں میں دیکھو۔ ایک ایک چہرہ پر غور کرو۔ جہاں تہا سے دل رک جائیں سمجھ لو میرا وصی ہے لیکن اللہ نے اپنی کتاب میں میرے جد امجد کی وہ دعا جو انہوں نے مانگی کھدی ہے کہ — لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے۔

حاجر کہتا ہے کہ، بنی اشعرین میں سے ابو عامر بنی خولان میں سے ابو زہ بنی دوس میں سے ظبیان، عثمان، ابن قیس، عثرہ، اور لاحق ابن علاقہ اٹھے۔ ایک ایک صف میں ایک ایک چہرے کو دیکھا بالآخر حضرت علیؑ پر اگر تمام رک گئے پھر آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا۔ قبلہ ہمارے دل تو اس شخص سے ادھر ادھر نہیں جاتے۔

آپ نے فرمایا۔ واقعاً اللہ نے تمہیں با بصیرت دل دیا ہے کہ پہچاننے سے قبل تم نے میرے وصی کو پہچان لیا ہے۔ اب بتاؤ کہ تم نے پہچان کیسے ہے۔

انہوں نے آنسو بہاتے ہوئے باز بلند عرض کیا۔ آقا ہم نے ایک ایک کو دیکھا لیکن ہمارا دل نہیں بھرا جب ہماری نگاہ حضرت علیؑ پر پڑی۔ تو ہمارے دل ہمارے قابو میں نہ رہے۔ ہماری فکر مطمئن ہو گئی۔ ہمارے کلیجے ٹھنڈے ہو گئے ہماری آنکھوں سے بیباختہ آنسو ٹپک گئے۔ ہمارے دل دھڑکنے لگے۔ ہمیں ایسے معلوم ہوا کہ یہ ہمارا باپ ہے اور ہم اُسکے بیٹے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ قرآن کی تاویل اللہ اور اسخون فی العلم کے سوا کوئی نہیں۔ آپ کو اس سے وہی نسبت ہے جو قبل از وقت نیکی کے آجانے سے ہوتی ہے اور تم لوگ جہنم سے دور ہو گئے۔

حاجر کہتا ہے کہ یہ لوگ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک حضرت علیؑ کے ساتھ رہے۔

جنگ جمل اور جنگ صفین میں آپ کے ساتھ ہے۔ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔  
یہ وہ لوگ تھے جن کے متعلق حضرت علی کے ساتھ رہنے جتنی ہونے اور جہنم سے  
دور رہنے کی پیشگوئی کر دی تھی۔

۱۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِلِهَائِهِمْ  
مِنْ دُونِكُمْ ۖ

اے اہل ایمان! اپنے سامنے  
بد بطنی کو مت رکھو۔

یہاں سورہ المائدہ ص ۱۲ پر علامہ تندرزی خوارزمی سے خوارزمی نے مجاہد اور عکرمہ  
سے اور ان دونوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے  
جس بھی آیت کا آغاز یا ایُّہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے اس کا امیر علی ہے۔  
مولف — یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ نبی کا تعلق حضرت علیؑ سے ہے۔ کیونکہ آیہ تطہیر  
کی وجہ سے حضرت علیؑ کی عصمت قطعی طور پر مسلم اور مخصوص ہے۔ یہ خطاب بالکل  
اس طرح ہوگا جس طرح آنحضرتؐ کو اللہ نے مخاطب فرمایا ہے لا تحزاک بل لسانک  
توجدی زکیا کہ۔ یا ایُّہا النبی اتق اللہ۔ اے نبی اللہ سے ڈرو۔

درمنثور ج ۲ ص ۶۶ میں علامہ سیوطی نے ابن جریر وغیرہ کے ذریعہ ابو الحوزا  
سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اباضیہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

مولف — اباضیہ خارجیوں میں سے وہ گروہ ہے جس نے حضرت علیؑ کے  
خلاف تلوار سے جنگ رچی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اباضیہ اس آیت کے ظاہری  
الفاظ کا مصداق ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ ذات احدیت کو پہلے سے  
علم تھا کہ ایسا ہوگا اس لیے ذات احدیت فی الواقع ایت کا نزول ہی اسی گروہ



کے متعلق کیا ہو۔ ایسی حدیث میں یہ آیت قرآن کریم کی پیشگوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہوگی۔

گویا خارجی ہی وہ براہمن ہیں جنہیں اللہ نے اپنے ساتھ یا اپنے سامنے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

اگر محمد فوت ہو جائے یا شہید کر دیا جائے  
تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پر پھر جاؤ گے؟

۱۸- اَفَاَنْ مَاتَ  
اَوْ قُتِلَ اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ  
آل عمران ۱۸۳

اسیاستہ الجینیہ مثلاً علامہ عبد العظیم رحیمی نے باب الاذان میں علامہ عبد اللہ مرغی کی کتاب السلافة فی امر الخلافة سے روایت نقل کی ہے۔ علامہ عبد اللہ ساتویں صدی ہجری میں علمائے اہلسنت کے اعلام میں شمار ہوتا تھا۔ السلافة فی امر الخلافة کا علامہ عبد اللہ کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا قلمی نسخہ دمشق کی المکتبہ الطاہریہ لاہور میں محفوظ ہے۔ روایت یہ ہے۔

کچھ صحابہ نے اعلان غدیر کے بعد مدینہ میں ابوذر سے سنا وہ اذان میں اشھدان علیاً ولی اللہ پڑھ رہا تھا۔

انہوں نے آنحضرت کے پاس آکر شکوہ کیا۔

آپ نے فرمایا: کیا تم میری دونوں باتیں ابھی سے بھول گئے ہو۔

۱۔ کیا یوم غدیر میں ولایت علیؑ کے اعلان کا خطبہ تم بھول گئے ہو۔

۲۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہا ہے: آسمان کے میچے اور زمین کے اوپر ابوذر سے سچا کوئی نہیں۔



آپ نے فرمایا۔ میرے بعد یقیناً تم لوگ اپنے پچھلے پاؤں پر پیٹ جاؤ گے۔  
 وائے! آنحضرتؐ کے اس ارشاد گرامی کا واقعاً معنی یہ ہے کہ آیت کا  
 مطلب یہ ہے کہ۔ میرے بعد تم لوگ علیؑ ابن ابیطالب کی خلافت اور ولایت  
 سے انکار کر کے اپنے پچھلے قدموں پر پیٹ جاؤ گے۔

○ غایۃ المرام ص ۳۵، مستند پر علامہ بحرانی نے ابراہیم ابن محمد حوینی کے ذریعہ  
 مکرر سے مکرر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ حضرت علیؑ حیات نبوی میں  
 فرمایا کرتے تھے۔

اللہ نے فرمایا ہے کہ۔ میرے نبی کی وفات یا شہادت کے بعد کیا تم لوگ  
 اپنے سابقہ پاؤں پر پیٹ جاؤ گے؟  
 بخدا۔ ہر ایت کے بعد ہم کبھی بھی اپنے سابقہ قدموں پر نہیں پٹیں گے۔ بخدا  
 اگر آپ فوت ہو گئے۔ یا شہید کئے گئے تو میں اس بنیاد پر جگہ کرتا رہوں گا جس  
 بنیاد پر آنحضرتؐ جگہ کرتے رہے حتیٰ کہ میں خالق حقیقی سے جا ملوں۔ بخدا میں  
 آنحضرتؐ کا بھائی ہوں۔ آپ کا وارث ہوں۔ مجھ سے زیادہ کون آپ کی وارث  
 کا حقدار ہے؟

مؤلف۔۔۔ اس آیت نے حضرت علیؑ اور آپؐ کی اتباع کرنے والوں کو پچھلے  
 قدموں پر پھر جانے والوں سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ سے متعدد مقامات  
 پر یہ حدیث مروی ہے کہ علیؑ اور آپؐ کے شیعوں کے علاوہ دوسرے لوگ ہیں۔ مزید  
 تسلی اور اطمینان کے لیے صحیح بخاری ج ۹ میں یہ حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کو نبی نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن میرے  
 صحابہ میں سے کچھ لوگ حوض پر آئیں گے تو انھیں دھکیلا جائے گا۔ میں عرض کروں گا

اے لوگو! یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ ذاتِ احدیت کی طرف سے بتا رہا ہوں گا کہ تیرے بعد ان لوگوں نے اتنی بدعات کی ہیں کہ یہ مرتد ہو کر اپنے پچھلے قدموں پر پھر گئے۔

۱۹۔ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ  
فَلَنُيَظِّرَ اللَّهُ شَيْئًا وَسِيعَ يُزِي  
اللَّهُ الشَّاكِرِينَ۔

ال عمران ۱۲۵

جو شخص بھی اپنے پاؤں پر پٹ گیا  
وہ اللہ کو ذرا بھر بھی نقصان نہیں  
دے گا۔ اللہ شکر گزاروں کو جزا  
دے گا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۳۱ میں علامہ حسکانی نے حذیفہ ابن یمان سے روایت کی ہے کہ ۔

جب جنگِ احد میں مشرکین آنحضرتؐ سے برسرِ پیکار ہوئے اور صحابہ بھاگ کھڑے ہوئے تو حضرت علیؑ اپنی تلوار لیکر آنحضرتؐ کا دفاع کرتے رہے ان کے ساتھ صرف ابو وجانہ انصاری تھا۔ حتیٰ کہ آپؐ نے مشرکین کو آنحضرتؐ سے دور کر دیا اس وقت مذکورہ بالا آیت حضرت علیؑ اور ابو وجانہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۰۔ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ  
أَنْ تَسُوْتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ  
كِتَابًا مُّوجَلًّا، وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ  
الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ  
ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا  
سَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ۔

ال عمران ۱۴۵

کوئی بھی انسان اذنِ خدا کے بغیر نہیں  
مر سکتا۔ یہ ایک مقررہ مدت ہے جو شخص اپنے  
اعمال کا بدلہ دنیا میں چاہے گا ہم دنیا ہی میں  
اُسے معاوضہ دینگے اور جو شخص آخرت میں معاوضہ  
چاہے گا اُسے آخرت میں دیں گے اور ہم شکر  
گزاروں کو ضرور جزا دیں گے۔

شواہد التزلیج ص ۱۳ میں علامہ مسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ  
 سے ابو عبد اللہ نے محمد ابن مروان سے محمد نے یحضر ابن محمد سے جعفر نے ابن عباس  
 سے روایت کی ہے کہ

اللہ نے دو مقام پر حضرت علیؑ کو شکر ادا کیا ہے۔  
 ۱۔ اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا ۲۔ ہم شکر گزاروں کو جزا دیں گے۔

کتنے انبیاء کے ساتھ کربان کے ٹانے  
 والوں نے جنگ کی۔ وہ نہ تو راہِ خدا  
 میں پہنچنے والے مصائب میں گہرائے نہ  
 کمزور پڑے اور نہ ہی پیچھے ہٹے  
 اور اللہ کرنے والوں سے اللہ محبت  
 کرتا ہے۔

۲۱۔ وَكَانَ مِنْ بَيْنِ قَوْمٍ مَعَهُ  
 رَتَبُونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا  
 أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا  
 ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَفُوا لِلَّهِ  
 يَجِبُ الصَّابِرِينَ۔

آل عمران / ۱۳۶

شواہد التزلیج ص ۱۳۶ / ۱۳۷ حافظ مسکانی نے محمد ابن یحییٰ سے محمد نے  
 ربیعہ ابن ناجز سعدی سے ربیعہ نے حذیفہ بیان سے روایت کی ہے کہ۔ مذکورہ  
 آیت حضرت علیؑ اور ابو دجانہ انصاری کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

غرم کے بعد پھر ہم نے تم پر نیند کو مسلط  
 کر دیا جو تم میں سے ایک گروہ پر  
 چھا گئی۔

۲۲۔ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ  
 مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً نَوَاسًا  
 يُغْشِي حُلُوفَكُمْ مِنْكُمْ۔

آل عمران / ۱۵۴



شواہد التشریح ج ۱ ص ۱۲۱ میں علامہ حکامی نے یہی سے یہی سے ابوصالح سے اور ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

جن لوگوں نے میدانِ جنگ میں زخم کھانے کے بعد بھی اُٹھ اور رسول کی آواز پر لبیک کہی ان احسان کرے والے متقین کے لیے اجرِ عظیم ہوگا۔

۲۳۔ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ اَمَدٍ مَّا اَصَابَهُمْ الْقَرْحُ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوا اَوْثَقَهُمُ وَالْقَوَاعِمُ عِظِيمُ۔  
آل عمران ۱۰۳

غایۃ المرام ص ۳۴ میں علامہ بھٹائی بن شہر آشوب سے نقل کیا ہے۔ ابن شہر آشوب نے اہلسنت ذرائع سے نقل کیا ہے کہ، فلکی مفسر نے کبھی سے کبھی نے ابوصالح سے ابوصالح نے ابن عباس اور ابورافع دونوں سے روایت کی ہے کہ۔ یہ آیت جنگِ اُمد کے دوسرے دن اس وقت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی جب حضرت علیؑ مہاجرین میں سے ستر آدمی ساتھ لیکر حمار الاسد نامی مقام تک آئے تاکہ دشمن کو مرعوب کریں۔ یہ حمار الاسد مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔

جن لوگوں کو دوسروں نے کہا کہ ادھر نہ جاؤ دشمن جمع ہو کر تمہاری گھات میں گئے ہیں، تو ان کا ایمان پہلے سے دوچند ہو گیا اور انہوں نے جواب دیا ہمیں

۲۳۔ الَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ  
وَفَضَّلْ لَمْ يَكْسِبْهُمْ سُوءًا  
وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ  
ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ

آل عمران ۱۷۳ - ۱۷۴

اللہ کافی ہے اور وہی ہمارا بہترین  
وکیل ہے۔ چنانچہ اللہ کی نعمت اور  
فضل سے اس طرح صبح و سالم واپس پڑے  
کہ انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی تھی ان لوگوں  
نے رضائے خدا کی خاطر ایسا کیا تھا اللہ  
فضل عظیم کا مالک ہے۔

○ غایۃ المرام میں علامہ بحرانی ابن شہر آشوب کے اہلسنت ذرائع سے  
روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو چند آدمی ویکٹر اہل سفیان کی تلاش  
میں بھیجا۔ راستہ میں انہیں بنی خزاعہ کا ایک شخص ملا اُس نے انہیں کہا وہ لوگ تمہارے  
انتظار میں جمع ہو کر گھات لگائے بیٹھے ہیں ان سے ڈرو اور ادھر نہ جاؤ۔ تو حضرت  
علیؑ اور آپؐ کے ساتھیوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہترین وکیل ہے۔ جب  
آپؐ واپس آئے تو اللہ نے مذکورہ آیت نازل کی۔

۲۵۔ فَمَنْ ذُحِرَ عَنْ النَّارِ  
وَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

آل عمران ۱۸۵

○ غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے ابن مغازلی سے ثمامہ ابن عبد اللہ ابن انس سے  
ثمامہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ جب قیامت  
کا دن ہوگا۔ میزان نصب کر دیا جائیگا۔ جو پل مراط ہوگا پل مراط صریح وہی عبور  
کر سکے گا جس کے ہاتھ میں حضرت علیؑ کا کھٹا ہوا اجازت نامہ ہوگا۔

○ غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے اہلسنت سند سے ابو سعید خدری سے



روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے قیامت کے دن جب لوگ پُل صراط سے گزرنے لگیں گے تو اللہ کی طرف دو مکاب پُل صراط پر مامور ہونگے جو گننے والے کے ہاتھ میں حضرت علیؑ کا عطا کردہ اجازت نامہ دیکھیں گے جس کے پاس ہوگا اسے جانیکی اجازت دینگے جس کے پاس نہیں ہوگا اسے اوندھے منہ جہنم میں رسید کر دیں گے۔ ابوسعیدؓ کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ آقا حضرت علیؑ سے اجازت نامہ کا کیا معنی ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، واسیر المؤمنین علی ابن ابیطالب وصی رسول اللہ۔

تینیں اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی اذیتیں سنا چکیں گی۔

۲۶۔ وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ  
أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ، وَمِنَ  
الَّذِينَ أَشْرَكُوا، أَذًى كَثِيرًا۔

آل عمران / ۱۸۶

شراہد التزئیل ج ۱ ص ۱۳ علامہ حکانی نے ابو محمد حسنؑ سے ابو محمد ابو صالحؑ سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت صرف اور صرف آنحضورؐ اور آپؐ کے اہلیت کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

مؤلف — سینکڑوں احادیث اور متواتر روایات سے یہ ناقابل تردید حقیقت ثابت ہو چکی ہے کہ اہلیتؑ بنی سے حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ مراد ہیں۔ آیت تطہیر کے ذیل میں قدرے تفصیل عرض کرینگے۔ اس سلسلہ میں علامہ حکانی نے کم و بیش ایک سو تیس احادیث پیش کی ہیں۔



۲۷۔ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
وَاللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنُ الثَّوَابِ۔

آل عمران ۱۹۵

یہ اللہ کی طرف سے ثواب ہے  
اور اس کے ہاں بہترین ثواب ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۱۲۸ پر علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے ابو نضر عیاشی  
سے ابو نضر نے اصبح ابن نباتہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا  
ہے کہ آنحضورؐ نے مجھے فرمایا تھا یا علی انت الثواب۔

۲۸۔ لَٰكِنَ الَّذِیْنَ اَتَقَوْا  
رَبَّهُمْ لَهُمْ جَزَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ  
رَحْمَتِهِمْ اَلَا لَهُمْ اَعْلَالٌ مِنْ فِیْهِمْ  
نَزَّلَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ  
خَيْرٌ لِّكَ بَرٍّ۔

آل عمران ۱۹۵

جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے  
لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے  
نہریں بہتی ہیں یہ لوگ ہمیشہ وہاں  
رہیں گے یہ اللہ کی طرف سے عطیہ ہوگا  
اور جو عنایات اللہ کی طرف سے ہوگی وہ  
ابرار کے لیے بہتر ہوں گی

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۱۲۸ علامہ حسکانی نے محمد ابن عبد اللہ سے محمد لے اصبح ابن  
نباتہ سے اصبح نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے میرے ہاتھ سے  
پھر ا اور فرمایا۔ اے علی بھائی تو ثواب ہے اور تیرے شیعہ ابرار ہیں۔

۲۹۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا  
اضْبِرُوْا اَوْصَافِیْہِمْ اَوْ اَلِطُّوْا اَنْفُسَہُمْ

اے ایمان والو! صبر کرو۔ صبر کی  
تعمین کرو، آمادہ جہاد رہو۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۱۲۸ علامہ حسکانی نے ابو محمد حسن سے ابو محمد حسن نے ابن  
ہاشم سے روایت کی ہے کہ یہ آیت نبی کریمؐ حضرت علیؑ اور جناب حمزہؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

# سُورَةُ النِّسَاءِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں بیس آیات ہیں۔

۱ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَنْحَاءَ (۱)

۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرِهًا (۲)

۳ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَاْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (۳)

۴ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ (۴)

۵ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (۵)

۶ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ جُزْئِيًّا (۶)

۷ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ (۷)

۸ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ (۸)

۹ وَلَهْدِيَنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا (۹)

۱۰ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ (۱۰)

۱۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيُذْهِبْ عَنْكُمْ غُلُوبُكُمْ (۱۱)

۱۲ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (۱۲)

۱۳ وَإِذَا جَاءَ هَؤُلَاءُ مِنَ الْأَمْنِ وَالْخَوْفِ إِذْ أَعْوَا بِآهِ (۱۳)

۱۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا (۱۴)

۱۵ وَمَنْ يَشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى (۱۵)

١٦- وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ

تَجْرِي (١٢٢)

١٧- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ (١٢٥)

١٨- إِنَّ الْمُسَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (١٢٥)

١٩- فَاتَّبِعُوا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (١٢٣)



jabir.abbas@yahoo.com



## سُورَةُ النِّسَاءِ

۱۔ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي  
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَمْرُ حَامٍ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ  
سَهِيْبًا۔ النساء / ۱

اس اللہ سے ڈرو اور اس قطع رحمی  
سے ڈرو جس کے متعلق تم سے  
پرچھا جائے گا اللہ تمہارا نگران ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۱۳۵ علامہ حکامی نے ابو محمد حسن سے ابو محمد نے  
ابن عباس سے مذکورہ آیت کے بارہ میں روایت کی ہے کہ یہ آیت آنحضرت  
اور آپ کے اہلبیت کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ قیامت میں ہر رشتہ ٹوٹ  
جائیگا۔ جبکہ سرور کونین سے رشتہ نہ ٹوٹے گا۔

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا  
يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرِهًا  
اے ایمان والو! جبراً عورتوں کے  
وارث نہ بنو۔

النساء / ۱۹

حلیۃ الارباب ج ۱ ص ۴۳ علامہ ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
جس آیت کی ابتداء یا ایہ الذین آمنوا سے ہوگی اس کا امیر علی ہوگا۔

مولف — اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ حضرت علی کسی عورت کے جبراً  
وارث ہوا چاہتے تھے کیونکہ علی امیر المؤمنین ہے۔ تاریخ میں ایسا کوئی مقام نہیں ملتا

جہاں حضرت علیؑ کے لیے ایسا موقع آیا ہو کہ وہ کسی عورت کے جبراً وارث ہونے کے خواہشمند ہوئے ہوں۔ البتہ بعض مومنین کے لیے یہ چیز طہی ہے اور انہی کو مخاطب کیا جا رہا ہے۔

۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَاْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِأَبْطِلٍ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ، وَلَا تَقْسَمُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ سَهِيجًا۔  
اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال غلط طریقے سے مت کھاؤ۔ مگر اگر باہمی رضا مندی اور تجارت ہو تو کوئی حرج نہیں۔ نہ ہی ایک دوسرے کو قتل کرو۔ اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

النساء/۴۹

شواہد التزویل ج ۱ ص ۱۴ علامہ کافی نے ابوالحسن محمد سے ابوالحسن نے کامل سے کامل نے ابوصالح سے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے اس آیت میں ذات احدیت نے اعلیت نبی کے فعل سے منع فرمایا ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے۔ اُوہم اپنے بیٹے لاتے ہیں تم اپنے بیٹے لاؤ۔ ہم اپنی عورتیں لاتے ہیں تم اپنی عورتیں لاؤ۔ اور ہم اپنے نفس لاتے ہیں تم اپنے نفس لاؤ۔  
اکنونہر اپنے بیٹوں کے بطور امام حسن اور امام حسین کو لے گئے۔  
اپنی عورتوں کے مصداق کے بطور اپنی دختر جناب زہراء کو لے گئے۔  
اور اپنے نفس کے بطور حضرت علیؑ کو لے گئے۔

۴۔ اَمْ يَحْضُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ۔ اَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْبَاقِیُّ اَنْ يُخْلِقَ مَا يَشَاءُ مِنْ غَيْرِ ذَلِكُمْ فَسَوْفَ يُعْطِيهِمْ مِنْهُ ذَاتُ الْخُرْجِ اَنْ يَشَاءُ۔  
کیا یہ لوگ ان سے حسد کرتے ہیں جن علیؑ کو اللہ نے فضل سے عطا کیا ہے۔ کیا وہ اللہ کے لیے اسے جو چاہے وہ اسے دے گا۔

غایۃ الرام ص ۲۱۵ علامہ بحرانی نے ابن شہر آشوب کے حوالہ سے ابو الفتوح رازی سے ابو الفتوح نے کبھی سے کبھی نے ابو صالح سے اور ابو صالح سے ابن عباس سے روایت سے کہ یہ آیت ان خصوصاً آنحضرت علیؑ کے حق میں ازل ہوئی ہے۔

۵۔ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ  
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ  
مُلْكًا عَظِيمًا۔

ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور  
حکمت کے علاوہ ملک عظیم  
سے نوازا ہے۔

النساء ۵۴

سوا حق تحرقہ ص ۹۳ پر علامہ ابن حجر سے اسباب الایات میں مذکورہ آیت کے  
ذیل میں لکھا ہے کہ ائمہ نے آل ابراہیم میں اپنے آئمہ رکھے ہیں کہ ان کی اطاعت کو  
اپنی اطاعت اور ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا ہے۔  
مولف — ائمہ سے مراد حضرت علیؑ اور آپ کے گیارہ بیٹے ہیں۔ جن کا تذکرہ  
آنحضرت نے متعدد مرتبہ فرمایا ہے۔ علامہ ابن حجر کے اس جملہ سے کہ آئمہ کی اطاعت  
اللہ کی اطاعت اور آئمہ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ سے یہ عجیب مشکل نہیں ہے  
کہ امام کو معصوم ہونا چاہیئے کیونکہ معصوم ہی مثبت ایزدی کے مطابق حکم ہے  
کتا ہے گرام معصوم نہ ہو اور مثبت ایزدی کا اور اک نہ کر سکتا جو کوئی مقابل  
ایسے بھی آسکتے ہیں جہاں مثبت باری اور حکم امام میں تصادم ہو جائے۔

۶۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
حلوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے



انہیں ہم ایسے باغات میں جگہ دیں گے  
جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ لوگ  
ہمیشہ یہیں رہیں گے۔ انہیں پاکیزہ بیویں  
میں کی اور ہم اپنے سایہ رحمت میں داخل  
کریں گے۔

سَنَدُ خَلَاهُ مَجَّاتٍ تَجْرِي مِنْ  
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ الَّذِينَ فِيهَا أَبَدًا  
لَا يَغْيِيهِمُ آتٌ وَلَا جَمٌّ مُطَهَّرَةٌ وَفِيهَا لَهُمْ  
ظِلَالٌ خَالِدَةٌ۔

النساء ۵۵

○ غایۃ الرام میں علامہ بحرانی نے ابن شہر آشوب سے اہلسنت کے سلسلہ سندر  
سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یا علی! الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کا  
مصدق تو اور میرے شیعوں میں اور میں اور تم دونوں کوثر پر ملاقات کریں گے۔  
○ شواہد التشریح اصلاً علامہ حاکمی نے اپنے سلسلہ سند سے ابن عباس سے  
روایت کی ہے جس آیت کا آغاز بھی یا ایہذا الذین آمنوا سے مراد ہے اس کا امیر  
حضرت علیؑ ہے۔

اے ایمان والو  
رسول اور اولی الامر  
کی اطاعت کرو۔

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ  
وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔

غایۃ الرام میں علامہ بحرانی نے ابن شہر آشوب سے اہلسنت کے سلسلہ سند  
سے مجاہد سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اس وقت حضرت علیؑ کے حق میں نازل  
ہوئی جب آنحضرتؐ نے آپ کو جنگ تبوک میں جاتے ہوئے خلیفہ بنایا۔ حضرت علیؑ  
نے عرض کیا، قبلہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا  
یا علی! تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

مجاہد کے مطابق اولی الامر سے مراد حضرت علی ابن ابیطالب ہیں۔ اللہ نے امت مسلمہ کو حکم دیا ہے کہ علی اول الامر ہے اور اس کی اطاعت واجب ہے۔

۸۔ فَاسْتَغْفِرُوا لِلّٰهِ ۙ  
 اَسْتَغْفِرْ لَهُمُ التَّوْبَةُ لَوْ جَدُّوا  
 اللّٰهُ تَوَّابًا سَجِيمًا۔ النّٰس ۶۴

اللہ سے معافی مانگیں اور میرا  
 نبی اُن کے لیے مغفرت کی خواہش کے  
 تو اللہ کو تواب اور رحیم پائیں گے

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۹ بحوالہ تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۵۲

علامہ محمودی نے ابن عساکر سے ابن عساکر نے ابوالبرکات سے ابوالبرکات  
 نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے جابر نے نبی کو نبی سے روایت کی ہے کہ۔ اللہ  
 نے مجھے اس طرح تمام امت کے تائبانہ نام بتا دیے ہیں جس طرح حضرت آدمؑ  
 کو تعلیم دی تھی۔ میرے سامنے میری امت کے کئی صاحبانِ اہلِ گم گزے تو میں نے  
 علیؑ اور اس کے شیعہ کے لیے استغفار کیا۔

موقف - — آنحضرتؐ کے اس ارشاد میں کئی امور واضح ہیں۔

۱۔ جب میں نے اپنے سامنے علم برداروں کو گزرتے دیکھا تو انہی میں مجھے علیؑ  
 اور اس کے شیعہ نظر آئے میں نے علیؑ اور اُس کے شیعہ کے لیے دعائے مغفرت کی  
 ۲۔ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کے لیے استغفار کیا تو اس کا مطلب  
 یہ ہے کہ حضرت علیؑ گناہگار تھے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ استغفار ہمیشہ گناہ  
 کے لیے نہیں کیا جاتا بلکہ رفعتِ مراتب کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ خود آنحضرتؐ  
 سے مروی ہے کہ۔ میں روزانہ اللہ سے ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

۳۔ آنحضرتؐ کے اس ارشاد سے یہ بھی میاں ہے کہ شیعیانِ علیؑ یقیناً بخشنے جائیں گے



کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ اگر میرا نبی استغفار کرے تو اللہ کو تواب اور رحیم پائیں گے۔

دُعا ہے خداوند عالم ہمیں شیعیاں ملنے سے محفوظ فرمائے۔

۹. وَلَهَذَا يَنْهَاهُ صِرَاطًا  
ہم نے انہیں صراطِ مستقیم  
مُسْتَقِيمًا۔ نساء ۶۸/ کی ہدایت دی ہے۔

نایہ الرام صراط میں علامہ بھران نے علامہ حمویٰ حنفی سے علامہ حمویٰ نے خشیہ جہی سے خشیہ نے امام باقر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے اللہ کی طرف سے ہم ہی بلند کردہ علم میں جو ہم سے آلاء نجات یافتہ ہوگا جو ہم سے پیچھے رہا غرق ہوگا ہم سفید نوح کی مانند ہیں۔ ہم اللہ کے مخلص ہیں۔ ہم صراطِ مستقیم

۱۰. وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ  
فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ  
عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ  
وَالشَّهِدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ  
أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ذَٰلِكَ الْفَضْلُ  
مِنَ اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عِلْمًا۔

جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان انبیاءِ صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے ان کی رفعت بڑی اچھی ہوگی یہ اللہ کی نوازش ہے اور اللہ عالم ہونے کے لیے کافی ہے

النساء ۶۹/۷۰

شواہد التزلیج ۱۵۳/۱۵۴ علامہ حکانی نے عقیل ابن حنین سے عقیل نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ فراتھ میں اللہ کی اطاعت سنستوں



میں رسول کی اطاعت مراد ہے اور علی پہلادہ شخص جس نے اللہ اور رسول کی فراموشی اور سسٹن میں اطاعت کی ہے۔ شہدائے مراد حضرت علیؓ، جعفر طیار، حمزہؓ، امام حسنؓ، امام حسینؓ، میں صحابین سے مراد سلمان، ابوذر، صہیب، جناب عمارؓ میں

۱۰۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَالْغُرُوبَاتِ  
أَوْ لِيُؤْخَذَ بِكُمْ فَأَتِيكُمْ

النساء / ۱۰

اے ایمان والو! اپنا اسلحہ سنبھالو  
ایک ایک ہو کر یا اجتماعی طور پر کھڑے  
ہو جاؤ۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۵۳ علامہ حکانی نے ابو بکر حارثی سے۔ ابو بکر نے عوام سے۔ عوام نے امام سے روایت کی ہے کہ۔ قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا سے اس کا امیر علیؓ ہے۔ کیونکہ مومنین میں سے حضرت علیؓ کو جو ایمانی سبقت اور اشار کے فضائل حاصل ہیں وہ کسی کو میسر نہیں ہیں۔

۱۲۔ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ  
أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا  
أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا۔

النساء / ۸۰

جس نے میرے نبی کی اطاعت کی  
اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی۔  
اور جس نے روگردانی کی ہم نے تجھے  
ان کا نگران نہیں بنایا۔

○ فایۃ الہام ص ۴ / علامہ بحرانی نے ابن شہر آشوب سے ابلیست کے سلسلہ سند سے ابو طالب ہروری سے روایت کی ہے۔ ابو طالب نے علقمہ سے اور ایوب سے روایت کی ہے کہ۔ نبی اکرمؐ نے جناب عمارؓ سے فرمایا۔

اسے عمار علی کہی ہدایت سے برگشتہ نہیں کرے گا۔ کبھی کبھی گمراہی کے قریب نہ لے جائیگا۔

اسے عمار علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

غایۃ الرام ص ۵۴۲ میں مسند جنبل کے حوالہ سے ابوزر سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے علی جو مجھ سے جدا ہوا گویا اللہ سے جدا ہوا۔ اور جو تجھ سے جدا ہوا گویا مجھ سے دور ہوا۔

جب وہ اطمینان یا بے چینی کی کوئی بات سنتے ہیں تو اسے فورا عام کر دیتے ہیں۔ علامہ اگر یہ لوگ اس بات کو نبی کریمؐ اور اولی الامرؑ کے پہنچا دیں تو اس کی حقیقت حال سے استنباط کر لیں اسے دانستہ واقف ہو جائیں۔

۱۳۔ وَإِذَا جَاءَتْهُمْ أَحَدٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوْ الْأُخُوفِ أَدْخُلُوا بُيُوتَكُمْ وَأَقْرَبُوا إِلَى الرَّسُولِ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلَّكَ الَّذِينَ يَسْتَبْطِنُونَ مِنْهُمْ

المائدہ ۸۳

○ علامہ قندوزی نے ینایح الودع ص ۱۵۱ پر معاویہ سے معاویہ نے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہے اولی الامر سے مراد وہ لوگ ہیں جو واجب الاطاعت ہیں۔

○ ایک اور روایت جو امام صادقؑ سے نقل کی ہے اس میں ہیں کہ انھوں نے زندگی میں اور آپؑ کے بعد اولی الامر حضرت علیؑ تھے ان کے بعد امام حسنؑ ان کے امام حسینؑ ان کے بعد علی ابن حسینؑ ان کے بعد محمد ابن علیؑ ان کے بعد جعفر ابن محمدؑ



ان کے بعد موسیٰ ابن جعفر ان کے بعد علی ابن موسیٰ ان کے محمد بن علی ان کے بعد حسن ابن علی اور ان کے بعد امام مہدی ہیں۔

○ علامہ سعودی نے مروج الذہب ج ۳ ص ۹ میں امام حسن کا ایک خطبہ نقل کیا ہے جو آپ نے حضرت علیؑ کے بعد اپنے دور خلافت میں دیا تھا اس میں آپ نے فرمایا ہے۔

ہماری اطاعت کرو۔ ہماری اطاعت اللہ کی طرف سے فرض ہے کیونکہ اللہ نے اولی الامر کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی ہے۔

۱۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا  
اے ایمان والو جب جہاد پر جاؤ

النساء/۹۴

یابیع المودہ ص ۱۲ پر علامہ قندوزی نے خوارزمی۔ طبرانی اور ابن ابی حاتم سے روایت کی ہے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ قرآن میں جہاں کہیں بھی یا ایہا الذین آمنوا سے علیؑ کا امیر ہے اللہ نے دیگر اصحاب محمدؐ کو سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی آیا ہے خیر و اچھائی سے ہی آیا ہے۔

جو شخص ہدایت آجانیے بعد میرے رسول  
کو اذیت پہنچائے گا اور مومنین کے علاوہ

۱۵۔ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ  
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ



کوئی راہ اختیار کرے گا ہم وہی کچھ  
دیں گے جو وہ چاہیگا پھر جہنم میں رکھیں  
گے جو بدترین ٹھکانا ہے۔

وَيُتَبِّعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ فَوَلَّيْ  
مَا تَوَلَّى وَتُصْلَبَ جَهَنَّمَ وَنَاثُ  
مَصِيرًا۔ النساء - ۱۱۵/

غایۃ المرام میں ص ۴۳ پر علامہ بخاری نے ابن مردودہ کی تفسیر سے اسی آیت کا معنی  
یوں نقل کیا ہے۔ کہ۔

جو شخص خلافت علیؑ کا معاملہ واضح ہو جانے کے بعد بھی میرے رسولؐ کو اذیت  
پہنچائے گا اس کا انجام یہ ہوگا۔ الخ۔

موتلف — خلافت حضرت علیؑ کا معاملہ یوں تو آنحضورؐ نے متعدد مقامات  
پر واضح کر دیا تھا لیکن خم غدیہ میں کسی قسم کا ابہام ہی نہ رہا تھا۔ بعض صحابہ نے  
آنحضورؐ پر اعتراض بھی کیا کہ آپؐ اپنی مرضی سے علیؑ کو خلیفہ بنا رہے ہیں تو آپؐ  
کو قسم کھا کر کہنا پڑا کہ میں نے اپنی خواہش سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ایسا  
کیا ہے۔ کتب حدیث۔ تفسیر اور تاریخ میں آنحضورؐ کے یہ الفاظ موجود ہیں۔  
مجھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ  
کئے ہم انہیں ایسی جنت میں داخل کریں گے  
جن کے نیچے نہریں بہتی ہوگی یہ لوگ  
ہمیشہ یہیں رہیں گے اللہ کا وعدہ حق  
ہے اور اللہ سے زیادہ کون سچا ہے۔

۱۶۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ  
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ  
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَعْدَ اللَّهِ  
حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا

غایۃ الرام ص ۳۲ میں علامہ بحرانی نے ابراہیم اصفہانی سے۔ ابراہیم نے شریک ابن عبداللہ سے شریک نے ابواسحاق سے ابواسحاق نے حارث سے اور حارث نے حضرت علی سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

ہم اہلبیت ہیں ہمیں عام لوگوں کی مانند نہ سمجھ لیا جائے۔

وہ شخص یہ سن کر ابن عباس کے پاس آیا اور اُسے بتایا ابن عباس نے کہا علی نے سچ کہا ہے۔ جب نبی کو عام لوگوں کی طرح نہیں سمجھا جاسکتا تو اہلبیت نبی کو کیسے عام لوگوں کی طرح سمجھا جاسکیگا۔ اللہ نے علی ہی کے متعلق مذکورہ بالا آیت نازل فرمائی ہے۔

مولف — یہ حدیث ان متعدد احادیث کی طرف اشارہ ہے جن میں بتایا گیا ہے کہ مذکورہ آیت سے مراد علی اور آپ کے شیعہ ہیں۔

۱۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا  
فُقَرَاءً بِالنِّسَابِ۔ النساء ۱۳۵

اے ایمان والو

عدل قائم کرو۔

حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۶۲ میں حافظ البغیم نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ نبی کو نبی نے فرمایا ہے۔ قرآن کی ہر وہ آیت جس کا ابتداء یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتی ہے اس کا امیر علی ابن ابیطالب ہے۔

۱۸۔ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ  
الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

منافقین جہنم کے آخری نچلے

طبقہ میں ہونگے۔

النساء ۱۴۵

تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۱۵۲ میں ابوالحسن علی ابن مسلم سے علی نے امام حنبل سے روایت کی ہے کہ نبی کو یمن نے فرمایا ہے۔ یا علی! تجھ سے صرف مومن محبت کرے گا اور تجھ سے دشمنی صرف منافق رکھیگا۔ اس لیے اللہ نے فرمایا ہے کہ منافق جہنم کے نچلے طبقہ میں ہونگے۔

۱۹۔ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هُمْ فِيهِمْ أَجُورُهُمْ وَأَسْرَارُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ۔  
 جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے انہیں مکمل اجر دیکر اللہ اپنی عنایت سے مزید اضافہ بھی فرمائے گا۔

النساء ۱۹۳

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۸ علامہ حکامی نے علی ابن موسیٰ ابن اسحاق سے علی نے علی ابن بذریعہ سے علی نے عکرمہ سے عکرمہ سے علی ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سرور انبیاء نے فرمایا ہے قرآن کی ہر وہ آیت جس میں ایمان اور عمل صالح کا تذکرہ ہے علیؑ اس کا امیر اور رئیس ہے۔ اصحاب سرور کو یمن میں علیؑ کے سوا کوئی بھی ایسا صحابی نہیں جسکی اللہ نے سرزنش نہ کی ہو۔ اور علیؑ کا ذکر جہاں بھی کیا ہے خیر اور خوبی سے کیا ہے۔



# سُورَةُ الْمَائِدَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں کئی آیات ہیں۔

- ۱ یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود (۱)
- ۲ یا ایہا الذین آمنوا لا تحلوا شعائر اللہ (۲)
- ۳ الیوم اکملت لکم دینکم وانتممت علیکم نعمتی (۳)
- ۴ یا ایہا الذین آمنوا اذا قُضِیَ الِیْکُمُ الصَّلَاةُ فَاغْسِلُوا (۴)
- ۵ یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین للصلوات کما انتموا (۵)
- ۶ وعلی اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۶)
- ۷ والذین کفرنا یا ایہا الذین آمنوا لا تصعبوا علیکم (۷)
- ۸ یا ایہا الذین آمنوا اذکر نعمت اللہ علیکم (۸)
- ۹ ولقد اخذ اللہ ميثاق بنی اسرائیل (۹)
- ۱۰ ویهدیہم الی صراط مستقیم (۱۰)
- ۱۱ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلہ (۱۱)
- ۱۲ انا انزلنا التورۃ فیہا ہدی ولغور (۱۲)
- ۱۳ یا ایہا الذین آمنوا من یرید منکم عن دینہ فسوف یرتد (۱۳)
- ۱۴ اللہ یقوم (۱۴)

١٣- اٰمَنَّا وَلِتَّيْكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الَّذِيْنَ يَّقِيْمُوْنَ

الصَّلَاةَ (٥٥)

١٤- وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهُ وَرَسُوْلَهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (٥٦)

١٥- قُلْ هَلْ اُنْبِئُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةٍ عِنْدَ اللّٰهِ (٦٠)

١٦- يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ (٦١)

١٧- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا طَيِّبٰتٍ مَا اَحْلَ (٦٢)

١٨- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَانْتُمْ حُرْمٌ (٦٥)

١٩- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسُكُمْ (١٠٥)

٢٠- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهِدُوْا بَيْنَكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدُكُمْ الْمَوْتُ (١٠٦)



## سُورَةُ مَائِدَةٍ

۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اؤفُوا بِالْعُقُودِ - مائدہ ۵  
اے ایمان والو! وعدہ دنان  
کیا کرو۔

مناقب غازی ص ۱۸۱ میں ابن عباس سے روای ہے کہ۔ نبی اکرم نے فرمایا  
ہے۔ قرآن میں جس آیت کا آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے۔ عل ان کا  
امیر اور ان سے اشرف ہے۔

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا  
تُخْلِفُوا شُعَائِرَ اللَّهِ - المائدہ ۲  
اے ایمان والو! شعائر اللہ کی حرمت  
کو ہمال نہ کرو۔

ینابیع المودہ ص ۱۳۵ پر علامہ قندوزی نے اپنے سلسلہ سند سے حضرت  
عل سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ہم شعائر اللہ۔ ہم  
اصحاب ہیں۔ ہم علم الہی کے مخزن ہیں۔ اور ہم دربار الہی کے دروازے ہیں۔

۳۔ اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ  
وَاكْمَلْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ  
لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا -  
مائدہ ۳  
آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے  
نعمت کامل کر دی ہے۔ اور اسلام  
کو تمہارے دین کے بطور پسند  
کیا ہے۔



○ مقتل الحنین از خوارزمی ج ۱ صفحہ ۴۴ / ۴۵ میں خوارزمی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے غدیر خم کے دن جب ولایت علیؑ کے لیے بلانا چاہا تو مقام خم غدیر میں جتنے درخت تھے ان کے نیچے سے کانٹے صاف کر نیکا حکم دیا اور ہم نے تعمیل کی۔ یہ ہمیں کا دن تھا۔ پھر آپؐ نے علیؑ کے ہاتھ سے پکڑ کر بلند کیا۔ ابھی تک آپؐ نے اعلان مکمل نہیں کیا۔ علیؑ کا ہاتھ آپؐ کے ہاتھ میں تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ الخ۔

آنحضورؐ نے فرمایا: تکمیل دین پر اللہ کی حمد ہے۔ اکمالی نعمت پر اللہ کا شکر ہے۔ میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر اللہ کی رضا پر اللہ کی حمد ہے۔ پھر آپؐ نے یہ دعا مانگی۔

اے اللہ جو علیؑ سے محبت رکھے تو مجھے اس سے محبت رکھ۔ جو علیؑ کو دشمن سمجھے تو مجھے اسے دشمن سمجھ۔ جو علیؑ کی مدد کرے تو اس کی نصرت کر۔ اور جو علیؑ کو رسوا کرنا چاہے تو اُسے رسوا کر۔ صحابہ میں سے جن افراد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے وہ یہ ہیں۔ ۱۔ عمر - ۲۔ علی - ۳۔ براء ابن عازب - ۴۔ سعد ابن ابی وقاص۔

۵۔ طلحہ ابن عبید اللہ - ۶۔ حسین ابن علی - ۷۔ عبد اللہ ابن مسعود - ۸۔ عمار ابن یاسر - ۹۔ ابو ذر - ۱۰۔ ابو ایوب انصاری - ۱۱۔ عبد اللہ ابن عمر - ۱۲۔ عمران ابن حصین - ۱۳۔ بریدہ ابن حبیب - ۱۴۔ ابو ہریرہ - ۱۵۔ جابر ابن عبد اللہ - ۱۶۔ غلام رسولی الوراق - ۱۷۔ حبشی ابن خناده - ۱۸۔ زید ابن شریح - ۱۹۔ جریر ابن عبد اللہ - ۲۰۔ انس بن مالک - ۲۱۔ حذیفہ ابن رشید غفاری - ۲۲۔ زید ابن ورقم - ۲۳۔ عبد الرحمن ابن یعمر - ۲۴۔ عمرو ابن حق - ۲۵۔ عمر ابن شریح - ۲۶۔ جیرہ ابن عمر - ۲۷۔ جابر بن سمرہ - ۲۸۔ مالک ابن حویرث - ۲۹۔ ابو ذویب - ۳۰۔ عبد اللہ ابن ربیعہ۔

○ ایسا ستہ الحنیہ مشا پر شیخ عبدالعظیم ربیع نے باب الاذان میں۔  
 شیخ عبداللہ مراغی کی کتاب۔ السلافة فی امر الخلافۃ۔ سے دو روایات نقل کی ہیں۔ شیخ  
 عبداللہ ساتریں صدی ہجری کے ملائے اہلسنت میں چوٹی کے علماء سے شمار کئے جاتے  
 ہیں روایات یہ ہیں۔

۱۔ جناب سلمان فارسی نے اذان کہی۔ صحابہ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں آکر  
 شکوہ کیا کہ سلمان نے اذان میں اشھد ان علیا ولی کا اضافہ کیا ہے۔ آپؐ نے  
 صحابہ کو جھڑک دیا۔ اور آئندہ کے لیے انہیں اس قسم کی شکایت نہ کرنیکی تنبیہ  
 کی اور سلمان کو اس اضافہ سے نہ روکا۔

۲۔ صحابہ نے ابوذر غفاری سے غدیر خم کی بیعت کے بعد بآواز بلند  
 اذان سنی تو دوڑ کر آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے اور شکوہ کیا کہ ابوذر نے اذان  
 میں اشھد ان علیا ولی اللہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ آپؐ نے صحابہ سے فرمایا۔  
 کیا تمہیں غدیر خم پر میرا خطبہ جس میں نے ولایت علیؑ کا اعلان کیا ہے تم بھول گئے ہو؟  
 کیا تم نے مجھ سے نہیں سنا کہ۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذرؓ سے  
 زیادہ سچا آدمی کوئی نہیں ہے۔

تم میرے بعد اپنے پچھلے قدموں پر پلٹ جاؤ گے۔  
 مولف۔ شیخ عبدالعظیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ السلافة فی امر الخلافۃ کا عبداللہ  
 مراغی کا اپنا لکھا ہوا قلمی نسخہ دمشق کے مکتبہ ظاہریہ عربیہ میں محفوظ ہے۔

۴۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا | اے ایمان والو! جب نماز کے لیے  
 إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا | اٹھو تو منہ اور ہاتھ کہنیوں



وَجُزْءُكُمْ وَأَيُّكُمْ إِلَى الْمُرَافِقِ  
وَأَمْسَوْا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْحُكُمُ  
إِلَى الْكُحْبَيْنِ۔

مائدہ ۷۱

کفایتہ الطالب ص ۱۲ پر مفتی عراقین محمد ابن یوسف سے محمد ابن عبدالواحد ابن متوکل کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جس آیت کی ابتداء یا ایہا الذین آمنوا سے ہوگی علی اس کا امیر ہوگا۔ اللہ نے پورے قرآن میں اصحاب نبی کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا ذکر جہاں بھی کیا ہے خیر و نوبی سے کیا ہے۔

۵۔ یا ایہا الذین آمنوا  
کُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ  
بِالْقِسْطِ۔ مائدہ ۸۱

اے ایمان والو! اللہ کے لیے قیام کرو اور عدل سے

علامہ سیوطی نے درمنثور ص ۱۱۱ میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے قرآن کی ہر وہ آیت جس کا سرنام یا ایہا الذین آمنوا سے اس کا امیر علی ابن ابیطالب ہے۔

۶۔ وَعَايَا اللَّهِ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ غُفْرَةٌ  
وَأَجْرٌ عَظِيمٌ۔

اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

غایۃ المرام ص ۳۲ میں علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالہ سے یزید ابن شریک النزاری کا تب حضرت علی سے روایت کی ہے۔ یزید کہتا ہے میں نے حضرت



علی کو فریاد ہوئے سنا ہے۔

آنحضرتؐ نے مجھے اس وقت فرمایا تھا جب میں نے آپ کو سہارا دے رکھا تھا۔  
اے علیؑ۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سے مراد تو اور تیرے شیعہ ہیں۔  
میری اور تمہاری ملاقات عرصہ کوثر پر ہوگی۔ جب ہر امت کو اس کا نام لیکر پکارا جائیگا  
تو تیرے شیعہ کو غرار مجاہدین کے نام سے بلایا جائیگا۔

۷۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَكَذَّابُوا  
بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّجْمِ۔  
جن لوگوں نے کفر کیا اور ہمارے  
آیات کی تکذیب کی وہ اصحاب  
جہنم ہیں۔

نایہ المرام ۳۱۳ / ۳۱۴ میں علامہ محمد علی نے مناقب خواندہ می سے ابن عباس سے  
روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ اس کتب سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں  
نے ولایت علیؑ کا کفر اور تکذیب کی۔

۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
ادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ  
إِذْ هُمْ قَوْمٌ كَافِرٌ  
اَيُّدِيهِمْ فَكَفَّتْ أَيْدِيهِمْ عَنْكُمْ  
اے ایمان والو! اللہ کے اس وقت  
کے احسان کو یاد کرو جب کفار  
نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا  
اور اللہ نے ان کے ہاتھوں کو  
روک لیا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۳۵ میں علامہ حسینی نے ابو محمد حسن سے ابو محمد نے  
ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ مذکورہ بالا آیت حضرت علیؑ

اور ذمہ کے حق میں اس وقت نازل ہوئی ہے جب مسجد ذوالقلمین میں کچھ لوگ ان سے مسئلہ پر پچھنے آئے۔

۹۔ وَكَفَدَ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ نَبِیًّا۔ مائدہ ۱۱۱  
 اللہ نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا ہے  
 ہم نے بنی اسرائیل میں بارہ  
 نصیب مبعوث کئے ہیں۔

فایہ المرام ص ۲۴۴ میں علامہ بھرائی نے ابو الحسن محمد ابن شاذان سے اہلسنت کے سلسلہ سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ نبی اکرمؐ کے ایک خطبہ میں جابر ابن عبد اللہ انصاریؓ کھڑا ہوا اور عرض کی۔ قبلہ آپ کے بعد ائمہ کی تعداد کتنی ہے؟

آپ نے فرمایا جابر تو نے ایک بات کو سمجھ کر پورے اسلام کا سوال کر دیا ہے اللہ تجھ پر رحمت نازل کرے میرے بعد میرے اولیاء اور تمہارے آئمہ کی تعداد نبیائے بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر ہوگی۔ اسے جابر امام بارہ ہیں جن میں پہلا علی ابن ابیطالب اور آخری قائم حجت ہے۔

۱۰۔ وَبَعَثْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِمْ إِلَىٰ سَبَاطِ الْمُسْتَقِيمِ۔  
 انہیں صراط مستقیم کی  
 ہدایت دیتا ہے۔

ینایع المودہ ص ۲۴۴ میں علامہ قدوسی نے سید علی ہمدانی کی سودة القرطی سے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ۔ نبی کو نہیں نے فرمایا ہے۔  
 ائمہ میری اولاد سے ہونگے۔ ان کی اطاعت کریں والا اللہ کا مطیع اور ان

کی نافرمانی کر نیوالا اللہ کا نافرمان ہو گا۔ یہی الہ عروۃ الوثقیٰ اور بارگاہ خالق میں وسیلہ پہنچنے

۱۱۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
وَاتَّبِعُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ۔ (مائۃ ۳۵) | تقویٰ الہی اختیار کرو اور خدا تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو۔

حافظ حسنی (سیمان قندوزی) نے کتاب سورۃ القرآنیۃ میں سید علی ہمدانی کے حوالے سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا۔ رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ انکم میری نسل سے ہیں جس نے ان کی اطاعت کی گویا اس نے مجھ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی تو اس نے خدا کی نافرمانی کی، وہی عروۃ الوثقیٰ ارشد کی مضبوط سیڑھی ہیں اور وہی عدلئے عروہ بل ہم پہنچنے کا وسیلہ ہیں۔

۱۲۔ إِنَّمَا أَنزَلْنَا الْقُرْآنَ فِيهِمَا  
مُذَحِّجًا وَلُورًا يَخْضَعُونَ لَهَا الْبَنِيُّونَ  
الَّذِينَ اسْمَعُوا لِلَّذِينَ هَكَادُوا  
وَالزَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَابُ  
يَكَا اسْتَحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ  
اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْكُمْ شُهَدَاءَ۔

مائۃ ۴۴

یہابیچ الودہ ص ۳۳ علامہ قندوزی نے اپنے سند سند سے امام صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت موسیٰ نے یوشع ابن لون کو وحی بنایا۔ یوشع نے اولاد ہارون کو وحی بنایا۔



حضرت موسیٰ اور یوشع دونوں نے حضرت عیسیٰ اور ہمارے بیٹی کو بشارت دی تھی جب حضرت عیسیٰ مبعوث ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میرے بعد اولاد اسماعیل سے آخری نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ وہ میری نبوت کی اور تھا سے ایمان کی تصدیق کرے گا۔ اولاد ہارون سے سلسلہ و حمایت حضرت عیسیٰ ایک پہنچا۔ حضرت عیسیٰ نے ایسے حواریوں کو وصی بنایا۔ وصیت کا یہ سلسلہ ایک عالم سے دوسرے عالم تک چلتا رہا حتیٰ کہ آخری عالم نے آنحضرت کے سپرد کی۔ آنحضرت نے دم آخر علی کو وصی بنایا۔

اسے ایمان والو! تم میں سے جو بھی دین سے مرتد ہو گیا (مجھے کوئی پروا نہیں)۔ علقریب اللہ ایک ایسی قوم پیدا کریگا جو اللہ کے محبوب ہونگے۔ اللہ ان کا محبوب ہوگا۔ مومنین کے منکر اور کفار کے لیے سنگین تر ہونگے اور خدا میں جہاد کریں گے۔ کومر نام سے نہ گھبرائیں گے۔ یہ اللہ کی عنایت ہے جسے چاہے عطا کرے اللہ اور واسع اور علیم ہے۔

۱۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ  
فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ  
وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
أَعَزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ  
لَنْ مَمْلَكَةً لَا تُغْنِيكَ ذَلِكَ فَخْلُ اللَّهِ  
يُؤْتِيهِ مِنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ  
عَلِيمٌ

ماثرہ ۵۴/

غایۃ المرام ص ۳۴ میں علامہ بھائی نے تفسیر ثعلبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ۔ اس قوم سے مراد علی اور شیعہ اہل علی ہیں۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ میرے کچھ صحابہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔ فرمائے انہیں

دور و حکیل دینگے۔ میں عرض کروں گا۔ یا اللہ! یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ ذاتِ احدیت کی طرف سے جواب ملیگا ان لوگوں نے تیرے بعد بدعات کر کے اپنے سابقہ قدموں پر پلٹ گئے تھے۔

مولف۔ قرآن کریم سے مسلمان یہ ثابت ہے کہ کچھ صحابہ ہو گئے تھے۔ اور کچھ صحابہ دین پر باقی رہے تھے۔ اور احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے کہ وہی مرتد ہو گئے جو علی ابن ابیطالب کو چھوڑ جائیں گے

۱۳۔ تمہارا حکمران اللہ ہے۔ اللہ کا  
رسول ہے اور وہ لوگ  
جو بحالت رکوع زکوٰۃ  
کو دیتے ہیں۔

۱۳۔ اِنَّمَا يَلْفُظُ اللّٰهُ  
وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا  
الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ  
وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ  
مُرْكِعُونَ۔ مائدہ ۵۵

○ غایۃ المرام ص ۱۸ / حکماء میں علامہ بحرانی نے تفسیر فقہی سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا مصداق علی ابن ابیطالب ہے اس کے بعد ثلثی نے لکھا کہ۔ ہمیں ابو الحسن محمد ابن قاسم فقیہ نے اپنے سلسلہ سند سے عباہ ربیع سے عباہ ربیع نے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ ایام حج میں چاندیم کے کناسے بیٹھا لوگوں کو احادیث نبویہ سنارہا تھا کہ ایک عمامے والا شخص آیا۔ ابن عباس خاموش ہو گیا اور وہ احادیث بیان کرنے لگا۔

ابن عباس نے اس سے پوچھا تجھے اللہ کا واسطہ یہ تاکہ تو کون ہے؟ اس نے اپنا عمامہ اتار دیا۔ چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور کہا۔ لوگوں جو مجھے پہچانتا ہے سو پہچانتا



ہے۔ اور جو نہیں پہچانتا وہ پہچان لے۔ میں جنہیں ابن جنادہ ہمدانی ابوذر غفاری  
 ہوں۔ میں نے آنحضورؐ سے ان دوکانوں سے سنا ہے اور ان دو انکھوں سے  
 دیکھا ہے اگر یہ غلط ہو تو میرے کان بہرے اور آنکھیں اندھی ہو جائیں۔ نبی اکرمؐ  
 نے فرمایا ہے۔ علی نیکیوں کا قائل ہے علی قاتل کفار ہے جو علی کی نصرت کرے گا منصور  
 ہوگا اور جو علی کو رسوا کرے گی گوشتش کرے گا رسوا ہوگا۔ مجھے وہ وقت یاد ہے جب میں  
 ظہر کی نماز آنحضورؐ کے ساتھ پڑھ رہا تھا۔ مسجد میں ایک سائل نے سوال کیا۔ اے  
 کسی نے کچھ نہ دیا۔ سائل نے کہا۔ اے اللہ! گواہ رہنا میں نے تیرے رسول کی  
 مسجد میں سوال کیا ہے مگر مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا۔ علی اس وقت رکوع میں تھا  
 علی نے اپنی جھنگلیا کی طرف اشارہ کیا جس میں انگوٹھی تھی سائل نے انگوٹھی اُتار لی۔  
 یہ سب کچھ نبی اکرمؐ کے سامنے ہوا اور آپ دیکھ رہے تھے۔ جب علی نماز سے  
 فارغ ہوا تو نبی اکرمؐ نے یوں دُعا مانگی۔  
 اے اللہ! تجھ سے موسیٰ نے شرح صدر کے سوال کے بعد عرض کیا تھا کہ  
 ہارون کو میرا وزیر اور زور بازو بنا کر اے شریک نبوت بنا تو نے موسیٰ کی دُعا  
 قبول فرما کر جواب دیا۔ میں تیرے بھائی ہارون کو تیرا زور بازو بنا کر تم دونوں  
 کو حکومت دوں گا اور کوئی شخص ہمارے معجزات تک نہ پہنچ پائے گا۔ اے اللہ!  
 میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ ہوں۔ میں بھی ویسی ہی دُعا مانگتا ہوں میری شرح صدر کے  
 میرے اہل سے علی کو میرا وزیر اور زور کمر بنا۔ ابھی تک آنحضورؐ نے دعا مکمل  
 نہیں کی تھی کہ جبریل نازل ہوا اور سلام ربانی کے بعد عرض کیا۔ پڑھیے۔ آنحضورؐ  
 نے فرمایا۔ کیا پڑھوں؟ جبریل نے کہا انا و لیکم اللہ و رسولہ و الذین  
 آمنوا الذین آمنوا



○ انسب الاشراف ج ۲ ص ۱۵ میں علامہ بلاذری نے حماد ابن مسلمہ کے سلسلہ سند سے یہی حدیث ابن عباس سے روایت کی ہے۔

موقوف — اس آیت کے شان نزول میں — احادیث ہیں۔ علامہ بخاری اور علامہ حکانی نے غیر شیعہ ذرائع حدیث سے بچاس کے قریب احادیث نقل کی ہیں چونکہ ہمارا مقصد اختصار تھا اس لیے ہم نے صرف ایک پر اکتفا کی ہے۔

○ خطبہ الثام ج ۵ ص ۲۵ پر محمد کرد علی نے ابو ہارون عبدی کی حدیث میں لکھا ہے کہ — میں خوارج کا ہم نظریہ تھا۔ ایک دن ابو سعید خدری کے ساتھ بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ اس نے کہا۔ اللہ نے لوگوں کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا لیکن لوگوں نے چار پر عمل کیا اور پانچویں کو چھوڑ دیا — میں نے کہا۔ چار معمول کوئی ہیں اور پانچویں متروک کوئی ہے۔ ابو سعید نے کہا۔ زکوٰۃ۔ حج۔ نماز۔ اور ماہ رمضان کے روزے۔

ایک بے چھوڑ دیا ہے وہ ولایت ابن ابیطالب ہے — میں نے کہا کیا بھی اسی طرح اور ان کی طرح فرض اور واجب ہے ابو سعید نے کہا بالکل اسی طرح۔ میں نے کہا۔ کیا لوگ کافر ہو گئے۔ ابو سعید نے کہا۔ میرا کیا تصور ہے۔

۱۵۔ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ  
هُمُ الْغَالِبُونَ۔  
جو شخص اللہ اس کے رسول اور اہل ایمان  
سے تولی رکھے یقیناً حزب اللہ  
ہی غالب ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۸۸ میں علامہ حکانی نے جہی سے جہی نے ابن عباس

روایت کی ہے کہ — والذین آمنوا سے مراد صرف اور صرف علی ابن ابیطالب ہے  
 ○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۸۵ / ص ۱۸۶ ابو العباس محمد سی نے ہمیں ابن عباس سے  
 روایت کی ہے کہ عبداللہ ابن سلام اہل کتاب کے ایک گروہ کے ساتھ نماز ظہر کے وقت  
 آنکھوں کے پاس آئے۔ اور عرض کیا۔ قبلہ جب سے ہم نے اسلام قبول کیا ہے ہماری  
 قوم نے ہم سے معاشرتی بائیکاٹ کر کے حق پانی بند کر رکھا ہے۔ جب وہ یہ شکایت  
 کر رہے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جب آپ نے انہیں یہ آیت سنائی  
 تو کہنے لگے ہمیں اللہ۔ اس کا رسول اور اہل ایمان سے تولی کافی ہے۔ اتنے میں  
 ظہر کی اذان ہوئی۔ آپ مسجد میں تشریف لائے لوگ نماز پڑھ رہے تھے کچھ قیام  
 میں تھے۔ کچھ سجدہ کچھ رکوع میں تھے اور کچھ قعود میں۔ مسجد میں ایک مسکین تھا۔ آپ  
 نے اس سے پوچھا۔ کیا کسی نے تجھے کچھ دیا ہے؟

اس نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا دیا ہے۔ اس نے انگوٹھی دکھائی۔ آپ نے  
 پوچھا کس نے دی ہے۔ اس نے عرض کی وہ جو اس وقت رکوع میں سے اسی نے دی  
 ہے وہ حضرت علی تھے۔ آنکھوں نے باواز بلند بکیر کہی۔ اور پھر یہ آیت پڑھی۔

۱۶۔ قُلْ هَذَا نَبَأُ نَبِيِّنَا

مِنْ ذَلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ

أَعْتَبَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ

مِنْهُمْ أَمْثَلَهُ وَأَخْزَاهُ وَ

عَبَدَ الطَّاغُوتَ أَوْ لَبَسَ

سُكُوتًا وَاصْلَوْا سُبْحَانَ

الْبَيْتِ الْمَقْدِسِ

ان سے پوچھ۔ کیا میں تمہیں ایسے افراد  
 کی نشاندہی کروں جو اللہ کی نگاہ قدرت  
 میں انجام کے لحاظ سے ان سے بھی بدتر  
 ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی  
 گئی ہے۔ اور اللہ کے غضب میں۔ اللہ نے انہی  
 میں سے بندہ اور خضر میر بنا دیئے ہیں۔



طاغوت پرست لوگ ہیں اور یہ راہ حق سے بھٹکتے ہوئے بارگاہ خالق میں بدترین ٹھکانے کے مستحق ہیں۔

حضرت علیؓ کو سب کریم والا خنزیر کی شکل میں مسخ ہوتا ہے۔

فتاویٰ المرام ص ۲۵۲ / ص ۲۵۳ میں علامہ بحرانی نے محمدؐ کو سی صاحب۔ المناقب النافذہ فی العترۃ الطاہرہ۔ سے اس نے ائمش سے نقل کی ہے کہ۔

ایک رات منصور دوانقہ نے مجھے کافی رات گئے بلا بھیجا۔ رات کے اس وقت کے بلاوے کو دیکھ کر میں گھبرا گیا۔ اور یہی سمجھا کہ منصور بغض علیؓ میں اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ اسے کسی نے میرے خلاف چیل کھائی ہوگی۔ اب وہ فضائل علیؓ کے بارے میں پوچھے گا اور پھر مجھے قتل کر دے گا۔ یہ سوچنے کے بعد میں اٹھا وضو کیا۔ غسل کیا۔ اور صاف ستھرے کپڑے بطور کفن پہنے حنوط کیا۔ وصیت لکھی اور پھر دربار کی طرف چل دیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو عمرو ابن عبیدہ پہلے سے موجود تھا۔ اسے دیکھ کر حوصلہ آیا۔ اور یہی خیال کیا کہ چلو ایک ساتھی تو مل گیا ہے۔ جب میں اس کے قریب گیا۔ تو اس نے کہا سلیمان اور قریب ہو جا۔ میں اور قریب ہوا۔ اور عمرو ابن عبیدہ سے پوچھنے لگا کہ آج کیا بات ہے۔ اتنے میں منصور نے میرے جسم سے کافور کی خوشبو سونگھ لی۔ مجھ سے کہا سلیمان! سچ بتانا کہ کافور کیوں لگایا ہے ورنہ قتل کر دوں گا۔

میں نے کہا۔ سرکار جب رات کے اس وقت بلاوا گیا تو میں یہی سمجھا کہ آپؐ کو میرے متعلق معلوم ہو گیا کہ میں فضائل اہلبیت کا قائل ہوں۔ آپؐ مجھ سے فضائل علیؓ پوچھیں گے۔ جب میں سناؤں گا تو آپؐ مجھے قتل کر دیں گے چنانچہ میں نے اس خیال کے پیش نظر وضو بھی کیا ہے غسل بھی کیا ہے۔ حنوط بھی کیا ہے



اور صاف کپڑے بطور کفن پہن کر وصیت لکھ کر آیا ہوں۔  
منصور سیدھا ہو کے بیٹھا اور کہا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی  
العظیم۔

منصور نے کہا۔ اے سلیمان میرا نام کیا ہے۔  
میں نے کہا۔ عبد اللہ ابن محمد ابن علی ابن عبد اللہ ابن عباس۔  
منصور نے کہا تو نے سچ کہا ہے۔ اب یہ تباکہ فضائل البیت میں تجھے  
کتنی احادیث نبویہ یاد ہیں ؟

میں نے کہا۔ بہت کم۔  
منصور نے کہا۔ اندازاً کتنی ہونگی۔ ؟  
میں نے کہا۔ کم و بیش دس ہزار۔  
منصور نے کہا۔ سلیمان آج میں تجھے ایسی دو احادیث سناتا ہوں جو  
تیری تمام احادیث پر بھاری ہونگی بشرطیکہ تجھے یہ وعدہ کرنا ہوگا کہ کسی  
شیعہ کو نہیں سنائے گا۔  
میں نے اللہ کی قسم کھا کر وعدہ کیا۔

منصور نے کہا۔ ایک وقت تھا جب میں مردان کے خوف سے چھپتا  
پھرتا تھا۔ کسی ایک جگہ ٹھکانا نصیب نہیں تھا۔ اور میں لوگوں کی ہمدردیاں فضائل  
علی بیان کر کے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لوگ جب میرے متعلق سنتے تو اگر مجھ سے

ملتے بغلیہ طور پر میری ضروریات پوری کرتے۔ اسی دوران میں شام کے علاقے میں آگیا۔ اس وقت میری جبا پھٹ چکی تھی، اور میرے پاس دوسری جبا نہیں تھی۔ کسی مسجد سے میں نے اذان کی آواز سنی میں مسجد میں آیا اور میرا خیال یہ تھا کہ نماز بھی پڑھوں گا اور کسی نمازی سے کھانیکا سوال بھی کروں گا۔ پیشمانہ کی اقتداء میں سارے پڑھی جب اس نے سلام پڑھا، دیوار سے ٹیک لگائی، تمام نمازی موجود تھے کوئی بھی غفلت پیشانہ کی وجہ سے بات نہیں کر رہا تھا۔ میں بھی خاموش بیٹھا تھا۔

اسی اثنا میں وہ بچے مسجد میں آئے۔ جب پیشمانہ نے انہیں بلانے کہا، خوش آمدید اور خوش حال رہے وہ شخص جس نے تم دونوں کا یہ نام رکھا ہے۔

میں نے دل میں کہا کہ امید ہے میرا کام بن جائے گا۔ میرے دائیں طرف ایک نوجوان سا بیٹھا تھا میں نے اس سے پوچھا یہ کچھ کون ہیں اور یہ بوڑھا پیشمانہ کون ہے؟

ان نے کہا۔ یہ پیش نمازان بچوں کا دادا ہے۔ ہماری اس بستی میں اس کے سوا کوئی بھی محبت علی نہیں ہے اور اسی نے ان دونوں کا نام حسن اور حسین رکھا ہے۔ میں سنبھلتے ہی اٹھا، پیشمانہ کے قریب ہوا اور کہا۔ کیا میں آپ کو ایک ایسی حدیث سناؤں جس سے آپ کا دل ٹھنڈا ہو جائے؟

اس نے کہا اس چیز کا مجھ سے زیادہ ضرور تمہند کون ہوگا۔

میں نے کہا مجھے میرے دادا نے اپنے باپ سے روایت کر کے بتایا ہے کہ ایک دن ہم بنی اکرم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ جناب فاطمہ زہراء روقی ہوئی تشریف لائیں۔ آنکھوں نے فرمایا بیٹی کی بات ہے۔ بی بی نے عرض کیا ابا جان رات سے میرے حسنین گھر نہیں آئے۔ اور علی شمعوں کے باغ کو پانی دے رہے ہیں۔

مجھے نہیں معلوم کہ میرے بیٹے کہاں گئے۔

آنحضورؐ نے فرمایا۔ بیٹی رومت، میری اور تیری نسبت، اللہ تیرے حسین کے لیے زیادہ مہربان ہے۔ پھر آپؐ نے دستِ دعا بلند کئے اور عرض کی۔ بارِ الہا میرے حسین جہاں بھی ہوں انہیں محفوظ رکھ اور ہمیں واپس فرما۔ جبریلؑ نازل ہوا اور عرض کی۔ اے حبیبِ خدا! ارشادِ قدرت ہے کہ آپؐ کے حسین صدیقہ بنی نجار میں رات آرام سے سوتے رہے۔ میں نے ایک ملک کو ان کی حفاظت پر مامور کر دیا ہے اور اس وقت بھی دونوں وہیں آرام کر رہے ہیں۔

آنحضورؐ اٹھے۔ جبریلؑ آپؐ کے دائیں طرف چلنے لگا صحابہ میں سے بھی چند لوگ آپؐ کے ساتھ ہوئے جب صدیقہ بنی النجار میں پہنچے تو دیکھا امام حسنؑ امام حسینؑ کو اپنے دونوں اہلِ بیٹ میں سمیٹ کر گلے سے لگا رکھا تھا۔ ملک نے ایک پر دونوں کے نیچے اور ایک پر بطور سایہ اوپر کھایا ہوا تھا۔

آنحضورؐ بھٹکے اور باری باری دونوں کو بوسے دینے لگے۔ حتیٰ کہ دونوں بیدار ہو گئے۔ آنحضورؐ نے امام حسنؑ کو اور جبریلؑ نے امام حسینؑ کو اٹھالیا۔ صدیقہ بنی نجار سے باہر آئے آنحضورؐ فرما رہے تھے۔ آج میں بھی ان دونوں کو اسی طرح مشرف کرونگا جس طرح اللہ نے انہیں مکرم رکھا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ راستہ میں ملے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! امام حسن مجھے دیر تک اسے میں اٹھاؤں۔

آپؐ نے فرمایا۔ سواری اور سوار دونوں مناسب ہیں اور ان کا اپنا دونوں سے بہتر ہے۔

حتیٰ کہ آپؐ مسجد میں تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ بلالؓ لوگوں کو بلا۔ جب لوگ



جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا۔

اے گروہِ مسلمین! کیا میں تمہیں ایسے افراد کا تعارف کراؤں جو۔ مانا اور نمانی کے اعتبار سے افضل کائنات ہوں، یہ

لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ!

آپ نے فرمایا۔ تو یہ دیکھو! یہ حسن اور حسین ہیں۔ جن کا مانا سید الانبیاء اور نمانی خدیجۃ الکبریٰ ہے۔

لوگو! کیا میں تمہیں ایسے افراد بتاؤں جو ماں اور باپ کے لحاظ سے اشرف کوثر ہوں یہ

لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں یا نبی اللہ۔

آپ نے فرمایا ان حسنین کو دیکھو جن کا باپ سید الاولیاء اور ماں سید النساء وفاطمہ زہراء ہے۔

لوگو! کیا میں تمہیں ایسے افراد دکھاؤں جو چچا اور چچو بھی کے رشتہ سے احسن الخلائق ہیں یہ

لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ!

آپ نے فرمایا تو پھر دیکھو۔ یہ حسنین ہیں جن کا چچا جعفر طیار اور چچو بھی ام نامی بنت ابوطالب ہے۔

پھر فرمایا۔ بارالہا تو بہتر جانتا ہے کہ۔ حسنین سردارانِ جنت ہیں۔ ان کا مانا ملکِ جنت ہے۔ ان کی نانی اہلِ جنت سے ہے۔ ان کا باپ عتیقی ہے۔ ان کا چچا عتیقی ہے اور ان کی پھر بھی جنتی ہے۔ بارالہا ان کے محبوب کو جنت اور ان کے دشمن کو جہنم نصیب فرما۔

جب میں یہ سنا چکا تو پیشاناز نے مجھ سے پوچھا کہ ان کا رہنے والا ہے؟  
میں نے کہا کہ وہ کا۔

اس نے کہا کہ عربوں سے ہے یا غلاموں سے ہے؟  
میں نے کہا کہ عربوں سے۔

اس نے کہا تعجب ہے تو نے مجھے ایسی حدیث سنائی ہے اور ابھی تک  
تو پرانی اور بوسیدہ عبا میں بیٹھا ہے۔ اس نے مجھے نئی اور عمدہ عبا دیکر سواری  
دی اور کہا۔

تو نے میرا دل ٹھنڈا کیا ہے۔ اب میں تجھے ایک ایسے شخص کے پاس بھیجا ہوں  
ہوں جو تیرا دل ٹھنڈا کر دے گا۔ پھر اس نے مجھے اپنے پڑوس میں قریب ہی  
ایک مکان کی راہنمائی کی۔ میں نے دق الباب کیا ایک نوجوان باہر نکلا اس نے  
میری عبا اور سواری کو دیکھ کر کہا۔ میں پہچان گیا کہ تجھے کس نے بھیجا ہے۔ وہ مجھے اندر  
لے گیا۔ اور مجھ سے پوچھا کیا یہ عبا اور یہ سواری آپ کو غلام نے دی ہے؟ میں  
نے جب اقرار کیا تو اس نے کھانیکے کے بعد کہا مجھے بھی کچھ فضائل آل محمد سنائیے۔  
میں نے اُسے سنایا کہ مجھے اپنے والد نے اپنے باپ سے روایت بیان  
کی ہے کہ ایک دن جناب خاطر نے اپنے دونوں بیٹوں کو اٹھا کر آنحضرت کے  
پاس روتے ہوئے آئے۔ آنحضرت نے پوچھا بیٹی کیا بات ہے؟

بی بی نے عرض کیا۔ بابا جان۔ یہ قریش کی عورتیں مجھے طعنہ دیتی ہیں کہ تیرے  
باپ نے تیری شادی ایک نادار شخص سے کی ہے۔

آپ نے فرمایا بیٹی قریش کی عورتیں غلط کہتی ہیں کہ میں نے تیری شادی  
علی سے کی ہے۔ تیری علی سے شادی تو اللہ نے کی ہے۔ جبریل۔ میکائیل اور

اسرافیل تیرے عہد کے گواہ ہیں، علی شجاعت میں بے مثل، حلم میں بے نظیر، علم میں  
یکتا، زمانہ سنت میں سب سابق اور سخاوت میں سب سے زیادہ ہے۔

اسے فاطمہ لواء الحمد میں علیؑ کے ہاتھ میں دو نگاہ جنت کی چابیاں علیؑ کے پاس  
ہو گئی، آدم اور اولاد آدم کے تمام شرفاء لواء الحمد کے سایہ میں ہونچے، حوض کوثر  
میری تحویل میں ہو گا، ساقی علیؑ ہو گا، یوم حشر اللہ تیرے باپ کو بطرح کا لباس پہننے  
کو دے گا، سیطرح کا لباس علیؑ کو عطا کرے گا۔

پھر زندائے قدیمت ہو گی، اے محمدؐ۔ تیرا جد امجد بہترین جد ہے، تیرا بھائی علیؑ  
بہترین بھائی ہے، اللہ جب بھی مجھے بلائیگا ساتھ ہی علیؑ کو بھی بلائے گا۔ جتنا حق شفا  
مجھے دے گا اتنا علیؑ کو دے گا، جتنی میری دعا قبول کرے گا، اسے فاطمہ یقین رکھنا  
علیؑ اور اس کے شیعہ ہنی فلاح یافتہ ہونگے۔

جب میں نے اسے یہ حدیث سنائی تو اس نور جان نے پوچھا۔

آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟

میں نے کہا کوفہ کے

اس نے کہا: عربوں سے ہے یا غلاموں سے؟

میں نے کہا: عربوں سے۔

اس نے مجھے بیس کپڑے اور بیس ہزار درہم دیئے، اور کہا تو نے یہ

حدیث سنا کر میرا دل ٹھنڈا کر دیا ہے، اب میری ایک خواہش ہے۔

میں نے کہا اسکا فی حدیث میری خواہش پوری کر نیکی کو شش کر دنگا۔

اس نے کہا کل صبح کی نماز فداں مسجد میں پڑھنا اور وہاں میرا بد نصیب بھائی ہے

اسے بھی دیکھنا۔



میں نے بڑے کرب میں رات گزاری۔ صبح کو اس مسجد میں آیا۔ اتفاقاً میرے  
 بائیں ایک جوان صفِ اول میں کھڑا ہوا تھا جس نے عمامہ پہن رکھا تھا اور اپنا  
 ہمرہ بھی عمامہ سے چھپا رکھا تھا۔ جب رکوع میں گیا تو اس کا عمامہ اس کے سر سے  
 گر گیا۔ میں نے دیکھا تو میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ہیں اپنے ہوش میں نہ رہا۔  
 اس کا چہرہ اور سر خنزیر جیسے تھے۔ مجھے نہیں یاد کہ میں نے اسے دیکھنے کے بعد  
 نماز میں کیا پڑھا۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو اس سے پوچھا بندہ خدا یہ کیسا  
 اس نے کہا تو وہ تو نہیں جو کل میرے بھائی کے پاس تھا۔  
 میں نے کہا میں تو ہی ہوں۔

اس نے میرے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے گھر لے کے آیا۔ میں نے دیکھا  
 اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گریں تھے۔  
 جب اس کے گھر پہنچے تو اس نے مجھے ایک مسند کی طرف اشارہ کیا کہ  
 یہ مسند دیکھ رہا ہے۔

میں نے کہا دیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا میں استاد تھا۔ بچوں کو پڑھاتا۔ اور اذان اور اقامت کے  
 درمیان روزانہ ایک ہزار مرتبہ علی کو سب کیا کرتا تھا۔ ایک دن مسجد سے فارغ  
 ہو کر میں اسی جگہ آیا اور اس مسند پر سو گیا۔ عالم خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک  
 بہت بڑا صحرا ہے میں اس میں بیٹھا ہوں میرے ساتھ چند افراد اور بھی بیٹھے  
 ہیں اور ہم غرض گپیوں میں مصروف تھے کہ میں نے دیکھا آنحضرتؐ آپ کے  
 ساتھ علیؓ اور حسینؓ تھے۔ آنحضرتؐ ایک ایک کی طرف اشارہ کر کے فرماتے جاتے  
 تھے حسینؓ اسے پانی پلاؤ دونوں شہزادے پانی پلا رہے تھے جب ہمارے قریب

پہنچے تو آنکھوں نے فرمایا اسے بھی پانی پلاؤ۔

شہزادے نے عرض کیا۔ "اما جان! اسے میں کیسے پانی پلاؤں جو ہر روز میرے بابا پر سب کرتا ہے۔ اس وقت بھی چار ہزار مرتبہ سب کر کے سویا ہے۔

آپ خاموش ہو گئے میرے قریب آئے اور فرمایا۔

کیا تجھے نہیں معلوم کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ تو کیوں علیؑ پر سب کرتا ہے۔ اللہ تجھ پر اپنا غضب نازل کرے اور تجھ سے تیری تمام نعمات سلب کرے۔ پھر آپ نے مجھے پاؤں کی تھوکر ماری۔

میں بیدار ہوا تو مجھے اپنا سر کچھ بھاری محسوس ہوا۔ جب اٹینہ دیکھا تو مجھے اپنا سر اور چہرہ خنزیر جیسے نظر آئے۔

منصور نے مجھ سے پوچھا۔ اے سلیمان کیا یہ دو حدیثیں تیری احادیث میں تھیں؟ میں نے کہا نہیں۔

منصور نے کہا۔ اے سلیمان۔ علیؑ کی محبت ایمان اور علیؑ سے عداوت کفر ہے۔

میں نے کہا۔ حضور آپ کا۔ قاتل حسینؑ کے متعلق کیا خیال ہے؟

منصور نے کہا۔ جہنمی ہوگا۔ بلکہ اولاد حسینؑ کا قاتل بھی جہنمی ہوگا۔

کچھ دیر تک منصور سر جھکاٹے رہا۔ پھر کہا۔

سلیمان۔ حکومت ہاتھ ہوتی ہے جو چاہے فضائل علیؑ بیان کیا کر۔

۱۴۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ سَمِعُوا  
بَلَغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ  
رَبِّكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا

اے رسول جو تجھ پر نازل کیا  
کیا گیا وہ پہنچا ہے۔ اگر تو  
نے ایسا نہ کیا تو تبلیغ رسالت



بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ

لا کوئی کام بھی نہیں لوگوں کے شر سے

مِنَ النَّاسِ۔ نامہ ۶۰/۱

اللہ تجھے بچائے گا۔

○ شواہد التزئیل ج ۱ ص ۱۸ میں علامہ حکافی نے ابو عبد اللہ دینوری کے ذریعہ

ابو اسحاق حمیدی سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے

○ شواہد التزئیل ج ۱ ص ۱۹ میں علامہ حکافی نے ابو بکر سکری سے ابو بکر نے عبد اللہ

ابن ابی ادنی سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ آپ غدیر خم

کے مقام پر فرمایا ہے تھے من كنت مولاه فعلي مولاه۔ اللهم وآل من

ولاه وحاد من عاداه پھر فرمایا۔ اے اللہ گواہ رہنا میں تیرا حکم پہنچا دیا ہے

الامت والیاستہ میں علامہ ابن قتیبہ دینوری نے لکھا ہے کہ۔ ایک مرتبہ

بنی ہمدان سے ایک شخص معاویہ کے پاس آیا۔ اس نے عروا بن عاص کو حضرت علی کی

برائی کرتے سنا تو اس نے کہا۔ اے عروا! ہم اسے بزرگوں نے آنحضرت سے سنا

تھا۔ من كنت مولاه فعلي مولاه۔ کیا یہ سچ ہے یا غلط ہے ؟

عروا نے کہا۔ سچ ہے۔ بلکہ میں تجھے ایک بات اور بتاؤں اور وہ یہ ہے کہ اصحاب

رسول میں سے علی کے برابر کسی بھی صحابی کے فضائل نہیں ہیں۔

تفسیر طبری کے حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری ج ۶ ص ۱۹۲ / ص ۱۹۵ میں نظام الدین

ابو بکر نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ۔ مذکورہ آیت غدیر خم کے دن

بن حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ جس کے بعد آنحضرت نے حضرت علی کا

ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا۔ من كنت مولاه فعلي مولاه۔ اللهم وآل من ولاه

وعاد من عاداه۔ اس کے بعد حضرت عمر حضرت علی کو ملے اور کہا۔ اے ابن

ابوطالب آپ کو مبارکباد ہو آپ کے میرے اور تمام مومنین و مومنات کے مولا



بن گئے ہیں۔

موتلف — صحابہ کی اکثریت نے جس انداز میں حدیث غدیر کو روایت کیا ہے اس کثرت سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔ علامہ امینی نے۔ الغدیر۔ میں ایک سو بیس صحابہ کے نام گنوائے ہیں جنہوں نے حدیث غدیر روایت کی ہے۔ چونکہ ہمارا مقصد صرف اختصار کے ساتھ اشارہ کرنا ہے اس لیے ہم تبرکاً صرف دو احادیث اور عرض کرتے ہیں۔

○ مقتل الحنین ج ۱ صفحہ ۲۴۷ میں علامہ خوارزمی نے ابو ہارون عیدی سے ابو ہارون نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ حسان ابن ثابت نے حدیث غدیر کے بعد یہ اشعار کہے تھے۔

یٰۤاَیُّهَا یَوْمَ الْغَدِیْرِ مِیْہِمُ  
نَجْمٌ وَاسِعٌ بِالرَّسُولِ مَنَادِیَا  
یَقُولُ فَمَنْ مَوْلَاکُمْ وَنَبِیْکُمْ  
فَقَالُوا وَلَمْ یُبْدِ وَهَذَاکَ التَّعَامِیَا  
(لَعَلَّکُمْ مَوْلَانَا وَآنْتَ وَلِیْنَا  
وَلَمْ تَرْمَنِا فِی الْوِلَایَةِ عَاصِیَا  
فَقَالَ لَعَلَّکُمْ یَا عَلِیُّ فَاَنْحِی  
رَضِیْتُکُمْ مِّنْ بَعْدِی اِمَامًا وَهَادِیَا

نبی اکرم غدیر خم کے دن تمام صحابہ کو پکار کر فرمایا تھے  
کہ اے رسولِ سنو تو سہی  
نبی کریم نے پوچھا تمہارا نبی اور رسول کون ہے  
تمام نے بلا اختلاف ایک زبان کہا۔  
تمام نے عرض کیا اللہ ہمارا مولا ہے اور آپ رسول  
اور ہم میں سے کسی کو بھی آپ کی ولایت میں اللہ کی طرف سے  
نبی کو نبی نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے علیؑ میں تجھے  
اپنے بعد امت کا امام اور ہادی نصب کر دیتا ہوں

○ اسد الغابہ ج ۲ صفحہ ۲۴۷ میں علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ آیت مقام غدیر پر  
حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ وَخَافُ الْعُقَبَاۃَ ۴۷ پر محب الدین طبری نے اس آیت کو خم غدیر پر حضرت علیؑ

کے حق میں بتایا ہے

○ مسند ضبل ج ۳ ص ۲۸۱ میں امام ضبل نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں مقام خم غدیر پر نازل ہوئی ہے۔

○ الفصول المہرۃ فصل اول میں علامہ ابن صباغ نے بتایا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں آئی ہے۔

○ درمنثور ج ۲ ص ۲۹۸ میں علامہ سیوطی نے اس آیت کو حضرت علیؑ کے حق میں بتایا ہے۔

○ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۸۱ پر علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

<p>۱۸۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْزَنْ مَوَاطِنَاتٍ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ - ماہنامہ</p>	<p>اے ایمان والو! جو طیبات تمہارے لیے حلال کئے گئے انہیں اپنے پر حرام مت کرو۔</p>
--	---

شراہ التشریل میں علامہ حکانی نے ابو سعد صفار سے ابو سعد نے محمد بن ابراہیم تیمی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ عثمان ابن مظعون اور ان کے چند دیگر ساتھیوں نے باہمی معاہدہ کیا کہ۔ آج کے بعد دن کو روزہ رکھیں گے اور گوشت نہ کھائیں گے۔

جب آنحضرتؐ کو اس کی اطلاع ملی تو ذاتِ احدیت نے مذکورہ آیت نازل کر دی مولف — حضرت علیؑ کو یہ بھی بالکل اسی طرح کی گئی ہے جس طرح سورہ تحریم ء میں آنحضرتؐ کو کی گئی ہے۔

۱۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ  
إِذْ أَنْتُمْ

اے ایمان والو!  
بحالت احرام شکار  
نہ کیا کرو۔

○ شراہ التشریح ج ۱ ص ۱۵۵ پر علامہ حکانی نے ابو جعفر محمد ابن ظریف کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جس آیت کا آغاز کیا آيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا سے ہوتا ہے اس کا امیر اور فرد اکمل علیؑ ہے۔ اللہ نے قرآن میں ہر جگہ اصحاب محمد کی سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا ذکر جہاں بھی کیا ہے خیر و خوبی ہی کے کیا ہے۔

۲۰۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُدُّكُمْ  
مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ  
اُمّہ ۱۵۶

اے ایمان والو! تم اپنا خیال کھو  
اگر کوئی گمراہ ہو جاتا ہے تو اس کی گمراہی  
تمہیں نقصان نہیں دے گی بشرطیکہ تم  
ہدایت یافتہ رہو۔

○ شراہ التشریح ج ۱ ص ۱۵۶ پر علامہ حکانی نے ابو بکر عافظ سے عافظ ابو بکر نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قرآن کی جس آیت میں بھی یا ایہا الذین آمنوا سے علیؑ اس کا فرد اکمل سا بن اور امیر ہے۔

۲۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
سَمَادَةٌ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ  
الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ أَنْتَانِ  
ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ  
اُمّہ ۱۵۷

اے ایمان والو! اگر تم میں سے  
کوئی قریب الرگ ہو تو بوقت وصیت  
دو عادل آدمیوں کو گواہ  
بنالو۔



نورالابصار کے حاشیہ پر دیجی اسعاف الراغبین ص ۱۶۱ پر علامہ محمد جہان نے  
 طبرانی سے طبرانی نے ابن ابی حاتم سے ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
 قرآن میں جس آیت کی ابتداء بھی یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتی ہے  
 اس کا امیر ابن ابی طالب ہے۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

—۶—

# سُورَةُ الْاِنْعَامِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔

۱۔ وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ وَقَفَّوْا عَلِی النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا فُرْقَہٗ (۲۷)

۲۔ مَنْ یَّشَاءُ اللّٰهُ یُضِلّہٗ (۲۹)

۳۔ وَاِذْ جَاۤءَکَ الَّذِیۡنَ یُؤْمِنُوْنَ بِآیَاتِنَا فَقُلْ (۵۳)

۴۔ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (۸۲)

۵۔ وَاجْبِبْنَاهُمْ وَهَدِیْنَاهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (۸۷)

۶۔ اُولَٰئِکَ الَّذِیۡنَ هَدٰی اللّٰهُ فَبِہِذِہِمْ اَقْدَمَہٗ (۹۰)

۷۔ وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ صَدَقَآ وَعَدَآ (۱۱۵)

۸۔ قُلْ فَلَیْلَۃُ الْحِجَّةِ الْبَآلِغَةِ (۱۳۹)

۹۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّکُمْ (۱۵۱)

۱۰۔ وَاِنَّ ہٰذَا صِرَاطِی مُّسْتَقِیْمٌ فَاتَّبِعُوْہُ (۱۵۳)



# سورۃ النعام

اَمْ وَلَوْ تَسَوَّاهُ اِذْ وَقَفَّوْا  
عَلَى النَّارِ فَحَقَّ لَوْ اَنْ يَلْتَمَسَا  
مُسَدَّدًا وَلَا تُكْذَّبُ بَيِّنَاتُ  
رَبِّنَا وَتَكُونُ مِنَ الْمُتَعِينِينَ

انعام / ۲۶

جب تو دیکھے گا کہ یہ لوگ کفار جہنم  
کھڑے ہونگے اور کہیں گے کاش ایک  
مستند ہمیں واپس پٹایا جاتا تو ہم آیات  
خدا کی تکذیب کرتے اور مومنین  
سے ہوتے۔

○ غایۃ المرام ۲۵۹ پر علامہ بحرانی نے شیراز کے والد سے ابن عباس سے  
روایت کی ہے کہ

قیامت کے دن اللہ کی طرف سے داروغہ جہنم کو جہنم کے ساتوں طبقات  
کو شعلہ زن کر نیک حکم ملے گا۔ دوسری طرف رضوان جنت کو ساتوں بہشت آراستہ  
کرنے کا حکم ہوگا۔

پھر مسکائیل کو جہنم پر پل صراط بچانے کا حکم ہوگا۔ جبریل کو زیر عرش میزان  
مدل نصب کر نیک حکم ملے گا اس کے بعد آنحضرت کو پکارا جائے گا کہ  
اپنی اُمت کو حساب کے لیے پیش کر۔

اس کے بعد پل صراط پر سات منزلیں قائم کی جائیں گی۔ ہر منزل کا رقبہ



اکاون ہزار میل ہوگا۔ ہر منزل پر ستر ہزار ملک کو موکل کیا جائے گا۔ بعد میں حکم لے گا کہ پل مراط عبور کر دو۔

○ پہلی منزل پر ملائکہ عورت و مرد، خود دو کھان اور پیر و جوان سے ولایت علی کا سوال کریں گے۔ جو اقرار کرے گا وہ بجلی کی سرعت سے وہ منزل عبور کر جائے گا اور جو انکار کرے گا اسے اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ خواہ اس کے ساتھ ثقلین کے اعمال کیوں نہ ہوں گے۔

- دوسری منزل پر نماز کا سوال ہوگا۔
- تیسری منزل پر نیکوۃ کی چیلنگ ہوگی۔
- چوتھی منزل پر روزے کی پکچہ جائیں گے۔
- پانچویں منزل پر حج کا سوال ہوگا۔
- چھٹی منزل پر جہاد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور
- ساتویں منزل پر عدل کو چیک کیا جائے گا۔

جسے اللہ چاہیگا بھشکا دے گا  
اور جسے چاہیگا مراط مستقیم پر  
برقرار رکھیگا۔

۲۔ مَنْ يَشَاءِ اللَّهُ يُضِلَّهُ  
وَمَنْ يَشَاءِ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ  
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔ انعام ۳۹

○ شواہد التزئیل ج ۱ ص ۵۵ پر علامہ حکامی نے ابو بکر محمد ابن احمد ابن علی سمری کے ذریعہ امام باقر سے کہ۔ امام باقر نے اپنے آباء کے ذریعے بنی کوثر سے روایت کی ہے کہ۔ آنحضور نے فرمایا ہے۔

جو شخص چاہتا ہے کہ پل مراط سے بجلی کی طرح تیزی سے گزرے۔ اور بلا

ساب داخل جنت ہو تو اُسے چاہیے کہ - میرے وحی - میرے ساتھی - اور میرے  
خلیفہ علی سے تولی رکھے۔

اور جو شخص بلا حساب داخل جہنم ہوتا چاہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ میرے بھائی  
علی کو چھوڑ دے۔ بخدا یقین رکھو علی اللہ کا وہ دروازہ ہے جسے عبور کر کے اللہ تک  
پہنچا جاسکتا ہے اور علی ہی صراطِ مستقیم ہے۔

۳۔ وَلَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ  
يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ  
عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى  
نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔

جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں  
جو میری آیات پر یقین رکھتے ہیں تو  
انہیں سلام کہنے کے بعد بتا دے کہ اللہ  
نے تم پر رحمت کو اپنی ذات پر فرض  
کر لیا ہے۔

الفام ۵۴

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۹۶ پر علامہ حکامی نے ابو بکر سبعی سے ابو بکر  
ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ یہ آیت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے  
اور زید کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ  
يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ  
أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ  
مُتَّقُونَ۔

جو لوگ ایمان لائے اور  
پھر ایمان کو ظلم سے ملوث نہیں کیا  
امن و سکون انہی کا حصہ ہوگا اور  
وہی ہدایت یافتہ  
ہونگے۔

الفام ۸۴

○ شواہد التزلیج ص ۱۹۷ پر علامہ حکامی نے عقیل ابن حنین سے عقیل سے  
مجاہد سے اور مجاہد نے ابن عباس سے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ -  
الَّذِينَ آمَنُوا - یعنی علی ابن ابیطالب -  
وَلَمْ يَكْسِفُوا - یعنی علوث نہیں کیا -  
ان تمام ایمان لانے والوں میں علی وہ مومن ہے جو سب سے پہلے ایمان لایا اور  
پھر اپنے ایمان کو کسی ظلم سے علوث نہیں کیا -

۵ وَلَجَبَّيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ  
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - انعام ۸۷  
ہم نے انہیں مجتبیٰ کر کے صراطِ مستقیم  
کی ہدایت دی -  
○ شواہد التزلیج ص ۱۹۷ پر علامہ حکامی نے علی ابن موسیٰ ابن اسحاق سے علی نے  
سعد سے سعد نے البرجف سے روایت کی ہے کہ -  
آل محمد وہ صراطِ مستقیم ہے جس کی اللہ نے راہنمائی فرمادی ہے -

۶ - أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ  
فَبِعَدَانِهِمْ اهْتَدَى - انعام ۹۱  
یہ ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت  
دی انہی کی ہدایت کی اقتدار کر -  
○ شواہد التزلیج ص ۱۹۷ پر علامہ حکامی نے سید زکی ابو منصور سے ابو منصور  
نے شعبی سے روایت کی ہے کہ -  
علیٰ ان لوگوں میں سے سرفہرست ہے جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے -  
علیٰ آنکھوں کا چچا زاد ہے -  
علیٰ دامادِ رسولؐ ہے -



علی تمام لوگوں کی نسبت زیادہ محبوب رسول ہے۔

علی سابق الاسلام ہے۔

علی کی تلوار کی سبقت کو کوئی بھی نہیں جھٹا سکتا۔

اور نہ ہی علی کی کسی اور فضیلت کی کوئی شریف تردید یا تکذیب کر سکتا ہے۔

اللہ کا مدد و صداقت مکمل ہو  
چکا ہے اور کلمات خدا کو کوئی بھی  
تبدیل نہیں کر سکتا اللہ سمیع  
اور علیم ہے۔

۷۔ وَ تَمَّتْ خَلْقَةُ رَبِّكَ  
سَدَقَ وَعْدُكَ لَا مُنْبَدِلَ  
لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
انعام ۱۱۵

یٰٰنابیع المودہ ص ۲۶۲ پر علامہ تقدیری نے اپنے سلسلہ سند سے مؤثق اور معتد  
ساتھ سے روایت کی ہے کہ ہم نے امام علی نقی اور امام حسن عسکری سے سنا ہے کہ  
اللہ جب کسی امام کو دنیا میں نکال کر لایا جاتا ہے تو محبت کے میوہ جات میں سے  
کسی ایک میوہ میں نور امام و ولایت فرمادیتا ہے۔ اور والد امام کے پاس وہ میوہ  
بیٹا ہے۔ نور امام والد امام کو منتقل ہوتا ہے۔ جب والد امام سے نور امام منتقل ہو  
کر والد امام کے صدف عفت میں آتا ہے تو والد امام چوتھے ماہ سے اپنے مدت  
صفت میں قبیح و تقدیس امام کی آواز سنتی ہے۔

جب امام اس دنیا میں آجاتا ہے تو وہ تمام کائنات کے اعمال دیکھتا ہے اور  
ان کے دلوں کے اسرار جانتا ہے۔

۸۔ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ | انہیں بتاؤں کہ حجت بالغہ اللہ

ہی کے ہاں سے ہے۔

الْبَالِغَةُ - انعام / ۱۲۹

○ نایۃ الرام ص ۲۴ پر علامہ بحرانی نے ابو الحسن فقیہ کے ذریعہ اہلسنت سلسلہ سند کے مطابق ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔  
اے لوگو! جو شخص میرے بعد حجت خدا کو پہچانتا چاہتا ہے وہ علی ابن ابیطالب کو دیکھ لے۔

اے لوگو! جو شخص میرے بعد بھی میری اقتدا کرنا چاہتا ہے وہ علی ابن ابیطالب اور میری ذیت سے اللہ کے ساتھ تولی کرے۔ میرے علم کے مخزن یہی ہیں۔

۹۔ قُلْ نَعَالَمُ أَمَلُكُمْ  
حَرَّمَ سُبُحَكُمْ عَلَيْكُمْ أَتَا تُشْرِكُونَ  
بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔  
انہیں کہہ دو میں تمہیں بتاؤں کہ  
اللہ نے تم پر کیا حرام کیا ہے  
اللہ سے شرک کبھی نہ کرنا اور  
والدین سے احسان کرنا۔  
انعام ص ۱۵۱

نایۃ الرام ص ۵۴ پر علامہ بحرانی نے حسن ابن شاذان کے ذریعہ اہلسنت کے سلسلہ سند سے علی ابن حنین سے علی نے امام حنین سے امام حنین نے حضرت علی سے اور حضرت علی نے نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے اللہ نے تم لوگوں پر میری اطاعت فرض اور نافرمانی حرام کی ہے۔ اور میری ہی اطاعت کی طرح میرے بعد علی ابن ابیطالب کی اطاعت فرض کی ہے اور علی کی نافرمانی سے اسی طرح منع فرمایا ہے جس طرح میری نافرمانی سے منع کیا ہے۔ اللہ نے علی کو میرا جہاں۔ میرا وزیر اور میرا وارث قرار دیا ہے۔ علی مجھ سے ہے میں علی سے ہوں۔ علی کی محبت ایمان اور بغض علی کفر ہے۔ علی کا محب میرا محب اور علی کا دشمن میرا دشمن

ہے۔ جس کا میں سوئی ہوں اس کا علیؑ مولا ہے میں ہر مسلمان مرد اور عورت کا مولیٰ ہوں۔ میں اور علیؑ اس اُمت کے باپ ہیں۔

○ غایۃ المرام ص ۵۴۴ پر علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے ذریعہ عمار پاکسر اور ابراہیم انصاری سے روایت کی ہے۔ ان دونوں نے بتایا ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

اُمت مسلمہ پر علیؑ کا وہی حق ہے جو اولاد پر باپ کا حق ہوتا ہے۔  
مؤلف — ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انعام ۱۵۱ میں شرک سے بچنے کے بعد جن والدین سے احباب کا حکم دیا ہے وہ بنی کونین اور حضرت علیؑ ہی ہیں۔

۱۔ وَإِنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا	یہ میری صراطِ مستقیم ہے اسی پر چلو
فَاتَّبِعُونَهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ	اتبعو اس کو جو سبیلِ مستقیم ہے اور نہ سبیلوں کو جو ہٹ کر ہیں
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ	سے بھٹک جاؤ گے یہ اللہ کی
ذَلِكُمْ وَصَّكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ	وصیت ہے تاکہ تم
تَتَّقُونَ۔	تقویٰ کرو۔

○ غایۃ المرام ص ۴۳ پر علامہ بحرانی نے اہلسنت کے چوٹی کے عالم حسن بھری سے مذکورہ آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ۔ اس سے مراد۔

علیؑ ابن ابیطالب کا راستہ ہے۔ ذریت علیؑ صراطِ مستقیم ہے۔ دینِ قیم ہے۔  
انہی کی اتباع کرو۔ انہی سے تمسک کرو۔ یہ سیدِ حارستہ ہے اسہیں کوئی کجی نہیں۔



— ۷ —

# سُورَةُ الْاَعْرَافِ

اس سورت میں حضرت علیؑ کے حق میں تیرہ آیات ہیں۔

- ۱۔ قَالَ فَمَا اَغْزٰىكَ لِتُقِيَّ لِقَاعَ دَنِّهِمْ صِرَاطُكَ الْمُسْتَقِيْمَ (۱۶)
- ۲۔ وَتَذٰىنْ اٰمَنُوْا وَعَلَوِ الْعِلَادَاتِ لَا تُكَلِّفُ نَفْسُهَا الْاَوْسَعَهَا (۲۲)
- ۳۔ وَنَزَعْنَا مَا فِى صُدُوْرِهِمْ مِنْ غَلٍّ (۳۳)
- ۴۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى هَدٰىنَا لِهٰذَا (۳۴)
- ۵۔ وَنَادٰى اَصْحَابُ الْجَنَّةِ اَصْحَابَ النَّارِ (۴۳)
- ۶۔ وَعَلٰى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَتِهِمْ (۴۶)
- ۷۔ وَنَادٰى اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمَاهُمْ (۴۸)
- ۸۔ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُتَحٰثِرَتٍ بَا مَرْجٍ (۵۴)
- ۹۔ وَمَا ظَلَمُوْا وَلٰكِنْ كَانُوا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (۱۴۰)
- ۱۰۔ وَقَوْلُوا حَظًّا وَاَدْخُلُوا الْبَابَ سَاجِدًا (۱۶۱)
- ۱۱۔ وَاِذَا اخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي اٰدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (۱۶۲)
- ۱۲۔ مَنْ يَهْدِى اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِى (۱۶۸)
- ۱۳۔ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةً يَهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَآخَرَةٌ يَّعَدُوْنَ (۱۸۱)



## سُورَةُ اَعْرَافٍ

۱۔ قَالَ فَمَا آخُو يُنَبِّئُ  
لَا قُعْدَنَ لَهُمْ صُلْحٌ مُسْتَقِيمٌ۔  
ابلیس نے کہا اے اللہ تو نے مجھے گمراہ  
تو کیا ہے اب میں ان کو ترے صراطِ مستقیم  
سے بھٹکا تا رہوں گا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۹۱ میں علامہ حکانی نے ابراہیم ابن محمد ابن فارس سے  
ابراہیم نے ابو بصیر سے ابو بصیر نے امام صادق سے روایت کی ہے کہ۔  
جس صراطِ مستقیم پر میٹھکر لوگوں کے اس سے بڑے موڑنے کا ذکر ابلیس نے  
کیا ہے وہ علی ابن ابیطالب کی اقتداء ہے۔

۲۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا  
وَلَا وُسْعَهَا۔ أُولَئِكَ أَصْحَابُ  
الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔ اعراف ۴۲  
جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ  
کئے۔ ہم کسی کو اُسکی طاقت سے  
زیادہ تکلیف نہیں دیتے یہ  
اصحابِ جنت ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔

غایۃ المرام ص ۳۲۹ پر علامہ بحرانی نے احسن سند سند سے ابو بکر عذلی  
سے ابو بکر نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کو نبین کی خدمت میں  
آیا اور عرض کی۔

یا رسول اللہ - مجھے ایسی کوئی چیز تعلیم فرمائیے جو میرے لیے سودمند ہو۔  
 اتنے میں حضرت علیؑ نے آکے عرض کی۔ قبلہ آپ کی دستر آپ کی زیارت کرنا  
 چاہتی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ ابھی آیا۔  
 اس شخص نے عرض کی۔ قبلہ یہ شخص کون تھا؟  
 آپ نے فرمایا۔ یہ ان افراد کا امیر ہے جنکے متعلق اللہ نے فرمایا ہے۔ اور مذکورہ  
 آیت تلاوت فرمائی۔

۳۔ وَنَسْنَأْ غَنَاهُ مَا فِي صَدْرِهِمْ  
 مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ  
 اعراف ۴۲

ہم نے ان کے سینہ سے کینہ  
 سلب کر لیا ہے ان کے نیچے  
 نہریں بہتی ہیں۔

○ شواہد التنزیل ص ۲۱ ج ۱ میں علامہ حکامی نے ابو بکر ابن ابوالحسین کے  
 سلسلہ سند سے عبد اللہ ابن میل سے روایت کی ہے کہ یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے  
 حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے

۴۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ  
 لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ۔  
 اعراف ۴۳

وہ کہتے ہیں اس اللہ کی حمد ہے  
 جس نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے  
 اگر اس کی ہدایت نہ ہوتی تو ہم  
 ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔

○ ما ذافی التایخ ج ۳ ص ۱۵۶ میں علامہ قیس نے علامہ طبری کے ذریعہ زید بن



سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے خم غدیر کے خطبہ میں فرمایا تھا۔  
اے لوگو! جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے وہ بھی کہو اور علی کو امیر المؤمنین کہہ کر  
سلام کرو پھر یہ آیت پڑھو۔

اہل جنت اہل جہنم سے پکار کر پوچھیں گے  
کہ اللہ نے ہمارے ساتھ  
جو وعدہ کیا تھا ہم نے اسے حق پایا  
ہے کیا تم نے بھی اللہ کے وعدہ کو  
ویسے پایا ہے جیسے کیا گیا تھا۔ وہ جواب  
دینگے ال۔ اسی اثنا میں ان کے مابین ایک  
منامی بھی نہ کرے گا۔ ظالموں پر اللہ  
کی لعنت ہو۔

۵۔ وَنَادَىٰ أَصْحَابَ  
الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ  
وَعَدْنَا مَا وَعَدْنَاهُ سُبْنَا  
حَقًّا فَمَهْلٌ وَعَدْنَا مَا وَعَدْنَا  
سَابِقَكُمْ حَقًّا قَالُوا نَعَمْ فَأَذَّنَ  
مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ  
عَلَى الظَّالِمِينَ۔

احسان عظیم

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۲ / ص ۲۳ میں علامہ حکانی نے ابو عبد اللہ شیرازی کے  
سلسلہ سند سے محمد بن حنفیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے۔  
لعنة الله على الظالمين كذا دینے والا میں ہونگا۔

○ اسی صفحہ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے ایک اور روایت کی ہے۔  
قرآن میں مَل کے ایسے نام بھی ہیں جن سے لوگ ناواقف ہیں۔ علی کا نام  
مؤذن بھی ہے۔ علی ہی اعرف ص ۴۴ کے مطابق مؤذن ہوگا اور کہے گا۔ ان  
لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے میری ولایت کی تکذیب کی اور میرا حق غصب کیا۔  
○ بنا ہیح المودہ ص ۱۱ پر علامہ قدوسی نے بھی اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے

۶۔ وَ عَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ  
يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ۔  
اعراف ۲۷

مقام اعراف پر ایسے افراد ہونگے  
جو ہر ایک کی اسکی علامت سے  
پہچانیں گے۔

○ غایۃ المرام ص ۲۵۴ پر علامہ بھرائی نے۔ المناقب الفاخرۃ فی العترۃ الطاہرۃ کے  
کے حوالے سے اصبح ابن نباتہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علی کی خدمت میں  
بیٹھا تھا کہ ابن کواء آیا اور عرض کی۔ حضور! مذکورہ بالا آیت کی تفسیر بتائیے۔ آپ  
نے فرمایا۔

اے ابن کواء۔ قیامت کے دن ہم مقام اعراف پر کھڑے ہو جائیں گے  
جو جنت اور جہنم کے مابین ہوگا۔ ہم اپنے شیعوں کو ان کی علامات سے پہچان  
کر جہنم رسید کرتے جائیں گے۔  
○ نایب المودہ ص ۲۱ پر علامہ قندوزی نے تفسیر ثعلبی سے بھی اسی قسم کی متعدد  
روایات نقل کی ہیں۔

۷۔ وَ نَادَىٰ أَصْحَابُ  
الْأَعْرَافِ بِرِجَالٍ يَعْرِفُونَهُمْ  
بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ  
عَنكُمْ جَعَلَكُمْ وَمَا كُنْتُمْ  
تَسْتَكْبِرُونَ۔ اعراف ۲۸

اعراف پر کھڑے ہوئے افراد ایسے  
افراد کو جنہیں وہ ان کی علامات سے  
پہچان لیں گے پکار کر کہیں گے۔  
آج تمہیں اپنی طاقت اور تمہاری پارٹی نے  
کوئی فائدہ نہیں دیا۔ بڑا ناز تھا تمہیں تو اپنی  
پارٹی پر۔

○ نایب المودہ ص ۲۱ میں علامہ قندوزی نے اپنے سلسلہ سند سے سلمان

فارسی سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے وسیعوں مرتبہ سنا ہے۔  
حضرت علیؑ فرما رہے تھے۔

اے علیؑ! تو اور تیری ذریت سے آئمہ جنت اور جہنم کے مابین اعراف ہونگے۔ جنت میں وہی داخل ہوگا جو تمہیں پہچان لیگا اور تم اس کو پہچان جاؤ گے اور جہنم میں وہی داخل ہوگا جو تمہیں نہیں پہچانے گا اور تم اس کو نہیں پہچانو گے۔

۸۔ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ  
مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِی ۝  
اعراف ۵۴ | آفتاب۔ ماہتاب اور ستارے  
اس کے امر کے مسخر ہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۱۱ پر علامہ حکانی نے ابو سعید سعدی کے فد یسر انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔

جب سورج غروب ہو جائے تو چاند سے روشنی حاصل کرنا۔ جب چاند غروب ہو جائے تو زہرہ سے روشنی حاصل کرنا جب زہرہ بھی غروب ہو جائے تو فرقدین سے روشنی حاصل کرنا۔

صحابہ نے عرض کیا قبلہ۔ آفتاب کون ہے؟  
آپؐ نے فرمایا۔ میں۔

عرض کیا تو کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا۔ علیؑ۔

عرض کیا گیا۔ زہرہ کون ہے؟  
فرمایا۔ فاطمہؑ۔



عرض کیا گیا۔ فرقہ بین کون ہیں ؟  
فرمایا: حسن اور حسین

۹۔ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا  
أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ۔  
ان لوگوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں  
کیا وہ اپنے پر ہی ظلم کرتے  
رہے۔

اعراف ۱۶

یٰٰنابیح المورۃ ۲۵۸ پر علامہ قندوزی نے اپنے سلسلہ سند سے امام باقر  
سے روایت کی ہے کہ۔ ذات احدیت اس بات سے اجل وارفع ہے کہ اس پر  
کوئی ظلم کر سکے۔ اللہ نے اپنی ذات کو ہم اہلبیت میں شمار کر کے ہمارے  
اوپر ہونیوالے مظالم کو اپنی ذات سے نسبت دی ہے۔

۱۰۔ وَقُولُوا احِطَّةً وَادْخُلُوا  
الْبَابَ سُجَّدًا نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ  
سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ۔  
حطہ کہو مجددہ کرتے ہوئے دروازہ  
میں داخل ہوئے جاؤ تو تمہارے  
گناہ معاف کر دیں گے اور محسنین کے  
اجر میں اضافہ کریں گے۔

اعراف ۱۶

جمع الزوائد ج ۱ ص ۱۶۸ میں ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت  
کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

میرے اہلبیت کی مثال بنی اسرائیل میں باب حطہ جیسی ہے جو بھی اس میں داخل  
ہو جائے بخشا جائیگا۔

کنز العمال ج ۶ ص ۱۵۳ میں ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ بنی کرمن نے فرمایا:

علی ابن ابیطالب اب حطر ہے۔ جو اس سے شک کرے گا مومن ہوگا اور  
برائے چھوڑ دے گا کافر ہوگا۔

۱۱۔ لَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِن  
بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ  
وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ  
بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنَّا  
نَمْنُؤُا بِمَا يُؤْمَرُ الْفَيَا مَنَّا إِنَّا كُنَّا  
عَنْ هَذَا غَافِلِينَ۔ اعراف ۱۷۳

جب اللہ نے بنی آدم کی صلب میں  
رہنے والی نسلوں سے عہد لیا اور انہیں  
اپنی ذات کا گواہ بنا کر پوچھا کیا میں تمہارا  
رب نہیں؟ سب نے اقرار بھی کیا اور  
گواہی بھی دی۔ قیامت کے دن کہیں گے  
ہم تو اس عہد سے غافل ہے۔

دلائل الصدق میں علامہ علی نے دلیلی کی۔ الفردوس کے حوالہ سے مذکورہ  
آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اگر لوگوں کو یہ علم ہو جاتا کہ علی کو کب امیر المومنین  
کا نام دیا گیا ہے تو کبھی فضائل علی سے انکار نہ کرتے۔ علی کو اس وقت امیر المومنین  
کا لقب دیا گیا تھا جب آدم ابھی رُوح اور جسم کے مراحل سے بھی نہیں گزرا تھا  
جب اللہ نے بنی آدم سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تو اس کے ساتھ ہی ان سے  
میری رسالت اور علی کی امارت کا اقرار بھی لیا۔

۱۲۔ مَن يَهْدِ اللَّهُ  
فَهُوَ الْمُهْتَدِی۔ اعراف ۱۷۸

جسے اللہ ہدایت دے  
وہی ہدایت یافتہ ہوگا۔

ینابیع المودہ ص ۲۹۵ پر علامہ قندوزی نے ابو بصیر کے ذریعہ سے امام جعفر  
صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا ہے۔

میں ہادی ہوں اور معتدی بھی ہوں۔

مؤلف — حضرت علیؑ نے اپنے اس خطبہ میں قرآن کی ان آیات کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس میں ہادی اور معتدی کے الفاظ ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ قرآن میں جسے ہادی کہا گیا ہے وہ ہیں ہوں اور جسے معتدی کہا گیا ہے وہ بھی میں ہی ہوں۔

۱۳۔ وَمَنْ خَلَقْنَا امَّةً  
يَهْتَدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ  
ہماری مخلوق میں ایک گروہ ہے جو  
حق کی ہدایت دیتا ہے اور حق کی بدولت  
باطل سے تبرا کرتے ہیں۔  
اعراف / ۱۸۱

ینابیع المودہ ص ۱۹ پر علامہ خوارزمی نے ذاذان سے ذاذان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ۔ اُمت محمدؐ کے تہتر فرقے ہونگے جن میں سے ایک جنتی اور باقی جہنمی ہونگے۔ جنتی فرقہ کے متعلق اعراف ص ۱۸۱ ہے اور وہ میں اور میرے شیعہ ہونگے۔

مناقب خوارزمی ص ۲۴ پر علامہ خوارزمی نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔  
غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے بھی مناقب خوارزمی سے مذکورہ روایت کہی ہے۔





# سُورَةُ الْأَنْفَالِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سترہ آیات ہیں۔

- ۱۔ لِيَحْنُ الْحَقَّ وَيَبْطُلَ الْبَاطِلُ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ (۸)
- ۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُتِلْتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا (۱۵)
- ۳۔ فَلَنْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ (۱۷)
- ۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ (۲۰)
- ۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ (۲۴)
- ۶۔ وَتَقَوُا غَتْرَ لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً (۲۵)
- ۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا مَالَ اللَّهِ وَالرَّسُولِ (۲۷)
- ۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ان تَقَوُا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا (۳۹)
- ۹۔ وَاذْيَعْمَكُمُ اللَّهُ بِالْذِّكْرِ كَمَافٍ لِيُثْبِتَكُمْ أَوْ يَمُوتَكُمْ (۴۰)
- ۱۰۔ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ (۴۲)
- ۱۱۔ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ (۴۳)
- ۱۲۔ وَمَا كَانُوا أُولِيَاءَهُ إِنْ أُولِيَاءَهُ إِلَّا الْمُشْرِكُونَ (۴۴)
- ۱۳۔ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ خَصَّهُ وَلِلرَّسُولِ (۴۵)

- ٢- يا ايها الذين آمنوا اذا انفيتم فئته فاثبتوا (٢٥)  
٥- وان يريدوا ان يخذلوك فان حسبك الله (٢٢)  
١٦- يا ايها النبي حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين (٢٣)  
٤- والذين آمنوا من بعد وهاجروا وجاهدوا معكم (٢٥)



jabir.abbas@yahoo.com

# سُورَةُ الْاِنْفَالِ

۱۔ اَلْحَقُّ الْحَقُّ وَيَجْلِلُ الْبَاطِلُ  
وَلَوْ كَرِهَ الْغَافِلُونَ (انفال: ۸)

تاکہ اہل حق کو حق اور باطل کو باطل نظر آئے  
کہے خواہ مجرم اسے ناپسند بھی کریں۔

○ علامہ جلال نے غایۃ المرام صفحہ ۵ پر اہل سنت کے رئیس ابن مردودہ کے ذریعہ  
ان ابن تغلب سے ابان نے مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے مقداد ابو ذر اور سلمان  
کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ تین مہاجر آگئے۔ آپ نے  
انہیں دیکھ کر فرمایا۔

میرے بعد میری امت تین فرقوں میں بٹے گی۔ ایک اہل حق جو رالی بکھر بھی باطل سے  
ملوث نہ ہوں گے۔ انکی مثال سونے کی سی ہوگی کہ جتنی مرتبہ آگ میں ڈالا جائے اسکی چمک  
میں اور اضافہ ہوتا ہے۔ ان کا امام یہ شخص ہوگا جس کے متعلق ارشاد باری ہے۔ اَمَّا وَرَحْمَةٍ  
ایک فرقہ فاعل باطل پرست ہوگا ان میں رالی برابر بھی حق نہیں ہوگا۔ انکی مثال لوہے  
کی سی ہوگی کہ اسے جتنا آگ میں ڈالو اسکی سیاہی اور خباثت میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ ان کا امام  
یہ شخص ہوگا۔

میں نے ان سے اہم حق اور اہم باطل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جیسے آنحضرتؐ  
نے اہم حق کے بطور اشارہ کیا تھا وہ علی ابن ابیطالب تھا۔ امام باطل کے سلسلہ میں وہ  
فاخر شس ہو گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔



مؤلف ، جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ فرائض راوی کی ہے کہ اس نے امام باطل کا نام  
 علی ہر نہیں کیا۔ اور عدم اہل کو جناب ابوذر جناب سلمان اور جناب مقداد کے سر تھوپ  
 دیا ہے۔ ورنہ مذکورہ تین تو وہ افراد تھے جنہوں نے صرف اسی لیے بعد از شہادت  
 رسول اپنی تمام زندگی کا سٹون پر گزار دی۔

یہ حدیث تہتر فرقے وال حدیث سے متعارض نہیں ہے کیونکہ تہتر فرقے وال حدیث  
 کا تعلق انجام سے ہے اور زیر نظر حدیث کا تعلق آغاز سے ہے۔ آغاز کے انہی تین فرقوں  
 میں سے دو فرقے ہی باقی کے بہتر فرقے کی بنیاد ہوں گے۔

اگرچہ آنحضور نے تیسرے فرقے کا نام نہیں لیا۔ یا ممکن ہے راوی نے بعض سیاسی  
 مصلح کے پیش نظر ان خود تیسرے فرقے کا نام بھسم کر لیا ہو۔ ویسے سیاق حدیث سے  
 یہی معلوم ہوتا ہے کہ تیسرا فرقہ حق اور باطل کے مابین ہے جو تھالی کے بیگن کی طرح کبھی حق  
 کی طرف اور کبھی باطل کی طرف یا کچھ اسوتی سے اور کچھ انور باطل سے لیکر گزرا کر نیکاتل ہے۔

۲۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 إِذَا قَاتَلْتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زُحْفًا  
 فَلَا تُؤْخَذُوهُمْ الْآدْبَارَ۔ (انفال ۱۵۱)

نور الابرار رحمۃ میں علامہ شبلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جن کرات  
 کا آغاز یا یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے علی اس کا امیر ہے۔

۳۔ فَلَمْ تَقْتُلُوْا وَلَیْکِنَّ اللّٰهَ  
 قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَیْتَ  
 وَلَیْکِنَّ اللّٰهَ رَاحِلٌ لِّیْلِی الْمُوْمِنِیْنَ

انہیں تم نے نہیں مارے تھے مگر اللہ نے قتل کیا ہے۔  
 تم نے کھینچ نہیں مارے اللہ نے کھینچ مارے  
 میں تاکہ مومنین کو اچھے امتحان سے آرا

سَبَّحَ بِلَاءَ أَحْسَنَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ | اَللّٰهُ سَمِيعٌ اَوْ عَلِيمٌ هے

عَلِيمٌ (انفال: ۱۷)

○ نایہ الزام مت میں علامہ بحرانی نے تفسیر شعلی سے سماک ابن حریں سے سماک نے عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: مجھے کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھا دے۔ حضرت علیؑ نے اٹھا کے دی۔ آپؐ نے وہ کنکریاں کفار کے مز پر پھینکیں۔ کوئی کافر ایسا نہ بچا جسکی آنکھیں کنکریوں سے بھی نہ لگتی ہوں۔

اس کی روایت کے مطابق یوں ہے کہ آپؐ نے تین کنکریاں پھینکیں ایک سمینہ پر اور ایک میرہ پر اور ایک قلب شکر پر۔

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا | اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ (انفال: ۲۰)

○ شواہد التشریح: اصۃ علامہ سکا نے ابو ذرؓ کا بیان اس کی ذریعہ تالیف بیان سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا کہ قرآن میں جس آیت کا آغاز یا ایہا الذین آمنو سے ہوتا ہے اس سے مراد اصحاب نبی ہیں۔

میں نے ان سے کہا۔ اور علیؑ اصحاب نبی کا راس الرئیس اور امیر ہے کہ کیونکہ یا ایہا الذین آمنو کا پہلا مصداق علیؑ ہے۔

۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا | اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کے رسولؐ تمہیں تمہاری زندگی کی خاطر بلائیں تو

يُخَيِّكُمْ وَيَأْتِيَنَّكُمْ إِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ  
بَيْنَ الْمَرْءِ وَرَقَبِهِ وَإِنَّهُ لَشَدِيدُ  
تَحْشُرُونَ (انفال: ۱۲۴)

لیکے کہو۔ یقین رکھو اللہ انسان کے دل  
اور ان کے درمیان موجود رہتا ہے اور  
پھر تمہیں محسوس بھی اسی کے ہاں ہوتا ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۲۲۸ پر علامہ بھرائی نے ابن مردودہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت ولایت  
حضرت علی کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے یعنی جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں ولایت علی  
کی دعوت دیں تو لیک کہو۔

۶۔ اتَّقُوا غِلَظَةَ لَا يُخَيِّبُ بَنِي آدَمَ  
ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً (انفال: ۱۲۵)

فتنہ سے بچے رہنا۔ خصوصاً تم میں سے وہ  
لوگ جو باطنی میں غلام سے ملوث ہو چکے ہیں

○ غایۃ المرام ص ۲۲۸ میں علامہ بھرائی نے محمد بن علی سراج کے سلسلہ سند سے ابن مسعود  
سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے مجھے فرمایا۔  
اے ابن مسعود ایک آیت نازل ہوئی ہے اور میں نے مخصوص تجھے اس سلسلہ میں تیار پایا  
جو کچھ بتاؤں اسے غور سے سنا اور یاد رکھنا۔  
جس نے علی پر ظلم کیا گویا اس نے میری نبوت اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی نبوت  
سے کفر کیا۔

۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا  
تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَحْذَرُوا  
أَمَانَتَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
(انفال: ۱۲۶)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی نیابت  
نہ کرو کیا اپنی امانت کی نیابت کرتے  
ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔



○ شواہد التشریح ۱۵ ص ۲۵ میں علامہ حاکمی نے یونس ابن بکاک کے ذریعہ امام محمد باقر سے روایت کی ہے امانت میں خیانت سے مراد ال محمد کی ولایت میں خیانت ہے۔ مؤلف: یہ خیال ہے کہ جب آل محمد کو قرآن میں ثابت کیا جاتا ہے تو اس کا مقصد تفسیر قرآن یا تاویل قرآن ہوتا ہے۔

۸۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَعَلْنَا لَكُمُ الْفَلَاحَ  
اَلْاِنْفَال (۱۴۱)

اے ایمان والو! اگر تم متقی بنو تو اسے تمہارے سامنے حق و باطل کو واضح کر دے گا۔

○ غایۃ المرام ص ۴۴ پر علامہ حاکمی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں بھی یا ایہا الذین آمنوا ہو گا علی اس کے ساتھ اس رئیس اور امیر ہو گا۔ اللہ نے انہیں مسلمات پر قرآن میں علی کو امیر المؤمنین کہا ہے۔ مؤلف: لیجئے ہم آپ کی ہولت کے لیے تمام وہ آیات قرآنی پیش کئے دیتے ہیں جنکی ابتداء یا ایتھ الذین آمنوا سے ہوتی ہے۔

### سورة البقرة:

۱۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا (۱۰۴)

اے ایمان والو! راعنا نہ کہو کہو انظرنا کہو

۲۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور صلوٰۃ کے مدد حاصل کرو۔

۳۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ (۱۴۲)

اے ایمان والو! ہمارے عطا کردہ پاکیزہ رزق سے کھاؤ۔

۳۔ یا ایہا الذین آمنوا کتب

علیکم القصاص فی القتل (۱۸۱)

۵۔ یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم

الضیاع (۱۸۳)

۶۔ یا ایہا الذین آمنوا دخلوا

فی السلم كافة (۲۰۸)

۷۔ یا ایہا الذین آمنوا انفقوا

ما رزقناکم (۲۵۲)

۸۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تبطلوا

صدقتکم بالمن والاذی (۲۶۳)

۹۔ یا ایہا الذین آمنوا انفقوا

من طیبات ما کسبتکم (۳۲۷)

۱۰۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ

وذروا ما بقی من الربا (۲۷۸)

۱۱۔ یا ایہا الذین آمنوا اذا تداینتم

بدین الی اجل مستحق فاکتبوه (۲۸۲)

سورة آل عمران:

۱۲۔ یا ایہا الذین آمنوا ان

تطیسوا فیرقیما من الذین

اوتوا الکتاب (۱۰۰)

اے ایمان والو! تمہارے لئے مقتول کا

قصاص فرض کیا گیا ہے۔

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض

کئے گئے ہیں۔

اے ایمان والو! تم کے تمام صلح میں

داخل ہو جاؤ۔

اے ایمان والو! ہمارے عطا کردہ

رزق سے ہماری راہ میں خرچ کرو۔

اے ایمان والو! احسان جتنا کرو اور اذیت

دے کر اپنے صدقہ کو باطل نہ کرو۔

اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمانی سے

ہماری راہ میں خرچ کرو۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بقیہ

سروچھوڑ دو۔

اے ایمان والو! جب مدت معینہ تک

کے لیے قرضہ دو تو اسے لکھ لو۔

اے ایمان والو! اگر تم نے اس کتاب

سے ایک گروہ کا کہا، مانا تو...

اے ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو  
جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

اے ایمان والو! اپنے سامنے شکریہ  
پڑھو۔

اے ایمان والو! دگنا چوگنا سود مت کھاؤ

اے ایمان والو! اگر تم نے کفار کا کہا  
مانا تو وہ تمہیں بھیٹکا دیں گے۔

اے ایمان والو! کفار کی طرح مت  
بنو۔

اے ایمان والو! صبر کرو۔ جبر کی تعین  
کرو۔ اور جہاد کے لیے تیار ہو جاؤ۔

اے ایمان والو! غمخواروں کے جبراً وارث  
نہ بنو۔

اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال  
حرام ذرائع سے مت کھاؤ۔

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی  
اطاعت کرو۔

اے ایمان والو! اپنے ہتھیار اٹھاؤ

۱۳۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا  
اللہ حق تقاہ (۱۰۲)

۱۴۔ یا ایہا الذین آمنوا لاتخذوا  
بطانۃ من دوفکم (۱۱۸)

۱۵۔ یا ایہا الذین آمنوا لانا کلوا  
الربا اضعافاً مضاعفة (۱۳۰)

۱۶۔ یا ایہا الذین آمنوا ان  
تطیعوا الذین کفروا ینذروکم (۱۴۱)

۱۷۔ یا ایہا الذین آمنوا لاتکفروا  
کالذین کفروا (۱۵۶)

۱۸۔ یا ایہا الذین آمنوا اصبروا  
وصابرینا ورا بطوا۔ (۲۰۰)

## سورة النساء

۱۹۔ یا ایہا الذین آمنوا لایحِل  
لکم ان ترثوا النساء کرباً (۱۹)

۲۰۔ یا ایہا الذین آمنوا لا  
تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (۲۹)

۲۱۔ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا  
اللہ واطیعوا الرسول (۵۹)

۲۲۔ یا ایہا الذین آمنوا خذوا حذرکم



خافقرو اثبات (۴۱)

۲۳۔ یا ایہا الذین آمنوا إذا

ضرب یحییٰ سبیل اللہ فبیّنوا (۹۴)

۲۴۔ یا ایہا الذین آمنوا کوفوا

قوا میں بالقسط شہداء اللہ (۱۳۵)

۲۵۔ یا ایہا الذین آمنوا امنوا باللہ

و رسولہ (۱۳۶)

۲۶۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا

الکافرین اولیاء (۱۴۲)

سُورَةُ الْمَائِدَةِ :

۲۷۔ یا ایہا الذین آمنوا و کفوا

بالعقود (۱)

۲۸۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تحلوا

شعائر اللہ (۲)

۲۹۔ یا ایہا الذین آمنوا إذا قُضِیَ

إلی الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَکُمْ (۶)

۳۰۔ یا ایہا الذین آمنوا کوفوا

قوا میں اللہ شہداء بالقسط (۸)

۳۱۔ یا ایہا الذین آمنوا اذکروا

نعمۃ اللہ علیکم (۱۱)

اور ثابت قدم ہو کر چلو۔

اے ایمان والو! جب راہ خدا میں جہاد

کے لیے جاؤ تو دیکھ کر غیب۔

اے ایمان والو! عادل بنو اور

اللہ کی گواہی دو۔

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے

رسول پر ایمان لاؤ۔

اے ایمان والو! کفار کو

دوست نہ بناؤ۔

اے ایمان والو!

کیا گیس و عہدہ پورا کیا کرو۔

اے ایمان والو! شعائر اللہ کی

عزت پامال نہ کرو۔

اے ایمان والو! جب نماز کے لیے

کھڑے ہو جاؤ تو اپنا منہ دھو لو۔

اے ایمان والو! اللہ کے بے اسٹھوار

حکمت سے گواہی دو۔

اے ایمان والو! نعمت خدا کو

یاد رکھو۔

۲۱- یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ

وابتغوا الیہ الوسیلۃ (۳۵)

۲۲- یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا

الیہود والنصارى اولیاء (۵۱)

۲۳- یا ایہا الذین آمنوا من یرید

منکم عن دینہ (۵۲)

۲۴- یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا

الذین تخذوا دینکم ہنرا (۵۳)

۲۵- یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا

حلیبات مآحل اللہ لکم (۵۴)

۲۶- یا ایہا الذین آمنوا انما

الخمر والمیسر والنصاب والاولام

رجس (۹۰)

۲۷- یا ایہا الذین آمنوا لیبلونکم

اللہ بشتی من الصید (۹۲)

۲۸- یا ایہا الذین آمنوا لا تقتلوا

الصید وانتم حرمة (۹۵)

۲۹- یا ایہا الذین آمنوا لا تسوا

عن اشیاء (۱۰۱)

۳۰- یا ایہا الذین آمنوا علیکم

اے ایمان والو! متقی بنو اور ہر گاہ

خالق میں وسیلہ لاؤ۔

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست

نہ بناؤ۔

اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے

دین سے مرتد ہو گیا۔

اے ایمان والو! ان لوگوں کو دوست نہ

بناؤ جو تمہارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں

حلال کی ہیں انہیں حرام مت کرو۔

اے ایمان والو! شراب، جوا، قمار

اور غلام باہمی حرام ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ تمہیں شکار کے

معاوضہ میں کچھ آزمائے گا۔

اے ایمان والو! بحالت احرام شکار

نہ کرو۔

اے ایمان والو! ایسی باتوں کا سوال

نہ کرو۔

اے ایمان والو! اپنا خیال رکھو

انفسکم لا یضرکم من ضلّ (۱۰۵)

۴۲- یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا شَهِادَةُ

بَیِّنُکُمْ اِذَا حَضَرَ لَکُمُ الْمَوْتُ (۱۰۶)

سُورَةُ الْاَنْفَالِ:

۴۳- یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اِذَا الْقِیَمَةُ

الَّذِینَ کَفَرُوا نَحْفًا (۱۰۷)

۴۴- یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اطِيعُوا

اِلٰهَکُمْ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا سُلُوکَ

۴۵- یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اسْتَجِیْبُوا

لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ اِذَا دَعَاکُمْ (۲۳۱)

۴۶- یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا

اِلٰهَکُمْ وَالرَّسُولَ (۲۴۱)

۴۷- یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اِنْ تَنَقَّوْا

اِلٰهَکُمْ یَجْعَلْ لَکُمْ فِرْقَانًا (۲۹۱)

۴۸- یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا

اِذَا نَقِیْتُمْ فِتْنَةً فَاتَّبِعُوا (۲۵)

سُورَةُ التَّوْبَةِ:

۴۹- یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

اِبَادَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَاءَ (۲۳)

۵۰- یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اِذَا مَا

گمراہوں کی گمراہی تمہیں ضرر نہ ہے گی۔

اے ایمان والو! دیم مرگ ایک دوسرے

کی وصیت کے گواہ بنو۔

اے ایمان والو! جب کفار سے جنگ

میں ملاقات کرو۔

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت

کرو اور پشت نہ دکھاؤ۔

اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ اور اس کا

رسول بلائیں تو نیکش کہو۔

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی

خیانت نہ کرو۔

اے ایمان والو! اگر اللہ سے ڈرو تو

تمہارے لیے فرقان نور کر دے گا۔

اے ایمان والو! جب میدان جنگ میں

جھاؤ تو ثابت قدم رہو۔

اے ایمان والو! اپنے اباؤ اور بھائیوں

کو دوست نہ بناؤ۔

اے ایمان والو! مشرک نجس ہیں۔



المشركون نجس (۲۸)

۵۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْكَرُوا  
مِنَ الْأَسْبَابِ وَالرَّهْبَانِ (۳۲)

۵۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ  
إِذَا قِيلَ لَكُمْ اتَّقُوا (۳۸)

۵۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا  
اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (۱۱۹)

۵۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا  
الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ (۱۲۳)

سُورَةُ الْحَجِّ

۵۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا  
وَأَسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ (۴۴)

سُورَةُ النُّورِ

۵۶۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا  
خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ (۱۱)

۵۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا  
بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ (۲۴)

۵۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
لَيْسَ أَذْنَكُمْ الَّذِينَ يَمْلِكُ أَيْمَانَكُمْ (۵۸)

اے ایمان والو! اکثر راہب اور پادری

.....

اے ایمان والو! جب تمہیں جنگ میں جانے  
کو کہا جاتا ہے تو تمہیں کیا ہو جاتا ہے۔

اے ایمان والو! امتی بنو اور صادقین  
کے ساتھ رہو۔

اے ایمان والو! اپنے حکمران کفار کے  
بجٹ کرو۔

اے ایمان والو! رکوع کرو سجدہ کرو  
اور اپنے اللہ کی عبادت کرو۔

اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم  
کی پیروی نہ کرو۔

اے ایمان والو! اپنے گھر کے علاوہ  
کسی اور کے گھر میں داخل نہ ہو جاؤ۔

اے ایمان والو! تمہارے فدا مومن کو  
تم سے اجازت لینا چاہیے۔

## سُورَةُ الْأَحْزَابِ:

۵۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا

نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ (۹۱)

۶۰۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا

اللَّهُ ذَكَرَكُمْ كَثِيرًا (۱۲۱)

۶۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ

الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ (۴۹)

۶۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا

بِیُوتِ النَّبِيِّ (۵۳)

۶۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (۵۶)

۶۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكْفُرُوا

كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ (۶۱)

۶۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (۷۰)

## سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

۱۔ اے ایمان والو! اگر اللہ کی مدد کرو گے

تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

۲۔ اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی

اطاعت کرو۔

۶۶۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْتُمْ

تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ (۷۱)

۶۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا

اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ (۷۳)

## سُورَةُ الْحَجَرَاتِ:

۶۸- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا

بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (۱)

۶۹- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ لَا تَقْرَأُوا

اصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (۲)

۷۰- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ

فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا (۳)

۷۱- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا

قَوْمَ مِنْ قَوْمٍ (۴)

۷۲- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا

كَثِيرًا مِمَّنْ ظَلَمَ

سُورَةُ الْحَكِيمَةِ:

۷۳- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ (۵)

سُورَةُ مُحَمَّدٍ:

۷۴- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَثَمِ (۶)

۷۵- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ

لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا (۷)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے

سامنے پیش قدمی نہ کرو۔

اے ایمان والو! اپنی آواز بھئی کی آواز کے

بلند نہ کرو۔

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق کوئی افساد

دے تو اس کی چھان بین کرو۔

اے ایمان والو! کسی ایک قبیلہ سے مذمت

نہیں کرنا چاہیئے۔

اے ایمان والو! گمان سے بچا کرو۔

اے ایمان والو! متقی بنو اور رسول

پر ایمان لاؤ۔

اے ایمان والو! اگر سرگوشی کرو کرو تو

بری باتوں کی سرگوشی نہ کیا کرو۔

اے ایمان والو! جب تمہیں محفل میں جگہ

دینے کو کہا جائے تو جگہ دیا کرو۔



۷۶۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدُوا (۱۲)

سُورَةُ الْحَشْرِ:

۷۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

اللَّهَ وَلْيَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدَاةٍ

سُورَةُ الْمُتَحَفَّةِ:

۷۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (۱)

۷۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ

الْمُؤْمِنَاتُ مَهَاجِرَاتٍ فَاِمْتَحِنُونَّ (۲)

۸۰۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا

قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ (۱۳)

سُورَةُ الصَّفِّ:

۸۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ

تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۷)

۸۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ

أَدْلَكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ

عَذَابِ أَلِيمٍ (۱۰)

۸۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا

أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ (۳)

اے ایمان والو! جب میرے رسول سے

تنہائی میں مسئلہ پوچھو تو بددو۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور

تمہیں دیکھنا چاہیے کہ کل کیلئے کیا کر رہا ہو۔

اے ایمان والو! ایسے اور اپنے

دشمن کو دوست نہ بناؤ۔

اے ایمان والو! اگر مومن عورتیں ہجرت

کر کے آئیں تو پہلے انہیں آزادو۔

اے ایمان والو! ایسے لوگوں کو دوستی

نہ رکھو جن پر اللہ ناراض ہے۔

اے ایمان والو! وہ بات کیوں کرتے

ہو جس پر عمل نہیں کرتے۔

اے ایمان والو! کیا تمہیں ایسی تجارت

بتاؤں جو تمہیں عذاب سے نجات دے۔

اے ایمان والو! اس طرح اللہ کے مددگار

بنو جس طرح حضرت عیسیٰ نے کہا تھا۔

## سُورَةُ الْاِنْفَالِ

۸۴- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُودِي

بِالْمُضِلَّةِ مِنَ الرِّجَالِ فَاسْمَعُوا

إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ (۹۱)

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ

۸۵- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا

أَمْوَالَكُمْ وَلَا أَوْلَادَكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ (۹۲)

سُورَةُ الْمُغَابِنِ

۸۶- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن مِّنْ

أَرْوَاحٍ مِّمَّنْ يَمُوتُ بَعْضُهُمْ أَلَمَّا بِبَعْضٍ يَخْتَلِفُ أَعْيُنُ النَّاسِ فِيهِ

سُورَةُ الشَّحْرِ

۸۷- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ

وَالهَيْكَلُ نَارًا وَقَدْ هَمَّ النَّاسُ بِالْحِجَابِ

(۹۳)

۸۸- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا (۹۴)

اسے ایمان والو! جب جمعہ کے دن لوگوں  
ہو تو ذکر خدا کے لیے دوڑ کر آؤ۔اسے ایمان والو! تمہیں اولاد اور دولت  
ذکر خدا سے غافل نہ کرے۔اسے ایمان والو! تمہاری بیویاں اور  
تمہاری اولاد تمہاری دشمن ہیں۔اسے ایمان والو! اپنے کو اور اپنے  
اہل کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ  
اور پتھر ہوں گے۔اسے ایمان والو! اللہ کا بارگاہ میں  
توبہ نصوح کرو۔جب تجھ سے کفار نے مل کر کیا ہو تو  
تبلیغ سے روک دیں۔ یا قتل کر دیں  
یا مالک بد کر دیں اللہ نے اپنی تدبیر کی۹- إِذْ يَمُوتُ بَعْضُهُمْ أَلَمَّا بِبَعْضٍ يَخْتَلِفُ أَعْيُنُ النَّاسِ فِيهِ  
وَيَعْمَلُونَ لِمَا يُهْتَمُّ بِهَا لِيُقْتَلُوا أَوْ لِيُؤْخَذُوا أَوْ لِيُؤْتُوا  
وَيَمُوتُوا وَبِمَكَرٍ مِنْ رَبِّكَ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (انفال: ۳۰) | اور اللہ بہترین مکر ہے۔

- شواہد التزئیل ج ۲ ص ۲۱ میں علامہ حکانی نے حسین بن محمد بن ثقفی کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت کاشان نزدلیوں ہے کہ۔ ایک رات قریش نے مکہ میں مشورہ کیا
- بعض نے مشورہ دیا کہ جب صبح کو محمد باہر نکلے تو اسے گرفتار کر کے باندھ رکھو۔
- بعض نے مشورہ دیا کہ اسے قتل کر دو۔
- بعض نے مشورہ دیا کہ اسے ملک بدر کر دو۔

ذاتِ احدیت نے آنحضرتؐ کو اس مشورہ کی اطلاع دی۔ چنانچہ حکمِ الہی سے آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سلا یا اور خود بیرونِ مکہ قشر لیتے گئے۔ کفار تمام رات حضرت علیؑ کو آنحضرتؐ سمجھ کر نگرانی کرتے رہے۔ ہنگامِ صبح تمام کفار آگے بڑھے جب انہوں نے حضرت علیؑ کو دیکھا تو رک گئے اور پوچھا۔

محمدؐ کہاں ہے؟ حضرت علیؑ نے جواب دیا۔ کیا تم لوگ محمدؐ کو میرے سوا کس کے لئے گئے تھے؟

اس کے بعد وہ آپ کے نقشِ قدم کی تلاش میں باہر چلے گئے۔

- ۱۰۔ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ هٰذِهِ اَهْوَاۤى حَقٍّ مِنْ عِنْدِكَ فَاهْبِطْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوْ اٰتِنَا بَعْدَ اٰیِبِ الْاٰیِسِّ (انفال: ۳۲)
- جب ان لوگوں نے کہا کہ۔ اے اللہ!
- اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم
- پر آسمان سے سنگباری کر یا عذابِ الیم بھیج

ماذانی التاریخ ج ۲ ص ۲۱ میں علامہ قیس کے ذریعہ ابو عبیدہ مروی متونی ۲۳۳ھ کی تفسیر غریب القرآن سے روایت کی ہے کہ:



جب نبی کو نین نے حکم خدا سے مقام غدیر خم پر حضرت علی کے حق میں اعلانِ منق  
لست نولاء کیا تو یہ اطلاع جابر بن نفیر ابن عارض ابن کلدہ عبدی کو ملی تو وہ مدینہ آیا اور کہا  
اے محمد! تو نے ہمیں ایک خدا کی پرستش کا کہا۔ اپنی رسالت منوال۔ نماز۔ روزہ  
زکوٰۃ۔ خمس اور جہاد کو کہا۔ لیکن تو نے اس پر اکتفا نہ کیا۔ اب تو نے اپنے آخری  
دنوں میں اپنے چچا زاد کو بھی ہمارے سروں پر بٹھا دیا ہے۔ کیا یہ تو نے اپنی طرف  
کے کیا ہے یا اللہ کی طرف سے؟

آپ نے فرمایا جس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسکی قسم! اللہ کی طرف سے ہے۔  
جابر اٹھا اور کہنے لگا۔ اے اللہ جو کچھ محمد کہہ رہا ہے اگر حق ہے ہمارے اوپر  
آسمان سے پتھر برسا یا عذاب الیم دے۔

ابھی تک مسجد سے باہر نہیں نکلا تھا کہ آسمان سے ایک پتھر آیا جو سر پر پڑا اور نیچے  
کے نکل گیا۔

یہ روایت علما نے اہل سنت کے صف اول کے محدثین سے علماء نے بھی نقل  
کی ہے مثلاً فرائد السمتین کے تیرہویں باب میں علامہ حموی نے الفصول المہمہ ص ۳۲  
پر علامہ ابن صباغ نے اور نور الابصار ص ۱۷ پر علامہ شلبینی وغیرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے

۱۱۔ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ  
وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ  
لِيُعَذِّبَهُمْ وَلَهُمْ يَسْعَىٰ غُفْرَانٌ

(انفال: ۳۳)

علاوہ کہ جب تک تو ان کے درمیان  
ہے اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا اور  
نہ ہی اللہ انہیں اس وقت تک معذب  
کرے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے۔

○ ینابیح المودہ ص ۲۹ میں علامہ قندوزی نے ابن حجر نے صواعق محرقة میں اور علامہ

کشفی نے سابق مرقنویہ میں آنحضور سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اس آیت سے مراد محمد اور آل محمد دونوں ہیں کیونکہ سرورِ انبیاء نے ایک مقام پر فرمایا ہے۔  
تارے اہل آسمان کے لیے اور میرے اہل بیت اہل ارض کے لیے امان ہیں۔

۱۲۔ مَا كُنَّا أَوْلَىٰ أَحَدٍ  
إِنَّا أَوْلَىٰ آلِ اللَّهِ إِلَّا الْمُتَّقُونَ (انفال: ۷۴)  
وہ لوگ اولیاء اللہ نہ تھے بلکہ متقی اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۲ پر علامہ حکانی نے عقیل بن حسین کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے اس آیت میں جن لوگوں سے ولایت کی نفی کی گئی ہے وہ کفار و کفر ہیں اور جن لوگوں کو متقی کہا گیا ہے وہ صلح عہدہ عقیل بن حسین ہیں۔

۱۳۔ اَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ  
وَأَنَّ السَّبِيلَ (انفال: ۴۱)  
یقین رکھو! جب کبھی تمہیں تجارت کسب و جنگ سے مال ہاتھ آئے تو اس کا ۱/۵ اللہ اس کے رسول و ذی القربی و یتامی و مسکین اور مسافروں کا حصہ ہوگا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۲ میں علامہ حکانی نے ابو عبد اللہ شیرازی کے ذریعہ حضرت صل سے روایت کی ہے کہ یہ آیت صرف اور صرف آل محمد کے حق میں ہے۔  
یونکہ اللہ نے ہمیں صدقہ جو مال کا میل کچیل ہوتا ہے سے محفوظ رکھا ہے اس لیے اس کے عوض غنم ہمارا حصہ مقرر فرمایا ہے۔

شواہد التنزیل ص ۱۲ پر علامہ حکانی نے ابداہیم ابن اسحاق کے ذریعہ مجاہد سے روایت کی ہے کہ ذو القربی سے مراد آنحضور کے دو اقربا ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

جامع البیان فی تفسیر قرآن سورۃ انفال میں علامہ طبری نے ابن دمی نے علی ابن حسین روایت کی ہے کہ آپ نے شام کے آدمی کو کہا کہ کیا تو نے قرآن میں مذکورہ بالا آیت پڑھی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا ہم وہی ہیں۔ شامی نے فرمایا کیا آپ واقعتاً وہی ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

جامع البیان ہی میں علامہ طبرانی نے دوسرے مقام پر منہال ابن عمرو نے عبد اللہ ابن محمد ابن علی اور علی ابن حسین سے خمس کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔

یہ ہمارا حق ہے۔  
منہال کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ آیت میں میت مٹی اور مسکین کا ذکر بھی ہے؟  
آپ نے فرمایا۔ یہ آل محمد کے کیا مٹی اور مسکین ہیں۔

تفسیر قاسمی ج ۸ ص ۲۰۱ پر علامہ جمال الدین قاسمی نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ تمام علما ائمہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ذی القربی سے مراد آل محمد ہیں۔

تفسیر التحریر والتنویر ج ۲ ص ۱۹ پر علامہ محمد طاہر ابن عاشور نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

ذو القربی پر الف لام مضاف الیہ کے عزم ہے۔ یعنی ذو قربا الرسول۔ اور آل محمد پر اللہ کی عنایت خاصہ ہے۔ چونکہ ذات اعدیت نے آل محمد کے لیے صدقہ حرام کیا ہے اس سے اس کے عوض اللہ نے اپنے مال سے آل محمد کو نوازا ہے۔

تفسیر منار ج ۱ ص ۱۸ ص ۱۹ میں مصنف نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ذو القربی کو اللہ نے اس مال سے مخصوص فرمایا ہے۔ کیونکہ حمایت اسلام میں ان سے بڑھ کر کسی میں حیت نہ تھی۔ چونکہ ان میں دینی حیت کے ساتھ ساتھ نسبی حیت بھی



تھی۔ اور انکی نگاہ میں ان کا فخر و شرف ابن محمد کی سر بلندی ہی میں تھا اس لیے آل محمد نے دین کے لیے سب کچھ قربان کر دیا۔

علاوہ ازیں ذاتِ احدیت نے اپنے مال سے آل محمد کا خمس مقرر کر کے آل محمد کی دینی اور نبی حیت کی بھی حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ اگر علماء اور قراء کی عظمت اسی میں ہے کہ ملت مسلمہ ان کا ہر قسم کا احترام کرے تو آل محمد اپنی دینی اور نبی حیت کی بدولت اسکی عظمت اور احترام کے بدلہ اولیٰ سرا و اولیٰ وار و حق دار ہیں۔

ان تمام باتوں کے علاوہ امام زین العابدین سے روایت بھی ہے کہ خمس ہمارا مخصوص حصہ ہے۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ آیت میں تیالیٰ۔ مساکین۔ اور مسافرن کا تذکرہ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ یہ ہمارے تیالیٰ۔ ہمارے مساکین اور ہمارے مسافرن ہیں اور کوئی مسافر محاصرہ علامہ عبد الکریم خطیب نے اپنی تفسیر التفسیر القرآنی للقرآن ج ۵ ص ۶۱ میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

غنائم کی مذکورہ اقسام میں سے خمس پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ایک حصہ اللہ کا، جو حصہ اللہ کا ہے۔ وہ رسول اکرم کا ہے اور ایک حصہ آنحضور کے ذوالقربیٰ تیالیٰ اور مساکین کا ہے۔

○ علامہ غزالی نے احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۴ پر لکھا ہے کہ

سرور انبیاء نے فرمایا ہے۔ آل محمد کے لیے صدقہ حرام ہے کیونکہ صدقہ مال کی میل کھیل ہوتا ہے۔

مسند حنبل میں امام حنبل نے لکھا ہے کہ:

نجدہ حروری نے ابن عباس سے ذی القرنی کے حصہ کے متعلق سوال کیا تو

ابن عباس نے کہا۔

غص ہمارا حق ہے۔ ہم اقربائے رسول ہیں۔ جو حصہ اللہ کا ہے وہ سردارِ انبیاء کا ہے۔ علامہ ذہبی نے تفسیر کثافت میں اسی آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ

غص کے چھ حصے ہیں۔ اللہ کا ایک حصہ۔ نبی کو تین کے دو حصے۔ اور تین حصے آیت میں بتائے گئے۔ ذوالقرنی۔ یتامیٰ اور مسکین آلِ محمد کے ہیں۔

۱۴۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاغْلِبُوا  
(الفال ۷۵)

اے ایمان والو! جنگ میں ثابت قدم رہا کرو۔

○ ذوالابصار ص ۸ پر علامہ شبلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔  
قرآن میں جس آیت کا آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے علی اس کا امیر ہے  
○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۵۲ / ص ۲۵۳ پر علامہ حسانی نے حسین بن احمد کے ذریعہ حکم ابن عیینہ سے روایت کی ہے کہ۔ جنگ خنین میں چار افراد ایسے تھے جن کے ثابت قدم رہنے اور نہ بھاگنے کا یقین ہے۔ اور علی بن ابرہہ اب ان میں سے ایک تھا۔ مولف، حکم ابن عیینہ نے جنگ خنین میں حضرت علی کی ثابت قدمی کا بالخصوص تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ اس جنگ میں کوئی بھی باقی نہ بچا تھا۔ آنحضرتؐ بلائے بھی رہے لیکن صحابہ پہاڑ پر دوڑ دوڑ کر پہاڑ پر چڑھتے گئے۔

۱۵۔ إِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ

اگر یہ لوگ تجھے دھوکا دینا چاہتے ہیں

فَإِنْ حَبَّكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي | تو مجھے اللہ کافی ہے اللہ ہی نے تو تیری  
أَيَّدَكَ بِتُصَّةٍ وَبِالْمُؤْمِنِينَ (انفال ۷۳) | اپنی نصرت اور مومنین سے تائید کی ہے۔

غایۃ المرام ص ۴۲ میں علامہ بھرائی نے حافظ ابو نعیم کی علیہ الاولیاء سے ابو ہریرہ کے  
روایت کی ہے کہ عرش پر رکھا ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَمُحَمَّدٌ  
عَبْدِي وَرَسُولِي أَيْدَتْهُ بَعْلِي۔ اللہ نے جنگِ حنین میں مذکورہ آیت نازل کی تھی اور  
انفال ۷۳ میں مومنین سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

غایۃ المرام ص ۴۳ میں علامہ بھرائی نے قدرے اختلاف کے ساتھ یہی روایت  
وسیلۃ المجتہدین سے بھی نقل کی ہے۔  
ینابیح المودہ ص ۹۷ پر علامہ قسطلانی نے علامہ طبری کی ذخائر العقبیٰ سے ابو النخعیس کے  
ذریعہ روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے  
شب معراج میں نے عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوا دیکھا۔ محمد رسول اللہؐ ایدۃ بعلی نصرہ بہ

۱۶۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَبِّبْ | اے نبی تجھے اللہ اور تیری اتباع  
اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ | کرنے والے مومنین ہی کافی ہیں۔  
(انفال ۷۴)

مناقب بغدادی ص ۱۸۶ پر علامہ خلیل بغدادی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے  
کہ مذکورہ آیت کا مصداق حضرت علیؑ ہیں۔

۱۷۔ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدِ وَهَابِ جُرْ | جو لوگ ایمان لائے۔ ہجرت کی اور تمہارے  
وَجَاهِدُوا مَعَكُمْ فَانْصَرَفُوا | ساتھ شریک جہاد رہے یہ تم سے ہیں



وَسَنُكْمِّرُكُمْ وَأُولَ الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ  
 أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ  
 اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (انفال: ۷۵)

اولوالارحام بعض بعض سے کتاب خدا میں  
 اولیٰ ہیں اور ہر چیز کا عالم ہے۔

علامہ قرنہ مزی نے حافظ ابو بکر ابن مردویہ کی کتاب المناقب سے مذکورہ آیات کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت سے مراد علی ابن ابیطالب ہے۔  
 ثواب: — اگرچہ علامہ قرنہ مزی نے یہ روایت ایک اور آیت کے ذیل میں ابن مردویہ سے مذکور روایت کی ہے لیکن چونکہ دونوں آیات ہم معنی تھیں اس لیے ہم نے اس آیت کے ذیل میں اس روایت کو درج کر دیا ہے۔



—۹—

## سُورَةُ النُّوْرِ

اس سورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں اٹھارہ آیات ہیں۔

۱۔ وَاِذَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِي الْغَاسِقِ (۳)

۲۔ وَاِنْ نَكَثُوا اَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِي دِيْنِكُمْ (۱۲)

۳۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمْ اَعْلَمْ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ (۱۶)

۴۔ اُولَئِكَ جَبَلْتْ اَعْمَالَهُمْ فِي النَّارِ هُمْ خَالِدُوْنَ (۱۷)

۵۔ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَدِيْنَةِ (۱۹)

۶۔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۲۱)

عنده اَجْرٌ عَظِيْمٌ (۲۲-۲۰)

۷۔ ثُمَّ اَنْزَلَ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلَهٗ (۲۶)

۸۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَجِدَّ (۲۸)

۹۔ يَرْيَدُوْنَ اَنْ يَطْفِئُوْا فَوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَهِهِمْ وَيَاْبِىْ اللّٰهُ اَلَا اَنْ

يَسْتَمَّ فَوْرُهٗ (۳۲)

۱۰۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرَّهْبَانِ

لَيَكُوْنُوْنَ اَمْوَالُ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ (۳۴)

۱۱۔ اِنَّ عَدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اَشْهُرٌ مُّشْرُوعَةٌ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ (۳۶)

- ١٢ إِلَّا تَنْصُرْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ (٣٠)
- ١٣ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٣١)
- ١٤ يَحْلُمُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ (٣٢)
- ١٥ وَاسْتَكْبَرُوا بِالْأَقْلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ
- اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ (١٠٠)
- ١٦ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (١١٩)
- ١٧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ (١٢٣)





# سُورَةُ تَوْبَةٍ

۱۔ اِذَا كَانَ مِنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ  
إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحُجَّةِ الْأَكْبَرِ إِنَّ اللَّهَ  
بِرِجَالِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولِهِ

صحیح اکبر کے دن لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ  
اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہیں۔

جامع البیان فی تفسیر القرآن ج ۱۰ ص ۱۸۷ علامہ طبری نے اپنے سلسلہ سند سے زبیر بن  
سے روایت کی ہے کہ :

سُورَةُ بُرَاتِ نَازِلِ هُوَ ابُو بَكْرٍ كَتَبَ سُوْرَةَ كَلَّمَ لِي لَكْهُ بَحْبَا بَدِي حَضْرَتِ  
عَلِي كَرِهَ بَحْبَا حَضْرَتِ عَلِي لِي ابُو بَكْرٍ سُوْرَةَ بُرَاتِ عَلِي۔ ابُو بَكْرٍ وَاِلسَ آتَمَ اَوْدَ اَخْصُوْرَ  
پڑھا کہ کیا میرے متعلق کچھ نازل ہوا ہے؟  
آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ حکم یہ ہوا کہ سورہ بُرَات کی تیسرا میں خود کروں یا میرا بیت  
سے کوئی فرد کرے۔

صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۷۸ میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ :  
حَضْرَتِ عَلِي لِي قُرْبَانِي كَلَّمَ دِنَ مَقَامِ مَنِيْ پَر اَمْلَانِ بُرَاتِ كَلَّمَ۔ اور یہ بھی کہا کہ اس سال کے  
بعد کوئی مشرک بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی برہنہ طواف کر سکتا ہے۔  
تفسیر درمنثور۔ سورہ توبہ میں جلال الدین نے ابن ابی خاتم اور ابن ابی حاتم نے حکیم  
ابن حمیر سے روایت کی ہے کہ مجھے علی ابن حسین نے بتایا ہے کہ :  
حَضْرَتِ عَلِي كَرِهَ اَقْرَانِ مِيں اِيك نام موجود ہے جسے یہ لوگ نہیں جانتے :

میں نے پوچھا۔ وہ کون سا؟

آپ نے فرمایا کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی۔ حج اکبر کے دن اقدس اور رسول کی طین سے اعلان کیا جاتا ہے۔

بخدا علی ہی اذان ہے۔

تفسیر التحریر والتبیین ج ۱۰ ص ۱۰۱ پر علامہ محمد طاہر بن عاشور تیونسی نے لکھا ہے۔

صحاح بستہ کے مطابق یہ اعلان اس سال نازل ہوا جس سال ابوبکر امیرِ حج ہو کر گئے تھے۔ سرورِ کونین نے حضرت علی کو بعد میں بھیجا جس نے قربان کے دن مقام سنی پر جا کر سورۃ برأت کی تبلیغ کی۔

تفسیر قاسمی ج ۸ ص ۲۶۹ علامہ جمال الدین قاسمی نے لکھا ہے کہ ابن اسحق سے مروی ہے کہ جب سورۃ برأت نازل ہوئی تو صحابہ نے کہا کہ:

اس سورہ کی تبلیغ کے لیے تو ابوبکر کو بھیجا جائیگا۔

آپ نے فرمایا۔ حکم الہی کے مطابق سورۃ برأت کی تبلیغ میرے ابنِ امیت کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ پھر آپ نے حضرت علی کو بلایا اور فرمایا قربان کے دن مقام سنی پر یہ اعلان کر دو۔

تفسیر منارج ص ۱۰۱ پر اسی موضوع کی متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

نظم الدرر ج ۲۱ ص ۲۶۵ علامہ بہان الدین نے اسی عنوان کی کئی احادیث نقل کی ہیں۔

التفسیر القرآنی للقرآن کے مصنف نے ج ۵ ص ۶۹ پر مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

ابوبکر جتے ہوئے ابھی تک مدینہ کے راستے سے جدا ہی نہیں ہوا تھا کہ یہ آیات

نازل ہوئیں آنحضرت نے حضرت علی کو بھیجا کہ جا کر قربانی کے دن مقام سنی میں یہ اعلان کر دو۔  
 ۲- وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ  
 مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعْنَا فِي  
 دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوا أَلَمْ تَكُنْ مِنَ  
 الْيَاقِينِ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ يٰۤاَيُّهَا  
 الَّذِينَ آمَنُوا  
 اگر کچھ لوگ معاہدہ کے بعد اپنی قسم توڑ کر  
 دین میں طعنہ نہی کریں تو ایسے کفر کے  
 راہنماؤں سے جنگ کرو ان کی کوئی قسم  
 قسم نہیں تاکہ یہ لوگ اپنی سرکنتوں سے باز  
 آجائیں۔

(توبہ ۱۲۱)

## بیت علی توڑنے والے ہی ناکث ہیں

شواہد التنزیل جہاں ۱۲۱ میں علامہ سحالی نے محمد بن الفضل نے ابو عثمان مندی سے  
 روایت کی ہے کہ میں نے جنگ جمل میں حضرت علی کو دیکھا انہوں نے یہی آیت  
 تلاوت کی اور فرمایا

بخدا! جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے مصداق افراد سے آج سے قبل  
 کبھی جگہ نہیں رہی گئی۔

علامہ سحالی نے ایک اور روایت میں لکھا ہے کہ ہمیں عبدالرحمن بن جن نے بنی قیس کے  
 مؤذن ابو عثمان سے روایت کی ہے کہ:

میں پورا ایک برس حضرت علی کے ہر کام رہا۔ میں نے کبھی آپ سے نہ تو کسی شکوہ  
 سنا اور نہ کسی تعریف کی۔ البتہ جنگ جمل میں میں نے سنا آپ فرما رہے تھے۔

(علامہ اور ذہیر) دونوں کے معاہدہ میں میں معذور ہوں۔ ان لوگوں نے کسی جبر و کراہ کے  
 بغیر میری بیعت کی اور میری کسی غلطی کے بغیر بلا وجہ میری بیعت توڑ دی۔ بخدا جب سے  
 یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے مصداق افراد سے آج سے پہلے کبھی جگہ نہیں رہی  
 گئی۔



علامہ سکانی نے تیسری روایت علی ابن عباس کے ذریعہ زید بن وہب سے اور زید نے حذیفہ بیان سے نقل کی ہے کہ میں نے جناب حذیفہ سے جب جمل سے پہلے سنا تھا اس آیت کے مصداق افراد سے ابھی تک جگہ نہیں لڑی گئی۔

مؤلف: علامہ سکانی وغیرہ کی ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اذروئے قرآن حضرت علی کے مقابلہ میں جب جمل میں آنے والوں کے تین اوصاف کا بالخصوص بکثرت تذکرہ کیا گیا ہے۔

جب جمل والوں نے کئے گئے مسلمہ علفیہ معاہدے سے توڑ دیتے تھے۔  
جب جمل والے دین پر طنز کرتے تھے۔  
جب جمل والے کفر کے امام تھے۔

۳۰۔ اَوْ حَبِطَ اَنْ تَنْتَكُوا  
وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَا هَدُوْا  
مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ  
وَلَا رُسُلِهِمْ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْبَةً  
وَاللّٰهُ يَخْبِرُكُمْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ قوبہ: ۱۶

کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا اور تم میں سے ان لوگوں کو نہیں جانے جنہوں نے جہاد کیا ہے اور اللہ رسول اور مومنین کے کوئی فریب نہیں کیا، اللہ تعالیٰ تمہارے کردار سے باخبر ہے۔

غایۃ المرام ص ۲۱ / ص ۱۶ میں علامہ محمد بنی کے ذریعے سلیم ابن قیس ہمالی سے روایت کی ہے کہ :

نانہ عثمان میں صحابہ سجد نبوی میں بیٹھے تھے۔ علی اور فقہی مسائل کا تذکرہ ہوا۔ پھر قریش کی اسلامی سبقت اور ہجرت کا تذکرہ ہوا۔ دوسرے زیادہ افراد تھے۔

ہاجرین میں سے۔ حضرت علی۔ سعد بن ابی وقاص۔ عبدالرحمن ابن عوف۔ طلحہ بن عبید۔ مقداد۔ ابو ذر۔ ہاشم ابن عقبہ۔ عبداللہ ابن عمر۔ امام حسن۔ امام حسین۔ عبداللہ

ابن عباس - محمد بن ابوبکر اور عبداللہ ابن جعفر طیار اور

انصار میں سے۔ ابی بن کعب - زید ابن ثنیت۔ ابوالرب انصاری۔ ابوالہشیم بن تمیم  
محمد بن سلمہ۔ قیس بن سعد ابن عبادہ۔ جابر بن عبداللہ۔ انس ابن مالک۔ زید بن ارقم۔ عبداللہ  
ابن ابی اوفی۔ ابولیل۔ اور عبدالرحمن ابن ابولیل تھے۔

حضرت علی نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مذکورہ بالا  
آیت کب نازل ہوئی۔

جب صحابہؓ نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا تھا۔

یا رسول اللہ! کیا یہ آیت بالخصوص بعض مومنین کے لیے یا تمام مومنین بالعموم اس میں  
شامل ہیں؟

اللہ نے آنحضرت کو حکم دیا تھا کہ جس طرح نکوۃ نماز حج اور غنیمت پر میری ولایت  
کا کھلا اعلان کیا ہے اسی طرح اپنے بعد کے اولی الامر بھی تفصیل سے بتا دیتے۔

آپ کو یاد ہے۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ  
مجھے لوگوں کی طرف سے تکذیب کا خطرہ تھا۔ اور میں نے اللہ سے معذرت بھی کی ہے  
لیکن اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر تو نے ولایت علی کا اعلان نہ کیا تو میری رسالت کی تبلیغ بھی  
نہیں کی۔

پھر آپ نے الصلوٰۃ جامعہ کہہ کر تمام لوگوں کو جمع کیا تھا اور فرمایا تھا۔

اے لوگو! تم جانتے ہو کہ اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولیٰ اور ان اولی ہوں  
تمام نے ہاں یا رسول اللہ! کہہ کر اقرار کیا تھا، تمہیں یاد ہے اس کے بعد آنحضرت نے  
مجھے اٹھنے کا حکم دیا تھا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا منکنت مولیٰ فعلی مولیٰ  
اللہم والوالہ وعاہد من عاہدہ۔

مسلمانوں نے کھڑے ہو کر سوال کیا تھا۔ قبلہ یہ کسی قسم کی ولایت ہے ؟  
 آنحضورؐ نے فرمایا تھا۔ سلمان جیسی میری ولایت ہے۔ جس کا میں حاکم ہوں اس کا مل حاکم ہے  
 اس کے بعد تکمیل دین کی آیت نازل ہوئی تھی تمہیں یاد ہے اس کے بعد آنحضورؐ  
 بن مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر فرمایا تھا۔ میری نبوت اور دین خدا کی تکمیل ولایت علی ہے۔  
 تمہیں یاد ہے اس وقت ابوبکر اور عمرؓ نے اٹھ کر سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ کیا یہ آیت  
 بالخصوص علی کے حق میں ہے ؟

آپؐ نے فرمایا تھا۔ ہاں۔ علی اور اس کے بعد تاقیامت میرے اولیاء کے حق میں ہے۔  
 ان دونوں نے عرض کی تھی۔ ہمیں ان کے نام بتائیے۔  
 تمہیں یاد ہے آنحضورؐ نے فرمایا تھا۔

علیؓ میرا بھائی۔ میرا وزیر۔ میرا وارث۔ میرا وصی۔ میری امت میں میرا خلیفہ۔ اور میرے  
 بعد ہر مومن و مومنہ کا ولی ہے اس کے بعد میرا حسنؓ بیٹا۔ اور حسینؓ کے بعد اولاد حسینؓ میں  
 سے نہ ہونگے اور آپؐ نے ایک ایک کا نام بھی لیا تھا۔ آگے میں فرمایا تھا۔  
 قرآن ان کے ساتھ ہوگا۔ یہ قرآن کے ساتھ ہونگے اور میرے پاس مومن کو ترک  
 آنے تک قرآن اور یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

تمام نے کہا۔ آپؐ نے سچ کہا ہے۔ ہم نے آنحضورؐ سے سنا ہے اور ہم اس کو گواہ ہیں  
 ۴۔ اُولَٰئِكَ يَجْطِثُ اَعْمَالُهُمْ | ان کے اعمال ضبط کر لیے جائیں گے اور  
 وَفِي الْمَنَارِ هُمْ فِي خَالِدُونَ۔ قیامہ : ۱۷ | ہمیشہ جہنم میں ہوں گے۔

ماذانی التاریخ ج ۳ ص ۱۲۷ / ص ۱۲۸ میں علامہ قسبی نے علامہ طبری سے ان کے سلسلہ  
 سند سے زید ابن ارقم سے روایت کی ہے کہ :

جب آنحضورؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مقام غدیر خم پر اترے۔ چاشت کا وقت تھا



گرمی شدت کی تھی۔ آپ نے حکم دیا کہ تمام بھاریاں صاف کر دی جائیں۔ میدان صاف کیا گیا۔ پھر آپ نے صلوٰۃ الجامعہ کی نوا دی۔ ہم تمام جمع ہو گئے۔ آپ نے ایک فیضِ طبع خطبہ دیا۔ ولایتِ علی کا اعلان کیا۔ اور فرمایا۔

اے اللہ تو نے مجھے ولایتِ علی کی تسلیحِ سوچی میں نے ادا کر دی ہے۔ تو نے مجھے تکمیلِ دین کی سند بھی دیدی ہے۔ اے لوگو! جو شخص علی اور اولادِ علی سے تاقیامتِ ائمہ کی اقتدار نہیں کرے گا۔ ان کے اعمال ضبط کر لیے جائیں گے اور ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔

یا درکھو! اب میں جنت سے حدِ آدم کی وجہ سے نکال لایا تھا۔ تم علی اور اولادِ علی سے حد نہ کرنا ورنہ تمہارے اعمال ضبط اور قدم ڈنگا جائیں گے۔

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے والے اور مسجدِ حرام کی تعمیر کرنے والے کو اس شخص کے برابر سمجھ رکھا ہے جن نے راہِ خدا میں ایمان بٹھایا اور ایمان بالآخرۃ کے بعد جہاد کیا ہے جہاں کہ اللہ کے نزدیک ہرگز ایک جیسے نہیں ہیں لیکن اللہ ظالمین کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

۵- أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ  
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَكَفَّ  
رِيبَ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهِدَ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسُوْرُ أَنْ عِنْدَ اللَّهِ  
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

(توبہ: ۱۹)

غایۃ المرام ص ۲۶۲، پر علامہ بحرانی نے ابراہیم بن محمد حموی کے ذریعہ انش ابن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب عباس نے کہا۔ شبیہ میں تجھ سے اشرف ہوں کیونکہ میں رسولِ خدا کا چچا ہوں آنحضور کے باپ کا دمی اور حجاج بیت اللہ کا ساتھی ہوں۔ جناب شبیہ نے کہا۔ عباس جہاں تک اشرفیت کا تعلق ہے آپ میری برابر ہی نہیں

کر سکتے کیونکہ میں بیت اللہ کا اللہ کی طرف سے امین ہوں۔ میں بیت اللہ کا کلید بردار ہوں۔ اگر آپ مجھ سے اشرف ہوتے تو پھر جس طرح مجھے بیت اللہ کا امین اور کلید بردار بنایا گیا ہے اسی طرح میری جگہ آپ کو بنایا جاتا۔

ان دونوں میں یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ اتنے میں حضرت علی ابن ابی طالب تشریف لے آئے۔ عباس نے شبہ سے کہا

کیا تجھے علی کی ثالثی قبول ہے؟ شبہ نے کہا۔ مجھے قبول ہے

جناب عباس نے کہا۔ یا علی! شبہ کہتا ہے کہ چونکہ میں بیت اللہ کا امین اور کلید بردار ہوں اس لیے میں آپ سے افضل ہوں۔

حضرت علی نے عرض کیا۔ چھا جان! آپ نے نے کیا کہا ہے۔

جناب عباس نے کہا۔ میں نے اسے کہا ہے کہ میں رسول خدا کا چچا، رسول خدا کے باپ کا دمی اور حجاج بیت اللہ کا ساتھی ہوں اس لیے میں اشرف ہوں۔

حضرت علی نے شبہ سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں۔ شبہ نے کہا میں نے جناب عباس سے کہا ہے کہ اشرف میں ہوں اگر آپ اشرف ہوتے تو جس طرح مجھے بیت اللہ کا امین بنایا گیا ہے اسی طرح آپ کو بیت اللہ کا امین بنایا جاتا۔

حضرت علی نے کہا۔ میں ثالثی نہیں کرتا۔ بلکہ میں شرف میں اپنے کو آپ دونوں سے اشرف ثابت کرنے کا دعویٰ کرتا ہوں کیونکہ میں سب سے پہلے اللہ پر ایمان لایا ہوں۔

میں نے ہجرت کی ہے۔ اور دلو خدا میں جہاد کیا ہے لہذا میں آپ دونوں سے اشرف ہوں۔ چنانچہ آنحضور کی خدمت میں آئے۔ دونوں ہو کر بیٹھ گئے۔ ہر ایک نے اپنا اپنا

دعویٰ پیش کیا۔ آنحضور نے فرمایا۔ آپ حضرات کو صبر کرنا ہوگا جب تک اللہ اس سلسلہ میں کچھ نہیں فرمائے گا میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔



کچھ دیر بعد جبریل امین نے مذکورہ آیت کو پیش کی اور حضرت علی کے دعویٰ کی تصدیق کر دی کہ اللہ کی بارگاہ میں مومن اول، مجاہد اول اور ہاجر یعنی حضرت علی کعبہ کے کلید بردار اور ساقی حجاج دونوں سے اشراف و افضل ہے۔

○ نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۶۹ پر علامہ عبدالرحمن منوہی نے معمول سے لفظی اختلاف کے ساتھ ہی واقعہ لکھا ہے۔

○ علامہ سیوطی نے تفسیر جلالین ج ۱ ص ۱ کے حاشیہ پر یہی واقعہ اپنی کتاب باب القول "میں منج کیا ہے۔

○ تفسیر مدار ج ۱ ص ۲۷ پر فاضل ماسر علامہ رشید رضا نے یہی واقعہ لکھا ہے اور الفصول المہمہ کی مفصل اول علامہ ابن مبالغہ نے بھی یہی واقعہ لکھا ہے۔

جن لوگوں نے ایمان کا اعلان کیا ہجرت کی۔  
فی سبیل اللہ اپنے مال اور جان سے جہاد  
کیا یہ لوگ اللہ کے نزدیک عظیم تر مرتبہ  
کے مالک ہیں۔ یہی کامران ہیں۔ انہیں اللہ  
اپنی رحمت۔ اپنی رضا اور ایسی جنات کی  
بشارت دیتا ہے جن میں نہ ختم ہونیوالی  
نعمت ہوں گی یہ لوگ ہمیشہ وہیں رہیں گے  
اللہ کے ہاں اجر عظیم ہے۔

۴۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا  
وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ  
وَأَنْفُسِهِمْ أَكْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ  
اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ  
يَكْتَسِبُونَ لَهُمْ فِي جَنَّةٍ مِّنْهُ  
وَرِضْوَانٌ وَجَنَاتٌ لَّهُمْ فِيهَا  
نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ  
اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

(توبہ: ۲۰-۲۱)

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۶۱ / ۳۶۲ میں علامہ سکاکی نے تفسیر فرات سے نقل کیا ہے



کہ میں احمد ابن عیسیٰ ابن ہارون سے اپنے سلسلہ سند سے ابو زبیر سے اسے ہابرا بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ :

ایک دن آنحضرت کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ حضرت علی آگئے۔

جب آپ نے حضرت علی کو دیکھا تو فرمایا۔

میرا بھائی تمہارے پاس آیا ہے۔ پھر آپ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔  
مجھے اس کعبہ کی قسم ہے یہ شخص اور اس کے شیعہ ہی یوم قیامت فائز ہوں گے۔  
پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا۔

بخدا! یہ شخص از روئے ایمان تم سے اول ہے۔ امور خدا کے قیام میں تم سے مضبوط ہے۔ وعدہ الہیہ میں تم سے زیادہ وفا کرنا والا ہے۔ احکام خدا کا تم سے زیادہ قاضی ہے۔ تقسیم مال میں تم سے زیادہ برابر تقسیم کرنا والا ہے۔ رعیت کے حق میں تم سے زیادہ عادل ہے۔ اور ہر گاہ الہی میں تم سے زیادہ عظیم المرتبہ ہے۔ ثمرات جب نص قرآنی سے فائز وہی لوگ ہیں جو مومن اول، مہاجر اور مجاہد فی سبیل اللہ ہیں اور جب نص رسول سے یہ ثابت ہو گیا کہ علی مومن اول، علی مجاہد اول اور علی مہاجر افضل ہے تو از روئے نص علی ہی فائز ہے اور فائز علی ہے۔

کیونکہ نص رسول ارشاد الہی کی ترجمان ہوتی ہے اور ارشاد الہی نص رسول کی بنیاد ہوتا ہے۔

اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر اپنا  
اطمینان نازل کیا۔

۱۔ ثُمَّ أَفْوَیٰلَ اللّٰهِ سَکِیْنَتُہٗ  
عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(قوبہ : ۲۶)

شواہد التنزیل ج ۱، ص ۲۵۲ علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے محمد ابن عبد اللہ

سے محمد نے ضحاک ابن مزاحم سے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ:  
یہ آیت جنگ خنین میں آنحضرت کے گرد ثابت قدم رہ جانے والوں کے حق میں نازل  
ہوئی ہے جن میں سرفہرست حضرت علی تھے۔

۸۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا  
الشَّرِيعَةَ الْغَيْرَ وَلَا يَتَّبِعُوا  
الشَّجِيدَ الْحَرَامَ بَعْدَ مَا مَحَرَّ هَذَا۔  
(توبہ : ۳۸)

اے ایمان والو! شرک یقیناً نجس ہیں۔  
لہذا اس برس کے بعد مسجد حرام کے قریب  
نہ آئیں۔

شواہد التنزیل ح ۱ ص ۳ پر علامہ حکاکی نے جناب فضیلہ سے روایت کی ہے کہ:  
قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے وہاں اہل ایمان کا امیر اور رئیس مل جی۔

۹۔ يُكِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نَوْرَ  
اللَّهِ يَا قَوْمِمْ وَيَا بِلَى اللَّهِ إِلَّا أَن  
يَكْتُمَ نَوْرَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔  
(توبہ : ۳۱)

یہ لوگ نوبیذا کو اپنے پھونکوں سے  
بجھانا چاہتے ہیں لیکن اللہ نے اسے  
سکمل کرنے کا عہد کر رکھا ہے خواہ کافر  
ناپسند ہی کریں۔

یہابیہ المردہ ص ۱۱ علامہ سلیمان قندوزلی نے سیم ابن قیس ہلال سے روایت کی ہے  
کہ عثمان کے دور حکومت میں میں نے حضرت علی کو مسجد نبوی میں تشریف فرما دیکھا  
اور مہاجرین اور انصار بھی بیٹھے تھے۔ ہر ایک اپنے اپنے فضائل بیان کر رہا تھا مگر  
حضرت علی خاموش بیٹھے تھے۔

تمام مہاجرین و انصار نے حضرت علی سے کہا۔ آپ بھی کچھ فرمائیں۔

آپ نے فرمایا:

ہمارے لئے یہی شرف و فخر کیا کافی نہیں کہ اللہ نے ہمیں محمد صلیا علیہ وسلم بنیین عطا کر کے ہم پر احسان فرمایا۔ آپ میں سے کتنے افراد نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہوگا کہ:

میں اور میرے اہل بیت تخلیق آدم سے چودہ ہزار برس قبل اللہ کے ہاں بصورت نور اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے۔ تخلیق آدم کے بعد اللہ نے ہمارے نور کو جہین آدم میں ودیعت کر کے زمین پر بھیج دیا پھر اسی نور کو جہین نوح میں رکھا اور کشتی نوح کو نجات دی پھر اسی نور کو جہین ابراہیم میں رکھا۔ جس سے ابراہیم نے آتش نمرود سے نجات پائی۔ ازاں بعد اللہ اس نور کو اصحاب کریم سے ارحامِ مطہرہ میں منتقل کرتا رہا۔ اس نور کے حامل فرد نے مذکبھی بت پرستی کی اور مذکبھی اس نور کی امید ماں نے غلط کاری کا تصور تمام مہاجرین و انصار نے کیا۔ ہم نے آنحضرت سے سنا ہے۔

○ ینابیع المودہ ص ۱۱ پر علامہ سلیمان نے حضرت علی ابن حسین سے روایت کیا ہے کہ مذکورہ آیت میں نور سے مراد امام ہے۔

○ اغانی ج ۱ ص ۱۱۱ پر علامہ ابوالفرح اموی نے ابوالاسود و قول کا وہ خطبہ نقل کیا ہے جو اس نے حضرت علی کی شہادت کے بعد دیا تھا جس میں ابوالاسود نے امام کو نور سے تعبیر کیا ہے۔

اسے ایمان والو! عیسائی اور یہودی علماء کی اکثریت لوگوں کا مال غلط ذرائع سے کھاتے ہیں اور راہِ خدا سے

۱۰۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَعَلْنَا مِنْكُمْ آلِ إِبْرَاهِيمَ الْحَقَّ وَالْمُتَّبِعِينَ لِيَاكُونَ أَمْوَالُ النَّاسِ بِالْحَقِّ لَعَلَّكُمْ تُرْجَوْنَ



وَيَصْدُقُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

سے روکتے ہیں۔

(توبہ ۳۲۱)

بیابان المودہ ص ۲۸ پر علامہ سلیمان تندوڑی نے ابن حجر عسقلانی سے روایت کی ہے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے اس کا امیر علی ہے۔ اللہ نے قرآن میں متعدد مقامات پر صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن حضرت علی کا ذکر جہاں بھی فرمایا ہے اچھا ل سے کیا ہے۔

۱۱۔ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اَشْرَ عَشْرًا فِيْ كِتَابِ اللَّهِ حَرَّمَ خَلْقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ حِينَ

اس کے ہاں ارمن و سماء کی تخلیق کے وقت ہی سے مہینوں کی تعداد بارہ ہے

(توبہ ۳۶۱)

فتاویٰ المرام ص ۲۸ میں علامہ بھرائی نے اہل سنت و جماعت سے روایت کی ہے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ لوگو! یقین رکھو! اللہ کا ایک دروازہ ہے جو بھی اس سے داخل ہوگا۔ جہنم محفوظ رہے گا۔

لوگو! جو شخص میرے بعد میری اقتداء پر رہنا چاہتا ہے۔ وہ علی ابن ابیطالب اور اس کی ذریت سے ائمہ کی اقتداء کرے۔

جابر نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ قبلہ آپ کے بعد ائمہ کی تعداد کیا ہوگی۔

آپ نے فرمایا۔ جابر! تو نے یہ سوال کر کے گویا تمام کے تمام اسلام کا سوال کر لیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مذکورہ بالا آیت توبہ ۳۶۱ کی تلاوت فرمائی۔

۱۲۔ اَلَا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

قوبہ ۲۰۰

اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو کوئی فرق نہیں  
پڑے گا اللہ نے اسکی امداد کی ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۲۸ میں علامہ حنفی نے اپنے سلسلہ سند سے سید  
الکبریٰ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔

شب عراج میں نے عرش کے دائیں جانب کھنکھایا دیکھا،

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اِيْتَاءَهُ بَعْلِي وَنَصْرَهُ بِهِ۔

۱۳۔ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلًا  
جو لوگ رسول خدا کو اذیت دیتے ہیں ان کے  
لئے عذاب الیم ہوگا۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۹۴ علامہ بخاری نے سلسلات۔ اذاب بن ہوزی سے حضرت  
علیؑ کے ذریعہ آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ سے اپنی ریش مبارک کو ٹٹھی میں لیا ہوا  
نہا اور فرما رہے تھے۔

جس شخص نے میرے ایک بال کو اذیت دی۔ اس نے گویا اللہ تعالیٰ کو اذیت  
دی۔ اور جس نے اللہ کو اذیت دی۔ ارض و سماء کے تمام ملائکہ اس پر لعنت بھیجتے  
ہیں۔ اللہ نہ تو اس کا کوئی عطیہ قبول کرے گا اور نہ کوئی عبادت۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۹۵ میں ابن عساکر کی تاریخ دمشق سے روایت  
کی ہے کہ عمر ابن خطابؓ کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت علیؑ کے حق میں نازیبا الفاظ  
کہے۔ تو عمرؓ نے اسے کہا۔ کیا تو اس قبر کے ساکن محمد بن عبد اللہؐ کو پہچانتا ہے اور کیا علیؑ  
ابن ابیطالبؓ کو بھی پہچانتا ہے۔ اگر تو نے علیؑ کو اذیت دی تو اس قبر کا ساکن محمد بن عبد اللہؐ  
کو ناراض کرے گا۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۹۶ پر ابن بخاری کی کتاب المناقب سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرت کی خدمت میں تھا کہ حضرت علیؓ ناراضگی کی حالت میں تشریف لائے آنحضرت نے پوچھا۔ یا علی! کس بات پر ناراض ہیں؟  
حضرت علیؓ نے عرض کیا۔ قبلہ آپ کے دشمنہ داروں نے مجھے آپ کے سلسلہ میں ناراض کیا ہے۔

آنحضرت نے کھڑے ہو کر فرمایا

لوگو! جس نے علیؓ کو اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی۔ یاد رکھو عمل اذرتے ایمان تم سے اول۔ اور اذرتے عہود خدا تم سب سے زیادہ و فاکر نبوا الاکابر۔  
لوگو! یاد رکھو علیؓ کو اذیت دینے والے یوم حشر یہودی اور نصرانی محذور ہوگا۔  
جابر نے عرض کیا۔ قبلہ اگر ایک شخص آتش خدا کی لہر لہرائے اللہ و آتش خدا کی لہر لہرائے محمدؐ کہتے رسول اللہؐ پڑھ کر علیؓ کو اذیت دے تو؟

آپؐ نے فرمایا۔ اے جابر! یہ کلمہ پڑھ کر تو لوگ اپنی جان اور اپنے مال کا تحفظ کرتے ہیں۔ تاکہ ان کی جان محفوظ رہے اور ان کا مال لوٹ نہ لیا جائے۔

مترجم۔ گو یا توحید اور رسالت کی شہادت کا فائدہ صرف اور صرف دنیا میں ہے اور علیؓ پر ایمان اور ولایت علیؓ کی شہادت کا تعلق آخرت سے ہے۔

یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ حالانکہ انہوں نے کافرانہ کلمات کہے ہیں۔ اور اسلام کے بعد کفر اختیار کر چکے ہیں۔ ان لوگوں نے جو

۱۴۔ یَخْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهُمْ يَعْلَمُونَ  
وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ



اللَّهُ وَرَسُولِهِ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ  
 لَمْ يَكُنْ لَكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ وَإِنْ يَتُوكُوا  
 عَلَيْهِمْ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ  
 مِنْ قَلِيلٍ وَلَا نَصِيرَةٍ  
 (توبہ: ۷۴)

ارادہ کیا تھا اسے حاصل نہ کر سکے اور ان کا  
 یہ انتقام صرف اس لیے کہ اللہ اور رسول  
 نے اپنی عنایت سے انہیں دو تہمند بنا دیا ہے۔  
 اگر یہ لوگ توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا  
 اگر انہوں نے توبہ نہ کر لیا تو انہیں دنیا اور آخرت  
 میں عذاب الیم دیا جائے گا اور ان پر کوئی کھلائی نہ ہوگی

غایۃ الہرام ص ۲۹ پر علامہ بھرائی نے علامہ طبری کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے  
 قریش سے کچھ لوگوں نے قتل حضرت علی کا تحریری معاہدہ کیا جسے قریش کے امین ابو عبیدہ  
 کے پاس رکھا۔ جس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

تین آدمیوں نے جو سرگوشی بھی کی اور ان کے ساتھ چڑھتا تھا۔

آنحضور نے ابو عبیدہ سے وہ معاہدہ مانگا۔ ابو عبیدہ نے آپ کے سپرد کر دیا۔

انہوں نے قسم کھالی کہ ہم نے حضرت علی کے قتل کا ارادہ ہرگز نہ کیا تھا۔

ان کے جواب میں اللہ نے مذکورہ آیت توبہ میں نازل فرمائی۔

مہاجرین اور انصار میں سے وہ سابقین

اولین جنہوں نے شرافت مندی سے انکی

اتباع کی اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ

اللہ سے راضی ہوں گے اور اللہ نے

ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے جن

کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں یہ ہمیشہ رہیں

گے۔ اور یہی نوز عظیم ہے۔

۱۵۔ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ

اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

وَرَضُوا عَنْهُ وَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(توبہ: ۱۰۰)

شواہد تنزیل ج ۱ ص ۲۵ پر علامہ سکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی۔ علی ایمان باللہ اور ایمان بالرسول میں سابق الامت ہے۔ علی مصلی الیقینین ہے۔ علی نے دو مرتبہ بیعت کی۔ علی دونوں ہجرتوں میں شریک رہا۔ فضائل الخمس ج ۲ میں بحوالہ خصائص نسائی، عمرو بن عباد بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے۔

میں اللہ کا بندہ۔ رسول خدا کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں۔ میرے علاوہ جو بھی صدیق اکبر ہونیکا دعویٰ کرے گا جھوٹا ہوگا۔ میں نے تمام امت سے سات برس پہلے اعلانِ ایمان کیا۔ فضائل الخمس ج ۲ میں بحوالہ کامل جناب مزینہ سے مروی ہے کہ: آنحضرت نے حضرت علی کے ہاتھ سے پھر کر فرمایا۔ یہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا۔ یہی قیامت میں سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کرے گا یہی صدیق اکبر اور اس امت کا فادہ دار ہے۔

۱۴۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا | اے ایمان والو! متقی بنو اور

اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ | صدیقین کے ساتھ رہو۔

غایۃ المرام ص ۱۴ میں علامہ بحرانی نے مناقب بخارزمی سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ تو بہ نسبت اللہ سے مراد حضرت علی ہیں۔

صواعق محرقة ص ۹۲ پر علامہ ابن حجر نے یہی روایت نقل کی ہے کہ تو بہ نسبت اللہ میں صدیقین سے مراد حضرت علی تھے۔

کفایۃ الطالب ص ۱۱ پر علامہ کجی نے تو بہ نسبت اللہ کو حضرت علی کے حق میں بتایا ہے۔ مناقب بخارزمی ص ۱۵ میں علامہ خطیب بخارزمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے

کہ عبادِ حق سے مراد حضرت علی اور آپ کے ساتھی ہیں۔

- طرید السطین ص ۶۸ پر علامہ حموی نے ابن عباس سے یہی روایت نقل کی ہے۔
- الدمشق ص ۲۹ پر علامہ سیوطی نے قزوینی کی تفسیر میں یہی روایت لکھی ہے۔
- ینابیع المودہ ص ۱۱۸ پر علامہ قزوینی نے ابن عباس سے روایت کی ہے آیت میں حضرت علی کے ساتھ رہنے کا حکم ہے۔

علاوہ ازیں کراہی سنتِ عمرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہی لکھا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
مَاتُوا لِلَّهِ يُكْرَمَ مَنْ أَمَاتَ  
اے ایمان والو! ان کفار سے  
جگ کر دو جو تم سے جگ کریں۔  
(قوبکہ: ۱۱۳)

نور الابصار ص ۸۸ پر علامہ شبلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں کہیں - یا ایہا الذین آمنوا - آیا ہے اس سے مراد حضرت علی ہیں۔ اللہ  
نے قرآن میں تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے۔ اچھائی اور  
نوبی سے کیا ہے۔





—۱۰—

# سُورَةُ يُوسُفَ

اس سورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں نو آیات ہیں۔

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدْ وَصَدَّقَ عَنْدَ رَبِّهِمْ (۲)

۱  
۲ ان یبدؤ الخلق ثم یعیده (۳)

۳ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات یمدیهم ربهم بما ینتم (۹)

۴ واللہ یدعو الی داسر السلام (۲۵)

۵ افمن یمدی الی الحق الحق ان یتبع امن لا یمدی (۳۵)

۶ ویستبشرونک الحق هو قل ای و ربی انہ الحق (۵۳)

۷ قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلک فلیفرحوا (۶۲)

۸ الا ان اولیاء اللہ لا تخوف علیہم ولا هم یخزنون (۶۲)

۹ واوحینا الی موسیٰ واخیه ان تعبدوا لقومکما بمصر بیوتاً (۶۷)



# سُورَةُ يُوسُفَ

۱۔ بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ  
عِندَ صَدِّقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (یونس: ۱)

ابن ایمان کو بشارت دیکر کہ اللہ کے ہاں  
ان کی صداقت مسلم ہے۔

۲۔ إِنَّهُمْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ  
لِيُعَذِّبَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ۔  
(یونس: ۴)

اللہ ہی نے آغاز تخلیق کیا ہے اور پھر  
تخلیق سے دوبارہ واپس لائے گا تاکہ  
ابن ایمان اور مدد سے اعمال صالحہ کرنے  
والوں کو جزا دے۔

۳۔ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ  
بِأَيِّ مَنَاقِبٍ يُجِبُّونَ  
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (یونس: ۹)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے  
اللہ ان کے ایمان کے طفیل جنتِ نعیم  
میں بھیجے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

غایۃ المرام ص ۲۴ میں علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی سے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے اے علی۔ الذین اسناد عملوا الصالحات۔ سے تو اور تیرے شیعی مراد ہیں۔

۴۔ وَاللّٰهُ يَذْكُرُ اِلٰى دَارِ الْمَلٰٓئِكَةِ  
وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ  
مُّسْتَقِيْمٍ (یونس: ۲۵)

اللہ دارالسلام کی ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہے صراطِ مستقیم دکھاتا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۶ میں علامہ حکانی نے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ دارالسلام سے مراد جنت۔ اور صراطِ مستقیم سے مراد ولایت علی ابن ابیطالب ہے۔

۵۔ اَفَمَنْ يَهْدِي اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ  
اَنْ يُتَّبَعَ اَمَّنْ لَا يَهْدِي اِلَّا اَنْ يَضِلَّ  
فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ  
(یونس: ۳۵)

جو شخص تباہی کی دعوت دیتا ہے کیا وہ غالب اتباع ہے یا جو شخص صرف ہدایت لینے کی خاطر پیدا ہوا ہے وہ زیادہ قابلِ اتباع ہے؟ تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ تم کیسے الٹ فیصلے کر رہے ہو؟

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۵ میں علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ: کچھ لوگوں کا آپس میں تنازعہ تھا۔ آپ نے چند صحابہ کو انکا ثالث بنایا۔ لیکن نزاع کر نیوالوں نے اسے قبول نہ کیا۔ پھر آپ نے حضرت علی کو ثالث بنایا۔ جھگڑنے والے حضرت علی کی ثالثی اور فیصلہ پر خوش ہو گئے۔

اس پر چند منافقین نے ان لوگوں سے کہا کہ



بڑے گندے آدمی ہو۔ جب نبی نے فلاں فلاں کو ثالث بنایا تو تم نے انہیں قبول کیا اور علی کو ثالث مان لیا اس پر اللہ نے ان منافقین کی سرزنش فرمائی ہے کہ:

۴۔ یَسْتَبِينَكَ أَهْوَىٰ قُلُوبُ  
أَيِّ دَرَجَةٍ وَأَنفَلَقُوا مَا أُنْتُمْ  
بِعِبَادِنَا (یونس: ۵۳)

تجھے پوچھتے ہیں کہ کیا وہی حق ہے؟  
انہیں بتا دے۔ ہاں بخدا وہی حق ہے اور  
تم اُسے نچاؤ دکھا سکو گے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۶ پر علامہ حکانی نے امام صادق سے روایت کی ہے کہ  
اے محمد! مکہ والے تجھے پوچھتے ہیں کہ کیا علی ہی امام حق ہے؟  
انہیں میری قسم کھا کے بتا دے کہ۔ علی ہی امام حق ہے۔

۵۔ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ  
هَذَا لَكُمْ فَلَيْفَتَفَرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا  
يَكْمُلُونَ (یونس: ۵۸)

انہیں بتا دے۔ اللہ کے فضل اور  
اللہ کی رحمت ہے۔ اس پر انہیں خوش  
ہونا چاہیے کیونکہ وہ اپنے ذخیرہ کو مال بہتر ہے

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۶ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔  
فضل اللہ سے مراد آغضور ہیں اور  
برحمتہ سے مراد حضرت علی ہیں۔

۸۔ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَٰاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ  
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (یونس: ۶۲)

یقین رکھو اولیاء اللہ کے لیے کوئی خوف  
اور غم نہیں ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۶ میں علامہ حکانی سے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ

آنحضور نے فرمایا ہے اللہ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جن کی قیمت پر انبیاء و رسل کرتے ہیں۔ وہ ایسے افراد ہیں جن کے پاس نہ تو دنیاوی عزت ہے اور نہ مال و دولت ہے صرف رحمت خدا ان کے پاس ہے۔ جس دن تمام لوگ خوفزدہ ہونگے اس دن وہ خوفزدہ نہ ہوں گے۔ بھلا جانتے ہو وہ کون لوگ ہیں؟ ہم نے عرض کیا۔ قبلہ ہم نہیں جانتے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ علی، حمزہ، جعفر اور عقیل ہونگے اور یونسؑ انہی کے حق میں ہے۔

۹۔ اَوَحْيَا اِلٰى مُوسٰى وَاٰحِيَا  
اَنْ تَسْبُوْا اِلٰهَكُمْ كَمَا يَسْبُوْنَ  
وَاَجْعَلُوْا لِّسُوْفِكُمْ مَّقَابِلًا  
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ  
(یونس: ۹۷)

ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وہی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں اور گھرنیا کر واد اپنے گھروں کو قبلہ بنا کر نماز پڑھو۔ مؤمنین کو بشارت دی ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ۶۳ میں بحرانی نے علامہ ابن مخاضل کے سلسلہ سند سے حذیفہ بن اسید عنفاری سے روایت کی ہے کہ جب مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ آئے تو ان کے پاس رہنے کو مکان نہیں تھے۔ پنچ مسجد کے گرد صحابہ نے مکان تعمیر کر لیے اور تمام نے اپنے اپنے دروازے صحن مسجد میں کھول لیے۔

آنحضور نے ایک دن معاذ ابن جبل سے کہا کہ جا اور تمام صحابہ سے کہہ دے۔ اپنے اپنے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر کے گلی میں کھول لو۔ اور ہر حالت میں داخل مسجد نہ ہو کرو۔

معاذ نے ندا دی۔ اے ابوبکر حکیم رسول ہے کہ اپنا مسجد میں کھٹنے والا دروازہ بند کر دو اور اب ہر حالت میں مسجد میں نہ آیا کرو۔ ابوبکر نے کہا۔ سمعاً و طاعتاً۔ اس نے اپنا دروازہ بند کر دیا۔

پھر معاذ نے عمر کو پکار کر کہا کہ حکم رسول سے مسجد میں کھٹنے والا دروازہ بند کر دو۔ عمر نے کہا سمعاً و طاعتاً۔ البتہ میں چاہتا کہ میرے گھر سے ایک چھوٹی سی کھڑکی مسجد میں کھل رہے۔

معاذ نے عمر کی درخواست آنحضرت تک پہنچائی۔

پھر آپ نے عثمان کو پیغام بھیجا۔ اس نے بھی سمعاً و طاعتاً کہہ کر مسجد میں کھٹنے والا دروازہ بند کر دیا ان کے بعد آپ نے جناب حمزہ کو پیغام بھیجا جناب حمزہ نے بھی اپنا مسجد میں کھٹنے والا دروازہ بند کر دیا حضرت علی نے از خود آکر پوچھا تو آپ نے فرمایا۔

تو طاہر اور مطہر ہے۔ تو ہر حالت میں مسجد ہی میں آ جا سکتا ہے۔ جب جناب حمزہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے عرض کی۔

سرکار آپ نے ہمیں مسجد سے نکال دیا ہے اور علی کو رہنے کی اجازت دیدی؟ آپ نے فرمایا۔ چچا جان۔ اگر معاملہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو بخدا میں آپ کو ایسا کر نیسا پیغام ہرگز نہ بھیجتا۔

لیکن معاملہ اللہ کے پاس ہے اس لیے میں مجبور ہوں۔ ویسے آپ کے علی الخیر ہونے کے علاوہ میں آپ کو جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ جناب حمزہ جنگ اعد میں شہید ہو گئے۔

کچھ صحابہ حضرت علی سے ملے اور انہوں نے کچھ تبصرے وغیرہ بھی کیے۔



جب آنحضرت کو اطلاع ملی تو آپ برسبر منبر آئے اور فرمایا:

کچھ لوگ علی کے مسجد میں قیام پر جلتے ہیں۔ لیکن یقین رکھو۔ نہ میں نے اپنی مرضی سے علی کو مسجد میں رکھا ہے اور نہ ہی کسی کو نکالا ہے۔ علی کا مسجد میں رکھنا بھی حکم خدا ہے اور دوسروں کا نکالنا بھی حکم خدا سے ہے۔

اللہ نے موسیٰ اور ہارون سے فرمایا تھا کہ اپنی قوم کو مصر میں اور مکان دے کر اپنے گھروں کو قبلہ بنالو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ مسجد میں سونا اور دیگر فانی امور نہ انجام دینا ممنوع ہے۔ صرف ہارون اور ذریت ہارون کو اس کی اجازت ہے۔ علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ لہذا اس مسجد میں علی اور علی کی مصوم ذریت کے سوا کوئی بھی ہر حالت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی کو قبول ہو تو ٹھیک ورنہ شام کے کفار میں جا کر شامل ہو جائے۔



# سُورَةُ هُودٍ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔

وَاِنْ اسْتَغْفِرْ اَرْبَعًا مِّمَّا كُنتَ تَفْعَلُ ۚ ثُمَّ تَوْبًا عَلَيْهِ (۳)

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضُ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهِ (۱۲)

اَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْتٍ مِّنْ رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (۱۷)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ وَلَخَبَتُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ (۲۳)

يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلِّمُ نَفْسٌ اٰنْسًا مِنْهُ (۱۰۵) اِلٰى عَطَا

غَيْرِ مَجْذُوذٍ (۱۰۸) اَتَا ۱۰۵

وَاِنَّ لِّمُؤْمِنِيْنَ اَنْصَابًا مِّمَّا كُنتَ تَفْعَلُ ۚ (۱۰۹)

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكَ اَوْ لَوْ بَقِيَةً

يُنْهَوْنَ عَنِ الْمُنَادِ (۱۱۶)

# سُورَةُ هُود

۱- اِنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
إِلَيْهِ يُمِيتُكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا  
يُؤْتِي كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ

(ہود: ۲۱)

اللہ سے استغفار کرو۔ پھر تمہارے  
تمہیں بہترین فائدہ پہنچائے گا اور ہر  
صاحب فضل کو اپنی عنایت سے نوازے گا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۴۱ میں علامہ سبکی اور تفسیر نیشاپوری میں اس آیت کی تفسیر  
میں امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ اس آیت کا مصداق حضرت علی ہے۔

۲- فَلَمَلَّتْ نَارُكَ بِبَعْضِ مَا يُوحَىٰ  
إِلَيْكَ وَضَارِقُ بِمَا صَدْرُكَ أَنَّ  
يَقُولُوا أَوَلَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا  
جَاءَهُ مَلَائِكَةُ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ  
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ

(ہود: ۱۲)

شاید تو وہی کروہ بعض امور کو چھوڑ  
رہا ہے اور اس طعنہ زنی سے تنگدل  
ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے  
پاس مال و دولت نہیں ہے یا اس کی تصدیق  
کے لیے اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نازل  
نہیں ہوتا۔ حالانکہ تو فقط نذیر اللہ ہے ہر کام کو

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۴۱ / ۲۴۲ میں علامہ سبکی نے زید بن ارقم سے روایت  
کی ہے کہ:



اور اوداع میں شبِ عمر میں جبریل ولایتِ علی کی تبلیغ کا پیغام لیکر نازل ہوا۔ جس سے آپ پریشان ہو گئے کہ کہیں اہلِ فلک اور منافقین ٹکھنیں ہی نہ کر دیں۔

آپ نے چند لوگوں سے مشورہ لیا کہ اسی جگہ منیٰ میں پیغامِ الٰہی سن دوں یا نہ؟ میں بھی اپنی میں تھا ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کیا مشورہ دیں۔ آپ کے آنسو بہہ نکلے اتنے میں جبریل نازل ہوا اور پوچھا۔ اے محمد! کیا امرِ خدا کی تبلیغ سے گھبرا گئے؟

آپ نے فرمایا جبریل! گھبراتا تو میں ہرگز نہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان لوگوں نے دل سے میری رسالت کو بھی قبول نہیں کیا اور ہر جگہ میں مجھے تنہا چھوڑ کر بھاگ نکلے حتیٰ کہ اللہ نے ملائکہ سے میری مدد فرمائی۔ اب ولایتِ علی کو یہ لوگ کیسے قبول کریں گے۔ جبریل واپس گیا۔

مؤلف:۔ آپ کے مشورہ لینے کا مقصد یہ نہیں کہ آپ نے امرِ خدا کی تبلیغ میں مشورہ لیا یعنی پہنچا دیں یا نہ۔ بلکہ آپ نے مشورہ یہ لیا کہ۔ اسی جگہ منیٰ میں ولایتِ علی پہنچاؤں یا کسی اور مقام پر۔ کیونکہ امورِ دہانہ کی اعلیٰ تبلیغ میں مشورہ قطعی بے معنی ہے وہ تو حکمِ خدا ہے اور آپ کا فریضہ ہی احکامِ خدا کا پہنچانا تھا۔  
○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۷۲ پر علامہ حکامی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ۔  
آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ میں نے اللہ سے علی کے بھائی چارہ اور مودتِ علی کا سوال کیا تھا جو اللہ نے مجھے دیدیا۔

اس وقت آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے کہا۔ بخدا میرے نزدیک کھجور کا ایک کیلو اس چیز سے بہتر ہے جو آنحضورؐ نے اللہ سے مانگی ہے۔ مذکورہ چیز کی جگہ اگر آپ اللہ سے کسی ملک کا سوال کر لیتے۔ یا مالِ دولت مانگ لیتے تو تبلیغِ رسالت میں تعاون زیادہ ہوتا۔ جب آپ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ بڑے سے پریشان ہوئے۔

اس وقت جبریلؑ مذکورہ آیت ہو ونبیؑ لیکر نازل ہوا۔

کیا ایسا شخص جو اللہ کی طرف سے معجزہ کا حامل ہو اور اس کا گواہ ان کے ساتھ ہو

۳۔ اَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْتٍ نَّبِيَّةٍ  
مِّنْ ذِكْرِهِمْ وَيَتْلُوْهُ مُشَاهِدٌ  
(ہود ۱۰۶)

○ غایۃ المرام ص ۲۵۹ میں علامہ بھجرائی نے شواہد التنزیل میں علامہ سبکی نے درمنثور میں علامہ سیوطی نے اور اپنی تفسیر میں علامہ آلوسی نے ہود ص ۱ کے شان نزول میں دیوں ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اور آیت میں بعد اس آیت کے شہد کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔ ہم اپنی عادت کے مطابق بطور اشارہ صرف ایک حدیث پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

○ علامہ بھجرائی نے خوارزمی سے ہود ص ۱ کی تفسیر میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ کے بعد آیا گواہ رسالت جو آنحضورؐ سے ہو حضرت علیؑ ہیں۔

○ کھایۃ الطالب ص ۱۰ پر مفتی عراقین علامہ کجی نے آنحضورؐ سے حدیث نقل کی ہے کہ علیؑ اللہ کی طرف سے واضح دلیل کے حامل ہیں اور میں شاہد ہوں۔

مؤلف ا۔۔۔ ایک حدیث میں حضرت رسالت پناہ کو واضح دلیل کے ساتھ اور حضرت علیؑ کو شاہد قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری حدیث میں جناب ختمی مرتبت کو شاہد اور حضرت علیؑ کو واضح دلیل کا حامل بتایا گیا ہے۔ ان دونوں میں تطبیق کیسے ہوگی؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ

آیہ مباہلہ کے مطابق جس طرح حضرت علیؑ نفس نبیؑ ہیں اسی طرح آنحضورؐ نفس علیؑ ہیں۔ بنا بریں دونوں عادیث میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔



شیارح المودہ ص ۱۹ پر علامہ قندوزی نے متعدد ایسی احادیث نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ ہودؑ کا مصداق حضرت علی ہے۔

۴۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَحَمِلُوْا الصَّلٰوةَ  
وَنَصَبُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ  
الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ (ہود: ۲۳)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کیے پھر  
بارگاہِ رب العزت میں پناہ لی وہی جنت والے  
اور ہمیشہ جنت میں رہنے والے ہوں گے۔

غایۃ المرام ص ۳۲ پر علامہ جبرانی نے ابو بکر شیرازی کے ذریعہ انس ابن مالک سے روایت کی  
ہے کہ ہودؑ کا حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت علیؑ ہی سب سے پہلے تصدیق  
رسالت کر نیوالے ہیں۔

۵۔ یَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلُمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاٰیٰتِهِ  
فَعِنْدَهُمْ شَفَعٰی وَاَوْسَعُ دَرَجٰتٍ  
تَشْتَوْنَ اَفْنٰی اِلٰی رَبِّهِمْ فَمَنْ فَاٰ  
وَتَشِیْعُوْا خَالِدُوْنَ فِیْهَا مَا دَامَتْ  
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ  
اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ وَاَحْثَا  
الَّذِیْنَ سَعِدُوْا فَاَفْنٰی الْجَنَّةِ خَالِدُوْنَ  
فِیْهَا مَا دَامَتْ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ  
اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءٌ غَیْرِ مُجْدُوْفٍ  
(ہود: ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸)

جس دن وہ آئیگا کوئی انسان ازل خدا کے  
سوا کلام نہ کر سکے گا ان میں سے کچھ بد نصیب ہونگے  
اور کچھ خوش نصیب جو لوگ بد نصیب ہونگے وہ جہنم  
میں ہونگے جہاں آتش جہنم کے شعلوں کی بھڑک اُن  
منظر ہوگی جب تک زمین آسمان رہیں وہ ہمیشہ اسی جہنم  
میں رہیں گے ان لوگوں کے سوا جنہیں اللہ چاہیگا اللہ  
جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ جو لوگ خوش نصیب ہونگے  
وہ ہمیشہ جہنم آسمان وزمین رہیں گے سوا اس چیز کے  
جسے اللہ چاہیگا اس کی عطا ختم ہونے والی  
نہیں۔



محبت علی سچا اور عدوی شمشعی سے

غایۃ المرام ص ۱۰۰ پر علامہ بھارانی نے۔ شاہد التنزیل میں علامہ حکامی نے اور دستور میں علامہ سیوطی نے متعدد ایسی احادیث نقل کی ہیں جن میں ختمی مرتبت کی یہ نص موجود ہے کہ ہر محب علیؑ سعید اور عدو علیؑ شقی ہے۔ ہم اپنی عادت کے مطابق اس مضمون کی صرف ایک ہی حدیث پر اکتفا کرتے ہیں۔

علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مجھ طبرانی میں جناب سید  
فاطمہؑ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔۔۔۔۔ اللہ تم پر فخر کرتا ہے۔ اللہ  
نے بالعموم تم سب کو اور بالخصوص علی کو مشرف کیا ہے۔ میں تم لوگوں کی طرف اللہ کا رسول  
ہوں۔ اپنی قوم کا دشمن نہیں ہوں۔ اور نہ ہی کچھ پرور ہوں۔ جبریل نے مجھے اللہ کی طرف  
سے جو پیغام دیا ہے وہ یہ ہے کہ۔۔۔ ہر وہ شخص کا ملا سید ہو گا جو حضرت علیؑ  
سے اس کی زندگی اور بعد از زندگی میں محبت رکھے گا۔ اور ہر وہ شخص کا ملا بد نصیب ہو  
گا جو حضرت علیؑ سے اس کی زندگی اور بعد از زندگی بغض رکھے گا۔

4۔ اِنَّا لَمَوْفُوهُمْ بِصِيبٍ مِّنْ غَيْثٍ  
مَّنْقُوصٍ (ہود : ۱۰۹)

ہم ان لوگوں کو کبھی کبھی بے پورا بارش سے کم پورا  
پورا صحتہ انہیں ادا کریں گے۔

شواہد التزلیج اصلاً پر علامہ حکامی نے تفسیر فرائد کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں اللہ نے نبی ہاشم سے کئے گئے اس وعدہ کا تذکرہ کیا ہے جس میں انہیں کثرہ ارض کا حکمران بنایا گیا ہے۔

مؤلف: — اگرچہ آیت کے الفاظ میں مشرکین کا تذکرہ ہے لیکن اس نے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ پیش کردہ ٹکڑا بھی مشرکین ہی کے حق میں ہے کیونکہ ایک فرد سے دوسرے

مرد کی طرف التفات کلام بلاغت کے ذرائع میں سے مقبول ترین ذریعہ ہے۔ اور اس کے نظائر قرآن کریم و اضر مقدار میں موجود ہیں۔ مثلاً آیات جہاد کے مابین۔ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ آیات ازواج کے مابین آیہ تطہیر۔ جو مسلسل اور متواتر احادیث کے ذریعہ حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ اور جناب حنینؑ کے حق میں ہے حدیث میں وعدہ حکومت کے تذکرہ سے کئی ایک احتمال ہو سکتے ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ حکومت سے مراد حکومت حقیقی ہو۔ یعنی قدرت تکوینیہ جس کے ذریعہ جو چاہیں جہاں چاہیں اور جب چاہیں کریں۔ کیونکہ تمام ائمہ طاہرین از حضرت علیؑ تا امام ہمدیؑ اگرچہ عالم تکوین میں منجانب اللہ حق تعالیٰ رکھتے تھے۔ لیکن ہمیشہ انہوں نے ایسا کیا نہیں۔

۲۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس حکومت سے مراد آخرت کی حکومت ہو اور اگر منظر حقیقت دیکھا جائے تو اس حکومت سے بڑھ کر اور کوئی حکومت ہی نہیں کیونکہ جب حضرت علیؑ پہل صراط پر کھڑے ہو کر جہنم سے کہیں گے کہ یہ میرا دشمن ہے اسے لے لے اور یہ میرا محب ہے اسے جنت میں جانے دے۔ اس وقت حکومت کا پتہ چلیگا۔

۳۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حکومت سے مراد آخری زمانہ کی وہ حکومت اور امام منظر کو حاصل ہوگے اور احادیث متواترہ سے کہہ ارض پر امام ہمدیؑ کی حکومت ثابت ہے۔

تم سے پہلی نسلوں میں اگر ایسے لوگ باقی نہ رہ جاتے جو فساد سے روکتے تھے۔ وہ کم ہی تھے جنہیں ہم ہی نے ان لوگوں پر آخروالے عذاب سے نجات دی تھی۔

۷۔ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن  
قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّتِهِ بَيْنَهُمْ  
عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا  
مِّمَّنْ آجِبْنَا مِنْهُمْ

○ شواہد التزیل ج ۱ ص ۱۲۴ پر علامہ حکامی نے اپنے سلسلہ سند سے زید ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابوطالب سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت ہود ص ۱۱۶ ہم اہل بیت کی شان میں نازل ہوئی ہے۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)



—۱۲—

# سُورَةُ يُوسُفَ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ایک آیت ہے۔

۱۔ قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي اَدْعُو اِلٰى اللّٰهِ عَلَىٰ بَصِيْرَةٍ (۱۰۸)



# سُورَةُ يُوسُفَ

۱۔ قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي اَدْعُوْا  
اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنْ  
اَتَّبَعَنِيْ وَسُبْحَانَ مَا اَنَا  
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (یوسف: ۱۰۸)

انہیں بتا دے کہ یہ ہے میرا راستہ۔  
میں اور میرا اتباع کرنے والا بال بصیرت ہیں کہ  
دعوت ال اللہ دیتے ہیں۔ اللہ منزہ ہے  
اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

① شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۸۶ رشتہ پر علامہ حکانی نے اپنے سلسلہ سند سے امام محمد  
باقر علی سے روایت کی ہے کہ میری اتباع کرنے والا۔ کا مصداق حضرت علی ہے۔  
تفسیر فرات کے حوالہ سے علامہ حکانی نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ  
میرا راستہ۔ سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت ہے جس کا انکار دہی کرے گا۔  
جو گمراہ ہو گا اور حضرت علی کی تنقیص دہی کرے گا جو گمراہ گشتہ راہ ہو گا۔



# ۱۳۔ سُورَةُ الْعَدِّ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نو آیات ہیں۔

- ۱۔ وَفِي الْأَرْضِ قُطْعٌ مُتَجَاوِزَاتٍ وَجَبَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ (۲)
- ۲۔ انصانت منذر ولاكل قوم هاد (۳)
- ۳۔ اَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ (۱۹)
- ۴۔ الَّذِينَ يُوَفُّونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ (۲۱)
- ۵۔ وَيَذُرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عَقَبَى الدَّارِ (۲۲)
- ۶۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ (۲۸)
- ۷۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ حِسَابٌ مَآبٍ (۲۹)
- ۸۔ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا (۴۱)
- ۹۔ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (۴۳)





# سُورَةُ رَعْدٍ

۱۔ فِي الْأَرْضِ قَطْعٌ مُّجْتَوٍ  
وَجَنَابٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَشَرَابٌ  
وَيَخِيلُ صُنُونٌ وَغَيْرُ صُنُونٍ  
يُسْقَى بِعَآءٍ وَآجِدٍ - (رعد: ۱۷)

زمین میں اڑوس پڑوس قطعات ہیں۔ انگوروں  
کھیتوں اور کھجور وغیرہ کے باغات ہیں جو  
ایک پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔

○ درمنثور تفسیر آیت کے ذیل میں علامہ سیوطی جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت  
کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔

اے علیؑ! تمام لوگ مختلف درختوں سے ہیں لیکن میں اور تو ایک درخت سے ہیں۔  
پھر آپ نے یہی مذکورہ آیت رعدؑ تلاوت فرمائی۔

○ کنز العمال ج ۶ ص ۱ پر علامہ مستقی ہندی نے مذکورہ حدیث کے ہم معنی حدیث  
نقل کی ہے۔

○ مناقب خوازی ص ۸۷ پر قدرے لفظی اختلاف کے ساتھ یہی حدیث موجود ہے۔

○ مستدرک حاکم ج ۲ ص ۳۴ پر بھی اسی قسم کی حدیث موجود ہے۔

۲۔ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ  
قَوْمٍ هَادٍ (رعد: ۷)

تو نذیر ہے اور ہر قوم کے لیے ایک  
ہادی ہوتا ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۲۴ پر علامہ بھرائی نے تفسیر قطبی کے حوالہ سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ

میں نے رسول کریم سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس امت کا ہادی علی ابن ابیطالب ہے۔

○ الفضول المہمدہ۔ فصل اول میں علامہ ابن صباغ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو جناب ختمی مرتبت نے فرمایا۔

میں مندر ہوں اور علیؑ ہادی ہے۔ اسے علیؑ پر ہدایت حاصل کہ نیرالآتجہ سے ہدایت حاصل کرے گا۔ علاوہ ازیں نورالابصار ص ۹۹ بیح المودہ ص ۹۹ اور کفایۃ الطالب ص ۱۹ پر بھی یہی حدیث موجود ہے۔

۳۔ اَفَمَنْ يَعْلَمُ اِنَّمَا اُنْزِلَ  
اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ  
اَعْمٰی اِنَّمَا يَذْكُرُ اُولَئِی الْاَنْبِیَا۔  
(اردو ۱۹)

مکلف وہ شخص جسے یہ یقین ہو کہ جو کچھ تجھ پر نازل  
ہوا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور حق  
ہے اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھا  
ہو۔ مرنے والے شخص ہی تذکرہ کر سکتے ہیں۔

○ غایۃ المرام ص ۲۴ میں علامہ بھرائی نے محمد بن مروان کے ذریعہ ابن عباس سے مذکورہ آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ دعدہؑ ہی پہلے حضرت کا مصداق حضرت علیؑ اور دوسرے کا مصداق فلاں ہے۔

۴۔ الَّذِیْنَ یُفَوِّقُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ  
لَا یَقْضُوْنَ الْمِیثَاقَ (اردو ۲۰)

وہ لوگ جو عہد خدا میں ایفا کرتے ہیں اور  
وعدہ شکنی نہیں کرتے۔

○ غایۃ المرام ص ۱۵ پر علامہ بھرائی نے ابن ابوالاحد مدیک کے حوالہ سے جو فاختہ سے روایت کی ہے کہ: ایک مرتبہ میں حضرت علیؑ کے ہاں تھا کہ سفری لباس میں ایک شخص آیا اور عرض کیا چسکی! میں آپ کے پاس اس شہر سے آیا ہوں جہاں آپ کا کوئی محب نہیں ہے۔  
آپ نے فرمایا: کیا بصرہ سے آیا ہے؟  
اس نے عرض کیا: ہاں بصرہ سے آیا ہوں۔

آپ نے فرمایا: اگر اہل بصرہ چاہیں تو مجھ سے محبت رکھ سکتے ہیں۔ میں اور میرے شیعوں اللہ سے کئے گئے ایک میثاق کے پابند ہیں اور اذروئے میثاق ہم میں کسی کی دہمشی کا امکان نہیں ہے۔

۵۔ يَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ  
الْبَيْتَةَ اُولَئِكَ لَهُمْ عُقُوبَى  
یہ لوگ برا بیٹوں کو خوبیوں سے بدل دیتے  
ہیں اور عاقبت انہی کی ہوگی۔

الذَّكٰر۔ (رعد ۱۲۰)

○ شاہد التزلزل ص ۲۲ پر علامہ کمال نے ابو عبد اللہ جدی سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علیؑ کے پاس آیا۔ تو آپ نے مجھے فرمایا:  
اے ابو عبد اللہ! کیا میں تجھے ایسی نیکی بتاؤں جو اسے بجالائے تو اللہ اسے جنت میں داخل کر دے۔؟ اور کیا تجھے ایسی برائی بتاؤں جسے بجالا لیا تو اللہ اسے جہنم میں ڈال دے؟ اور اس کا کوئی عمل قابل قبول نہ ہوگا؟  
میں نے عرض کیا ضرور قبلہ!

آپ نے فرمایا: نیکی ہماری محبت اور برائی ہمارا بغض ہے۔



۴۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَصَلُّوْا

فَلَوْ بِهٖمْ يٰۤاَكْبَرُ اللّٰهُ لَا يَدْرِيْ كَرِهُ اللّٰهُ

تَطْلُبُ الْقُلُوْبُ -

جو لوگ ایمان لائے اور ان کے ذکر خدا سے

مطلوب ہوتے ہیں۔ یقین رکھو ذکر خدا ہی

سے دل اطمینان ہوتا ہے۔

درمثور میں علامہ سیوطی نے اسی آیت کے ذیل میں بنی کریم سے حدیث نقل کی

ہے کہ۔

اس آیت کا مصداق وہ افراد ہیں جو اللہ کے رسول اور میرے اہلبیت

کے ساتھ مخلصانہ محبت رکھتے ہیں۔

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال

سالمہ کئے انہیں مطلوبے ملے گا اور

انہیں انجام بھی انہی کا ہوگا۔

۵۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ طُوبٰى لَہُمْ وَحَسَنُ

مَاۤ اٰتٰی -

الروعد / ۲۹

○ شواہد التزلی ج ۱ ص ۳۱۵ پر علامہ حسانی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے

کہ بنی اکرم نے فرمایا ہے۔

طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کا تنا میرے گھر میں ہوگا اور شاخیں

تمام جنت میں ہونگی

○ شواہد التزلی ج ۱ ص ۳۱۶ میں ہے کہ دوسرے مقام پر آنحضرت سے طوبیٰ

کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

طوبیٰ جنت میں ایک درخت کا نام ہے جس کا تنا ملتی کے گھر میں ہوگا اور

شاخیں تمام جنت میں ہونگی۔

سوال کیا گیا۔ قبلہ پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ طوبیٰ کا تنا میرے گھر میں ہوگا

آج فرما ہے میں طوبی کا تنا علی کے گھر ہو گا۔ ۹۔

آپ نے فرمایا میں نے پہلے بھی درست کہا تھا اور آج بھی ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں۔ جنت میں میرا اور علی کا گھر ایک ہی ہو گا۔

○ شواہد التنزیل ہی میں علامہ حسانی نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ۔

ایک دن آپ عمر ابن خطاب سے فرمایا

جنت میں ایک ایسا درخت ہے جسکی شاخوں سے جنت کا کوئی محل۔ کوئی گھر۔ کوئی مقام اور کوئی بزم خالی نہ ہو گی۔

اس درخت کا تنا میرے گھر میں ہو گا۔

تین دن بعد آپ نے پھر عمر ابن خطاب سے فرمایا۔

اے عمر! جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جنت کا کوئی گھر کوئی محل۔ کوئی مقام۔ اور کوئی بزم اس کی شاخوں سے خالی نہ ہو گی۔ جسکا تنا علی کے گھر میں ہو گا۔

عمر نے عرض کیا۔ تین دن پہلے تو آپ نے فرمایا تھا کہ اس درخت کا تنا میرے

گھر میں ہو گا آج فرما ہے ہیں اس کا تنا علی کے گھر میں ہو گا۔

آپ نے فرمایا۔ عمر شاید تجھے یہ معلوم نہیں کہ جنت میں میرا اور علی کا محل ایک ہی ہو گا۔

○ ینا بیع المودہ ص ۱۱۱ پر علامہ سلیمان نے اسی مضمون کی متعدد احادیث نقل کی ہیں۔

۸۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاتِي  
الْاَرْضَ نَقُصُّهَا مِنْ اَظْهَارِهَا۔ رعد/۱۱  
کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم زمین کے اطراف کم کر رہے ہیں۔

○ غایۃ المرام ص ۳۳ پر علامہ بحرانی نے اہمیت سلسلہ سند سے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جس دن حضرت علیؓ کو کوڑہیں عبدالرحمن ابن عجم نے ضرب لگائی اور مدینہ میں عبداللہ ابن عمر کو پتہ چلا تو اس نے یہی آیت تلاوت کی اور کہا۔  
اے امیر المومنین تو علم میں ایک عظیم کنارا تھا۔ آج علم اسلام کم ہو گیا اور اسلام کا ایک کن چلا گیا۔

۹۔ قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا  
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَ  
عِلْمِ الْكِتَابِ۔ سعد ص ۳۲  
انہیں بتا دے کہ میرے اور تمہارے  
ماہین گواہی کے لیے اللہ اور کتاب  
کا عالم ہی کافی ہیں۔

غایۃ المرام ص ۳۵ پر علامہ بحرانی نے حافظ ابو نعیم سے۔ حافظ ابو نعیم نے عبد اللہ ابن عمر۔ جابر ابن اللہ عبداللہ۔ ابو ہریرہ اور ابی بن عائشہ سے روایت کی ہے کہ۔  
اللہ کے ساتھ دوسرے گواہ کا مصداق علی ابن ابیطالب ہے جو علم کتاب کا حامل ہے۔

ینابیح المودہ ص ۱۲۱ پر علامہ سلیمان نے انھن سے روایت کی ہے کہ  
آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ دوسرا گواہ جو علم کتاب کا عالم ہے میرا بھائی علی ابن ابیطالب ہے۔





—۱۲—

## سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۹ آیات مبارکہ ہیں۔

- ۱۔ وادخل الذين آمنوا وعملوا الصالحات جنّت (۲۳)
- ۲۔ المتركين ضرب الله مثلا (الى) كل حين باذن ربها (۲۴، ۲۵)
- ۳۔ يَكْنِيتُ الله الذين امنوا بالقول الثابت (۲۶)
- ۴۔ المترالى الذين بدلوا نعمة الله (الى) فان مصيركم الى النار (۲۸-۳۰)
- ۵۔ واذ قال ابراهيم رب اجعل هذا البلدا مؤمنا (۳۵)
- ۶۔ فاجعل افئدة من الناس تهوى اليهم (۳۷)



# سورہ ابراہیم علیہ السلام

۱۔ اَدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي  
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ  
فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ  
فِيهَا سَلَامٌ۔ ابراہیم ۲۳

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ  
کئے انہیں ایسی جنات میں داخل کیا جائیگا  
جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوئیں یہ  
لوگ ہمیشہ وہیں رہیں گے اور باہمی سلام  
میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے۔

○ شواہد التزلیل ج ۱ ص ۱۲ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں بھی الذین امنوا و عملوا الصالحات آیا ہے وہاں حضرت  
علیؑ ان اہل ایمان کا امیر اور رئیس ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کو عز و رفعت کی ہے لیکن حضرت  
علیؑ کا تذکرہ ہر جگہ اچھائی سے کیا ہے۔

۲۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ صَرَبَ اللَّهُ  
مَثَلًا كَلِمَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ  
أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا  
فِي السَّمَاءِ نُوفِيَ أَكْثَرُهَا كُلِّ حِينٍ  
بِإِذْنِ رَبِّهَا۔ ابراہیم ۲۴-۲۵

کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ اللہ نے کلمہ طیبہ  
کو اس شجرہ طیبہ سے کیسے مثال دی  
ہے جس کا تنہ مضبوط ہے اور شاخیں  
آسمان میں ہیں جو اذن خدا سے ہر دور  
میں ثمر آور رہتا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۱ / ص ۳۲ میں علامہ حکافی کے سلام ختمی سے روایت کی ہے کہ میں امام محمد باقرؑ کے پاس گیا اور عرض کیا۔

اے فرزند رسول۔ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء سے کیا مراد ہے؟  
آپ نے فرمایا۔

اے سلام درخت خاتم الانبیاء ہیں۔ شاخ امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب ہے۔ ثمر امام حسن اور امام حسین ہیں۔ ٹہنی جناب فاطمہؑ ہے۔ اس ٹہنی سے پھوٹنے والی کونٹلیں اولاد فاطمہؑ سے آئیں۔ اس کے پتے ہمارے شیعہ ہیں جب ہمارا کوئی شیعہ فوت ہو جاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ جھڑھتا ہے جب کونٹ شیعہ پیدا ہوتا ہے تو اس درخت پر ایک پتہ لگ آتا ہے۔  
میں نے عرض کیا۔

فرزند رسول! ہر دور میں اذن رب سے شرک و کفر کا کیا مطلب ہے؟  
آپ نے فرمایا۔ ہر دور میں ایک امام مریگا جو عدل و کرام محمدؐ سے اُمت مسلمہ کو اکو کرنا رہیگا۔

۳۔ یٰكُنْتُمُ الْاِنْسَانُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
بَلْ نَقُوْلُ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰۤاَةِ  
الَّذِيْنَ اَوْفٰى بِالْاٰخِرَةِ۔

ابراہیم۔ ۲۴

اللہ دنیا اور آخرت میں اہل ایمان کو قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

○ غایۃ المرام متک پر علامہ بحرانی نے تفسیر جبرئیل کے حوالہ سے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ آیت میں۔ قول ثابت۔ کا مصداق علی ابن ابیطالب کی



ولایت ہے۔

۴/۵-۶۔ اَلْعَمَلُ إِلَى الَّذِينَ  
يَذَلُّوْنَ نِعْمَةً اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحْلُوْا  
قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ  
يَصْلَوْنَهَا وَيُبْسِ الْقَارِ وَ جَعَلُوْا  
لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ بَيْلِهِ  
قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ  
اِلَى النَّارِ۔

کیا ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہوں  
نے نعمت الہیہ کا کفران کیا اور اپنے  
کو بلاکت کے گھر میں ڈال دیا۔ بلاکت کا یہ  
گھر جہنم ہے جو بدترین ٹھکانا ہے ان لوگوں  
نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں تاکہ راہ  
خدا سے ہٹ سکیں۔ انہیں کہہ دے جہنم  
ہیں عیش کر لو پھر تمہارا ٹھکانہ  
جہنم ہی ہوگا۔

ابراہیم ۲۸/۲۹-۳۰

○ در مشور میں علامہ سیوطی نے اس آیت کے ذیل میں ابو طیل سے روایت  
کی ہے کہ ابن کوا نے حضرت علی سے اس آیت میں نعمت الہیہ کے کفران کا سوال  
کیا آپ نے فرمایا اس کا مصداق قریش کے فاجر افراد ہیں۔

۷۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ  
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ  
اٰمِنًا وَّ اَحْبِلْنِيْ وَ بَنِيَّ اَنْ  
نَعْبُدَ الْاَصْنَامَ۔ ابراہیم ۲۵

جب حضرت ابراہیم نے عرض کیا  
بار الہا اس شہر کو محفوظ فرما  
اور مجھے اور میرے بیٹوں کو  
بت پرستی سے محفوظ رکھ۔

○ شراہ التشریل ج ۱ ص ۳۱۶ پر علامہ مکی نے عبد اللہ ابن مسعود سے روایت  
کی ہے کہ۔

اکھڑے نے فرمایا ہے۔

میں اپنے خدا ابراہیم کی دُعا کا اثر ہوں۔  
ہم نے عرض کیا آپ کیسے دُعا لے ابراہیم ہو گئے ؟  
آپ نے فرمایا۔

جب اللہ نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ میں تجھے عہدِ امامت پر سرفراز کر رہا ہوں۔ تو آپ نے دل میں خوشی محسوس کی اور عرض کیا۔ اے اللہ میری ذریت میں بھی مجھ جیسے آئمہ ہوں۔ اللہ نے فرمایا۔ ابراہیم میں تجھ سے ایسا وعدہ نہیں کرتا جس کی وفاء نہ ہو سکے۔ آپ نے عرض کیا۔ بارالہا ایسا کوئی وعدہ ہے جس کی تو وفا نہ کر سکے ؟ اللہ نے فرمایا۔ تیری ذریت سے اگر کوئی ظالم ہوا تو میں اُسے عہدِ امامت نہ دوں گا۔ آپ نے عرض کی میری ذریت سے ظالم کیسے ہونگے ؟ اللہ نے فرمایا۔ اگر تیری ذریت سے کسی نے مجھے چھوڑ کر بُت کو خدا مان لیا تو نہ وہ عہدِ امامت کے قابل ہوگا اور نہ میں اُسے عہدِ امامت دوں گا۔ اس وقت آپ نے یہ دُعا مانگی۔  
اے اللہ ! مجھے اور میری اولاد کو بُت پرستی سے محفوظ رکھنا بُت پرستی نے اکثریت کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ کی دُعا سلا بعد سلا میرے اور علیؑ تک پہنچی۔ ہم میں سے کسی نے کبھی بت پرستی نہیں کی۔ اللہ نے مجھے نبی اور علیؑ کو وصی بنا دیا۔

۸۔ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ

النَّاسِ يَتَّبِعُونَ آيَاتِنَا وَلَا تُخْلَفْهُمْ  
مِنَ الصَّغَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ۔

ابراہیم ۳۷/

اے اللہ۔ لوگوں کے دل میری  
ذریت کی محبت سے سدا رہیں  
اور انہیں ثمرات سے بہرہ ور فرماتا کہ  
تیرا شکر یہ ادا کریں۔

غایۃ المرام ص ۲۴۱ میں علامہ بحرانی نے عبد الرحمن ابن عوف کے قول

حیفا کے حوالہ سے جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ - ایک مرتبہ اہل مین کا ایک وفد آنحضرت کے پاس آیا۔ ابھی تک وہ پہنچے نہ تھے کہ آپ نے فرمایا -

اہل مین بڑی تیزی سے آ رہے ہیں -

جب وہ آ گئے تو آپ نے فرمایا -

یہ وہ قوم ہے جن کے دل نرم اور ایمان راست ہے -

انہوں نے عرض کی - قبلہ آپ کا وصی کون ہے ؟

آپ نے فرمایا میرا وصی وہ ہے جسے اللہ نے پہچاننے والوں کے لیے ایک نشانی اور علامت بنایا ہے۔ اگر تم میرے صحابہ کے چہروں کو بصیرت اور بصارت کی قلبی نظر سے دیکھو تو ان میں میرے وصی کو اس طرح پہچان لو گے جس طرح تم نے اپنے نبی کو پہچان لیا ہے۔ ایک ایک چہرہ دیکھو۔ ہر صف میں دیکھو۔ جہاں تمہارے دل ٹک جائیں وہی میرا وصی ہوگا۔ کیونکہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے -

ان کی طرف دل از خود مائل ہونگے -

ہا کہہ رہا ہے - ابو عامر اشعری - ابو غرہ خول - نبی دوس سے نظیان - عثمان ابن قیس اور عرشہ اور لاحق ابن علاؤ تھ کھڑے ہوئے - تمام صفوں میں پھرنے لگے اور ایک ایک چہرہ کو دیکھنے لگے - بالآخر تمام کے تمام حضرت علی پر آکر ٹک گئے اور عرض کی -

یا سَأُولَ اللّٰہِ ہمارے دل تو اسی پر اگر ٹھیرتے ہیں -

آپ نے فرمایا - جب تم نے میرے اعلان سے قبل میرے وصی کو پہچان لیا ہے تو تم بھی اللہ کے منتخب افراد ہو -

آپ نے فرمایا - بھلا ہمیں بھی بتاؤ کہ تم نے اسے کیسے پہچانا ہے ؟



انہوں نے عرض کیا۔ قبلہ ہم نے ایک ایک چہرہ دیکھا ہے۔ لیکن ہمیں کسی چہرے  
 نے اس لحاظ سے متاثر نہیں کیا کہ وہ آپ کی مسند نبھانے کے قابل ہو۔ جب حضرت  
 علیؓ کے چہرہ کو دیکھا تو ہمیں اس میں وہی کشش اور جاذبیت نظر آئی جو آپ کے  
 رُخِ النور میں ہے اس سے ہم نے یہی فیصلہ کیا کہ اگر آپ کی مسند نبوت بنی حال  
 سکتا ہے تو یہی شخص ہے جو ہو ہو آپ جیسا نظر آتا ہے۔ ہمیں ایسے نظر آتا ہے۔  
 جیسے ہمارا شفیع اور مہربان والد ہو۔



jabir.abbas@yahoo.com

—۱۵—

## سُورَةُ الْحَجَرِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں

۱۔ رَبِّمَا يُودِ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ (۲)

۲۔ قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ (۳۱)

۳۔ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (۲۵)

۴۔ وَنَرْعَنَامَا فِي صَدْرِ بَهِمٍ مِنْ خِلِّ الْجَوَاثِمِ (۴۷)

۵۔ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ (۷۵)

۶۔ فَوَرَّابِلَ أَنْفُسَانِهِمْ أَجْعَلِينَ (۹۲)

۷۔ فَاصْدَعْ بِأَعْرَاضٍ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (۹۴)



# سورہ حجر

۱۔ مَرْبَعًا يَوْعَذُ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 کافر یہ خواہش کریں گے کہ کاش  
 وہ بھی مسلمان ہوتے۔

درمشور میں علامہ یطی نے اس آیت کے ذیل میں ابوامامہ کے ذریعہ نبی کریم  
 سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے۔

یہ آیت نوارج کے حق میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علی سے برسرِ پیکار ہونے  
 پر لوگ قیامت کے دن جب شعیبان علی کا ستام دیکھیں گے تو حسرت سے کہیں  
 گے کاش ہم بھی ان کی طرح مسلمان ہوتے۔

۲۔ هَذَا صِرَاطٌ عَلٰی مُسْتَقِيمٍ  
 میرے لیے یہ راستہ ہی صراطِ مستقیم  
 ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۷ پر علامہ حکافی نے ابو بکر خبار کے ذریعہ امام محمد باقر  
 سے روایت کی ہے کہ سلام ابن مستنیر نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔  
 اگر اجازت دیں تو میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔  
 امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جو چاہے بڑی خوشی سے پوچھ لے۔  
 سلام نے عرض کیا۔ میں قرآن کے سلسلہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔



امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ پرچھ لے  
سلام نے عرض کیا۔ حجر ع ۴۱ کے متعلق سوال ہے کہ صراطِ مستقیم کا مصداق  
کون ہے ؟

امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ صراطِ مستقیم سے مراد صراطِ علی ابن ابیطالب ہے۔

میں نے عرض کیا۔ علی ابن ابیطالب کا راستہ صراطِ مستقیم ہے ؟

آپ نے فرمایا۔ علی ابن ابیطالب کا راستہ ہی صراطِ مستقیم ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۳۰ پر علامہ حکانی نے عبد اللہ ابن ابوجعفرؑ کے ذریعہ  
امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حجر ع ۴۱ میں صراطِ مستقیم سے مراد صراطِ علی  
ابن ابیطالب ہے۔

مورث — واضح سی بات ہے کہ متعدد متواتر احادیث سے یہ مسلم ہے  
کہ صراطِ علی ابن ابیطالب ہی صراطِ مستقیم ہے۔  
کیونکہ نصِ رسولؐ کے مطابق۔

○ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔

○ علی حق کے ساتھ اور حق علیؑ کے ساتھ ہے۔

گویا جو صراطِ علیؑ ہے وہ صراطِ قرآن ہے۔ اور جو صراطِ قرآن ہے وہی صراطِ  
علیؑ ہے۔

جو صراطِ علیؑ ہے وہی حق ہے اور جو حق ہے وہ صراطِ علیؑ ہے

ان میں کوئی افتراق نہیں ہر ایک دوسرے کی طرف بلاتا ہے۔

۳۔ اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ | متقین چشموں اور باغات

وَعِیُونَ الْحَجْرِ ۛۛۛ | میں ہونگے ۔

○ شواہد التزیل ج ۱ ص ۲۱۶ / ص ۲۱۷ میں علامہ حکانی نے اپنے سلسلہ سند سے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آل محمد کا ہر فرد متقی ہے ۔

۴۔ وَ نَزَعْنَا مَا فِی صُدُورِهِمْ  
مِنْ عَلَیٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ۔  
ہم ان کے سینے سے ہر قسم کی کدوگی نکال لیں گے اور یہ جنت میں ایک دوسرے کے روبرو بھائی بن کر آرام کریں گے۔  
الحجۃ ۴۱

○ غایۃ المرام ص ۳۹۹ میں علامہ بحرانی نے مسند حبل سے روایت کی ہے کہ یرید ابن ابی اوفی کہتا ہے کہ میں آنحضورؐ کے پاس مسجد نبویؐ میں آیا۔ آنحضورؐ نے صحابہ کے مابین براہِ رسی قائم کر نیا کر دیا۔  
حضرت علیؓ نے آنحضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔

قبل میری تو اس وقت جان نکل گئی تھی اور میری کمر ٹوٹ گئی تھی جب آپؐ نے تمام صحابہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا لیکن مجھے چھوڑ دیا تھا۔  
آنحضورؐ نے فرمایا۔ جس ذات نے مجھے مبعوث بہت کیا ہے اس کی قسم میں نے تجھے اپنے لیے بپایا تھا۔ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو یاروں کو موتی سے تھی۔ پس مرف یہ فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تو میرا بھائی اور میرا وارث ہوگا۔

حضرت علیؓ نے عرض کیا۔ میں آپؐ کی کس چیز کا وارث ہوں گا؟  
آپؐ نے فرمایا۔ تجھے میرا وہی ترکہ ملے گا جو مجھے انبیاءؑ نے ماقبل سے ورثہ میں ملا ہے۔ تو جنت میں میرے ساتھ ہوگا تو میرا بھائی اور میرا دوست

ہوگا۔ پھر آپ نے حجرہؑ کی تلاوت کی۔

○ غایۃ المرام ص ۱۱۱ پر علامہ بحرانی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے آنحضرتؐ سے پوچھا۔ قبلہ آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا اپنی بیٹی فاطمہؑ سے ؟

آپ نے جواب دیا۔ یا علیؑ ! فاطمہؑ مجھے محبوب زیادہ ہے اور تو میری نگاہ میں فاطمہؑ سے معزز زیادہ ہے۔ میں اس وقت اپنی نگاہ نبوت سے دیکھ رہا ہوں کہ تو عرض کوثر پر کچھ لوگوں کو عرض کوثر سے پرے دھکیل رہا ہے۔  
عرض کوثر پر آسمان کے ستاروں کے برابر جام سکھے ہیں۔ پھر آپ نے حجرہؑ کی تلاوت فرمائی۔

- اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۲۳ پر ابن اثیر نے بھی یہی حدیث لکھی ہے۔
- نور الابصار کے حاشیہ پر اسعاف الراغبین ص ۱۵۱ پر علامہ ابن حبان نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔
- صواعق محرقہ ص ۱۱۱ پر ابن حجر عسقلانی نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔
- اور کنز العمال ج ۶ ص ۲۱۹ پر علامہ متقی ہندی نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔

۵۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّمَنْ تَعٰمٰی۔ حجرہؑ

اس میں بغور علامات دیکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۲۲ میں علامہ حکانی نے امام جعفر صادقؑ سے حجرہؑ کی تفسیر روایت کی ہے کہ۔ پہلا خرد نبی اکرمؐ۔ دوسرا علیؑ ابن ابیطالبؑ۔ تیسرا امام حسنؑ۔ چوتھا امام حسینؑ اسی طرح آپؐ لے امام مہدیؑ تک ایک ایک نام لیکر



فرمایا وہ میں جن میں چشم بصیرت سے دیکھنے والوں کے لیے علامات ہیں۔  
 ۷۔ فَوَسَّاءُ بَلَّكَ لَسْتَ لَنَّهُمْ  
 اَجْمَعِينَ۔ الحج / ۹۲ | تیرے اللہ کی قسم! ہم ان تمام سے  
 یقیناً پوچھیں گے۔

○ شواہد التزلیج ۱ ص ۳۲۵ میں علامہ حسکانی سے صدی سے روایت کی ہے  
 کہ حجر ۹۲ کے مطابق ولایت علی ابن ابیطالب کے متعلق سوال کیا جائیگا۔  
 ۸۔ فَاصْدَحْ بِمَا تُفْمَرْ  
 وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ۔ | تجھے جو حکم دیا گیا ہے اس کا اعلان  
 کر اور مشرکین کی پرواہ  
 نہ کر۔ الحج / ۹۲

○ شواہد التزلیج ۱ ص ۳۲۵ پر علامہ حسکانی نے صدی کے ذریعہ ابن عباس  
 سے روایت کی ہے کہ اللہ نے آنحضرت کو حکم دیا تھا کہ جس طرح قرآن کا  
 باباںک دہل اعلان کیا ہے اسی طرح فضائل آل محمد بھی کسی کی پروا کئے بغیر اعلان  
 کر دے۔



-۱۶-

# سُورَةُ النَّحْلِ

اس سورت میں حضرت علیؑ کے حق ۹ آیات ہیں۔

- ۱۔ وعلی اللہ قصداً السبیل (۹)
- ۲۔ وعلامات وبن النجم یهتدون (۱۶)
- ۳۔ واذا قیل لهم ما فا انزل ربکم (۱۲)
- ۴۔ واقسموا بالله جهد ايمانکم (۳۸)
- ۵۔ والذین هاجروا فی اللہ (الی) وعلی نام یتوکلون (۴۱-۴۲)
- ۶۔ وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً فوحی الیهم (۴۳)
- ۷۔ وضرب اللہ مثلاً رجلین احدهما ابکم لا یقدر علی شیء (۷۱)
- ۸۔ یعرفون نعمت اللہ ثم نکر ونها (۸۳)

# سورہ نخل

۱۔ عَلَى اللَّهِ قَسْدٌ التَّبِيلِ۔ | میانہ روسی اللہ پر ہے۔

غایۃ المرام ص ۲۲۶ پر علامہ بحرانی نے حموی کے ذریعہ امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک مفصل خطاب کے دوران فرمایا۔ ہم ملائکہ کا مرجع ہیں۔ ہم روشنی کے خواہشمندوں کے لیے نور خدا ہیں اور ہم اللہ کا مقرر کردہ راستہ ہیں۔

۲۔ وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ۔ | ستارہ ہستے لوگ ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۲۶ پر علامہ حکانی نے یزید کے ذریعہ امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ نخل ص ۱۹ میں نجم سے مراد حضرت علی ہیں۔

۳۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَادَا أُنزِلَ سَرَابِكُمْ قَالُوا سَابِطٌ آلَؤُلَیْنِ۔ | جب ان سے پوچھا جائے کہ اللہ نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں سپینے لوگوں کی سی باتیں ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۳۱ پر علامہ حکانی تفسیر فرات کے حوالہ سے ابو حمزہ ثمال سے روایت کی ہے کہ۔ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ۔ پوچھتے ہیں کہ



اللہ نے مل کے معاملہ میں کیا نازل کیا ہے ؟

۴۴۔ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ  
إِيمَانِهِمْ لَآ يَعْثُبُ اللَّهُ مَرَّةً  
ثُمَّ تً بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا  
وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ۔

نحل ۴۴

ان لوگوں نے اسکاں بھرتیں کھائی  
ہیں جو شخص ایک مرتبہ مرجاؤ گا اللہ دوبارہ  
اسے مبعوث نہیں کرے گا۔ لیکن یہ اس  
حقیقت کو نہیں جانتے کہ اللہ نے اسے  
دوبارہ مبعوث کر نیکا وعدہ حقہ کر رکھا ہے۔

○ شواہد التزئیل ج ۱ ص ۳۳۳ ا علامہ حکانی نے برید ابن احرم سے روایت  
کی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ نحل ۴۴ میرے حق  
میں نازل ہوئی ہے۔

۵/۶۔ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا إِلَى اللَّهِ  
مِن بَعْدِ مَا ظَلَمُوا لَنُبَوِّئَهُمْ  
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَا جَزَاءَ لَآخِرَةٍ  
أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الَّذِينَ  
صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔

نحل ۴۱/۴۲

۵/۶۔ جن لوگوں نے راہِ خدا میں ہجرت کی اور  
مظالم برداشت کئے دنیا میں ہم انہیں  
اچھائی سے نوازیں گے ویسے اگر انہیں  
علم ہوتا تو آخرت میں اجر کہیں عظیم ہو گا یہ  
وہ لوگ ہیں جنہوں نے مصائب میں صبر  
کیا اور اللہ پر توکل کی۔

○ شواہد التزئیل ج ۱ ص ۳۳۳ پر علامہ حکانی نے عبداللہ ابن عباس سے  
روایت کی ہے کہ اس آیت کا مصداق علیؑ ابن ابیطالب، جعفرؑ اور عبداللہؑ  
ابن عقیل ہیں۔

۷۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ  
إِلَّا رِجَالًا نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ فَاَسْكُوْا  
اَهْلَ الدِّيَارِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

نملہ / ۳۳

ہم نے تجھ سے پہلے جو انبیاء بھیجے وہ  
مرد ہی تھے جن پر ہم نے وحی کی اگر  
تم کچھ نہیں جانتے تو اہل ذکر سے  
پوچھ لو۔

حایۃ الرام ص ۲۴ میں علامہ بحرانی نے یوسف قطعان کی تفسیر کے حوالہ سے  
عز ابن خطاب سے روایت کی ہے کہ سدی کتاب ہے میں عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ  
کعب ابن اشرف۔ مالک ابن خیثاف اور حمی ابن خطاب آئے اور عمر سے پوچھا۔  
قرآن میں ہے کہ جنات کا عرض ہفت آسمان اور ہفت زمینوں جیسا ہوگا  
ان ص ۱۳۳ اگر یہ درست ہے تو پھر تیا میت کے یہ تمام جنات کہاں ہوں گی۔  
عمر نے کہا مجھے نہیں معلوم۔

اسی دوران حضرت علیؓ آگئے۔ اور سلام کے بعد پوچھا کیا کوئی خصوصی بات تھی؟  
یہودی کعب نے وہی مسئلہ حضرت علیؓ سے پوچھ پوچھ لیا۔  
آپؐ مسکرائے اور فرمایا یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے؟ جب دن ہوتا  
ہے قرأت کہاں جاتی ہے؟

انہوں نے کہا۔ رات اللہ کے علم میں ہوتی ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ تمہارے سوال کا جواب خود تم نے دے دیا ہے۔

اس کے بعد حضرت علیؓ آنحضرت کی خدمت میں آئے اور انہیں تمام واقعہ سنایا  
اس وقت نمل ۴۳ نازل ہوئی۔

الاستیعاب ج ۴۔ کنز العمال ج ۳ ص ۹۵۔ تذکرۃ الخواص ص ۸۔

سنن البداء ج ۳ ص ۴۴۔ دوائر المعانی ص ۸۱۔ فرائد السمیعین ج ۱ ص ۶۹۔

مناقب خلیب بغدادی ص ۴۹ پر مختلف الفاظ کے ساتھ یہ واقعہ لکھا ہے کہ۔

ایک مرتبہ عمر کے دور حکومت میں ایک دیوانی عورت سے کسی نے زنا کر لیا وہ حاملہ ہو گئی۔ عمر نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ کیا تو نے آنحضورؐ کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ۔ تین افراد مرفوع القلم ہیں۔ دیوانہ۔ ۲۔ نابالغ اور خواہیدہ شخص۔ عمر نے کہا۔ لولا علیؑ لہلک عمر۔ یہ کہہ کر اس دیوانی کو چھوڑ دیا۔

اللہ تعالیٰ دو افراد کی مثال سے سمجھاتا ہے۔ ایک ایسا ناکارہ شخص ہے جو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اسے اپنا آقا جسطرف بھی بھیجتا ہے وہ اچھی خبر نہیں لاتا اپنے آقا کے لیے وبال جان ہے۔ اور دوسرا شخص بدل سے حکم دیتا ہے اور مراط مستقیم پر ہے۔

۸۔ حَزَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّبَلَيْنِ  
اَحَدُهُمَا اَنْبَاۡءُ لَا يَقْدِرُ عَلٰی  
شَيْۡءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلٰی مَوَالِیْہِمَا  
یُوجِبُہُمْ لِآیَاتِ بَحْرِہٖ مَلٰۤئِکَتِی  
ہُوَ وَمَنْ یَاْمُرْ بِالْعَدْلِ وَهُوَ  
عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ -

نحلہ ۷۶

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۶۵ پر علامہ حکامی نے حافظ ابوالنعم کی۔ الحلیہ کے حوالے سے البرذری سے روایت کی ہے۔ دوسرے شخص کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔  
○ ابن مغازلی نے اپنے سلسلہ سند سے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دوسرے شخص کا مصداق علیؑ ابن ابیطالب ہے۔

○ شواہد میں علامہ حکامی نے حذیفہؓ بیان سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے اگر تم نے علیؑ کو حکومت دی تو یہ ہادی اور ہدایت یافتہ رہ کہ تمہیں مراط مستقیم پر رکھے گا۔



نعت خدا کو پہچان کر انکار کر دیتے

ہیں ان کی اکثریت

کافر ہے

۹۔ یَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ

ثُمَّ يَنْكِرُوهَا وَكَثُرُهُمْ

الْكَافِرِينَ۔ نعلے ۲۳۶

○ غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے حمویہ کی فراڈ السطین سے روایت کی ہے کہ:

امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے ہم اللہ کے منتخب کردہ ہیں ہم واضح راستہ اور صراط مستقیم ہیں۔ اور ہم اللہ کی جانب سے نعت الہیہ ہیں۔



jabir.abbas@yahoo.com

# سُورَةُ الْاِسْرَاءِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تیرہ آیات ہیں۔

۱۔ فاذا جاء وعد اولاهما بعثنا عليهم عبادا الى اولادهم وجعلناهم  
اكثر نفيرا (۵-۶)

۲۔ وكل انسان الزمان طامع في عقبه (۱۳)

۳۔ ولما تعرض عنهم ابتغاء رحمة من ربك (۲۸)

۴۔ ولقد صرفنا في هذا القرآن ان يذكرنا اوصيائهم الانفساء (۴۰)

۵۔ اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة (۵۷)

۶۔ واستفزان من استطعت منهم بصوتك واجلب عليهم (۶۳)

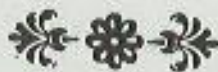
۷۔ يوم ندعوا كل اناس بما هم به (۷۶)

۸۔ ومن كان في هذه اعمى فهو في الآخرة اعمى (۷۲)

۹۔ وقل رب اخلق مدخل صدق واخرجني مخرج صدق (۸۰)

۱۰۔ وقل جاء الحق وزهق الباطل (۸۱)

۱۱۔ ولقد صرفنا الناس في هذا القرآن من كل مثل (۸۹)



# سورۃ بنی اسرائیل

۲/۱- فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَىٰ  
هَٰمًا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادَآلَنَا  
أُولَىٰ بِأَمْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا  
خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا  
مَّفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ  
عَلَيْهِمْ وَأَمَدَدْنَا لَكُمُ الْبَأْسَ الْوَالِ  
يَ بْنَيْنِ وَجَعَلْنَا كُمْ أَكْثَرُ نَفِيرٍ۔  
بنی اسرائیل ۶/۵

جب ان دو میں سے پہلی اُمت کا وعدہ  
پورا ہو گیا تو ہم تم پر اپنے سخت  
جنگجو آدمی مسلط کرینگے جو گھروں کے  
اند تک گس جائیں گے اور یہ وہ وعدہ  
ہے جو حتماً ہو کر رہیگا۔ پھر ہم ایک  
مرتبہ تمہیں ان پر غالب کرینگے افراد اور  
دولت سے تمہاری مدد کرینگے اور تمہاری  
افراد کی قوت میں اضافہ کرینگے۔

تفسیر برہان ص ۴۸/۴ پر علامہ بحرانی نے طبری کے حوالہ سے جناب  
سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے مجھے فرمایا:

اے سلمان! اللہ نے کوئی ایسا نبی مبعوث نہیں کیا جس کے بارہ نقیب نہ ہوں  
میں نے عرض کیا قبلہ یہ بات تو مجھے تورات اور انجیل سے معلوم ہو چکی ہے  
آپ نے فرمایا: بھلا تجھے میرے بارہ نقباء کا بھی علم ہے جو میرے بعد ہونگے  
میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔



آپ نے فرمایا۔ اے مسلمان! اللہ نے مجھے اپنے نوریات سے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ نے مجھے حکم دیا۔ میں نے تعمیل حکم کی۔ پھر اللہ نے میرے نور سے نلی کو پیدا کیا۔ اللہ نے اسے حکم دیا تو اس نے بھی تعمیل حکم کی۔ پھر اللہ نے علیؑ و فاطمہؑ کے نور سے حسنینؑ کو پیدا کیا۔ اللہ نے فاطمہؑ کو حکم دیا اس نے بھی اطاعت کی۔ پھر اللہ نے اپنے پانچ مقدس اسماء سے ہمارے نام شتق کئے۔ وہ محمود ہے میں محمد ہوں۔ وہ اعلیٰ ہے اور یہ علیؑ ہے۔ وہ فاطر السموت والارض ہے یہ فاطمہؑ ہے وہ محسن ہے یہ حسن ہے۔ وہ قدیم الاحسان ہے یہ حسین ہے۔ پھر اللہ نے نور حسینؑ سے نوامام پیدا کئے۔ انہیں حکم دیا انہوں نے بھی اطاعت کی۔ یہ سب اس وقت ہوا جب آسمان کا شامیانہ زمین کا فرش ملائکہ اور کوئی شیئی نہ تھی۔ صرف ہم تھے۔ ہم ہی تسبیح خدا کرتے تھے ہم احکام خدا سنتے تھے اور اطاعت کرتے تھے۔

میں نے عرض کیا۔ قبلہ جو شخص ان کی معرفت حاصل کرے اس کا مقام کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا۔ مسلمان جو شخص ان کی معرفت حاصل کر کے ان کی اقتدار کرے۔ ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن سمجھے بخدا وہ شخص وہیں ہوگا جہاں ہم ہونگے۔

میں نے عرض کیا۔ کیا صرف ان کے نام اور نسب سے آشنائی کا نام بھی معرفت کے منہ میں آنے کا ہے؟

آپ نے فرمایا۔ ہرگز نہیں مسلمان

میں نے عرض کیا۔ قبلہ ابھر میں نے بھی تو بحال صرف حسینؑ تک ہی معرفت

حاصل کی ہے ۹

آپ نے فرمایا: جین کے بعد سید العابدین علی ابن حنین۔ اس کے بعد علم  
اولین و آخرین کا حامل محمد باقر اس کے بعد اللہ کی زبان صداقت جعفر صادق۔  
اس کے بعد کاظم الغیظ موسیٰ کاظم اس کے بعد امور الہیہ پر راضی علی رضا اسکے  
بعد مخلوق الہی سے مختار محمد تقی اس کے بعد ہادی الی اللہ علی نقی اس کے بعد اسرار  
الہیہ کا امین حسن عسکری۔ اس کے بعد قائم بامر اللہ امام مہدی ہوگا۔

آپ نے فرمایا: اے سلمان! تو اس بار ہوس کی زیارت سے شرف ہوگا  
میں نے عرض کیا: کیا میری زندگی اتنی طویل ہوگی؟

آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل ۵/ ۷۷ کی تلاوت کر

میں نے عرض کیا: قبلہ کیا آپ کی طرف سے وعدہ ہے؟

آپ نے فرمایا: جس اللہ نے محمد کو جنت مبعوث کیا ہے صرف میرا ہی  
نہیں علی و ناطقہ سے بیکر حسن عسکری تک تمام ائمہ کا وعدہ ہے اور صرف تجھ  
سے نہیں بلکہ ہر اس شیعہ سے ہے جو ہماری اقتداء کرے گا جس طرح ابلیس اپنے  
پرے لشکر سمیت حاضر ہوگا۔ اس طرح ایمان اپنے تمام لشکر سمیت مقابل ہوگا  
پھر آنحضرت نے قصص ۵/ ۷۷ کی تلاوت فرمائی۔

میں نے عرض کیا: قبلہ اب کوئی پروا نہیں موت سلمان کے پاس آجائے  
یا سلمان موت کی گود میں چلا جائے۔

۲۔ وَكُلُّ إِنْسَانٍ لَّأَنفُسُهُۥ سَآءٌ  
بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيهِۥ وَأَنَّهُۥ لَیَّسَ  
بِیَسَّرٍ  
بِإِنۢ شَاءَ ٱللَّهُ  
مِی انسان کا نامہ اعمال اس کے گلے  
میں ڈالیں گے۔

۲۔ وَكُلُّ إِنْسَانٍ لَّأَنفُسُهُۥ سَآءٌ  
بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيهِۥ وَأَنَّهُۥ لَیَّسَ  
بِیَسَّرٍ  
بِإِنۢ شَاءَ ٱللَّهُ  
بنی اسرائیل ۱۳/

بیابح المودہ ص ۴۵ پر علامہ سلمان نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ۔

آیت میں طائر سے مراد ولایت امام ہے۔

۳۔ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ  
وَالْيَسِيرِينَ وَالْبَنِيَّ وَالْكَافِرِينَ  
تَبَذَلْ تَبَذُّرًا - بنی اسرائیل ص ۲۶

صاحبان قربی - مسکین اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرے اور ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے۔

در منثور ج ۳ صفحہ ۱۱۱ میں علامہ سیوطی نے طبری کی تفسیر جامع البیان کے حوالہ سے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ علی ابن حسین نے ایک شامی سے کہا۔ کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔

امام سجاد نے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی آیت ۲ بھی پڑھی ہے؟ اس نے کہا۔ کیا آپ وہی ذوی القربی میں جن کے حق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے؟

آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۳۴ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ صحابہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ آپ کے ذوی القربی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ علی۔ فاطمہ اور حسینؑ۔

مؤلف۔۔۔ انحضرت۔ اہلبیت اور صحابہ سے متواتر روایات سے ثابت ہے کہ ذوی القربی آل محمد ہیں۔ اور آل محمد میں حضرت علی بھی شامل ہیں۔



سہودی نے وفاء الرفاء ج ۲ ص ۱۵۳ پر واقعہ سے روایت کی ہے کہ بنی نقیر میں سے طریق یہودی علمائے یہود سے تھا۔ جو مشرف! بیان ہوا۔ اس نے تمام جائیداد آنحضرتؐ کے حوالہ کر دی۔ اس جائیداد میں سات باغات کے نام یہ تھے۔ دلال۔ برقہ۔ صافیہ۔ مئیب مشربہ ام ابراہیم۔ اعواف اور حسنی آنحضرتؐ نے یہ تمام باغات جناب فاطمہ کے نام وقف کر دیئے۔ آپ جب کبھی اپنی ضروریات اور مہمانوں کے لیے کچھ لیتے تو بی بی سے مانگ کر لیتے تھے۔ جناب سیدہ لے وقت وفات یہ باغات حضرت علیؑ کو دیدیئے تھے۔

۴۔ وَلَا تَأْخُذْ بَعَثَ عَنْكَ  
اِسْتِغَاءَ سَرَحْمَدٍ مِنْ رَبِّكَ  
تَنْجُوَهَا فَقُلْ كَلِمَةً قَوْلًا  
مَيُّسُورًا۔ بنی اسرائیل ع

اگر تو ان سے رحمت الہیہ کی امید  
میں چشم پوشی کرتا ہے تو پھر ان سے  
بالت بھی نرمی اور خوشروئی  
کے کرے

ربنا بیح المودہ ص ۱۵۵ پر علامہ قندوزی نے جناب ابوذرؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کی شان میں اس وقت نازل ہوئی جب شاہ حبشہ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں دس کنیزیں ہدیہ بھیجیں اور جناب فاطمہؑ نے آنحضرتؐ سے گھر کی کام کاج کی خاطر ایک کنیز مانگی اور آنحضرتؐ نے کنیز دینے کی بجائے جناب سیدہ کو بیع زہراءؑ کی تلقین فرمائی۔

۵۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا  
الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا  
ہم نے قرآن میں مختلف انداز میں  
بیان کیا ہے لیکن ان کی نفرت میں

وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُقَاتِلُوا | اِضَافَہِی ہُوَ ہے۔

بنی اسرائیل ۴۳

○ شواہد التنزیل میں علامہ حکامی نے تفسیر ذوات کے حوالہ سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ - امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ -

ذوات اصیت نے ازراہ تعجب فرمایا ہے کہ قرآن میں ہم نے جہاں کہیں علیؑ کا ذکر کیا ہے تاکہ ان لوگوں کے دلوں میں محبت علیؑ پیدا ہو لیکن ان کی علیؑ سے نفرت ہی میں اضافہ ہوا ہے۔

۶۔ اُولَئِكَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ

الْحَارِثِيَّةَ الْوَسِيلَةَ اَيُّهُمْ

اَهْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ

وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ اِنَّ

عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مُحْذَرًا

بنی اسرائیل ۵۵

یہ وہ لوگ ہیں جو بارگاہ رب العزت

میں قریب ترین وسیلہ کی تلاش

میں رہتے ہیں۔ رحمت الہیہ کے

امیدوار ہیں۔ عذاب خالق سے ڈرتے

ہیں۔ اور عذاب الہی واقعاً خوفناک ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۴۲ پر علامہ حکامی نے مکرر سے روایت کی ہے کہ -

بارگاہ خالق میں قریب ترین وسیلہ نبی کوئیں۔ حضرت علیؑ، جناب فاطمہؑ اور حضرت حسنینؑ ہیں۔

مولف — زیر نظر کتاب میں ہم نے مکرر سے کافی احادیث نقل کی ہیں مکرر تھا تو ابن عباس کا قلام۔ لیکن یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ شخص محبت الہیت تھا۔ بلکہ پر لے دے کہ کا دشمن الہیت تھا۔ علامہ مجلسی نے ہمارے لکھا ہے کہ یہ شخص



ان افراد میں سے تھا جنہوں نے حضرت علیؑ کے خلاف جنگ کی۔ اس کا شمار ان فوج سے ہوتا ہے جو بغض علیؑ میں اندھے تھے۔

جن پر تیرا بس چلے اپنی آواز سے  
گراہ کر۔ اپنے شھسواروں اور پیادوں  
سے حملہ کر ان کے مال اور اولاد میں  
ان کا حصہ دار بن جا کر چاہے ان سے  
دعے کر لے۔ شیطان جو وعدہ کرے گا  
دھوکہ ہی ہوگا۔

۷۔ وَاسْتَغْفِرُكَ وَيُغْفِرُكَ  
مِنْهُمْ يُغْفِرُكَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ  
بِخِيْلِكَ وَرَحِمَتِكَ وَشَرِّكُكُمْ  
فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَفْئِدَةِ وَعِدَّهُمْ  
وَمَا يَعِدُكُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا خُفْرًا  
بنی اسرائیل ۲۴

شواہد التشریل ج ۱ ص ۳۴۴ / ۳۴۵ میں علامہ حکانی نے لکھا ہے کہ ۳۹۹  
میں ابوعلی خالدی نے بدریہ خط مجھے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے میں نے  
یہ روایت ابوعلی خالدی کے اپنے تحریر کردہ خط سے نقل کی ہے  
جابر کا بیان ہے کہ۔ ہم مسجد میں آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص مسجد  
میں مصروف نماز ہوا۔ ہم نے دیکھا کہ بڑی خوبی سے رکوع و سجود کر رہا تھا۔ ہم اس  
کے خضوع و خشوع سے حیرت زدہ تھے۔ آنحضرتؐ بھی اسے بار بار دیکھ رہے تھے  
ہم نے عرض کیا۔ قبلہ بڑا مقدس غازی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ ہاں یہی وہ مقدس غازی ہے جس نے تمہارے باپ کو جنت سے  
نکال دیا تھا۔ حضرت علیؑ فوراً اٹھے اور جاکر اسے اس طرح دبا یا کہ اسکی  
دائیں پسلیاں بائیں طرف اور بائیں پسلیاں دائیں طرف ہو گئیں۔ اور کہا میں تجھے  
قتل کروں گا۔



اس نے کہا۔ آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے۔ اللہ سے میں نے ایک وقت معلوم تک کی عمر مانگی ہوئی ہے لیکن تعجب ہے کہ آپ مجھ سے عداوت کیوں رکھتے ہیں جبکہ میں نے کبھی آپ سے بغض نہیں کیا۔ آپ کے ہر دشمن کے ماں کی رحم میں میرا لطف اس کے باپ کے لطف سے پہلے جاتا ہے۔ تیرے دشمنوں کے مال میں میں حصہ دار ہوتا ہوں۔ بنی اسرائیل ۶۴ میری شاہد ہے۔

○ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ یہ سچ کہہ رہا ہے۔

○ قریش سے تجھے وہی دشمن سمجھیں گے جو ولد الزنا ہوگا۔

○ انصار سے تیرے ساتھ وہی بغض رکھیں گے جو یہودی ہوگا۔

○ عربوں سے وہی تیرا دشمن ہوگا جو بیشیا کسی کا ہوگا اور گھر کسی کے جنم لیا ہوگا۔

○ دیگر کائنات میں سے وہی تجھے دشمن سمجھے گی جو بد بخت اور شقی ہوگا۔

○ عورتوں میں سے وہی تجھے دشمن سمجھے گا جو کثیر الزنا ہوگی۔

جابر کہتا ہے کہ واقعہ حرہ جس میں یزید نے شہادت حسینؑ کے بعد اہل مدینہ کی بغاوت کو فرو کرنے کی خاطر لشکر کشی کی تھی اور یزیدی لشکر مسلم ابن عقیقہ کی سربراہی میں مدینہ فتح کرنے کے بعد تین دن تک مسلسل قتل و غارت کے علاوہ زنا کرتا رہا۔ مسجد نبویؐ میں اس قدر قتل کئے گئے کہ خوں قبر رسولؐ کے برابر بلند ہو گیا تھا۔ اس سال ایک ہزار کنواری لڑکی نے بچے دیئے تھے۔

چنانچہ واقعہ حرہ کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کا امتحان ہم محبت علیؑ سے کرتے تھے جو حضرت علیؑ سے اظہار محبت کرتا تھا ہم سمجھتے تھے کہ بچہ حلال زادہ ہے اور جو بچہ حضرت علیؑ سے اظہار بغض کرتا تھا ہم سمجھ لیتے تھے کہ بچہ اپنے

باپ کا نہیں ہے

مولف۔۔۔ مناسب ہوگا اگر اس مقام پر ہم علامہ سعودی کی مروج الذہب ج ۳ صفحہ ۴۵ سے ابو دلف کا واقعہ پیش کر دیں

ابو دلف عباسی حکومت کے امراء سے تھا۔ کریم شاہ عراورہ محترم تھا۔ بھائی علی سے تھا۔ اس کے تین بیٹوں میں سے دلف دشمن علی تھا۔

دلف کا بھائی علی ابن ابو دلف کہتا ہے کہ دلف ہمیشہ علی اور شیعیان علی کی توہین اور تنقیص میں مصروف رہتا تھا۔ ایک دن کہنے لگا۔ شیعوں کی انتہائے جہالت یہ ہے کہ کہتے ہیں جو شخص دشمن علی ہو وہ حرام زادہ ہوتا ہے۔ آپ میرے باپ کی غیرت کو بھی دیکھ لیں اور مجھے بھی دیکھ لیں۔ میں سخت ترین دشمن علی ہوں۔ علی کہتا ہے کہ اس وقت ہمارا باپ موجود نہیں تھا۔ میرا بھائی علی سے بھی اسی محفل میں بیٹھا تھا۔ دلف اس ہڈیاں گرنے کے بعد وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد ابو دلف آگئے اور اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گئے۔ اس وقت میرے بھائی علی ابن ابو دلف نے باپ کی خدمت میں گزارش کی۔

کہ آج دلف نے اس طرح کہا ہے۔ ہم نہ تو حدیث رسول کو جھٹلا سکتے ہیں اور نہ ہی آپکو متہم کر سکتے ہیں۔

ابو دلف نے کہا حدیث سچ ہے۔ یہ والد الحیض ہے۔

قیامت کے دن ہم ہر شخص کو امام کے نام سے پکاریں گے۔ جس شخص کا نام اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا

۸۔ یَوْمَ نَدْعُ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتَابًا بِیَمِیْنِهِ فَاُولٰٓئِكَ یَقْرَءُوْنَ



كَأَنَّهُمْ وَلَا يَخْلُفُونَ  
فَتِيلًا . بنی اسرائیل سے

وہ اپنا نامہ اعمال دیکھے گا اور ان پر  
رائی بھڑکھم نہیں کیا جائے گا۔

غایۃ المرام ص ۲۴ پر علامہ بخاری نے یوسف قطعان کی تفسیر کے حوالہ سے  
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

قیامت کے دن اللہ آئمہ ہدیٰ امیر المؤمنین علیؑ اور اولاد علیؑ سے ائمہ کو فنا ہوگا  
کہ اپنے شیعوں کو بلا حساب جنت میں لے جاؤ۔

اس کے بعد آئمہ فتنہ و جور کو حکم دے گا بیزیر بھی انہی میں سے ہوگا۔  
کہ تم بھی اپنے ماننے والوں کو بلا حساب جہنم میں لے  
جائے گا۔  
ربنا بیح المودہ ص ۴۳ پر علامہ قدوسی نے بھی قدسے اعظمی اختلاف کے ساتھ  
یہی روایت نقل کی ہے۔

۹۔ مَنْ كَانَ فِي صَدِّهِ أَغْلَى  
فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَغْلَى وَأَصْلَى  
سَبِيلًا۔  
جو شخص اس دنیا میں اندھا ہو گا وہ  
قیامت میں بھی اندھا اور  
گم گشتہ راہ ہوگا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۱ پر علامہ حکامی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے  
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ علیؑ سے میری خاطر محبت کرو۔ میرے احترام کی بدولت  
علیؑ کا احترام کرو۔ یقین رکھو بخدا جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے  
نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ نے جو حکم دیا ہے وہی تم پہنچایا ہے۔  
اے عربو! میرے بعد جس نے بھی علیؑ سے بغض رکھا قیامت میں  
اندھا محسوس ہوگا۔



۱۰۔ قُلْ رَبِّ آذِ خَلْفِيْ

مَدْخَلَ صِدْقِيْ، وَخِرْجِيْ

مُخْرَجَ صِدْقِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ

كَذَلِكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔

دُعا مانگ اے اللہ! مجھے راہِ صداقت

میں داخل فرما اور راہِ صداقت سے

دنیا سے رونا فرما۔ اور اپنی طرف سے

میرا مددگار مہیا فرما۔

شواہد التزئیل ج ۱ ص ۳۴۹ / ط ۳۴۹ پر علامہ مسکانی نے ابن عباس سے

روایت کی ہے کہ۔

بخدا! اللہ نے آنحضرتؐ کی دعا قبول کر لی ہے۔ جب آنحضرتؐ نے حکم الہی سے

سے دعا مانگتے وقت انکی اللہ نے آنحضرتؐ کو ملنے کی شکل میں اپنی نصرت عنایت فرمائی۔

انہیں بتا دے۔ حق آگیا اور باطل

دفع ہو گیا، باطل سے ہی دفع ہونے

وال چیز۔

۱۱۔ وَقَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔

بنی اسرائیل ۸۱

غایۃ المرام ص ۳۳ میں علامہ بحرانی نے ابو بکر شیرازی کی نزول القرآن کے حوالہ

سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ۔

مجھے ابن عباس نے بتایا ہے کہ جب ہم آنحضرتؐ کو جمعیت میں داخل بیت اللہ

ہوئے۔ تو آپ کے گرد تین سو ساٹھ بُت تھے۔ آپ کے حکم سے ہم نے تمام

بتوں کو توڑ کر زمین پر پھینک دیا۔ بیت اللہ کی دیوار پر ایک بہت بڑا اور بھاری

بیل نامی بُت رکھا تھا۔

آنحضرتؐ نے علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ یا علی! آیا تو مجھے اٹھالے اور یا میرے

پر سوار ہو جا اور اس بُت کو گرائے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: آپ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیں، جب آنحضرتؐ علیؑ کے کندھوں پر سوار ہوئے تو علیؑ ہر رسالت کی بدولت اُٹھ نہ سکے، آنحضرتؐ سکرائے اور نیچے اترے پھر خود بیٹھ گئے اور حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ اب آؤ میرے کندھوں پر چڑھ کر تم بُت توڑ دو۔

حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ سب از ہر رسالت پر بند ہو کر مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا کہ اگر آسمان کو ہاتھ ڈالوں تو اسے بھی فوج کر زمین پر پھینک سکوں گا۔  
اس وقت اللہ نے بنی اسرائیل ص ۸۹ نازل کی۔

۱۲۔ وَلَمَّا صَوَّرْنَا لِلنَّاسِ فِي مَقَدِّ الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُوفًا۔  
اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہم نے ہر قسم کی ضرب المثل پیش کی ہے لیکن اکثریت نے نفرت کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔  
بنی اسرائیل / ۸۹

شواہد التزیل ج ۱ ص ۳۵۲ میں علامہ حکامی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ۔  
یہ آیت واقعہ فدیہ میں میری ولایت کے اعلان کے بعد نازل ہوئی ہے۔

# سُورَةُ الْكَهْفِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے تین آیات آیت ہیں۔

۱۔ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِينَةً لَهَا /

۲۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلٰهَاتِ اِنَّا لَا نَضِيعُ اُجْرَهُمْ مِنْ اَحْسَنِ عَمَلٍ

۳۔ هٰذَا لِكُلِّ دَلٰلَةٍ اِلٰهٍ الْحَقِّ / ۴۴

۴۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا الْاِبْلِيسَ / ۵

۵۔ وَاِصْرًا عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ خَلَدَ جَنَّةٍ الْحَسَنِ / ۶

۶۔ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا رَّاۤیَ الْیَوْمَ یَوْمَ الْقِیَٰمَةِ وَرَاۤیَ

۱۳۳ - ۱۳۵ /

۷۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلٰهَاتِ کَانَ لَهُمْ جَزَاۤتٌ اَلْفُزُّوْا

۱۰۷ /





# سورہ کہف

۱۔ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلٰی الْاَرْضِ  
زَيْنَةً لِّهَآ لِيَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ  
اَحْسَنُ عَمَلًا۔ کہتے ہیں

شواہد التزیل ج ۱ ص ۳۵۲ میں ملازم حکانی نے اس آیت کے  
ذیل میں لکھا ہے کہ۔

زمین کی زینت لوگ ہیں اور لوگوں کی زینت علی ابن ابیطالب ہے۔  
ملازم حکانی ہی نے اسی صفحہ پر عمار ابن یاسر سے روایت کیا ہے کہ۔  
آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

اے علی! اللہ نے تجھے ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے جس سے اور کسی کو  
آراستہ نہیں کیا۔

اللہ نے دنیا کو تیری نگاہ میں حقیر کر کے تجھے زانیہ بنایا اور فقراء کو تیری نگاہ میں  
محبوب بنایا تو فقراء کی پیروی پر راضی ہے اور فقراء کو تیری امامت پر خوش ہیں۔

۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّمَا لَا تُضَيِّعُ

أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

کہت ۳

ساتھ اعمال صالحہ کئے۔ ہم کسی بھی اچھے  
عامل کا اجر ضائع نہیں  
کریں گے۔

غایۃ الرام ص ۳۲ پر علامہ بحرانی نے جبری کی تفسیر کے حوالہ سے ابن عباس  
سے روایت کی ہے کہ کہت ۳ حضرت علیؑ اور ابن کے شیعہ کے حق میں  
نازل ہوئی ہے۔

۴۔ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ

الْحَقِّ صَوَّخِينَ ثَوَابًا وَخَيْرَ عَقَابٍ

کہت ۳۳

اس دن ولایت حقہ اللہ کی ہوگی  
جو ثواب اور ہر اعتبار سے بہتر  
ہوگی۔

ثواب التزلیج ص ۳۵ پر علامہ حکاکی نے امام محمد باقرؑ سے روایت  
کی ہے کہ۔ آیت میں ولایت حقہ سے مراد ولایت امیر المؤمنین علیؑ ہے۔ کسی  
نبی کو اس وقت ہم مبعوث نہیں کیا گیا جب تک ولایت علیؑ امیر المؤمنین کا اقرار  
نہیں لیا گیا۔

ینابیع المودہ ص ۴۹۵ پر علامہ قندوزی نے امام جعفر صادقؑ سے بھی یہی روایت  
نقل کی ہے۔

۳۔ وَادْعُنَا بِذَلِكَ لِنَعْبُدَكَ إِنَّمَا

لَا دَعَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ

کہت ۵

جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم  
کا سجدہ کرو تو تمام ملائکہ نے حضرت  
آدم کو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے نہ کیا۔

غایۃ المرام ۳۹۳ پر علامہ بحرانی نے قاضی عثمان ابن احمد کے ذریعہ ابن عسک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے۔

جب حضرت آدم سے ترکیب اولیٰ کا ارتکاب ہوا تو اپنے سوئے عرش دیکھا تو آپ کو کچھ سائے نظر آئے حضرت آدم نے عرض کی بارالہا مجھے کنارہ عرش کچھ سائے نظر آئے ہیں جو میری طرح کے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ کون ہیں۔

ذات احدیت نے فرمایا۔ یہ نود تیری ذریت کے افراد کے ہیں۔ ایک میرا خاتم الانبیاء محمدؐ دوسرا اس کا بھائی علیؑ ہے اسی کے ذریعہ میں محمدؐ کی تائید نصرت کروں گا۔ اور ان کے گرد و حوالہ میں وہ ان کی ذریت سے ہونیوالے آئندہ ہیں۔

میرا خاتم الانبیاء اپنی دختر کی شادی اپنے چچا زاد علیؑ سے کرے گا۔ غلطی کی ماں تمام لوگوں سے ایمان میں سابق ہوگی۔ غلطی کو میں نے سیدۃ النساء قرار دیا ہے۔ اسے اور اس کی ذریت کو آتش جہنم سے دور رکھوں گا۔ جس دن برشتہ ٹوٹ جائے گا اس دن ان کا رشتہ برقرار رکھوں گا۔ اس وقت حضرت آدم نے سجدہ شکر ادا کیا۔

جس نے ایمان قبول کیا اور اعمال صالحہ کئے اسے اچھی جزاء ملے گی اور ہم اس سے نرمی سے گفتگو کریں گے۔

۵۔ وَآٰمَنَ اٰمَنٌ وَّهَمَلٌ  
صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ اَلْحَسَنُ  
وَسَنَقُوْلُ لَهُ مِنْ اٰمُرِنَا يُسْرًا

کہف / ۸۸

غایۃ المرام ۵۸۴ / ۵۸۵ پر علامہ بحرانی نے فرائد السمیعین حمویٰ کے



حوالہ سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ ۔

آنحضورؐ نے فرمایا ہے ۔ میرے پاس جبریلی آیا ہے اور اس نے مجھے اللہ کی طرف سلام کے بعد کہا ہے کہ ان مومنین کو جزائے خوب کی بشارت دیے جو تجھ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ تیرے اہلبیت پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور اعمال صالحہ لاتے ہیں ۔

۶ - قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

بِالْآخِرِينَ أَمْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ  
بِالْأَخْسَرِينَ أَمْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ  
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
وَهُمْ يَخِشُّونَ أَنَّهُمْ يَحْصُلُونَ  
ضَعْفًا أَوْ لَيْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا  
بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَايِهِمْ  
فَصَبَّطُوا أَعْمَالَهُمْ فَلَا  
نَقِيْمَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَأُنْزِلُوا ۔

کہت ۱۰۲/۱۰۴/۱۰۵ ۔

انہیں بتا دے کہ کیا ہم تمہیں بتا دیں  
کہ وہ کون لوگ ہیں جو اندر وئے اعمال  
خسارے میں ہیں ۔ ان لوگوں کی دنیا  
میں ہر ک گئی کوشش رائیگاں جاتی ہے  
حالانکہ اپنے طور پر ان لوگوں کا خیال  
ہے کہ وہ اچھے اعمال کر رہے ہیں ۔ یہ  
وہ لوگ ہیں جنہوں نے آیات الہیہ  
اور قیامت سے کفر کیا۔ ان کے تمام  
اعمال ضبط کر لیے جائیں گے اور ان  
کے کسی عمل کو میزان میں نہ تولایا جائیگا۔

جامع البیان از ابن جریر طبری میں اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں علامہ  
ابن کواثر نے حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ اُس کے مصداق کون ہیں ؟  
آپ نے فرمایا ۔ اہل ہروراء بھی انہی سے ہونگے ۔

مؤلف — اہل ہروراء وہ خارجی ہیں جنہوں نے حضرت علیؑ کے خلاف

خروج کیا اور آنحضرتؐ نے اپنی زندگی میں بطور پیش گوئی حضرت علیؑ کو اہل بیرون  
سے جنگ کا حکم دے دیا تھا۔ اور آپؐ نے اُن کا نام مارقین رکھا تھا  
کیونکہ یہ لوگ حضرت علیؑ کی بیعت کرنے کے بعد دین سے نکل گئے تھے  
○ جامع البیان ہی میں علامہ طبری نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ  
اس آیت کے مصداق اہل کتاب سے کافر اور جنگ نہروان والے ہیں۔

۷۔ اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا  
الصَّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَھُمْ جَنٰتٌ  
الْغُرَّةُ فِیْہِیْ نُزُلًا۔

جو لوگوں نے ایمان لائے اور  
اعمال صالحہ کئے ان کے لیے جنت  
الغریہ میں بطور مسکن  
ہوں گی۔

کہف ۷۱

○ غایۃ المرام ۳۲۶ پر البکر ہندلی کے نزدیک شعبی سے روایت کی ہے کہ  
ایک شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔  
یا رسول اللہؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے مجھے بارگاہِ خالق میں فائدہ ہو  
آپؐ نے فرمایا۔ احسان کیا کر تجھے دنیا اور آخرت میں احسان دے گا۔  
اتنے میں حضرت علیؑ نے آکر عرض کیا۔

قبلہ آپؐ کی دفتر اسی وقت شتاق زیارت ہیں۔ حضرت علیؑ پیغام دینے کے  
بعد واپس گھر چلے گئے۔

آپؐ نے فرمایا۔ ابھی آیا۔ اس سائل نے عرض کیا۔ قبلہ یہ کون تھا۔  
آپؐ نے فرمایا۔ یہ ان لوگوں سے ہے جنکے متعلق ارشاد قدرت ہے کہ  
جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے۔

حصہ دوم

اعلیٰ فیض القرآن



## پیش لفظ

(الحمد لله وكفى. والصلوة على اشرف السبل محمد المصطفى وعلى  
آله مصابيح الدجى)۔

قرآن میں علیؑ کی جلد دوم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں بھی جلد اول کی طرح  
صرف وہی آیات پیش کر نیی سعادت حاصل کی گئی ہے جنہیں اہلسنت کے معروف  
علماء نے حضرت علیؑ کی شان میں لکھا ہے۔

جب ہم صرف اہلسنت کے معروف علماء نے حضرت علیؑ کی شان میں نازل  
ہوئی ہیں تو ان کی تعداد تقریباً سات سو تک پہنچتی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں جب  
احکام اسلام مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ خمس۔ جہاد۔ حج۔ بیع۔ ربا۔ نکاح۔ طلاق  
میراث وغیرہ کے سلسلہ میں آئیوالی آیات شمار کرتے ہیں تو ان کی تعداد  
پانچ سو تک پہنچتی ہے۔

اس تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذات اہدیت نے حضرت علیؑ کے  
سلسلہ میں دیگر فروعی احکام کی نسبت زیادہ اہتمام فرمایا ہے کیونکہ اس عالم الغیب  
کو علم تھا کہ اُمت محمدیہ کو فروغ کی نسبت حضرت علیؑ سے تعارف کی زیادہ ضرورت ہے  
حالانکہ میں نے وہ آیات نہیں لکھیں جو شیعہ کتب میں بحق حضرت علیؑ نازل  
ہوئی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے بعد اللہ کسی صاحبِ دل میں یہ توفیق پیدا

فرمادے گا کہ وہ قرآن کریم سے تمام وہ آیات جو شیعہ کتب میں بھی بحق حضرت علیؑ نازل ہوئی ہیں انہیں جمع کر دیگا۔

تاکہ موالیان حیدر کرار کے اضافہ ایمان کا موجب ہو۔

مجھے امید ہے ذات امدیت اور حضرت علیؑ میری اس کاوش کو قبول فرمائیں گے کیونکہ اللہ ہی نے وسیلہ جوئی کا حکم دیکر مائتہ ۳۵ میں فرمایا ہے۔

اے ایمان والو! متقی بنو اور بارگاہ ایزدی میں وسیلہ کے ساتھ حاضر رہو۔

تمام حفاظ حدیث نے تواتر کے ساتھ آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ

ائمہ ہدی تمام۔ اور ان کا سرور علیؑ ہی بارگاہ خالق میں احسن الوسائل ہیں۔

اللہ کہایت اور قبولیت کا نگران ہے

صادق حسین شیرازی

کربلائے مقدسہ۔ عراق



—۱۹—

# سُورَةُ قُرَيْمٍ عَلَيْهِ السَّلَام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ وَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُم لِسَانَ صَدَقَ عَلَيْهِ (۵۰)

۲۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (۹۶)

۳۔ فَاَنصَرِّفْهَا هَبْلًا لِّكَ لِنَبِّئُكَ بِهِ (۹۷)





# سورہ مریم

۱۔ وَهَبْنَا لَهُم مِّنْ رَّحْمَتِنَا  
وَجَعَلْنَا لَهُم لِسَانَ صِدْقٍ  
عَلِيًّا. (مریم: ۵۰)

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۵ میں علامہ کمال نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ: آنحضرت نے فرمایا ہے۔ جب مجھے معراج پر لے جایا گیا۔ میں جبریل کے دائیں پر پہنچا تھا۔ مجھ سے پوچھا گیا۔

پیسچہ زمین پر کے چھوڑ کے آئے ہو۔

میں نے کہا۔ اہل ارض کے بہترین فرد۔ اپنے بھائی۔ وصی۔ داماد اور چچا زاد علی ابن ابیطالب کو چھوڑ آیا ہوں۔

پھر پوچھا گیا۔ اے محمد! کیا تجھے علی سے محبت ہے؟

میں نے کہا۔ ہاں

فرمایا گیا۔ مجھے بھی علی سے محبت ہے اپنی امت کو محبت علی کا حکم دے۔ میں اعلیٰ ہوں۔ علی کا نام میں نے اپنے نام سے اخذ کیا ہے۔

اترنے کے بعد زمین پر جبریل آیا۔ اور مجھے سلام ربانی کے بعد کہا پڑھ۔

میں نے کہا۔ کیا پڑھوں؟

جبریل نے کہا: وَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُم مَّصَدَقَ عِلْيَا۔

۲۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وَرْدًا۔ (مریم ۹۷)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے عنقریب اُن کی محبت کو فرض قرار دے دیگا۔

○ تفسیر نیشاپوری ج ۲ ص ۵۲ پر علامہ نیشاپوری اور صواعق محرقة ص ۱۸ پر علامہ ابن حجر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں محبت سے محبت علی ابن ابیطالب مراد ہے۔  
○ ذخائر العقبیٰ ج ۱ ص ۱۹ پر علامہ طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں محبت علی مصداق ہے۔

○ رشفۃ الصادی ص ۲۵ پر علامہ ابوبکر نے مہمل کے لفظی اختلاف کے ساتھ یہی روایت لکھی ہے۔  
○ خطیب بغدادی نے اپنی کتاب المناقب کے ص ۱۹ پر لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ اسعاف الراغبین میں علامہ ابن حبان نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ نور الابصار ص ۱۲ پر علامہ شبلی نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کی شان میں ہے۔  
تذکرۃ المحافل ج ۱ ص ۱ پر علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔  
اے علی ہر مومن تجھ سے محبت کرے گا اور ہر منافق تجھ سے بغض کرے گا۔

۳۔ اِنَّمَا كُنَّا نُرِيكُمُ عَلَيْهَا بِلِسَانِكُمْ  
 لَتُبَيِّنَنَّ لَهُمْ تَأْيِيْدَ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَنَبَيِّنَنَّ  
 قَوْمًا لَهُمْ (مریم: ۹۷)

○ شواہد التزیل: ص ۱۵۶ پر علامہ سکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
 متقین کا مصداق بالخصوص حضرت علی ہے اور  
 قَوْمًا کا مصداق بنی امیہ اور بنی مغیرہ ہیں۔



jabir.abbas@yahoo.com



— ۲۰ —

## سُورَةُ طه

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نو آیات ہیں۔

- ۱۔ واجعل لی وزیراً من اہلی (تا) واشركہ فی امری (۲۹-۳۲)
- ۲۔ واتق لغفارک لمن تاب وامن وعمل صالحاً ثم اھتدی (۸۲)
- ۳۔ یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن (۱۰۹)
- ۴۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضکاکا (۱۲۳)
- ۵۔ وامر اہلک بالصلاۃ واصطبر علیہا (۱۳۱)
- ۶۔ فتعلمون من اصحاب الصراط (۱۴۵)



## سُورَةُ طه

۱-۲-۳-۴- وَاجْعَلْ لِّي زَوْجًا  
مِّنْ اَهْلٍ- هَارُونَ اَخِي- اَسَدُ  
بِلَهْ اَزْرِي- وَاسْرِكُهُ فِيْ اَمْرِي

(الطہ: ۲۹-۳۲)

میرے اہل سے میرا وزیر بنا۔ ہارون میرا  
بھائی ہے۔ ہارون کو میرا زور و کھربنا۔ ہارون  
کو میرا شریک کار بنا۔

○ مناقب علی ابن ابیطالب میں حدیث ۳۴۴ جو علامہ ابن سعدی نے ابن عباس سے روایت کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

آنحضرتؐ نے چار رکعات نماز پڑھی۔ پھر حضرت علیؑ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور سوئے آسمان بلند کیا پھر کہا — اے اللہ تجھ سے موسیٰ ابن عمران نے بھی سوال کیا تھا اور میں تیرا نبی محمدؐ بھی سوال کرتا ہوں کہ — میرا سینہ کسا دے فرما۔ میرے معاملات آسان فرما۔ ان لوگوں کو میری بات سمجھنے کی توفیق عنایت فرما۔ میرے اہل بیت سے علیؑ کو میرا وزیر بنا۔ اے میرا زور و کھربنا دے۔ اور اے میرا شریک کار فرما۔

میں نے اپنے ان کاڑوں سے ہاتھ غیبی کی آواز سنی ہے۔

اے احمد تو نے جو کچھ مانگا ہے تجھے دید یا گیا۔

پھر آنحضرت نے حضرت علی سے فرمایا۔ اب اپنے ہاتھ بلند فرما اور اللہ سے سوال  
میں نے دیکھا حضرت علی نے ہاتھ بلند کیے اور عرض کیا۔  
اے اللہ! اس ہاتھ غیبی کی آواز کو میرے لیے مجاہدہ قرار دے۔ اور مجھے  
اپنی طرف سے محبت عنایت فرما۔

اس کے بعد آنحضرت پر مریمؑ نازل فرمائی

جب آنحضرت نے صحابہ کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی تو وہ حیران ہو گئے۔  
آپ نے فرمایا کہ اس بات پر حیران نہ ہوئے ہو۔ قرآن پہ حصہ ہم اہل بیت کے حق میں  
ہے پہ حصہ عدل و علما میں ہے پہ حصہ احکام و فرائض میں ہے اور قرآن کا عمدہ  
حصہ علی کے حق میں ہے۔

۵۔ اِنِّیْ غَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ | جو شخص میری بارگاہ میں رجوع کرے۔  
وَاٰمَنٌ وَعَمِلَ صَالِحًا تَقْتَضِیْ | قبول الیمان کرے۔ اعمال صالحہ کرے اور ہدایت  
راہ میں اہل کلمے بڑا کریم ہوں۔  
(طہ ۸۲)

○ دلائل الصدق ج ۲ ص ۲۱۱ پر علامہ علی نے صواعق محرقہ کے حوالہ سے لکھا ہے۔  
فنائل حضرت علی میں آٹھویں آیت طہ ۸۲ ہے جس میں ہدایت حاصل کرنا بتا کر ہے یعنی  
ولایت علی کی ہدایت حاصل کرے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۶۷ / ص ۲۶۸ پر علامہ سبکی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ  
ایک دن آنحضرت باہر تشریف لائے اور طہ ۸۲ کی تلاوت کی پھر فرمایا۔  
یا علی جس نے تجھ سے تولی کیا۔ ہدایت پالی۔



۶۔ یَفْعَلْ لَّهِ شَفَاعَةً  
 اَلَا مَنْ اٰذَنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ  
 وَدَخَلَ لَهٗ قَوْلًا (طہ ۱۹)

اس دن ان لوگوں کے سوا جن کو اللہ  
 اجازت دے گا اور جن کے سلسلے میں ہاتھ  
 کر سہمے پر اللہ خوش ہوگا اور کسی کو کسی کی سفارش  
 کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

○ فتح الباری ج ۱ ص ۱۳۷ میں علامہ عثمانی نے ابوہریرہ کے ذریعہ آنحضرت سے روایت  
 کی ہے کہ:

جس شخص نے میں کہا۔  
 اے اللہ! محمد و آل محمد اس طرح رحمت فرما جس طرح ابراہیم و آل ابراہیم پر رحمت فرمائی  
 اے اللہ! محمد و آل محمد کو اس طرح مبارک فرما جس طرح ابراہیم و آل ابراہیم کو مبارک فرمایا۔  
 اے اللہ! محمد و آل محمد پر اس طرح رحم فرما جس طرح ابراہیم و آل ابراہیم پر رحم فرمایا۔  
 میں محمد ایسے شخص کی یوم قیامت کو اسی بھی دوں گا اور سفارشیں بھی کروں گا۔

۷۔ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ  
 فَاِنَّ لَّهٗ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهٗ  
 يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْصٰی (طہ ۱۲)

جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا۔  
 اسکی زندگی تنگسہوگی اور قیامت کے دن  
 اندھا محسوس ہوگا۔

○ شواہد التقریل ج ۱ ص ۲۷۲ پر علامہ عثمانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
 جس نے ولایت علی ابن ابیطالب ترک کی اللہ اسے گولگا اور اندھا محسوس کرے گا۔

۸۔ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ  
 وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طہ ۱۳)

اپنے اہل کو نماز کا حکم دے اور اس پر  
 صبر کر۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۸۲ پر علامہ سکانی نے آنحضورؐ کے خادم ابو الحرام

سے روایت کی ہے کہ۔

آنحضورؐ روزانہ درعی و فاطمہؓ پر تشریف لاتے اور فرماتے۔ اللہ کی رحمتیں تم پر

نازل ہوں نماز کا وقت ہے۔ اللہ نے ارادہ کر رکھا ہے کہ اسے اپنی بیت نبیؐ تم سے

ہر قسم کا جس دور رکھے اور اس طرح پاک رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۸۲ کے حاشیہ پر علامہ محمودی نے ابوسعید خدریؓ سے

روایت کی ہے کہ۔

طہ ۳۲ کے نزول کے بعد آنحضورؐ قبل از وفات آٹھ ماہ تک روزانہ تشریف لاتے

اور احزاب ۲۳ یعنی آیت تطہیر کی تلاوت درعی پر فرماتے۔

۹۔ فَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ

الصِّرَاطِ السَّبُوحِ وَمِنْ أُمَّةٍ

(طہ ۱۳)

عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ صراط

مستقیم والے اور ہدایت یافتہ کون ہیں

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۸۳ میں علامہ سکانی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ

بخدا! محمدؐ و آل محمدؑ ہی صراط مستقیم ہیں۔



## —۲۱— سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں۔

- ۱۔ فَاَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (۷)
- ۲۔ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّ سَائِقِيَ الْوَيْحِ تُنْقِصُهَا مِنْ حُرَافِهَا (۳۱)
- ۳۔ رَبِّ لَا تُذِرْنِي فِرْدًا وَائْتْ خَيْرَ الْوَارِثِينَ (۸۹)
- ۴۔ إِنْ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمُ الْمَثَلُ الْحُسْنَى (الْحَى) الَّذِي كُنْتُمْ  
تُوعِدُونَ (۱۰۱-۱۰۳)
- ۵۔ وَإِنْ أَدْرَى لَعَلَّهُ فِتْنَةً لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (۱۱۱)





# سُورَةُ أَنْبِيَاءٍ

۱۔ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (انبیاء، ۷۷)  
 اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔  
 غایۃ المرام ص ۲۳ پر علامہ بھرائی نے تفسیر ثعلبی سے روایت کی ہے کہ:  
 جابر بن عبد اللہ انصاری نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ۔  
 ہم اہل ذکر ہیں۔

مؤلف: ————— سابقاً اس آیت کا شان نزول سورۃ نحل میں گذر چکا ہے۔

۲۔ أَخْلَاقِيْنَ قَدْ أَتَيْنَا فِي  
 الْأَوَّلِ مِنْ مَّنْقُصِهِمْ أَطْرَافُهَا۔  
 (انبیاء، ۷۸)

غایۃ المرام ص ۲۴ پر علامہ بھرائی نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ  
 جس دن حضرت علیؓ کو شہید کیا گیا اس دن ابن عباس نے کہا۔

آج کے دن علم سر زمین مدینہ سے کم ہو گیا۔ زمین کی کمی کا مقصد زمین کی کمی نہیں  
 بلکہ زمین سے علیؓ کی کمی ہے۔ اور کسی سینہ سے علم نہیں چھینتا۔ بلکہ جب لوگ علماء

کی عزت نہیں کرتے تو اللہ روئے ارمن سے علماء اٹھائیتا ہے۔ جب علماء نہیں تھے تو لوگ جبلا کو مسند علماء پر لا بٹھاتے ہیں۔ اور جبلا جو منادی دیتے ہیں اور جو فیصلے کرتے ہیں اس کا نتیجہ ان کی اپنی گمراہی اور لوگوں کی گمراہی ہوتا ہے۔

۳۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ۔ (انبیاء: ۸۹) | اے اللہ! اگرچہ تو بہترین وارث ہے۔ لیکن مجھے تنہا نہ چھوڑ۔

شرح نبی البلاغ میں علامہ ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ سیرت و تاریخ کی کتب سے جو کچھ ملتا ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت علیؑ متفکر رہے۔ مثلاً جب حضرت علیؑ جنگ خندق میں عمر و ابن عبدوس کے مقابلہ میں گئے تو آنحضرت نے وہی مانگی۔

اے اللہ! تو نے جنگ بدر میں عبیدہ کے لئے ہیں۔ اب میرے پاس تنہا علیؑ رہ گیا ہے۔ اب علیؑ کی حفاظت فرما۔ اسکے بعد آپؐ نے انبیاء علیہ السلام کی تلاوت فرمائی۔

۴۔ ۵۔ ۶۔ اِنَّ الدِّينَ مَبْقُوتٌ لَّهُمْ مِنَ الْخُسْطٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ۔ لَا يَسْمَعُونَ حَيِّثُهَا وَهُمْ فِي مَا اسْتَهْتِ اَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ۔ لَا يَخْتَرُ لَهُمُ الْفَرَاعُ الْاَكْبَرُ۔ وَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمْ

جن لوگوں کے پاس ہماری طرف سے اچھائی پہنچ چکی ہے وہ اس سے دور ہیں انہیں جہنم کی آواز ہم سنائی نہ دیگی وہ ایسی جگہ ہونگے جہاں وہ جو چاہیں نہیں میسر ہوگا۔ وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے ملائکہ ان کی ملاقات کر کے انہیں بتائیں گے کہ یہی وہ دن ہے جس کا تم سے

الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (انبیاء: ۱۰۶) | وعدہ کیا جاتا تھا۔

شواہد التزئیل: ۱ ص ۳۸، ۲ ص ۲۸ میں علامہ حکانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے مجھے فرمایا۔

یٰ علی! انبیاء ص ۱۱۱ اور ص ۱۱۲ تیرے اور تیرے شیوکے متعلق نازل ہوئی ہے  
ایضاً۔ علامہ حکانی نے ایک اور سلسلہ سند سے حضرت علی سے یہی روایت نقل کی ہے  
ایضاً۔ علامہ حکانی نے ایک اور سلسلہ سند سے بھی یہی حدیث روایت کی ہے۔

۴۔ اِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّکُمْ فِیْہِ لَکُوْرٌ | میں کیا جانوں! شاید تمہارے لیے ریختہ اور  
وَمَتَّحِ الْاِلٰی حِیْنَ (انبیاء ص ۱۱۱) | ایک محدود وقت کا فائدہ ہے۔

ساریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۱۹۷، ۱۹۸ ابن عساکر نے ایک ایک صحابی کا نام لیکر لکھا ہے  
کہ ان تمام نے روایت کی ہے کہ ثور لوی میں حضرت علی نے فرمایا۔  
بخدا! میں ان لوگوں کے سامنے ایسے دلائل پیش کروں گا کہ عرب کوئی قریشی  
اور کوئی غیر عرب ان کا جواب نہیں دے پائیگا۔ پھر حضرت علی نے اپنی ایک ایک  
ایسی فضیلت کا ذکر کیا جس میں کوئی صحابی شریک نہیں تھا۔ انہی فضائل میں آپ نے  
انبیاء ص ۱۱۱ بھی تلاوت کی۔ ابن عساکر نے ان تمام فضائل کا تذکرہ کیا ہے۔ مؤلف  
نے بغرض اختصار انہیں چھوڑ دیا ہے۔





— ۲۲ —

## سُورَةُ الْحَجِّ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۲۰ آیات ہیں۔

۱۔ اِنَّ اللّٰهَ يَدْخُلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (۱۴)

۲۔ هٰذَا نَخْبِرُكَ اِنْ اَخْلَصْتُمْ فِيْ رِبِّكُمْ اِلٰهًا وَذُوْا عَذَابِ الْخَرِيْثِ (۱۹-۲۲)

۳۔ اِنَّ اللّٰهَ يَدْخُلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰهًا وَهَدٰى اِلٰى صِرَاطٍ  
الْحَسِيْدِ (۲۳-۲۴)

۴۔ وَمَنْ يَعْظَمْ شَعْرُ اللّٰهِ فَاَنْهٰهُمْ عَنْ تَعْوِيْ الْقُلُوْبِ (۳۲)

۵۔ وَيُبَشِّرُ الْمُنَجِّبِيْنَ اِلٰهًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ (۳۳-۳۵)

۶۔ اِذْنُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظَلَمُوْا (۳۹)

۷۔ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ (۴۱)

۸۔ الَّذِيْنَ اِنْ مَكَانَهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ (۴۱)

۹۔ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ (۵۰)

۱۰۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ (۵۴)

۱۱۔ الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ (۵۶)

۱۲۔ وَيَمْسُكُ السَّمٰوٰتِ اِنْ كُنَّ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بَاِذْنِهِ (۶۵)

۱۳۔ اللّٰهُ يَضْطَرُّ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رِسَالًا وَمِنْ النَّاسِ (۷۵)

۱۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ارْكَعُوْا رَاٰبِعًا وَاَلْحِدُوْا اِلٰى قَعَمِ الْمَوْتِ وَذِعُوا الْقَصْدَ (۷۷-۷۸)

# سُورَةُ حَجَّ

اللہ پر ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والوں کو ایسی  
بنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے  
ہنریں بہتی ہوئیں اور شراب چاہتا ہے کہ لے

۱۔ اِنَّ اللّٰهَ يَدْخُلُ الَّذِيْنَ  
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنَّٰتٍ  
تَجْرٰى مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اِنَّ اللّٰهَ  
يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ (حج ۱۷)

○ یہاں سورہ المودہ ص ۲۹ پر علامہ قسٹری نے روایت کی ہے کہ

یہ آیت حضرت علی - حمزہ اور عبیدہ کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب وہ عقبہ  
شعبہ اور دلیسہ نبرد آزما ہوئے تھے۔

یہ دو ایک دوسرے کے دشمن ہیں  
جو اپنے اللہ کے سلسلہ میں لڑے ہیں  
جو کافر ہیں ان کے لیے آتشیں لباس  
تیار کیے جائیں گے۔ ان کے سروں پر  
ایسا کھولنا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کے  
شکم میں جو کچھ ہوگا پارہ پارہ ہو جائیگا

۲-۳-۴-۵ هٰذَا اِنْ خَصِمَانِ  
اِخْتَصِمُوْا فِيْ رَیْبٍ فَلَاذِيْنَ  
كَفَرًا قُطِعَتْ لَهُمْ شَا۟بِجٌ  
مِّنْ نَّارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمْ  
الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ  
وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ مَقَامٌ مِّنْ

حَدِّيدٍ كَلَّمَا سَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا  
 مِنْهَا يُعِيدُوا فِيهَا وَذُقُوا  
 عَذَابَ الْحَرِيقِ (حج ۱۹، ۲۰، ۲۱)

ان کے پرٹے مجلس بائیں گے۔ ان  
 کیلے لوہے کے گرز ہونگے جب بھی جہنم  
 سے نکلنے کی کوشش کریں گے دوبارہ جہنم میں  
 میں دھکیل دیئے جائیں گے اور کہا جائیگا  
 اب گرم گرم مذاب پورا چکھو۔

- مائۃ المرام ص ۴۲ پر علامہ بحرانی نے ابن ابی الحدید کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ  
 آنحضورؐ سے ان دو لڑنے والوں کے متعلق پوچھا گیا۔  
 آپؐ نے فرمایا۔ حضرت علیؓ۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہؓ۔ ان کے مقابلے  
 میں عقبہؓ۔ شیبہؓ اور ولیدؓ ہیں۔ اسلام اور کفر کی یہ پہلی لڑائی تھی اور اس لڑائی میں  
 پہلے عقبہؓ حضرت علیؓ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا تھا۔
- علامہ سیوطی نے درمنثور ج ۴ ص ۴۸۸ پر بخاری کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ  
 حضرت علیؓ نے فرمایا تھا۔  
 میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں گا جو دربارِ خانی میں اپنا خدیوہ دائرہ کر دوں گا۔  
 قیسؓ نے کہا کہ حج ۱۹ء انہی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔  
 یہی وہ لوگ تھے جو جنگ بدر میں نبرد آزما رہے۔
- شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۹ پر علامہ کاشانی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ۔  
 حج ۱۹ء جنگ بدر میں ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے۔
- صحیح مسلم میں جناب ابوذرؓ سے مروی ہے کہ حج ۱۹ء حضرت علیؓ۔ حضرت حمزہؓ  
 اور حضرت عبیدہؓ کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب آنحضورؐ نے ان تینوں کو عقبہؓ  
 شیبہؓ اور ولیدؓ کے مقابلہ میں بھیجا۔



○ ذخائر العقبیٰ ص ۸۹ پر علامہ طبری نے بھی یہی روایت درج کی ہے۔

اقتدایان والوں اور اعمال صالحہ کی نیوٹوں  
کو ایسی بنات میں رکھیں گاجن کے پنے  
ہنرین ہتی ہوں گی۔ زینت کے لیے اپنیں  
پہننے کو سونے کے کنگن اور موتیوں کی ملائیں  
ہونگی۔ ریشمی لباس ہونگے۔ کیوں کہ ان  
لوگوں کو عمدہ ترین باتوں اور قابل تعریف  
راستہ کی ہدایت کر دی گئی تھی۔

۶-۷۔ اِنَّ اللّٰهَ يَدْخِلُ الَّذِيْنَ  
اَسَآءُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ  
جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ  
يُحَلَوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ  
ذَهَبٍ وَّكُوْنُوْا اَوْلِيَا۟ لَهُمْ فِيْهَا  
مَجْرِيَ وَّ هُدًى اِلَى الصّٰلِحِیْنَ  
الْقَوْلِ وَ هُدًى اِلَى صِرَاطٍ مُّجِيْدٍ۔

(آج ۲۳ / ۲۴)

○ شواہد التسلیل ج ۱ ص ۲۱۵ پر علامہ سبکی نے امام جعفر صادقؑ کے ذریعہ نبی کو نبی سے  
مذکورہ آیات کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ مذکورہ دونوں آیات حضرت علیؑ - جناب حمزہؑ  
جناب عبید بن حارث - جناب سلمانؑ - جناب ابوذرؑ اور جناب مقدادؑ کے حق میں ہیں۔

۸۔ مَنْ يَّعْظِمُ شَعْرًا مِّنْ اللّٰهِ فَلَهَا  
مِنْ تَقْوٰی الْقُلُوْبِ (آج ۲۲)

○ مینایع المودہ ص ۱۳ پر علامہ قدوسی نے حضرت علیؑ کے ایک خطیبہ سے نقل کی ہے  
کہ آپ نے فرمایا ہے۔

ہم شعائر اللہ ہیں۔ ہم اصحاب ہیں۔ ہم علم الہی کے مخزن اور ہم دریاؤں کے دروازے

ہیں۔

۹۔ بَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ الَّذِينَ  
إِذَا دُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ  
وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ  
وَالْمُقِيِّي الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ  
يُقْفُونَ (سج ۲۲-۲۵)

ان عاشق زاہدوں کو میری طرف سے  
بشارت دیدے کہ جب ان کے سامنے  
ذکر خدا کیا جائے تو ان کے دل جھٹکا جائے  
ہیں اور جو انہو لے مصائب پر صبر کرتے  
ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ  
رزق سے خرچ کرتے ہیں۔

○ شواہد التشریل ۱ ص ۲۹ پر علامہ حسکانی نے جناب ابن عباس سے روایت کی ہے  
کہ — عاشق زاہد کا مصداق حضرت علی ہے۔

مؤلف: — اس میں شک نہیں کہ ابن عباس کی روایت میں فقط آیت ۲۷ کا ذکر  
ہے لیکن ہم نے آیت ۲۵ بھی درج کر دی کیونکہ ۲۵ آیت ۲۷ کے مصداق کے اوصاف  
ہیں۔ جب ۲۷ حضرت علی کے حق میں ہے تو ۲۵ بھی حضرت علی ہی کے حق ہونی چاہیے۔

جہاد کرنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ واقف  
مظلوم ہیں اور اللہ انکی نصرت پر قادر ہے

۱۰۔ اُوْدِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ اِنْ اَللّٰهُ عَلٰى  
نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (سج ۲۹)

○ شواہد التشریل ۱ ص ۲۹ پر علامہ حسکانی نے زید بن امام سجاد سے روایت کی ہے  
کہ اس آیت کا مصداق ہم ہیں۔

جو لوگ اپنے گھروں سے صرف اس  
جرم میں نکلنے پر مجبور کئے گئے کہ وہ

۱۱۔ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ  
دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اَلَا اَنْتَ

يَسْأَلُونَكَ عَنِ اللَّهِ (حج ۲۳)  
 وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے وہ یقیناً سچا  
 نکالے گئے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲۹۹ میں علامہ حسانی نے ذیل ابن امام سجاد سے روایت کی ہے کہ  
 ہجرت پر باقی مجبور کئے یا نیوالے بنی کومین۔ حضرت علی۔ جناب حمزہ۔ جناب جعفر تھے بعد  
 میں امام حسین بھی اس آیت کا مصداق بن گئے۔

۱۲- الَّذِينَ اِنْ تَمَكَّنْتُمْ فِي  
 الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا  
 الزَّكَاةَ وَامْسُوا بِمَعْرُوفٍ  
 وَلَكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ حَجْرٌ  
 ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں اگر ہم کرہ امن  
 کی حکومت دیدیں تو نماز قائم کریں گے  
 زکوٰۃ دیں گے۔ امر بالمعروف اور نہی عن  
 المنکر کریں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۱ پر علامہ حسانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے امام محمد  
 سے روایت کی ہے کہ یہ آیت بخدا ہم آں محمد کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۱۳- فَاتَّوَلَّيْتُمُ الْمُنَافِقِينَ  
 وَالْمُنَافِقُ سَوَاءٌ لِّلَّذِينَ  
 آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 كَمَثَلِ الْفَخْرِصَةِ عَلَى  
 الْوَرْدِ  
 جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ  
 کئے مغفرت اور رزق اپنی کے لیے ہے  
 گنہگار۔ (حج ۵۰)

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۱ پر علامہ حسانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے  
 کہ قرآن کی ہر وہ آیت جس میں۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ سے علی اس کا امیر و رئیس ہے

۱۴- اِنَّ اللَّهَ هَادٍ لِّلَّذِينَ يَكُونُونَ  
 اِلٰهًا اِيْمَانًا كَوَالِدٍ سَوِيْمٍ



اِذَا صَلَّاهُ مُسْتَقِيمٌ (حج ۵۷) ۱ کی ہدایت دیتا ہے۔

○ شواہد النزل ج ۱ ص ۵۰ پر علامہ سکاکی نے جابر سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ اللہ نے علیؑ - فاطمہؑ - اور حسینؑ کو اپنی مخلوق میں حجت قرار دیا ہے میری امت میں علم خدا کے یہی دو درج ہیں۔ جس نے ان سے ہدایت لی وہ صراط مستقیم پر پہنچ گیا

۱۵- اَلَا تَرَكَ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ يَحْكُمُ  
بَيْنَهُمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتٍ الْبَاقِيَةِ

(حج ۵۷)

آج مکتوت اللہ کا ہے۔ وہی ان کے  
مابین فیصلے کرے گا۔ جو لوگ ایمان لائے اور  
اعمال صالحہ کیے جنات لغیم میں ہوں گے۔

○ شواہد النزل ج ۱ ص ۲۱ پر علامہ محکاکی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن کی ہر وہ آیت جس میں الذین آمنوا ہے علیؑ اس کا امیر ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کو سرزنش کر کے لیکن علیؑ کا ذکر جہاں بھی کیا ہے خیر و خوبی سے کیا ہے۔

۱۶- يُمْسِكُ السَّمَاءُ اِنْ  
تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ خِصْلًا اِلَّا بِاِذْنِهٖ  
(حج ۶۵)

آسمان کو زمین پر گرنے سے روک  
رکھا ہے۔ اذن خدا کے بغیر آسمان  
زمین پر گر ہی نہیں سکتا۔

○ غایۃ المرام ص ۶۹۲ پر علامہ بحرانی نے اہل سنت سلسلہ سند سے نبیؐ کو نبینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے۔ مجھے جبریلؑ نے اللہ کی طرف سے اطلاع دی ہے کہ۔ تجھے یہ جانتا ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔  
○ جو یہ جانتا ہو کہ محمدؐ میرا رسول اور میرا عبد ہے۔

- یہ اس بات کا علم ہو کہ علی ابن ابیطالب میرا خلیفہ ہے۔
- جو اس حقیقت کا معترف ہو کہ اولاد علی سے ائمہ میری طرف سے حجت ہیں۔
- میں اپنی رحمت سے اسے داخل جنت کروں گا۔
- لے آتش جہنم سے نجات دوں گا۔
- اپنی تمام تر سخاوت کا مستحق اسی کو سمجھو لگا۔
- اپنی تمام تر کرامت سے اسی کو نواز دوں گا۔
- اپنی تمام تر نعمت کی تکمیل اسی پر کروں گا۔
- اسے اپنے مخصوص اور مخلص افراد سے شمار کروں گا۔
- اگر میرا نام لیکر پکارے گا تو بلیٹ کہوں گا۔
- اگر مجھ سے کچھ مانگے گا تو دوں گا۔
- اگر مجھے بلائے گا تو جواب دوں گا۔
- اگر کچھ نہ مانگے گا تو اپنی طرف سے دوں گا۔
- اگر سوئے عمل کا ارتکاب کرے گا تو معاف کروں گا۔
- اگر مجھ سے دور بھاگے گا تو اپنی طرف بلاؤں گا۔
- اگر میرے پاس پلٹ آئیگا تو قبول کر لوں گا۔
- اگر میرا دروازہ کھٹکھٹایگا تو کھول دوں گا۔
- اور جو شخص مجھے لاشریک مبعود نہ مانے گا۔ یا
- مجھ کو میرا عبد اور رسول تسلیم نہ کرے گا۔ یا
- علی ابن ابیطالب کو میرا مقرر کردہ خلیفہ نہ مانے گا۔ یا
- اولاد علی سے ائمہ کو میری طرف سے حجت تسلیم نہ کرے گا۔

- اس نے گویا میری نعمت کا انکار کیا۔
- میری عظمت کی توہین کی۔
- میری زیادت امیری کتب اور میرے انبیاء کا کفر کیا۔
- ایسا شخص اگر میرے پاس آیا تو اسے روک دوں گا۔
- اگر مجھ سے کچھ مانگا تو محروم کر دوں گا۔
- اگر مجھے بلایا تو اسکی آواز نہ سنوں گا۔
- اگر مجھے پکارا تو جواب نہ دوں گا۔
- اگر مجھ سے کوئی امید رکھی تو ناامید ہوگا۔
- میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔
- جابر نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اولادِ علیؑ میں سے ائمہ کون ہونگے؟
- آپ نے فرمایا۔

حسنؑ اور حسینؑ جو انانِ جنت کے سردار۔ ان کے بعد اپنے وقت کا سید العابدین علیؑ ابن حسینؑ۔ پھر باقر العلومؑ محمد بن علیؑ۔ اسے جابر تیری اس سے ملاقات ہوگی۔ میری طرف سے اسے سلام کہنا۔ اس کے بعد صادق آلِ محمد جعفر صادقؑ۔ اس کے بعد موسیٰ ابن جعفرؑ۔ اس کے بعد علی ابن موسیٰ رضاؑ اسکے بعد محمد بن علی نقیؑ۔ اس کے بعد علی ابن محمد نقیؑ۔ اس کے بعد حسن ابن علی عسکریؑ۔ اس کے بعد قائم مہدیؑ جو کہ ہر امن کو ظلم و جور سے پرہیز کرے بعد عدل و انصاف سے پرہیز کرے۔

اسے جابر یہ میں میرے خلفاء۔ میرے اولیاء، میری اولاد۔ اور میری عزت جس نے انکی اطاعت کی گویا میری اطاعت کی۔ انکی نافرمانی میری نافرمانی۔ ان کا انکار میرا انکار۔ ان میں سے ایک کا انکار سب کا انکار ہے۔



انہی کی بدولت اللہ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے محفوظ رکھا ہے۔ اور انہی کے  
سرد اللہ نے زمین کو برقرار رکھا ہے۔

۱۸۔ اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ | اللہ ملائکہ اور لوگوں کے انبیاء منتخب  
مُؤَلَّوْنَ التَّائِبِينَ جج عہد کرتا ہے،

تفسیر درغشورج ۴ ص ۲۷۲، ص ۲۷۳ میں علامہ سیوطی نے زید ابن ابی اوفی سے روایت  
کی ہے کہ میں نبی کو منین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت اپنے صحابہ کے متعلق  
پوچھ رہے تھے کہ فلاں کہاں سے فلاں کہاں ہے؟ پھر آپ نے انہیں بلا بھیجا  
جب مطلوبہ افراد جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا:

میں تمہیں ایک حدیث سنارہا ہوں۔ اسے خود بھی یاد رکھنا اور جب تک  
زندہ رہو انیوالی نسلوں کو بھی سناتے رہنا۔

اللہ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ افراد کو مصطفیٰ کیا ہے۔ پھر آپ نے اسی جج  
عہد کی تلاوت کی۔

اللہ اپنے اس مصطفیٰ اگر وہ کو داخل جنت کرے گا۔ میں بھی تم میں سے کچھ لوگوں کو چننا  
چاہتا ہوں اور تمہارے درمیان اس طرح موافقات (بھائی چارہ) قائم کرنا ہوں جس طرح اللہ  
نے ملائکہ کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا ہے۔

پھر آپ نے دو دوسرے صحابہ میں موافقات قائم کی۔ اور حضرت علی کو کبھی بھائی بنایا  
آخر میں حضرت علی سے فرمایا۔ یا علی! بخدا مجھے میں نے اپنے لیے بچا رکھا ہے۔  
مجھے سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس صرف یہ فرق ہے کہ میرے  
بعد سلسلہ نبوت ختم ہے۔ تو میرا بھائی میرا وارث اور میرا رفیق ہے۔

اے ایمان والو! رکوع کر۔ سجدہ کر۔  
اپنے رب کی عبادت کر۔ اور اپنے کام کر  
تاکہ تم فلاح پاسکو۔ راہ خدا میں اس طرح  
جہاد کر جس طرح جہاد کر نیکو حق ہے اور تمہیں  
مجتبیٰ کیا ہے اور دین کے معاملہ میں تم پر  
کوئی مستثنیٰ نہیں کی۔ یہ تمہارے باپ ابراہیم  
کی ملت ہے۔ اسی نے پہلے سے  
تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ رسول تمہارا  
گواہ رہے اور تم تمام لوگوں کے گواہ رہو۔  
نماز قائم کرتے رہو۔ زکوٰۃ ادا کرتے رہو  
اللہ کے دے سکے لکھو وہی تمہارا بہترین  
آقا اور بہترین معاون ہے۔

۱۹-۲۰۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا اذْكُرُوا مَا كُنتُمْ  
وَعِبُدُوا رَبَّكُمُ وَافْعَلُوا خَيْرَ  
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ . وَجَاهِدُوا  
فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ  
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ  
مَنْ حَرَجَ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ  
هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ  
قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ  
شَهِيدًا عَلَى الْبَاقِينَ فَاقِيمُوا  
الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا  
بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى  
وَنِعْمَ النَّصِيرُ (حج ۱۷۷، ۱۷۸)

○ نایہ المرام مثلاً علامہ بجزالی نے علامہ حموی کے ذریعہ سلیم بن قیس جلالی سے  
روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے دوسرے زائد صحابہ اور تابعین صحابہ  
کے اجتماع میں تمام کو قسم دی اور انہیں بطور گواہ پیش کر کے چند امور کا سوال کیا۔ ان  
میں سے چند ایک باتیں یہ بھی ہیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ حج  
۷۷، ۷۸ جب نازل ہوئی تو تم تمام کی موجودگی میں سلمان نے کھڑے ہو کر انھوں  
سے یہ سوال کیا تھا کہ :

یارسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جن کے گواہ آپ ہیں۔ اور وہ دیگر عوام ان اس کے  
 گواہ ہیں۔ جنہیں اللہ نے مجتبیٰ کیا ہے اور دین کے معاملہ میں ان پر سختی نہیں کی؟  
 اس وقت آنحضورؐ نے تمہاری موجودگی میں سلمان کو جواب دیا تھا کہ  
 اس آیت کا مصداق صرف اور صرف تیرہ افراد ہیں اور کوئی نہیں۔ ایک میں خود  
 ہوں۔ ایک میرا بھائی علی اور اسکی اولاد سے گیا رہ ائمہ ہیں۔  
 تمام صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں ہم نے اسے سنا ہے۔



jabir.abbas@yahoo.com



-۲۳-

# سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ

اس سورتے میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آٹھ آیات ہیں۔

۱۔ اَوَلَمْ يَكُنْ يَسْتَرْعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهُمَا سَابِقُونَ (۶۱)

۲۔ وَاَنْتَ لَدَعُوهُمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۷۳)

۳۔ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ عَنْ الصِّرَاطِ لَنَا كَبُورٌ (۷۴)

۴۔ قُلْ رَبِّ اِمَّا تَوْصِيَّتِي مَا يَوعَدُوْنَ (۱۱۱) لَقَدْ دَرَوْنَ (۹۳-۹۵)

۵۔ فَاِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ فَلَا لِلْإِنْسَانِ عَلَيْهِمْ (۱۰۱)

۶۔ اِنِّىْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا وَاَلْهَمَهُمُ الْفَاتَرُونَ (۱۱۱)



# سُورَةُ مُؤْمِنُونَ

۱۔ اُولَٰئِكَ يَكْسِبُ عُثْنٌ فِي  
الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ۔  
(مؤمنون ۶۱)

یہی وہ لوگ ہیں جو ہر عمل خیر میں جلدی کرتے  
ہیں اور وہی سابق ہیں۔

○ غایۃ المرام ص ۳۸۷ پر علامہ بحرال نے علامہ حموی کے ذریعہ سلیم ابن قیس بلالی سے  
روایت کی ہے کہ حضرت علی نے حدیث قسم میں فرمایا:  
میں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا درست ہے کہ اللہ نے متعدد  
مقامات پر قرآن میں سابق کو سبق پر فضیلت دی ہے۔ اور امت کا کوئی فرد یہ دعویٰ  
نہیں کر سکتا کہ اسلام اور احکام اسلام میں وہ مجھ سے سابق ہے۔  
تمام مہاجرین و انصار نے کہا۔ ہاں

○ الاصابہ ج ۴ قسم اول ص ۱۱۸ ابن حجر نے عمرو ابن مثرہ جہنی اور عبد اللہ ابن فضالہ  
مزنی سے روایت کی ہے ان دونوں نے جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ:  
تمام صحابہ دل سے اس بات کے معترف تھے کہ۔ اعلان اسلام میں علیؑ کو سبقت  
حاصل ہے۔

○ اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۰ پر علامہ ابن اثیر نے اپنے سلسلہ سے روایت کی ہے کہ

ایک دن آنحضور نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔

میں نے تیری شادی ایسے فرد سے کی ہے جو تمام امت سے علم میں زیادہ علم میں برتر اور اسلام میں سابق ہے۔

○ ریاض النضرہ ج ۲ ص ۱۵۷ پر علامہ محب طبری نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے اپنی دختر جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔

اے فاطمہ! میں نے ایسے شخص سے تیری شادی کی ہے جو اسلام میں سابق اور اخلاق میں حسین تر ہے۔

○ الاستیعاب ج ۱ ص ۲۴ پر علامہ ابن عبد البر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی اول السین تھے۔

۲۔ اِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (مومنون: ۴۲) | تو یقیناً انہیں صراطِ مستقیم کی دعوت دیتا ہے۔

○ ینایح الودود ص ۱۸ پر علامہ قتادری نے امام جعفر صادقؑ مومنون ص ۳ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ صراطِ مستقیم سے مراد امیر المومنین علیؑ ابیطالب کی ولایت ہے

۳۔ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ | جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے وہی حَنِ الصِّرَاطِ لَنَّا کِبُوْنَ (مومنون: ۴۱) | صراط سے منحرف ہیں۔

○ غایۃ المرام ص ۲۶ پر علامہ بحرانی نے علامہ حموی کے ذریعہ ابی بنیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے مومنون ص ۳ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ صراط سے ہماری ولایت مراد ہے



۴۰۵۔ قُلْ رَبِّ اِمَّا تُبَيِّنُ  
مَا يُوعَدُونَ. رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي  
فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَ اَنَا عَلٰى  
اَنْ يُّنْفِكَ مَا يُوعَدُهُمْ لَقَادِرٌ.

(مومنون ۹۳، ۹۴، ۹۵)

کہہ اے اللہ! جو ان سے وعدہ کیا جا رہا  
ہے۔ مجھے دکھا دے کہ اللہ اظالمین سے  
شمار نہ فرما۔ ہم نے ان سے جو وعدہ کیا  
ہے۔ تجھے دکھا دینے پر قادر ہیں۔

○ شواہد التزیل ج ۱ صفحہ ۲ پر علامہ حکانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے جابر ابن  
عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے۔

مومنون ۹۳ اور ۹۴ کا مصداق جنگ جمل والے ہیں۔

جابر فرماتے ہیں کہ میں مقام منیٰ میں آنحضور کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ آپ نے اللہ  
کی حمد و ثناء پر مشتمل ایک خطبہ دیا اور تمام سے کہا۔

پھر فرمایا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد تم کا فرسہ جاؤ گے اور ایک دوسرے  
کے خلاف برسرِ پیکار ہو جاؤ گے۔ لیکن یاد رکھو۔ اس جنگ میں علی ابن ابیطالب اپنی  
تلوار سے تمہارے منہ موڑ دیگا۔

۷۔ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا  
اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا  
يَتَسَاءَلُوْنَ (مومنون: ۱۰۱)

جس دن صور بھونک دے جائیگی  
پھر کوئی رشتہ نہیں بچائیگا اور نہ وہ  
ایک دوسرے سے سوال کر سکیں گے

○ علامہ بیہقی نے مجمع الزوائد میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
آنحضور کی بھوپھی جناب صفیہ کا ایک فرزند فوت ہو گیا۔ تو بلی نے گریہ ماری  
آنحضور تشریف لائے اور پوچھا۔ بھوپھی جان آپ کس بات پر رورہی ہیں؟

بلبل نے عرض کیا۔ میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے

آپ نے فرمایا۔ جس کا بیٹا فوت ہو جائے اور اللہ کا شکر یہ ادا کرے اللہ جنت میں اسے گھر عنایت فرمائے گا۔

بلبل وہاں سے اٹھیں اور اپنے گھر تشریف لا رہی تھیں کہ راستہ میں عربی بن خطاب ملے۔ اس نے کہا۔ اوصفیہ میں نے تیرے رونے کی آواز سنی ہے۔ میں تجھے بتا دوں یہ رسول سے رشتہ تجھے کوئی فائدہ نہ دیگا۔

یہ سن کر بلبل بھڑکنے لگیں۔ جب آنحضرتؐ نے بلبل کا دوبارہ گریہ سنا تو باہر تشریف لائے اور پوچھا۔ بھئی جان! اب رونے کا سبب کیا ہے؟ بلبل نے تمام واقعات بتائے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ بہت زیادہ غصناک ہوئے اور بلال سے فرمایا۔ لوگوں کو بلا۔ جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ تشریف لائے۔ حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ میرے ساتھ رشتہ فائدہ نہیں دے گا۔ میں نہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے رشتہ کے سوا ہر رشتہ ختم ہو جائے گا۔

۸۔ اِنِّیْ جَزَیْتُہُمْ لَیْلَۃً یَّوْمَ رَیْثَا  
صَبَرُوْا اَنْہَکُمْ الْمَافِیْہِ  
(مومنون ۱۱)

○ شواہد التنزیل: اللہ پر مدارِ کفایتی نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ مومنون ۱۱ حضرت علیؑ، فاطمہؑ اور امام حسنؑ و حسینؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے



—۲۴—

# سُورَةُ التَّوْنِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔

- ۱۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتنا غیر بیوتکم (۲۴)
- ۲۔ اللہ نور السموات والارض مثل نور کمسکوة (الئی) واللہ بکل شیء علیم (۳۵)
- ۳۔ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع (الئی) القلوب والابصار (۳۲-۳۴)
- ۴۔ واذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیس حکم (۳۸)
- ۵۔ انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ (۵۱)
- ۶۔ وعد اللہ الذین آمنوا لیستأذنکم الذین ملکتم (۵۸)





## سُورَةُ نُورٍ

۱- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ (نور ۲۴) | اے ایمان والو! اپنے علاوہ کسی کے گھر مت جاؤ۔

اساتذہ العزیزین ص ۱۲ پر علامہ ابن حبان نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں - یا ایہا الذین آمنوا آئے ہے علی اس کا امیر ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کی سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے خیر سے فرمایا ہے۔

۲- اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَسْكَدُ زَيْتُهَا بِضَرٍّ وَقَوْلُكُمْ مَنَارٌ نُّورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي

اللہ ارمن دسما کا نور ہے اس کے نور کی مثل اس اطلاق کی مانند ہے جس میں چراغ رکھا ہو۔ اور چراغ شیشہ میں ہوا اور شیشہ کو دری کی مانند ہو۔ چراغ ایک مبارک۔ ایسے زیتونی درخت سے روشن ہو جو نہ شرقی ہو نہ غربی جس کا زیتون ہمک رہا ہو۔ خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئے یہ نور علی نور ہے۔ اللہ جسے چاہتا

اللّٰهُ نُورٌهُ مِنْ يَشَاءُ وَيَصْنَعُ  
اللّٰهُ الْاَمْتِثَالُ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ  
مُكَلِّمٌ شَيْءٍ عَلِيمٌ (نور: ۳۵)

ہے اپنے نور کی ہدایت دیتا ہے۔ اللہ  
لوگوں کو ضرب الثبیل پر پیش کرتا ہے۔ اللہ  
ہر چیز کا عالم ہے۔

نمایۃ المرام ص ۳۱ پر علامہ بحرانی نے مناقب ابن سنانی کے حوالہ سے علی ابن جعفر  
صادق سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے بھائی موسیٰ ابن جعفر سے اس آیت کی  
تفسیر پوچھی۔

تو انہوں نے فرمایا  
شکوۃ کا مصداق جناب فاطمہ بنت رسول ہیں۔ مصباح کا مصداق حضرت  
سین ہیں۔

فاطمہ بنت نبی ہی تمام نئے عالمین میں کوکب دری کی مانند ہیں۔ جو نہ شرقی ہیں  
نہ مغربی ہیں یعنی نہ یہودیہ میں نصرانیہ نہ یہودیہ کے چمکنے سے مراد ان کے علم کی روشنی  
ہے۔ نوریل نور سے مراد ایک امام کے بعد دوسرا امام ہے۔

۳۴۔ ۳۵۔ فِي بُيُوتِ اٰدَمَ  
اَنْ تَرْفَعُ رِيْدُكُمْ فَاَسْمُهُ  
يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْعُدُوِّ وَالْاَصَا  
رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ  
وَلَا بَيْعٌ حَتّٰى يَذْكُرُوا اللّٰهَ وَاَقَامُوا  
الصَّلٰوةَ وَرَآيَتَا الْاَنكَرَ كَوَاةً  
يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ  
الْقُلُوْبُ وَلَا بَصَارَةٌ (نور: ۳۴، ۳۵)

ایسے مکانات میں جہاں اللہ نے آباد نہ  
بلند اپنے ذکر اور تسبیح و تقدیس کے  
و شام اجازت دے رکھی ہے کچھ ایسے  
افراد بھی ہیں جنہیں خرید و فروخت و کر خد  
نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں  
رکاوٹ نہیں بنتی بلکہ وہ لوگ اس دن  
خوفزدہ رہتے ہیں جس دن دل دہل  
جائیں گے اور آنکھیں تھرا جائیں گی۔



شواہد التشریل ج ۱ ص ۱۴۱ میں علامہ حسکانی نے اس ابن مالک اور بریدہ سے روایت کی ہے کہ۔

نبی کو میں نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کیا۔  
قبلہ یہ کونسا مکان ہیں؟

آپ نے فرمایا۔ یہ انبیاء کے گھر پر مکان ہیں۔

ابو بکر نے خانہ علیؑ و فاطمہؑ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کیا یہ گھر بھی انہی گھروں میں سے ایک ہے؟

آپ نے فرمایا یہ گھر نہ صرف انہی گھروں میں سے ہے بلکہ ان تمام گھروں میں سے افضل ترین گھر ہے۔

غایۃ المرام ص ۱۲۴ پر علامہ بحرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ جمعہ کے دن وحیہ کلبی شام کے سامان تجارت لے کر مدینہ میں آیا اور اجماع الزیت کے قریب مقام میرہ پر سامان تجارت لگا کر اپنی آمد کا اعلان ڈھول بجا کر کیا۔ آنحضرتؐ جمعہ کا خطبہ دیکر کہے تھے جو نہی نمازی صحابہ نے وحیہ کلبی کی آمد کی بخر ڈھول کے ذریعہ سننی خطبہ کو چھوڑ کر دوڑ پڑے۔ خطبہ سننے کے لیے عورتوں میں سے صرف دختر بنی جناب فاطمہؑ اور مردوں میں سے حضرت علیؑ۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ جناب سلمانؑ۔ جناب ابوذرؑ۔ جناب قداوہؑ اور جناب جہیب مسجد میں باقی رہ گئے۔ آپ نے بڑی حسرت اور افسوس سے فرمایا۔

اگر مسجد میں موجود افراد بھی بیچ جاتے تو میں تمام مدینہ کے لیے اللہ سے عذاب کی دعا کرتا اور تمام مدینہ پر قوم لوط کی طرح پتھروں کی بارش ہوتی ماس کے بعد آپ نے سورہ نذر ۲۶ و ۲۷ کی تلاوت فرمائی۔



۵۔ اِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْتَصِمُونَ۔ (نور: ۴۸)

جب ان لوگوں کو تنازعات میں فیصلہ کی خاطر اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے تو صحابہ کا ایک گروہ انحراف کر رہا ہے۔

علامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر میں نورؑ کی تفسیر میں ضحاک سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا مصداق مغیرہ ابن وائل اور حضرت علیؑ ہیں۔ ان دونوں کے مابین ایک قطعہ اراضی پر تنازعہ ہوا حضرت علیؑ نے اسے دعوت دی کہ آؤ۔ آنحضرتؐ نے فیصلہ کرا لیتے ہیں۔ مغیرہ نے آنحضرتؐ کے فیصلہ سے انحراف کیا۔

۶۔ اِنَّمَا كَانَ قَوْلُ الْمُؤْمِنِينَ اِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَاطَعْنَا اُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ (نور: ۵۱)

جب مومنین کو وقت نزاع فیصلہ کے لیے اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے تو ان کا قول تو یہ ہوتا چاہیے کہ ہم نے سُن بھی لیا ہے اور اطاعت بھی کر لی ہے۔ اور ایسے ہی لوگ کامران ہیں۔

شواہد المنزِل ج ۱ ص ۱ پر علامہ سبکی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ مجھے جناب سلمان نے بتایا ہے کہ میں جب بھی آنحضرتؐ کی خدمت میں گیا اور آنحضرتؐ نے آپؐ کو دیکھا تو انہوں نے فرمایا۔  
سلمان! یاد رکھ یہ اور اس کا گروہ ہی فلاح یافتہ ہونگے۔

۷۔ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُؤْتَ اللَّهُ وَبِهِ قُلُوبَهُ فَاولٰئِكَ

جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ کے خوف

۷۔ اَلْاَفَايِسُوْنَ (نور: ۵۲) سے متعلق ہوگا وہ کامران ہوگا۔

○ شواہد التزلیح اصلاً پر علامہ حاکانی نے تفسیر فرات سے روایت کی ہے کہ ابن عباس کے مطابق نور علیہ حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۸۔ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ (نور: ۵۵)

تم میں سے اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ ضرور بالضرور انہیں ماضی کی طرح روئے زمین میں اقتدار دے گا۔ اپنے دین مرتضیٰ کے نفاذ کی قدرت سے لازماً اور ان کے خوف کو الطمان و سکون میں بدل دے گا۔ یہ لوگ صرف میری عبادت کریں گے کسی کو میرا شریک بنا نہیں گے ہاں اسکے بعد بھی اگر کسی نے کفر کیا تو وہ فاسق ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۲۷۶ پر اہل سنت سلسلہ سند سے عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ خلفاء چار ہیں۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہٗ۔ بقرہ ص ۲۔ میں زمین میں اپنا خلیفہ بناؤں گا ہوں۔

۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام

یَا دَاوُدَ اَنۡجَعِنَاکَ خَلِیْفَہٗ فِی الْاَرْضِ۔ ص ۲۶۔ اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔

۳۔ حضرت ہارون۔ اَخْلَقْنِیْ فِیْ قَوْلِیْ۔ اعراف ص ۳۱۔ میری قوم میں میری خلافت کر۔

۴۔ حضرت علی ابن ابیطالب۔ نور ۵۵۔

آیت میں پہلے خلفاء سے مراد حضرت آدم۔ حضرت داؤد اور حضرت یارون ہیں۔  
اور کفر سے مراد ولایت حضرت علی سے انکار ہے۔

۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَتَذَكَّرُوا  
الَّذِينَ نَسُوا مَا كُنْتُمْ أَعْلَمُكُمْ (نور ۵۵)  
اے ایمان والو! چاہیئے کہ تمہارے آقا  
تہیں ضرور اجازت دے دیں۔  
○ شواہد التزلیل: اس آیت پر علامہ سرکانی نے عکرمہ کی وساطت سے ابن عباس سے  
روایت کی ہے کہ۔

قرآن میں جہاں کہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا۔ ہے وہاں حضرت علی انکا امیر اور رئیس ہے  
اللہ نے تمام صحابہ کو سرفراز کیا ہے لیکن حضرت علی کا تذکرہ خیر کے سوا نہیں کیا۔





—۲۵—

## سُورَةُ الْفِرْقَانِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں۔

۱۔ وِیَوْمَ یَشْفَعُ الشَّعَابُ بِالنَّمَامِ (۲۵)

۲۔ وِیَوْمَ یَعْصِیُ الظَّالِمُ عَلٰی یَدِیْهِ (الٰہی) وَكَانَ الشَّیْطَانُ

لِلْاِنْسَانِ خَتْلًا (۲۷-۲۶)

۳۔ وَلَقَدْ صَرَفْنَاهُ بَیْنَهُمْ لَیْلًا فَکَرَّوْا (۵۰)

۴۔ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا (۵۴)

۵۔ وَالَّذِیْنَ یَقُولُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا ذُرِّیَّاتًا (۷۳)



# سُورَةُ فِرْقَانِ

۱۔ یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ  
وَنُزِّلُ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا  
جس دن آسمان پر بادل چھا جائیں گے  
اور ملائکہ کو اتارا جائے گا۔  
یسا بیچ المودہ ص ۳۹ پر علامہ رشیدی نے صالح کشتی کی کتاب مناقب مرتضویہ کے  
حوالہ سے تفسیر عافلی سے روایت کی ہے۔  
فرقان ۲ میں بادل سے مراد حضرت علی ہیں۔  
مؤلف ۱۔ پونہ بادل رحمت الہیہ کی علامت ہوتے ہیں۔ اس لیے عشر کے دن  
چہرہ حضرت علیؑ کے آسمان پر ظہور کو رحمت الہیہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کر کہیں  
کاش میں رسول کے بتائے ہوئے راستہ  
پر چلا۔ اے کاش میں فلاں کو اپنا دوست  
نہ بنا تا۔ اسی نے ذکر آ جانے کے بعد  
بھگے گراہ کر دیا ہے۔ شیطان انسان کو  
روا ہی کرتا ہے۔

۲-۳-۴۔ یَوْمَ يَعْصِيُ الْفَاسِقُ  
عَلَىٰ يَدَيْهِ يُقُولُ يٰلَيْتَنِي  
أَتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا  
يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي كُنْتُ مِنْ أَتَّخِذُ  
فُلَانًا خَلِيلًا لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ  
الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ

الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَدُوْلًا ۝ فرقان ۲۵، ۲۶، ۲۷

نایۃ المرام ص ۲۲ پر علامہ بحرانی نے یزید بن معاویہ کے بہت بڑے وکیل محمد بن ابی طہرانی کے ذریعہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس کا کچھ حصہ یوں ہے۔

صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کا وحی کون ہے؟ آپ نے فرمایا۔ میرا وحی وہی ہے جو میرے بعد میرا راستہ دکھائیگا اور میرے بعد میرا راستہ دکھائیگا لا وہی ہے جس کے متعلق اللہ نے فرقان ۲۵ میں فرمایا ہے۔

نایۃ المرام ص ۲۲ پر علامہ بحرانی نے العرطا السقیم سے ملنے والی سنت کے ذریعہ حسین ابن کثیر سے روایت کی ہے کہ۔

محمد ابن ابوبکر دم آخر ابوبکر کے پاس آئے اور پوچھا۔ ابا جان کیا حال ہے؟ ابوبکر نے کہا بیٹا کیا حال پوچھتے ہو حق علی سے دل پریشان ہے۔ محمد کہتا ہے میں حضرت علی کے پاس آیا۔ ان سے معاف کر نیکی گزارش کی۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تیرا باپ اب بھی میرے حق میں اعلان کر دے تو معاف کر دوں گا۔ چنانچہ میں باپ کے پاس آیا اس وقت میرے ملاوہ تین اور افراد بیٹھے تھے۔ اور شاید میرے باپ سب کہلوا یا جا چکا تھا۔ جب میں اکر باپ کے پاس بیٹھا۔ تو اس نے کہا۔ ذرا اس طرف دیکھو آنحضرت میرے سامنے کھڑے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ہمارا وہ معاہدہ ہے جو ہم نے خلافت کے سلسلہ میں بیت اللہ میں کیا تھا۔ اور کچھ پر سخت ناراض ہیں۔

اس وقت دوسرے تینوں افراد اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہہ کر چلے گئے۔ کہ اسے تنہا رہنے دو شدت مرمن کی بدولت ایسی باتیں کر رہا ہے۔

جب وہ چلے گئے۔ تو میں نے پوچھا ابا جان! کیا آپ شدت مرمن کی وجہ



سے تو ایسا نہیں کہہ رہے؟

میرے باپ نے کہا: نہیں بیٹا میں بیمار ہوں میرا دماغ بیمار نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہی بتایا ہے۔ اللہ انہیں حق سمجھائے ان لوگوں نے مجھے کہیں کا نہیں رکھا۔

پھر تین مرتبہ اپنے مددگاروں کو پکارا۔ لیکن جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ بس اکھڑ گئی اور میں نے آنکھیں بند کر دیں۔

۵۔ لَقَدْ صَرَّفْنَا هَؤُلَاءِ بَيْنَهُمْ  
لِيَذَكَّرُوا قَابِئِ الْأَلَمِ الشَّامِ  
إِلَّا كُفُورًا (فرقان: ۵۰)

ہم نے ان میں اس کا اعلان کیا تاکہ یہ لوگ ذکر کریں لیکن اکثریت نے کفر کے سوا کچھ بھی تو نہ کیا۔

○ شواہد التنزیل: احصاء ۲ پر علامہ حکانی نے اپنے سلسلہ سند سے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ اس اعلان کا مصداق ولایت علی ابن ابیطالب ہے جس سے اکثریت نے انحراف کیا ہے۔

۶۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ  
بَشَرًا جَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا  
(فرقان: ۵۴)

اللہ وہی ہے جس نے ایک مخصوص پانی سے بشر پیدا کیا پھر اسے رشتہ اور زوجیت میں منسلک کیا۔

○ غایۃ المرام ص ۲۴ پر علامہ بحرانی نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

○ شواہد التزیل ج ۱ ص ۲۱۶ میں علامہ سحکافی نے سدی سے روایت کی ہے کہ یہ آیت آنحضرتؐ رضی اللہ عنہ اور جناب فاطمہؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت علیؑ ہی رشتہ میں آنحضرتؐ کے چچا زاد اور آپؐ کی مٹی کے شوہر ہیں۔ آپؐ کو شرف نسب بھی حاصل ہے اور شرف دامادی بھی۔

وہ لوگ جو یہ دُعا مانگتے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں ہماری ازواج اور ہماری ذریت سے قرۃ العین عنایت فرما۔ اور ہمیں متقین کا امام بنا۔

۷۔ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَرَّهَبْنَا  
هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا  
قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَاجْعَلْ لَّنَا لِلْمُتَّقِيْنَ  
اِمَامًا (فرقان ۷)

○ شواہد التزیل ج ۱ ص ۲۱۶ میں علامہ سحکافی نے البسید خدسی سے روایت کی ہے کہ جب جبریلؑ یہ آیت لیکر آیا تو آنحضرتؐ نے جبل سے سوال کیا۔ ہماری کونسی ازواج مراد ہیں؟ جبریلؑ نے عرض کیا۔ جناب خدیجہؑ۔ آپؐ نے پوچھا۔ ذریت سے کون مراد ہے؟ جبریلؑ نے کہا۔ حسنؑ۔ آپؐ نے پوچھا۔ اور امام المتقین کون ہے؟ جبریلؑ نے عرض کیا۔ حضرت علیؑ۔



—۲۶—

## سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چھ آیات ہیں۔

- ۱۔ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ (۸۴)
- ۲۔ فَكَبِكُوا فِيهَا هَمًّا وَالْعَاوُنَ (۹۴)
- ۳۔ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝ وَلَا صِدْقٍ حَمِيمٍ (۱۰۰ - ۱۰۱)
- ۴۔ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (۲۱۴)
- ۵۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا (۲۲۷)





## سُورَةُ شَعَرَاءِ

۱۔ اِجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدِّقٍ | آخِرین میں مجھے زبانِ صداقت عطا فرما۔  
 فی الْآخِرِ قَبْلَ (شعراء: ۱۸)

ینابیح المودہ صغاء پر علامہ تفسیر ذی نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ  
 زبانِ صداقت سے مراد حضرت علی بن ابی طالب ہیں۔ جب اللہ نے ولایت حضرت علی کو  
 جناب ابراہیمؑ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے دعا کی۔ میرے اللہ! علی کو میری  
 ذریت میں مقدر فرما۔ اللہ نے یہ دعا قبول کر لی۔

۲۔ فَكَيْفَ كَبُورُ اِفْتِكَا هُمْ وَالْعَاوُنَ۔ | وہ اور تمام گمراہ اور مددگار منہ جہنم میں  
 (شعراء: ۱۹) پھینکے جائیں گے

شواہد التزلیح ص ۲۶ پر علامہ سبکی نے جابر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت  
 نے فرمایا ہے۔

اے علی! میری امت اگر اتنے روزے رکھے کہ سوکھ کر تن کا بن جائے اور اگر  
 اتنی نمازیں پڑھیں کہ کمر سے ہو جائیں اگر تیرا فیض ان کے دل میں ہو گا تو اللہ انہیں  
 اور مددگار منہ جہنم میں ڈالے گا۔

ایضاً ص ۲۲ پر کا منی ابوالحکین نعیمی کے ذریعہ حضرت علی سے روایت کی ہے کہ  
 راوی ابو عبد اللہ جلی کہتا ہے میں حضرت علی کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا۔  
 اے ابو عبد اللہ! اگر تو چاہے تو تجھے ایسی نیکی سے آگاہ کروں جس کے  
 عامل کو اللہ جنت میں بھیجے گا۔ اور ساتھ ہی ایسی برائی سے مطلع کروں جس کا فاعل  
 اونٹھے منہ جہنم میں جائیگا اور اس برائی کے ہوتے ہوئے اللہ کوئی عمل قبول نہ  
 کرے گا۔ ۹

میں نے عرض کیا قبلہ ضرور ایسا عمل ارشاد فرمائیے۔  
 آپ نے فرمایا۔ وہ نیکی ہم اہل بیت کی محبت اور برائی ہم اہل بیت کا بغض ہے۔

۳-۴۔ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ | آج ہمارا نہ کوئی جاشار دوست ہے  
 وَلَا صَدِيقٍ حَنِيئٍ (شعرا ۱۱۱، ۱۱۲) | اور نہ کوئی سفارش کنندہ۔  
 شواہد التزئیل ج ۱ ص ۲۱۸ پر علامہ حسکانی نے ابوعلی خالیدی سے روایت کی ہے کہ  
 حضرت علی نے فرمایا ہے یہ بات اللہ نے ہم اہل بیت سے بغض رکھنے  
 والوں کی نقل کی ہے کہ جب یوم عشرہ دیکھیں گے کہ ہم شیعوں کی سفارش کر رہے  
 ہیں۔ تو بعد حیرت کہیں گے۔ آج ہمارا نہ تو کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کنندہ۔  
 شواہد التزئیل ج ۱ ص ۲۱۹ ابوالحکین ابواندی سے روایت کی ہے کہ  
 امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ یہ اس قول کی حکایت ہے جو ہم اہل بیت سے بغض  
 رکھتے والے یوم عشر کہیں گے۔

۵۔ اَلَّذِينَ عَشِیْتَ لَکَ الْاَقْبَابِ (شعرا ۱۱۳) | اپنے قبیلہ کے اقربہ افراد کو دعا تو حید



غایۃ المرام ۲۲ پر علامہ بھرائی نے تفسیر قطبی سے اس آیت کے ذیل میں برابر ابن عازب سے روایت کی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے بنی عبد المطلب کو دعوت دی۔ اس وقت ان کے مردوں کی کل تعداد چالیس افراد پر مشتمل تھی۔ اور کھانے کے معاملہ میں یہ لوگ اتنے ماہر تھے کہ ایک بکرا تہا کھاتا تھا اور ایک شیکڑہ پانی کاپیتا تھا۔ آپ نے حضرت علی سے فرمایا ایک بکری کا صرف اگلا حصہ ان کے سامنے رکھ دے اور دس دس آدمیوں کو کھانے پر بٹھا۔ جب پہلا گروہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا۔ بسم اللہ شروع کرو۔ وہ سیر ہو کر اٹھے پھر دوسرا گروہ آگیا۔ اسے طرح چالیس کے چالیس افراد نے سیر ہو کر کھالیا۔ پینے کے لیے آپ نے ایک جام پانی سے بھرا ان میں سے ایک گھونٹ خود پیا پھر فرمایا۔ بسم اللہ پیو۔ تمام نے سیر ہو کر پیا۔

ابوہلب نے یہ منظر دیکھ کر کہا۔ اے بنی عبد المطلب! آج محمد نے تمہیں بادو سے خوب کھلا پلا دیا ہے۔

جب آپ نے ابوہلب کی یہ بات سنی تو خاموش رہے اور اس دن انہیں کچھ بھی نہ فرمایا۔ البتہ دوسرے دن کھانے کی دعوت دیدی۔ جب دوسرے دن کھانے پر جمع ہوئے تو آپ نے بڑے مختصر سے الفاظ میں صرف اتنا فرمایا۔

یا بنی عبد المطلب انا الذین  
الیکم من اللہ عز وجل

المبشیر بما یحییٰ بہ احدکم  
جتکم بال دنیا و الآخرة  
فا سلموا و منیعونی تمندوا

اے بنی عبد المطلب میں اللہ کی طرف سے تم  
لوگوں کے لیے نذیر ہوں۔  
اگر تمہیں کوئی بشارت دینو لا آئے تو تمہارا  
میں تمہارے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے  
اسلام قبول کر لو میری اطاعت کرو ہدایت یافتہ رہو گے۔



جو شخص میرا بھائی بنے گا اور میرا بوجھ  
اٹھو گیادہ میرا دلی میرا دھی میرا خلیفہ  
اور میرے قرض چکانے والا ہوگا۔

وَمَنْ يُوَاخِصْنِي وَيُوَاذُنِي يَكُنْ  
وَلِيٌّ وَوَصِيٌّ وَخَلِيفَتِي وَيَقْضِي  
دِينِي۔

تمام بنی عبدالمطلب خاموش رہ گئے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت علی نے آپ کی  
تصدیق کر کے آپ کی حمایت کی حامی بھری آپ نے تین مرتبہ اپنی دعوت دہرائی  
اور ہر مرتبہ حضرت علی کے سوا کسی نے بھی حامی نہ بھری۔

تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور جناب ابوطالب کا مذاق اڑانے لگے کہ  
تو آج سے اپنے بیٹے کی اطاعت کیا کرنا۔ آج سے آپ کے بیٹے کو آپ کا  
امیر بنا دیا گیا ہے۔

سنن ابوداؤد ج ۱ میں علامہ حنفی نے حش سے روایت کی ہے کہ  
میں نے ایک مرتبہ حضرت علیؑ کو عید قرآن پر دود بنے ذبح کرتے دیکھا۔ تو  
میں نے پوچھ لیا۔

یا علی! یہ دود بنے کیوں؟

آپ نے فرمایا، ایک میری اپنی قربانی کا ہے اور دوسرا انھن کی طرف سے  
ہے آپ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ اپنی زندگی تک ان کے لیے بھی قربانی کرنا

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے۔  
اعمال صالحہ کئے اور اللہ کا بکثرت  
ذکر کیا۔

۶۔ اِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ  
كَثِيرًا۔ (اشعراء ۲۴)

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۰۰ پر علامہ حنفی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

قرآن میں جہاں کہیں بھی۔ امنوا و عملوا الصالحات۔ آیا ہے علیٰ ان کا راس  
الرئیس ہے۔ اللہ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ محابہ کو سرزنش کی ہے لیکن حضرت علی  
کا تذکرہ مدح و ثنا ہی سے کیا ہے۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

# سُورَةُ التَّمِيزِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔

- ۱۔ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا (الی) وقومهم اجمعین (۵۱-۵۰)
- ۲۔ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ (الی) قل ما تو ابها نكمر ان كنتم صارفين (۶۲-۶۰)
- ۳۔ وَيَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفُزِعَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ (۸۷)
- ۴۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا (الی) اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۹۰-۸۹)





# سُورَةُ نَمْلِ

۱-۲۔ مَكَرُؤًا مَكْرًا وَمَكْرًا  
مَكْرًا اَوْهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَاَنْظُرْ  
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُؤْمِرِينَ  
اِنَّا دَمَرْنَاهُمْ وَقَوْمُهُمْ  
اَجْعَلِينَ (نمل ۵۰، ۵۱)

ان لوگوں نے فریب کیا اور ہم نے اسے  
فریب کیا جبکہ انہیں ہمارے فریب  
کا شور تک نہیں۔ اب ذرا ان کے  
فریب کا انجام دیکھو ہم نے ان کو اور ان کے  
پورے گروہ کو تباہ کر دیا ہے۔

غایۃ الرام ص ۲۵ میں علامہ بحرانی نے اہل سنت ذرائع سے صراطِ مستقیم کے  
حوالہ سے روایت کی ہے کہ  
سیم ابن قیس کہتا ہے کہ

میں معاذ ابن جبل کی وفات کے وقت اس کے پاس گیا تو اس وقت معاذ اپنے  
آپ کو کوس رہا تھا میں نے معاذ سے پوچھا خیریت تو ہے کیا بات ہے۔

معاذ نے کہا کچھ نہیں ہے۔

میں نے کہا پھر بھی کوئی بات تو ہوگی؟

معاذ نے کہا۔ اپنے نصیبوں کو کوس رہا ہوں کہ میں نے حضرت علیؑ سے انحراف  
کیوں کیا؟

عباس ابن عداث نے مجھے بتایا ہے کہ جب چند لوگوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ میں باہمی معاہدہ کیا تھا کہ آنحضرتؐ کے بعد اقتدار قبضہ کرنا ہے۔ تو منسلک اور ملے نازل ہوئیں۔

علامہ بحرانی نے لکھا ہے کہ منسلک ملے کا یہ شان نزول ابواسحاق نے اپنی کتاب۔ ایام منیل نے اپنی مسند۔ حافظ ابونعیم نے علیہ اور زعتری نے فائق میں لکھا ہے

آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟  
آسمان سے پانی کس نے نازل کیا ہے؟  
اس نازل کردہ پانی کے ذریعہ حسین اور مجتبیٰ  
باغات کس نے پیدا کئے ہیں؟ تم تو ایک  
پروا بھی نہیں اگا سکتے۔ کیا اللہ کیا تھا  
کوئل اور خدا بھی ہے، حقیقت میں یہ منحرف  
لوگ ہیں۔ زمین کو کس نے پر سکون بنایا  
ہے؟ کس نے زمین میں دریاؤں کو روانی  
دی ہے؟ کس نے پہاڑ کھڑے کئے ہیں  
کس نے دوسندوں کے مابین حدیث صل  
مقرر رکھی ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئل او  
خدا بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی  
اکثریت جاہل ہے۔ وہ کون ہے جو کبھی  
محبو کی دادرسی کرتا ہے؟ وہ کون ہے

۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵



قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ۔ اَمَّا  
يَمْدُكُمْ فِي حُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ  
وَمَنْ يُرْسِلِ الرِّياحَ بُشْرًا بَيْنَ  
يَدَيِّ رَحْمَةٍ اِلَّا هُوَ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰی  
اللّٰهُ سَمْعًا يَشْرِكُونَ۔ اَمَّا مَبْدَأُ  
الْحَلْقِ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يُّؤْتِكُمْ  
مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا هُوَ مَعَ  
اللّٰهِ قُلْ مَا تَوْابِعُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ  
صَادِقِينَ (نمل ۶۵ تا ۷۸)

جو میرے بعد دیگرے تمہیں زمین کا وارث  
بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا  
حقیقت یہ ہے کہ تم بہت کم ذکر کرتے ہو۔  
یہ بوجھ کر تاریکیوں میں تمہاری رہنمائی کرنا؟  
باللہ رحمت کی بشارت کے بطور ہوا کو پہلے  
کون چھتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی  
اور خدا ہے؟ اللہ تمہارے شرک کے غلط فہم  
دہ کو ناپے جس نے کائنات کا آغاز کیا اور پھر غفلت  
کے بعد عادہ کر لیا؟ آسمان چھبیں نہ کوئی  
کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ اگر کہے ہو تو  
اپنی دلیل پیش کرو۔

○ غایۃ المرام ملک میں علامہ محمد بن علی نے اس آیت کی ہے کہ

جب یہ پانچ آیات نازل ہوئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یا علی کیا بات ہے؟

عرض کیا۔ قبلہ ان لوگوں کی بے بصیرتی اور اللہ کے علم پر حیرت ہوتی ہے۔  
آپ نے فرمایا۔ یا علی۔ کوئی سو من تجھ سے بغض نہ رکھیگا اور کوئی منافق تجھ سے محبت  
نہیں کرے گا اگر تو نہ ہوتا تو حزب اللہ کی پہچان بھی نہ ہوتی۔

جس دن صور بھونکی جائیگی اس دن  
میت ایزدی کے مطابق قلیل تعداد کے

۸۔ یَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَخَرُّ  
مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي



الْأَرْضِ لَأَمِنْ شَاءَ وَكَلَّ  
اَقْرَهُ الْغُرَيْفَ - نمل ۱۹

سوا بقیہ ارض و سما کا ہر باری گھبرا جائیگا پھر ہر ایک دربار خلق میں بعد ہر یونیاں پیش ہو جائے گا۔

۱۹ ۲۰ ۲۱

غایۃ المرام ص ۲۱ پر علامہ بحرانی نے اہل سنت ذرائع سے روایت کردہ محمد ابن علی کی المناقب الماتۃ سے ابن عباس سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے کہ جس کا کچھ حصہ یہ ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

لوگرا! اللہ کا ایک مولا ہے جو اس میں داخل ہو گیا۔ جہنم اور فرخ اکبر سے محفوظ رہے گا۔ ابو سعید نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ قبلہ اس باب اللہ کی نشاندہی فرمائیے تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے۔

آپؐ نے فرمایا۔ وہ باب اللہ۔ سید المرسلین۔ امیر المؤمنین۔ رسول رب العالمین کا بیٹا ہے۔ اللہ کی طرف سے تمام امت کا مقرر کردہ خلیفہ علی ابن ابیطالب ہے۔

۹۔ ۱۰۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ  
أَجْرٌ خَيْرٌ مِّمَّا وَهُمْ مِنْ فِرْعَ  
قَوْمٍ مُّذِ ابْتُغِيَ لَهُمْ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ  
فَكُنْتُ رَجُولًا مِّنْ النَّارِ هَلْ  
يُحْزَنُ وَإِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

جو نیکی لایا اسے اس کا بدلہ اس سے اچھا ملے گا اور فرخ اکبر کے دن محفوظ رہے گا اور جو بدی لایا اسے اوندھے منہ جہنم میں بھیجا جائیگا۔ تمہیں اپنے اعمال کے علاوہ اور کسی چیز کی جزا نہ ملیگی۔

(نمل ۱۹، ۲۰)

غایۃ المرام ص ۲۱ پر علامہ بحرانی نے فرائد السعیدین کے حوالہ سے ابو عبد اللہ عبدی سے روایت کی ہے کہ

میں حضرت علیؓ کے پاس گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے ابو عبد اللہ! کیا تجھے ایسی نیکی بتاؤں۔ جو کو جب جنت بن جائے اور کیا تجھے ایسی برائی بتاؤں جس کے ہوتے ہوئے کوئی عمل قبول نہیں ہوگا اور ایسے افراد کو اونڈھے منہ جہنم میں ڈالا جائیگا۔ میں نے عرض کیا۔ ضرور قبلہ۔

آپ نے فرمایا۔ وہ نیکی ہم اہل بیت سے محبت اور وہ برائی ہمارا بعض ہے۔  
 علامہ قندری وغیرہ نے مذکورہ دونوں آیات کی تفسیر میں ابن عباسؓ سے حکایت کی ہے کہ جب سید ابن حجر آنکھوں سے معذور ہو گیا تھا تو ایک مرتبہ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر لارہا تھا جب وہ چاہ و فرم کے قریب سے گذرا تو اس نے چند شایموں کو حضرت علیؓ کو بکرتے سنا۔

ابن عباسؓ کہتا ہے کہ سید نے مجھ کو کہا خدا بچھے ان لوگوں کے پاس پہنچائیے۔ جب میں ان کے پاس لے آیا۔ تو سید نے ان سے کہا۔ تم میں سے کون اللہ کو گالی بکرا رہا تھا۔ وہ کہنے لگا ہم میں سے تو کسی نے اللہ کو گالی نہیں بکی۔

سید نے کہا۔ تم میں سے کون بنی اللہ کو گالی بکرا رہا تھا۔ انہوں نے کہا البتہ ایسا تو ہم ہی کر رہے تھے۔

سید نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں میرے ان کانوں نے آنکھوں سے سنا ہے وہ حضرت علیؓ کو فرما رہے تھے۔

یا علیؓ جس نے تجھے بکرا۔ اس نے مجھے بکرا۔ جس نے مجھے بکرا اس نے اللہ کو بکرا۔ اور جس نے اللہ کو بکرا وہ اونڈھے منہ جہنم میں جائیگا۔

پھر ہم وہاں سے چلے بیٹھے۔ راستہ میں سید نے مجھ سے پوچھا بیٹے ان کے

موڑ کیسے تھے؟

میں نے یہ شعر ٹپھا۔ سُرُخ سُرُخ آنکھوں سے وہ آپ کو دیکھ رہے تھے۔

سید نے کہا۔ ذرا اور وضاحت کتب میں نے پھر یہ شعر ٹپھا۔

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی اور بھیا نک تھیں۔ جیسے ایک مغلوب آدمی جابر کی طرف

دیکھتا ہے۔

سید نے کہا۔ مزید وضاحت یہ کہئے۔ میں نے کہا اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ

سکتا۔ سید نے کہا میں کہہ سکتا ہوں۔

ان کے پنج رہنے والے اپنے ہونیوالوں کے لیے لعنت ہیں۔ اور ہر

آنے والوں کے لیے گالی ہوتا ہے۔





— ۲۸ —

# سُورَةُ الْقَصَصِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۹ آیات ہیں۔

۱۔ ان فرعون علفا فی الارض (الی) ماسکافوا یحذرون (۲-۶)

۲۔ قال سفشد عضدک بأخیک (۳۵)

۳۔ افمن وعدناه وعداً احداً فھولاء قیہ (۶۱)

۴۔ وربک یخلق ما یشاء ویختار الی وما یعلمون (۶۸-۶۹)

۵۔ تلك الذار الآخرة فجعلفها للذین لا یریدون علواً (۸۳)

۶۔ من جاء بالحسنة فله خیر مئمةا (۱۰۸)



# سورۃ قصص

۱-۲-۳- اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي  
الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلًا شَبَعًا  
يَسْتَضِيفُ طَائِفَةً مِنْهُمْ  
يُذَبِّحُ اَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِ نِسَاءَهُمْ  
اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسْرِفِيْنَ وَنَزَّلْنَا  
اَنْ تَمَنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتَضَفُوْا  
فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَهُمْ اَشْتَاتًا  
وَجَعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ وَنَمَكَّنْ  
لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنَدْنٰ فِرْعَوْنَ  
وَهَامَانَ وَجُنُوْهُمَا مِنْهُمْ مَا  
كَافُوْا يَحْذَرُوْنَ (قصص ۳۱-۳۳)

فرعون یقیناً روئے ارض پر بڑھ بیٹھا تھا۔  
اہل ارض کو گروہ بندی میں تقسیم کر کے ایک  
گروہ کو کمزور کرنے لگا۔ حتیٰ کہ ان کے بیٹوں  
کو ذبح کرنے لگا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا  
تھا۔ یقیناً فرعون فتنہ پرداز تھا۔ اور ہم یہ  
چاہتے ہیں اس گروہ پر احسان کریں جسے  
کمزور کر دیا گیا ہے۔ ہم انہی کو امام بنانا  
چاہتے ہیں۔ انہی کو روئے ارض کا وارث  
بنانا چاہتے ہیں۔ اور انہی کو روئے ارض  
کا پر سکون اقتدار دینا چاہتے ہیں۔ اور  
فرعون، ہامان اور ان کے تمام لشکروں  
کو دہی کچھ دکھانا چاہتے ہیں جس کا انہیں ڈر تھا

○ شواہد التزلزل ۲۳۱ ص ۲۳۱ پر علامہ سکاکی نے مغفل بن عمر کے ذریعہ امام  
جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ۔

آنحضورؐ نے حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی طرف دیکھا اور رو کر فرمایا۔  
میرے بعد تم لوگوں کو کمزور کر دیا جائیگا۔

مفضل کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ اسے فرزند رسول اس کا کیا مطلب ہے؟  
آپؐ نے فرمایا، اس کا مطلب واضح ہے کہ۔ میرے بعد تم امام ہو گے۔ ارشاد  
قدرت ہے۔ ہم ان پر احسان کرنا چاہتے ہیں جنہیں کمزور بنایا گیا ہے ہم انہی کو  
امام بنائیں گے اور انہی کو روئے ارض کا وارث بنائیں گے۔ یہ آیت ماقیامت ہمارے  
لیے ہے۔

صحیح ترمذی ج ۲ ص ۱۰۱ پر سعد ابن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے  
فرمایا ہے۔

اے علیؑ تجھے مجھ سے وہی نبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ پس اتنا فرق  
ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۴۔ سَنَسُدُّكَ عَصَدُكَ | ہم عنقریب میرے بھائی کو تیرا  
باخینک۔ (قصص ۲۵)

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۵ پر علامہ حرکانی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ  
آنحضورؐ نے اپنا ایک نمائندہ ایک قبیہ کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے آپؐ کے  
نمائندہ کو قتل کر ڈالا۔ جب آنحضورؐ کو اسکی اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت علیؑ کو بھیجا  
آپؐ نے جاکر فائوں کو تہ تیغ کر دیا۔ اور بچوں اور عورتوں کو گرفتار کر لائے۔

جب آنحضورؐ کو پتہ چلا تو آپؐ حضرت علیؑ کے استقبال کی خاطر بیرون مدینہ  
تشریف لائے۔ حضرت علیؑ کو گلے لگایا آپؐ کی پیشانی کا بوسہ دیا اور فرمایا۔



یاسئل! میرے والدین تجھ پر نثار ہوں۔ اللہ نے تجھے اس طرح میرا زور کر  
نایا ہے جس طرح ہارون کو موسیٰ کا زور بکھربایا تھا۔

۵۔ اَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا  
فَهُوَ لَا قِيَّةَ لَكُمْ مَتَعْنَاهُ مَتَاعُ  
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَفُوتُ الْقِيَامَةَ  
مِنَ الْمُحْضَرِّينَ (قصص ۶۱)

کیا ایسا شخص جس سے ہم نے ایک اچھا  
وعدہ کر رکھا ہے اور اسے کیا گیا وعدہ  
مکمل طور پر ملے گا اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے  
جسے ہم نے زندگی دنیا میں معمولی سا فائدہ  
دیا اور پھر قیامت کے دن وہ سارے برابر  
میں لایا جائیگا۔

- یناہی المودہ ۹۲ پر علامہ قندوزی نے فرائد السطین کے حوالہ سے ابن عباس  
سے روایت کی ہے کہ قصص ۶۱ حضرت علیؓ اور جناب عذرہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔
- غایۃ المرام ۳۲۷ پر علامہ بحرانی نے لکھا ہے کہ۔ زندگی دنیا میں معمولی فائدہ حاصل  
کر نیراے سے ابوجہل اور اس کے ساتھی مقصود ہیں۔

۶۔ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ  
وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ  
وَمَا يَكُنْ صَدُورُهُمْ  
وَمَا يَعْلَمُونَ۔

اللہ ہی جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے  
چاہتا ہے منتخب کرتا ہے ان لوگوں کو  
حق انتخاب نہیں ہے اللہ ان کے انتخاب  
میں اشتراک سے منزہ ہے۔ اللہ اچھی  
طرح جانتا ہے جو کچھ ان کی زبان پر  
ہوتا ہے۔

(قصص ۶۵، ۶۶)

○ غایۃ الرام ص ۲۳۱ پر علامہ بھاری نے اہل سنت کے صف اول کے عالم محمد ابن مومن شیرازی کی تفسیر کے حوالہ سے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ

میں نے آنحضرت سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔

اللہ نے حضرت آدم کو مٹی سے اپنی مشیت کے مطابق پیدا فرمادیا۔ اور مجھے اور میرے اہل بیت کو تمام مخلوق میں سے منتخب فرمایا چنانچہ مجھے رسول اور علی ابن ابیطالب کو میرا وصی بنا دیا۔

اسی لئے اللہ نے فرمایا ہے کہ حق انتخاب کسی کو نہیں ہے۔ چنانچہ میں اور میرے اہل بیت اللہ کے منتخب کردہ اور مصطفیٰ ہیں۔

بُحَانَ اللہِ مَا تُشِيرُ کُونَ۔ سے مراد حق انتخاب میں اشتراک ہے جس سے اللہ نے اپنی ذات کو منزہ فرمایا ہے۔

وَلَبَّ يَعْلُو الْخَسْ سے وہ منافق صحابہ مراد ہیں جو نبی ہر آنحضرت اور آپ کے اہل بیت سے اظہار محبت کرتے تھے اور باطن انکا بغض رکھتے تھے۔

۹۔ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ۔

(قصص ۸۳)

○ ینابیح المودہ میں علامہ قسزنی نے مناقب مغازلی کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ

حضرت علیؑ کو بازار کو ذرہ میں ایسی حالت میں بھی دیکھا گیا کہ راہ گم کردہ لوگوں کی

راہنمائی کر رہے تھے۔ بارہ بار افراد سے تعاد ان فرما رہے تھے اور قصص ۷۷  
 بھی تلاوت فرما رہے تھے۔ اور ساتھ ہی فرما رہے تھے۔ یہ آیت ان لوگوں کے لیے  
 ہے جنہیں اللہ نے اقدار اور حکومت دی ہے۔

۱۰۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ  
 خَيْرٌ مِّمَّا وَصَّيْنَاكَ  
 فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا  
 السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

(قصص ۷۷)

○ شواہد التزیلح ۴۷۱ ر ۴۷۲ علامہ سکاکی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ  
 حضرت علی نے ابو عبد اللہ علی کو فرمایا  
 آں محمد کی محبت نیکی ہے اور آں محمد سے بعض بدی ہے۔ پھر آپ نے قصص ۷۷ تلاوت فرمائی





—۲۹—

# سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں بارہ آیات ہیں۔

۱۔ اَلَّذِينَ احْسَبُوا أَن تَبْرُكُوا إِن يَقُولُوا آمَنَّا (ال۱) وَلَيَعْلَمَنَّ  
الْكَافِرِينَ (۳۱)

۲۔ اَمْرَحِبِ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ السَّيِّئَاتِ اَن يَسْبِقُونَا (۳)

۳۔ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ (ال۱) كَافًا يَعْمَلُونَ (۵-۷)

۴۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ (۹)

۵۔ فَالْبَغِيضَاتِ وَاصْحَابِ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ (۱۵)

۶۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ (۲۳)

۷۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ (۵۸)

۸۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (۶۹)



# سُورَةُ عَنكَبُوت

۱- أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ  
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
فَلِيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا  
وَلِيَعْلَمَنَّ الْكَافِرِينَ

(عنکبوت ۱-۴)

کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کے  
صرف۔ امنا۔ کہہ دینے سے ان پر اعتبا  
کر لیا جائے گا اور ان سے امتحان نہیں لیا  
جائے گا ملائکہ ہم نے ان تمام ماقبل افراد کے  
بھی امتحان لیا تھا اور یہ اس لیے لیا جائے  
گا تاکہ عیدتی دل۔ امنا۔ کہنے والوں اور  
جھوٹ و فریب سے امنا۔ کہنے والوں میں امتیاز  
ہو جائے۔

○ علامہ بحرانی نے غایۃ المرام ص ۲۲ پر مناقب احمد ابن موسیٰ کے حوالہ سے حضرت علیؑ سے

روایت کی ہے

میں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ قبلہ یہ کس قسم کا امتحان ہے؟ آپ نے فرمایا  
یا سئل! یہ امتحان تیرے ذریعہ لیا جائیگا۔ توہمی پر پھر امتحان ہوگا۔

○ مواعین مرقمہ ص ۲۲ پر علامہ ابن حجر نے بھی اسی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے  
غایۃ المرام ص ۲۲ پر علامہ بحرانی علقمہ اور ابوالیوب سے روایت کی ہے کہ

جب عنکبوت نماز نازل ہوئیں تو آنحضور نے عمار سے فرمایا:

عمار میرے بعد اختلافات ہوں گے اور یہ اتنا بڑھیں گے کہ تمہارے مابین  
توڑ چلیں گی تم ایک دوسرے کو قتل کر دو گے ایک دوسرے سے اعلان برأت کر دو  
گے۔ جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو پھر علی ابن ابیطالب کا دامن تھام لینا، مگر  
علی ایک راہ پر چل رہا ہو اور تمام دنیا دوسری راہ پر چل رہی ہو تو علی کے نقش قدم  
پر چلتے رہنا اور دوسرے لوگوں کو چھوڑ دینا۔

عمار! یاد رکھنا علی کبھی تجھے ہدایت سے دور نہ کرے گا اور جہنم کے قریب نہ  
کرے گا۔

عمار! یاد رکھنا علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ  
کی اطاعت ہے۔

جو لوگ برہمنوں کا ادھر کتاب کرتے ہیں  
کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ نکل  
جائیں گے؟ یہ ان کا بدترین فیصلہ ہے

۳۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ  
يَقُولُونَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ  
سَاءَ مَا كَانُوا يَحْكُمُونَ۔

(عنکبوت: ۱۷)

○ شواہد التزیل ج ۱ ص ۴۴ پر علامہ سکاکی نے اپنے سند سے  
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت عتبہ اشجہ اور ولید ابن عتبہ کے حق  
میں اس وقت نازل ہوئی جب وہ حضرت علی، جناب عمرؓ اور جناب عبیدہ سے  
دور ہوئے۔

○ تفسیر درمنثور ج ۱ ص ۲۹ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ



ب حضرت علی - جناب حمزہ اور جناب عبیدہ عتبہ شیبہ اور ولید ابن عتبہ کے مقابلہ میں آئے تو۔  
حضرت علی نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میں تمہیں اللہ اور رسول کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

عتبہ نے کہا۔ اگر یہ بات ہے تو پھر اجماد ہاتھ کر لیں۔

○ ایضاً علامہ سیوطی نے ابوالعالیہ سے ایک طویل حدیث میں یہ روایت کی ہے کہ جب عتبہ شیبہ اور ولید مقابلہ کو آئے تو انہوں نے آنحضرت سے مخاطب ہو کر کہا۔ ہمارے برابر کے ہمارے مقابلہ میں بھیجنا انصار کے کچھ نوجوان آمادہ ہوئے آپ نے فرمایا۔ تم بیٹھ جاؤ پھر فرمایا۔ بنی ہاشم تم اٹھو چنانچہ حضرت علیؑ جناب حمزہ اور جناب عبیدہ لٹھے جب ان کے مقابل آئے تو انہوں نے کہا آپ بات کریں تاکہ ہم پہچان کر تمہارا مقابلہ کریں۔

جناب حمزہ نے کہا۔ میں اللہ اور رسول کا شیر ہوں۔ عتبہ نے کہا مقابل کریم ہے حضرت علیؑ نے فرمایا۔ میں علی ابن ابوطالب ہوں۔ عتبہ نے کہا آپ بھی کریم مقابل ہیں۔ جناب عبیدہ نے کہا۔ میں عبیدہ ابن حارث ہوں۔ عتبہ نے کہا آپ بھی کریم مقابل ہیں۔ جناب حمزہ نے شیبہ سے۔ حضرت علیؑ نے عتبہ سے اور جناب عبیدہ نے ولید سے مقابلہ کیا۔ حضرت علیؑ اور جناب حمزہ نے اپنے اپنے حریف کو تھوڑے سے وقت میں واصل جہنم کر دیا۔ البتہ جناب عبیدہ کی ٹانگ زخمی ہو گئی۔ یہ تینوں واپس آ گئے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی واپس نہ جاسکا۔

ابو جہل نے کہا۔ کیا ہوا اگر یہ تین مارے گئے ہمارے پاس عزتی تو موجود ہے جو تمہارے پاس نہیں۔ آنحضرت کی طرف سے جواب دیا گیا ہمارے مقتول جنت

میں اور تمہارے مقتول جہنم میں جائیں گے۔

جو بھی بارگاہِ خالق میں جانیکی امید رکھتا ہے  
اسے یقین ہونا چاہیے کہ اللہ کی مقرر کردہ  
مدت آہی جائیگی۔ جو شخص جہاد کرتا ہے  
وہ بھی اپنے ہی لیے جہاد کرتا ہے  
اللہ تمام عاملین سے بے نیاز ہے۔ جو  
لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کیے انکی  
برائیوں کا کفارہ ہم خود ہی ادا کر دیں گے  
اور ان کے اعمالِ عمدہ کی بہترین جزا دیں گے

۵-۶-۷۔ مَنْ كَانَ يَرْجُوا  
لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ  
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَمَنْ جَاهَدَ  
فَأَنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ  
لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ وَالَّذِينَ  
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ  
لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُنَّ الَّذِي كَانُوا  
يَعْمَلُونَ (عنکبوت: ۵، ۶، ۷)

شواہد التزلیج اصلاً ۴ پر علامہ حکان نے ابن عباس سے روایت  
کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؓ جنابِ حمزہ اور جنابِ عبیدہ کے حق میں نازل  
ہوئی ہے۔ یہ تینوں آیات آغذا امر میں ان تینوں کے تعلق نازل ہوئی ہیں۔  
البتہ بعد میں ان میں عمومیت آگئی اور جو بھی ان اوصاف کا حامل ہو وہ اس کا مستحق  
ہوگا۔

مؤلف: نمبر ۲ یہ آیت حضرت علیؓ کی عصمت کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ اصول  
بلاعت میں ایسے جیسے آتے رہتے ہیں مثلاً۔ تمام سیالوں نے گھوڑے  
فروخت کر دیئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس سیال کے پاس گھوڑا تھا  
اور اس نے فروخت کر دیا ہے۔

اسی طرح اس آیت کا سنی یہ ہرگز نہیں ہے کہ ان تین میں سے ہر شخص



نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے بلکہ اس کا سنی یہ ہے کہ ان تین میں سے جس کا کوئی گناہ ہوگا اس کا کفارہ ہم خود ادا کر دیں گے۔  
 نمبر ۲ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح غصہ کو فوج میں کہا گیا ہے کہ تاکہ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آئندہ گناہ بخشدے۔ حضرت علیؑ سے بھی اسی انداز میں کہا گیا ہے  
 یعنی ایسے اعمال جو عند اللہ جرم و گناہ نہیں ہیں لیکن مخالف انہیں گناہ سے تعبیر کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر ان تین کے ان کاموں کو جنہیں ان کے مخالف گناہ سمجھتے ہیں اگر وہ گناہ ہوئے بھی تو ان کا کفارہ ہم اپنی طرف سے ادا کریں دیں گے۔

۸۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمُ  
 فِي الصَّالِحِينَ (عنکبوت: ۱۹)  
 جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کیے انہیں ہم صالحین میں شمار کریں گے۔

○ شواہد التزئیل ج ۱ ص ۱۲ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے قرآن میں جہاں کہیں الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ہے ان کا امیر و رئیس علی ابن ابی طالبؑ ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کو سرزنش کیا ہے لیکن حضرت علیؑ کا تذکرہ ہر جگہ مع و ثنا سے فرمایا ہے۔

۹۔ فَاجْزَيْنَاهُ أَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ (عنکبوت: ۱۵)  
 ہم نے اسے اور تمام کشتی والوں کو نجات دی اور اسے عالمین کے لیے عبرت بنادیا۔  
 ○ درمنثور ج ۱ ص ۱۲ پر علامہ سیوطی نے سورہ بقرہ کی آیت ۱۷۵



نے ان سے کہا کہ اس بستی میں چلے جاؤ اور جو جی چاہے کھا لو۔ کی تعمیر  
میں ابن ابی شیبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے اس اہمیت  
میں ہماری مثال کشتی نوح جیسی ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۲۳۸ پر علامہ بھرائی نے ابن صبارؒ کی الفضول المہرہ کے حوالہ سے  
ابو ذرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ جناب ابو ذرؓ کعبہ کی دیوار پر کھڑے ہو گئے  
وہ بیت اللہ کی زنجیر میں ہاتھ ڈالا اپنی پشت کو دروازہ کا سہارا دیا اور فرمایا۔  
جو لوگ مجھے پہچانتے ہیں وہ پہچانتے ہیں اور جو نہیں پہچانتے وہ پہچان لیں۔ میں ابو ذرؓ  
میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے۔

میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح جیسی ہے جنہ ان کے دامن سے لگ گیا نجات  
پا گیا اور جو دور رہا جہنم کا ایندھن بن گیا۔  
○ ایضاً۔ فرائد السمیعین کے حوالہ سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ  
آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا ہے۔

اے علیؑ! تیری اور تیری اولاد میں سے ائمہ کی مثال وہی ہے جو کشتی نوح  
کی ہے۔ جو تمہارے دامن سے وابستہ ہو گیا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا غرق ہو گیا۔

جن لوگوں نے آیات خدا اور یوم حشر  
سے انکار کیا وہ میری رحمت سے مایوس  
ہونگے اور ان کے لیے دردناک عذاب  
ہوگا۔

۱۰۔ کَذِبْتَ كَذَبْتَ يَا أَيُّهَا اللَّهُ  
وَلَقَدْ أَهْلَ أَهْلَكَ يَسُوءُ مِنْ  
تَرْحُمَتِي وَأَوْلَكَ لَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ (عنکبوت: ۲۳)

○ غایۃ المرام ص ۵ علامہ بھرائی نے مناقب خواجہ زکی کے حوالہ سے ابن عمرؓ سے

روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

جو شخص علیؑ سے محبت رکھیں گا اللہ اسی کی نماز، روزہ اور قیام قبول کرے گا  
اسی کی دعا مستجاب ہوگی۔

جو شخص علیؑ سے محبت رکھے گا اللہ اسے اسکے جسم میں موجود ایک ایک مسم  
کے عوین جنت میں ایک ایک شہرے نوازگا۔

جو شخص آل محمدؑ سے محبت رکھے گا حساب، صراط اور میزان خوف سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص آل محمدؑ سے محبت رکھے گا تمام انبیاء کیساتھ میں سکی کفالت کرونگے۔

جو شخص آل محمدؑ سے نبض رکھے گا قیامت کے دن اسکی پیشانی پر کھابوگا۔

یہ شخص رحمت خدا سے مایوس ہے۔

مروّف : یہ روایت اہل سنت کی منقولات میں سے حیرت انگیز منقولات میں کیونکہ

اس کے تمام راوی حضرت علیؑ کے سخت ترین مخالفین سے ہیں۔

○ ثور از می اہل سنت سے ہے۔

○ مالک ابن انس آل محمدؑ کے خلاف ایک فرقہ کا قیاد ہے۔

○ نافع عمر ابن خطابؓ کا غلام ہے اور ازرق سے متعارف ہے۔ غور و تحقیق کی صف

آدل کا فرد ہے۔

○ عبداللہ ابن عمرؓ وہ شخص ہے جس نے قتل عثمانؓ کے بعد تمام صحابہ کے بیت کر

لینے کے باوجود بھی حضرت علیؑ کی بیت نہ کی تھی۔

○ ۱۱۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا ۱۔ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے

الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا يَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعَمَ أَجْرًا الْعَامِلِينَ (عنکبوت - ۵۶)

ہم انہیں جنت میں ایسے محلات دیں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوئی اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے ہر عامل کو بہترین اجر ملے گا۔

○ نایہ الرام میں علامہ بخاری نے حیرت کی تفسیر کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے عنکبوت ۵۶ کا مصداق حضرت علی اور آپ کے شیعوں ہیں۔

۱۲ - الَّذِينَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (عنکبوت - ۵۷)

جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا انہیں ہم اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے اور یقیناً محسن کے ساتھ ہے۔

○ شواہد التسلیل ج ۱ ص ۲۲ پر علامہ بخاری نے تفسیر فرات کے حوالہ سے امام محمد قرطبی سے روایت کی ہے۔

کہ عنکبوت ۵۷ ہم اہل بیت کے حق میں نازل ہوئی ہے۔





—۳:—

# سُورَةُ الرَّوْمِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے تحت میں تین آیات ہیں۔

۱۔ فَاِمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (۱۵)

۲۔ فَاتِ ذٰلِكَ الْفُرْقٰنِ بِيْ حَقِّهِ وَالْمُسْكِيْنَ وَابْنِ التَّبِيْلِ (۳۸)

۳۔ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهِ (۴۵)



# سُورَةُ رُوم

۱۔ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ  
فِي رُحْمَتِهِ يُحْيَوْنَ - ۱۵

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اعمال  
صالحہ کیے ہیں وہ باغات میں  
پُر امن رہیں گے۔

شراہد التزیل ج ۱ صفحہ ۱۵ پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن  
میں جہاں کہیں بھی الذین آمنوا ہے علی بن ابی طالب کا امیر و رئیس ہے۔

۲۔ فَأَتَىٰ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ  
وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذُكِّرَ  
خَيْرٌ يَلْدَيْنِ يَرِيذُونَ وَجَعَلَ اللَّهُ  
فَاقًا لِّلْكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

ذوالقربیٰ مسکین اور ابن سبیل کو اپنا  
حق ادا کرے یہ ان لوگوں کے  
لیے بہتر ہے جو وہ اللہ کے  
خواہشمند ہیں اور وہی لوگ  
فلاح یافتہ ہوں گے۔

الروم/ ۳۸

جامع البیان ج ۱ صفحہ ۱۵ علامہ طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہے  
ہمارا خیال تھا ذوالقربیٰ سے مقصود ہم سب ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمیں آنحضرت  
کے ذوالقربیٰ ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

○ شواہد التنزیل ۲ ص ۱۳ میں احمد بن عمار سے روایت ہے کہ آنحضرت سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ کے ذوالقربیٰ کون ہیں؟

آپ نے تین مرتبہ فرمایا: علیؑ - فاطمہؑ اور ان کی اولاد۔

○ ایضاً علامہ حرکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں مسکین اور مسافر سے ہر مسکین اور مسافر مراد نہیں ہیں بلکہ اولاد علیؑ و فاطمہؑ سے مسکین اور مسافر مقصود ہیں۔

۱. لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ۔

دوم ص ۳۵

فتاویٰ المرام ص ۳۲۶ پر علامہ بحرانی نے بھیجی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور حضرت علیؑ کو دیکھ کر آنحضرتؐ سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ان لوگوں سے ہے جنکے متعلق اللہ نے الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فرمایا ہے۔





—۲۱—

# سُورَةُ الْقَمَآنِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

— ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم جنات النعیم (۱)

— ومن یسلم وجهه الی الله وهو محسن (۲۱)



# سُورَةُ لُقْمَانَ

۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيُجْزَيْنَ الْجَنَّتِ النَّعِيمِ

لقمان ۸

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کے لیے جناتِ نعیم ہوگی۔

غایۃ الرام ص ۳۲ پر علامہ بھٹائی نے عادت سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے۔

ہم آلِ محمد ہیں ہم پر اور لوگوں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔  
ایک شخص آپ کی یہ بات سن کر ابن عباس کے پاس آیا اور اُسے بتایا۔ ابن عباس نے کہا۔

حضرت علی نے سچ کہا ہے چونکہ خود محمد کو عام لوگوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اس لیے آلِ محمد پر بھی عام لوگوں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ

وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ

بِالْعُرْوَةِ الْقَوِيَّةِ وَآلِ اللَّهِ

جو بصورتِ محسن اللہ کی طرف متوجہ ہو اگرچہ اُس نے عودۃ الوثق سے تسک کر لیا اور ہر معاملہ

عَاقِبَةُ الْأُمُورِ - لقمان ۳۳  
کا انجام اللہ کے پاس ہے۔  
غَايَةُ الرَّامِ ۳۳۴ پر غلام بحرانی نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ  
لقمان ۳۳ کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔ اور اسی پر حضرت علیؑ کی شہادت ہوئی ہے۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)



—۳۲—

## سُورَةُ السَّبْحَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔  
— اَفْمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ (الحی)  
الذی کثر به تکذوبت (۱۸-۲۰)  
— وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَشْقٰةً يَّهْدُونَ بِاَمْرِنَا (۲۲)



## سُورَةُ السَّجْدَةِ

۱۔ ۲۰۔ ۳۰۔ اَقَمْنَ كَانَ مُؤْمِنًا  
كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ  
اَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالٰتِ  
فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَاوٰى نُزُلًا نَّبَاسًا  
كَانُوا يَغْسِقُونَ وَاَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا  
فَآلَهُمُ النَّارُ كُلَّمَا اَرَادُوْا  
اَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا وَقِيلَ  
لَهُمْ ذُوقُوْا عَذَابَ النَّارِ الٰذِي  
كُنْتُمْ فِيْهِ تَكْذِبُوْنَ

سجدہ ۱۵، ۱۹، ۲۰

کیا مومن فاسق کے برابر ہوتا ہے ؟  
قطعاً برابر نہیں ہوتے۔ جو لوگ ایمان  
لائے ہو اور اعمال صالحہ کئے ان کیلئے  
مہمانی کے بطور جنت الماویٰ ہے یہ  
ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا اور جو لوگ  
فاسق ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب  
بھی جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے  
دوبارہ وہیں پٹکے جائیں گے۔ ان سے  
کہا جائیگا وہ مذاہب اچھی طرح چکھ لو  
جس کی تکذیب کیا کرتے تھے۔

اسباب النزول ص ۲۶ پر واحدی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔  
ایک دن ولید ابن عقبہ ابن ابی معیط نے حضرت علیؑ سے کہا۔  
میں از روئے نیزہ تمہ سے مضبوط۔ از روئے زبان تجھ سے تیز۔ اور  
از روئے عسکری نظم و ضبط تجھ سے طاقتور ہوں۔

حضرت علیؑ نے اُسے فرمایا: خاموش رہ تو فاسق ہے

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ: یمن سے مراد حضرت علیؑ اور فاسق سے مراد ولیدؓ

ابن عقبہ ہے۔

درمنثور ج ۲ صفحہ ۱۸۱ پر علامہ سیوطی نے عطاء ابن یسار سے روایت کی ہے کہ

یہ آیت حضرت علیؑ اور ۱۰ ابن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ایک دن

حضرت علیؑ اور ولیدؓ کے مابین مکالمہ ہوا جس میں ولیدؓ نے بڑی لائیکس جواب میں

حضرت نے اسے فاسق کہہ کر خاموش رہنے کو کہا۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۳۵۱ پر علامہ حکافی نے عطاء ابن یسار سے

روایت کی ہے کہ یہ آیات مدینہ میں اس وقت نازل ہوئی تھیں جب ولیدؓ اور حضرت

علیؑ کے مابین مکالمہ ہوا حضرت علیؑ نے ولیدؓ کو فاسق کہہ کر خاموش رہنے کو فرمایا

ایضاً۔ علامہ حکافی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ

جناح الماویؓ کا مکین حضرت علیؑ اور جہنم کا باسی ولیدؓ ابن عقبہ ہے۔

انساب الاشراف ج ۲ صفحہ ۱۶۱ پر علامہ بلاذری نے ابن عباسؓ سے روایت

کی ہے کہ:-

ان آیات کا شان نزول حضرت علیؑ اور ولیدؓ کا وہ مکالمہ ہے جس میں ولیدؓ نے

بڑی لائیکس جواب میں حضرت علیؑ نے اسے فاسق کہہ کر خاموش رہنے کو کہا۔

ہم نے ان میں سے ایسے آئمہ

جو صبر اور جہاد میں آیات پر

م۔ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً

يَعْلَمُونَ بِأَمْرِ النَّاسِ صَبْرًا



وَكَاٰنُوْا بِآيٰتِنَا يُوقِنُوْنَ۔  
یقین کے ساتھ ہماری مشیت کے

مطابق ہدایت دیتے ہیں۔  
السجده/۲۴

شواہد التشریح ج ۱ ص ۴۵۵ پر علامہ حکامی نے ابن عباس سے سجدہ ۱۲ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ حضرت موسیٰ و ہارون کے بعد اللہ نے اولاد ہارون میں سے بارہ خلفاء بنائے یہی سلسلہ شیعہ کے بعد حضرت علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد میں ہوا اور اولاد علیؑ و فاطمہؑ سے کیا یہ آئمہ ہونگے۔



jabir.abbas@yahoo.com

— ۳۳ —

# سُورَةُ الْأَحْزَابِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پندرہ آیات ہیں۔

- ۱۔ وَاُولَئِكَ اِلَاحَامٌ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ بِبَعْضِ (۶)
- ۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ (۹)
- ۳۔ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ (۲۳)
- ۴۔ وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِخَيْبَتِهِمْ لِمَنْ بَلَغُوا خَيْرًا (۲۵)
- ۵۔ اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ (۳۳)
- ۶۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا (۴۱)
- ۷۔ هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ (۴۳)
- ۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا كَيْفَ حَقَّمْنَا الْمُؤْمِنَاتِ (۴۹)
- ۹۔ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوا رَسُوْلَ اللَّهِ (۵۳)
- ۱۰۔ اِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (۵۶)
- ۱۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا (۵۷)
- ۱۲۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا (۵۸)
- ۱۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُوْنُوا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوسٰى (۶۶)
- ۱۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (۷۰)
- ۱۵۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاٰمَانَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ (۷۲)

# سُورَةُ احْزَابٍ

۱۔ اَفَلَا الْاَذْحَمَّ بَعْضُهُمْ  
اَوْ لِي بَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ۔

رحمی رشتہ دار وراثت میں ازبودے  
مرتبہ بعض بعض کی نہت کتاب خدا  
میں مومنین اور مہاجرین سے زیادہ ممتاز  
ہیں۔

احزاب ۷۱

ینابیع المودہ ص ۲۲۵ علامہ تندرزی نے ابوبکر ابن مردودہ کی کتاب المناقب سے  
روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؓ کے حق میں ہے کیونکہ مومن بھی تھے۔ مہاجر  
بھی تھے۔ اور انھیں رشتہ دار بھی تھے۔

۲۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
اٰذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ  
اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُودٌ فَاَرْسَلْنَا  
عَلَيْهِمْ رِيْحا فَنُفِثَ لَكُمْ  
تُرُفَهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ  
بَصِيْرًا۔ احزاب ۷۲

اے ایمان والو! اللہ کی اس نعمت  
کو یاد کرو جب لشکر تم پر چڑھ آئے  
تھے ہم نے ان پر آمدھی مسلط کی اور  
ایسے لشر بھیجے جو تمہیں نظر نہیں آئے  
تھے اور اللہ تھا سہ اعمال  
سے باخبر ہے۔



○ غایۃ المرام ص ۴۲ پر علامہ بحرانی نے حافظہ الہدنی کی تفسیر کے حوالہ سے علامہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ یہ آیت جنگ خندق میں حضرت علیؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

جب حضرت علیؓ نے عمرو ابن عبداد کو قتل کیا اور آپؐ کی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا۔ حضرت علیؓ نے صدائے تحسین بلند کی جسے سُن کر تمام مسلمانوں نے تحسین کہی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: آج میرا دل چاہتا ہے کہ علیؓ کو ایسا انعام دوں کہ اس سے قبل کسی کو نہ ملا ہو اور نہ ہی بعد میں کسی کو ملے۔ اتنے میں جبریلؑ نازل ہوا اس کے پاس ایک لغافہ تھا۔ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔

اللہ درود و سلام کے فرماتا ہے کہ یہ لغافہ علیؓ کو دے دو۔ آپؐ نے وہ لغافہ حضرت علیؓ کو دیا جب آپؐ نے اُسے لیا تو آپؐ کے ہاتھ میں از خود کھل گیا۔ اس میں سے سبز ریشم کا ایک رومال نکل جس پر لکھا ہوا تھا۔

تَحْفَظُهُ مِنَ الطَّالِبِ الْعَالِبِ      غالب اور طالب اللہ کی طرف سے  
الٰہی علی ابن ابیطالب      علی ابن ابوطالب کے لیے تحفہ ہے

مومنین میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا ہے اسے صداقت سے نبھایا کچھ نبھا کر چلے گئے اور کچھ وقت کے منتظر ہیں اور ان لوگوں میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی

۳۔ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ  
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ  
فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ  
مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا شَيْئًا

احزاب ۲۳

علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ کے لوہے کی باتوں میں فصل میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کو ذہ میں جب آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: یہ آیت میرے چچا حمزہ اور چچا زاد عبیدہ ابن عمارت کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ عبیدہ جنگ میں اور چچا حمزہ جنگ احد اپنا وعدہ نبھا گئے اور میں تاحال منتظر ہوں اس اُمت کا بد نصیب ترین آدمی میری اس ریش کو میرے اس سر کے خون سے خضاب کرے گا۔ مجھے میرا حبیب ابوالقاسم سب کچھ بتا چکا ہے۔

علامہ قدوسی نے بیابان المودہ ص ۹۶ پر بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

۴۔ وَمَا لَآلِهَ الَّذِينَ يَدْعُونَ  
بَعْضُهُمْ لَمَّا يَنْتَوِيخِزًا  
وَكَفَىٰ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ  
وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا

احزاب ۲۵

شواہد التشریح ج ۲ ص ۷ ص ۸ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جنگ خندق میں عمرو ابن عبیدہ کو حضرت علیؓ نے جب قتل کیا تو اللہ نے مومنین کی جنگ میں کفایت کی۔  
حاکم نے حذیفہ سے اس واقعہ کی تفصیل یوں نقل کی ہے کہ۔

خندق کے دن عمرو ابن عبیدہ نے خندق پار کر لی اور اسلامی لشکر کے سر پر پہنچ گیا۔ اور بنی مہاجر کی مدد دی۔

آنحضرتؐ نے مسلمانوں سے پوچھا۔ عمرو کا مقابلہ کون کرے گا؟ حضرت علیؑ کے  
سوا کوئی نہ اٹھا۔

آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔

آپؐ نے پھر مسلمانوں سے پوچھا۔ عمرو کے مقابلہ میں تم میں سے کون جائیگا؟  
حضرت علیؑ کے سوا کوئی نہ اٹھا۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ مجھے جانے کی اجازت  
دی جائے۔

آپؐ نے حضرت علیؑ کو بٹھا دیا۔ تیسری مرتبہ پھر پوچھا عمرو کا مقابلہ تم میں سے  
کون کرے گا؟

تیسری مرتبہ بھی حضرت علیؑ ہی نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیدیکھئے۔  
آپؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ یہ عمرو ابن عبدود ہے۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ اور  
میں علی ابن ابیطالب ہوں۔

آنحضرتؐ نے اپنی ذرہ ذات الفضول۔ اپنی تلوارِ قدر الفقار۔ اور اپنا عمامہ صحاب  
حضرت علیؑ کو دیا اور فرمایا بسم اللہ جب حضرت علیؑ چلے گئے تو آپؐ نے یہ دعا کی۔

اللهم احفظہ من بدین یدیدہ	اے اللہ! علیؑ کو سامنے۔ عقب
ومن خلفہ وعن یمینہ وعن	دائیں۔ بائیں اور سپر اور نیچے ہر
شمالہ ومن فوق رأسہ ومن	طرف سے تحفظ فرما۔
تحت قدمیہ۔	

آپؐ عمرو کے سامنے آئے اور پوچھا۔ کون ہے؟ عمرو نے کہا مجھے ساری  
دنیا جانتی ہے میں عمرو ابن عبدود ہوں تو بتاؤ کون ہے؟ آپؐ نے کہا میں  
علی ابن ابیطالب ہوں۔



عمرو نے کہا۔ کیا وہی ملے ہے جسے میں کبھی ابوطالب کی گود میں بچہ دیکھتا تھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

عمرو نے کہا۔ آپ نے باپ میرا دوست تھا۔ تجھ سے جنگ اور تجھے قتل کرنا مجھے اچھا نہیں لگے گا۔

آپ نے کہا۔ لیکن میں تجھے قتل کرنے کو برا نہیں سمجھتا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے غلامت کعبہ کو ہاتھ میں لیکر اللہ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ جو بھی میرے مقابلہ پر آئیگا اور تجھے تین باتیں کرے گا تو ایک ضرور مان لیگا ہے۔ عمرو نے کہا۔ تجھے درست اطلاع ملی ہے۔

آپ نے کہا۔ پھر ایسا کہ جہاں سے آیا ہے واپس پلٹ جا۔ عمرو نے کہا۔ قریشی مذاق اڑائیں گے۔

آپ نے کہا۔ اسلام قبول کر لے۔ عمرو نے کہا۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا۔ پھر گھوڑے سے اُترا۔ عمرو گھوڑے سے اُترا اور کہنے لگا ایسی بڑی دعوت آج تک مجھے کسی نے نہیں دی۔ عمرو نے گھوڑے کو واپس بھگا دیا۔

جوابی رد و قدح میں میدان سے اتنا غبار اُڑا کہ دونوں غبار میں چھپ گئے۔ دیکھنے والوں کو غبار کی تاریکی میں فقط تلوار کی چمک ہی دکھائی دے رہی تھی کہ اتنے میں حضرت علیؑ کی صدارتے تبکیر بلند ہوئی۔ صحابہ میں سے سب سے پہلے عمر ابن خطابؓ نے دیکھا کہ حضرت علیؑ زور سے اپنی تلوار صاف کر رہے تھے اور عمر ابن خطابؓ ہی نے بلند آواز سے تبکیر بلند کر کے عرض کیا۔ قبہ ملے نے عمرو کو قتل کر ڈالا ہے۔

حضرت علیؑ نے عمرو کا سر کاٹا اور آنحضورؐ کے قدموں میں لاکر ڈال دیا۔  
 آنحضورؐ نے پوچھا۔ یا علیؑ عمرو کی ذرہ اور تلوار وغیرہ جیسے ہتھیار بڑے قیمتی تھے۔  
 آپؐ نے عرض کیا۔ قبلہ گو کا فر تھا لیکن اپنی قوم میں شریف بھی تھا اور بہادر  
 بھی تھا۔ مجھے خجالت محسوس ہوئی اس لیے سر کے سوا کچھ نہیں لیا۔  
 آنحضورؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ اگر تیرا آج کا یہ عمل میزانِ عدل میں تو لا جائے تو اُمت  
 میری اُمت کے اعمال سے وزنی ہوگا۔ کیونکہ آج اُمتِ مسلمہ میں سے ہر فرد کا  
 سر فخر و عزت بلند ہو گیا ہے۔

○ کفایۃ الطالب ص ۱۱ پر علامہ سبکی نے بھی لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان  
 میں نازل ہوئی ہے۔  
 ○ درمنثور ج ۵ ص ۱۹۲ پر علامہ سیوطی نے بھی یہی روایت کی ہے اور ساتھ  
 ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اہل سنت کے کم و بیش تمام مفسرین نے اس بات کا  
 اعتراف کیا ہے کہ یہ آیت یومِ خندق حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۵۔ اَلَّذَیْنَ یُذِیْقُکُمْ حَبَ غَنَکُمْ  
 اَلتَّجَبَسَ اَھْلَ الْاَبْنِیَّتِ وَیُطِیْقُکُمْ  
 نَظْمِیًّا۔ احزاب ص ۳۳

اے اہل بیت اللہؑ نے تم سے ہر قسم  
 کا جس دور رکھنے اور جھڑپ پاک  
 رکھنے کا حق ہے پاک رکھنے کا ارادہ کر لیا ہے

تاریخ تفسیر اور حدیث کی کوئی سی کتاب اٹھائیں اور احزاب ص ۳۳ کا شانِ نزول  
 دیکھ لیں آپؐ کو یہی ملے گا کہ یہ آیت حضرت علیؑ۔ جنابِ فاطمہؑ، امام حسنؑ اور  
 امام حسینؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے اس سلسلہ میں روایات حد تو اتنے سے آگے  
 بڑھ کر مقامِ شمار سے بھی زیادہ ہیں۔



علامہ حاکمی نے شواہد التنزیل میں ایک سوار قیس احادیث نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ احزاب ۳۳ کا مصداق صرف مذکورہ چار ہستیاں ہی ہیں۔  
علامہ بحرانی نے غایۃ المرام میں اہل سنت ذرائع سند سے اکتالیس احادیث مع مکمل سلسلہ سند کے نقل کی ہیں۔

اہمیت موضوع کے اعتبار سے ہم قبیل میں صرف چند ایک احادیث پر اکتفا کریں گے  
○ امام حنبل نے اپنی مسند ج ۶ ص ۲۹۲ پر ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ میرے ہی گھر تشریف فرما تھے کہ دختر نبیؐ ہاتھ میں پتھر کی ہنڈیا جس میں گوشت کا ٹکڑا تھا لیے آئیں آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹی! اپنے شوہر اور بیٹوں کو بلائیے جب تمام آگئے تو سب مل کر گوشت کھانے لگے آپ کے پاس خیر سی چادر تھی میں اپنے حجرہ میں مصروف نوافل تھی۔ اللہ نے یہ آیت نازل کی آپ نے وہ چادر تمام پر ڈالی اور عرض کیا۔

میرے لشکر! یہ ہیں میرے اہل بیت ان سے جس کو دور رکھ اور انہیں اس طرح پاکیزہ رکھ جس طرح پاکیزہ رکھنے کا حق ہے میں اپنے کمرہ سے باہر آئی چادر سے بنے ہوئے اس بیت میں سداخل کر کے پوچھا۔ قبلہ کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں ام سلمہ۔ تو نیکی پر ہے۔ تو نیکی پر ہے۔

○ الفضول الہمہ میں ابن عباسؓ نے صحیح ترمذی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ۔  
اس آیت کے نزول کے بعد آنحضرتؐ! چھ ماہ تک مسلسل ہر نماز کے بعد درعتیٰ پر تشریف لاکر احزاب ۳۳ کی تلاوت فرماتے رہے۔

مولف۔ آپ کا چھ ماہ تک درعتیٰ پر نماز کے بعد اس آیت کی تلاوت کا واضح مقصد یہی ہے کہ آپ پوری امت کے چھ ماہ بلا ناغہ وعوز نہ تین یا پانچ



مرتبہ اپنے عمل سے بتاتے رہے کہ اہلبیت کا مصداق نقطہ ہی چار ہیں ان کے علاوہ ازواج میں سے کوئی بھی زوجہ مصداق اہلبیت نہیں ہے۔

○ مستدرک میں حاکم نے سعد ابن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ۔  
سعد کہا کرتا تھا۔ میں کبھی بھی حضرت علیؑ پر سب نہیں کروں گا۔ مجھے وہ وقت نہیں بھرتا جب احزاب ۳۳ نازل ہوئی تو آپؑ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر چادر ڈالی اور عرض کیا۔  
اے اللہ! میرے اہلبیت بس یہی ہیں۔

○ مسند طرابلسی ج ۸ صفحہ ۲۹۲ پر علامہ سلیمان نے انس سے روایت کی ہے کہ  
مختصر احزاب ۳۳ کے نزول کے بعد ایک ماہ تک نماز صبح کے بعد درمطی پر کھڑے ہو کر احزاب ۳۳ کی تلاوت فرماتے رہے۔  
○ مشکل الآثار ج ۳۳ پر علامہ طحاوی نے ام المومنین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ۔

اس آیت کا مصداق حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ اور حسینؑ شریفین ہیں۔  
○ درمختور میں علامہ سیوطی نے سعد سے روایت کی ہے کہ احزاب ۳۳ اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرتؐ جناب فاطمہؑ، حضرت علیؑ اور حسنینؑ شریفین کو زیر کساء لیکر عرض کر رہے تھے۔ اے اللہ! یہی ہیں میرے اہلبیت۔  
○ مجمع الزوائد میں بیہمی نے واہد ابن اسحق سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت سے ملنا تھا جب آپؐ کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ حضرت علیؑ آپؐ کی زوجہ اور آپؐ کے بچوں کو زیر کساء لیے بیٹھے ہیں اور عرض کر رہے ہیں۔ اے اللہ! یہ میرے اہلبیت ہیں جنہیں تو نے درود و سلام میں میرا شریک بنایا ہے۔

○ انساب الاشراف ج ۲ ص ۱۱۱ پر علامہ بلاذری نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ احزاب ۳۳ کے نزول کے بعد متواتر چھ ماہ تک در علیؓ ہر نماز صبح کے وقت آکر اس آیت کی تلاوت فرماتے رہے۔

علاوہ انہی دیگر علماء نے مختلف تعبیرات کے ساتھ آیہ تطہیر کا شان نزول دفرنیؒ آپؐ کے شوہر اور آپؐ کے دو بچوں کے لیے بیان کیا ہے۔

○ علامہ علامہ محمد سائب کلبی نے اپنی تفسیر التسمیل فی علوم القرآن ج ۲ ص ۲۹۹ پر

○ علامہ سوخوان فوسی نے اپنی تفسیر کنایۃ الصغیرہ ص ۱۲ پر

○ علامہ مراغی نے تفسیر مراغی ج ۲ ص ۲۲ پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیہ تطہیر کے نزول کے نو ماہ تک در علیؓ پر آکر آیہ تطہیر کی تلاوت کرتے رہے۔

○ علامہ خوارزمی نے مقتل الحنین ج ۱ ص ۱۲ پر سعد ابن بشیر سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔

”ا علیؓ میں عرض کو ترک کرنا چاہیے۔ تو ساقی حسن بھوان بن حنین پلانے کا حکم دینے والا۔ سجاد مصطفیٰ اول میں محمد باقرؑ تقسیم کنندہ۔ جعفر صادقؑ مسابین۔ موسیٰ ابن جعفر دوستوں کو قریب۔ دشمنوں کو دور اور سنا نقول کو مشایخ والا۔ علی رضاؑ بن المومنین محمد تقیؑ مومنین کو مراتب جنت دکھائیوالے۔ علی نقیؑ جنت کا خطیب۔ حسن عسکریؑ اہل جنت کا آفتاب اور امام مہدیؑ شیخ المذنبین ہوگا۔

○ مقتل الحدیث ج ۱ ص ۹۴ پر علامہ خوارزمی نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ امام حسینؑ آپؐ کے زانو پر بیٹھے تھے۔ آپؐ امام حسینؑ کا منہ اور آنکھیں چوم کر فرمایا ہے تھے۔

تو خود سردار ہے۔ سردار بھائی کا بھائی ہے۔ سردار باپ کا بیٹا ہے۔ مساوات

کا باب ہے۔ تو خود امام ہے۔ امام کا بھائی امام کا بیٹا اور اکٹھے کا باپ ہے نہ جنت خدا ہے۔ جنت خدا کا بھائی ہے۔ جنت خدا کا بیٹا ہے اور نہ حج خدا کا باپ ہے جن کا نواں قائم مہدی ہوگا۔

تفسیر الحدیث ج ۱ ص ۲۷۸ پر علامہ محمد عزت دروزہ نے مسلم اور ترمذی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آیہ تطہیر حضرت علیؓ۔ دختر رسول اور منین شریفین کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرتؐ نے پنجتن پاک کو ذریعہ کسائے رکھا تھا ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے چادر کے قریب اگر عرض کیا۔ قبلہ کیس میں بھی ان کے ساتھ اہلبیت میں ہوں ہے آپؐ فرمایا۔ نہیں ام سلمہ اپنی جگہ رہنا۔ تو نیکی پر ہے۔

نور الابصار کے حاشیہ پر محمد بن حبان نے اسعاف الراغبین ص ۱۸ پر امام ضیل۔ اور طبرانی کی معجم کے حوالہ سے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ آیہ تطہیر یعنی احزاب ص ۲۳ پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ علامہ ابن اثیر نے تائیکہ کامل ج ۳ ص ۲۰۴ پر امام حسنؓ کا خطبہ نقل کیا ہے جس میں آپؐ فرمایا ہے کہ ہم وہ اہلبیت ہی ہیں جو آیہ تطہیر کے مصداق ہیں۔ علامہ شریانی نے اپنی تفسیر السراج المنیر ج ۳ ص ۲۴۵ پر جناب ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی ہے اور اس کا مصداق پنجتن پاک ہیں۔

ایمان والو! اللہ کا بہت زیادہ  
ذکر کیا کرو۔

۶۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْكُرُوا  
اللَّهُ فَاذْكُرُوا كَثِيرًا۔ احزاب ص ۴۱



○ سنائیۃ المودہ ص ۱۱ پر علامہ قسطلانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے قرآن میں جہاں یا ایہا الذین آمنوا آ یا ہے علی ان کا امیرؑ نہیں ہے۔

۷۔ هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكَ ۖ وَحَدَّثَكُمْ كِتَابَ الْاِحْزَابِ ۖ  
اللہ اور اس کے ملائکہ ہی ہیں جو تم پر  
صلوات پڑھتے ہیں۔

○ مناقب خوارزمی ص ۱۲۸ پر انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ ملائکہ نے مجھ پر اور علیؑ پر سات برس تک درود پڑھا۔ سوال کیا گیا۔ قبل اسکی وجہ؟

آپؐ نے فرمایا۔ میری بیعت کے آغاز میں سات برس تک میرے اور علیؑ کے سوا لا الہ الا اللہ کہنے والا اور کوئی نہ تھا۔

○ فرائد السمطين ج ۱ ص ۱۷۱ پر علامہ حموی نے ابو الیوب انصاری سے یہی روایت کی ہے کہ

○ ابن اثیر نے اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۱۱ یہی روایت کی ہے

○ ذخائر العقبیٰ ص ۱۷۱ پر محب طبری نے یہی روایت نقل کی ہے۔

○ نزل السامیٰ فی احادیث سید المرسلین میں علامہ محمود نے ابو الیوب سے یہی روایت کی ہے

○ وسیلۃ المستبدين میں علامہ عمر ادیسلی نے ابو ذر غفاری سے یہی روایت نقل کی ہے

۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ  
الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ  
اے ایمان والو! جب مومنہ عورتوں  
سے نکاح کرو پھر طلاق دو۔

(احزاب : ۴۹)

○ علامہ شبلی نے نور الابصار ص ۱۷ پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن

میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا ہے علی اس کا امیر و رئیس ہے۔

۹۔ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَقْضُوا  
رَسُولُ اللَّهِ۔ (احزاب: ۷۲)

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۹۸ پر علامہ سکاکی نے جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو فرمایا۔

یا علی جس نے مجھے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۹۷ کے حاشیہ پر علامہ محمودی نے صحیح ابن حبان کے حوالہ سے عمرو ابن شامی سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھے فرمایا۔

تو نے مجھے بہت اذیت دی ہے۔

میں نے عرض کیا۔ قبلہ میں آپ کو تو اذیت دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔  
آپؐ نے فرمایا۔ جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

۱۰۔ إِنْ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ  
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔  
(احزاب: ۵۶)

اللہ اور ملائکہ نبیؐ پر سلام بھیجتے ہیں  
اے ایمان والو! تم بھی نبیؐ پر اس طرح  
درود و سلام بھیجو جس طرح بھیجئے کا حق ہے۔

○ صحیح بخاری ج ۲ کتاب تفسیر القرآن۔ باب ان اللہ و ملائکتہ

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا۔ قبلہ آپؐ پر کیسے سلام کرنا ہے  
یہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن درود کس طرح بھیجنا ہے یہ ہمیں معلوم نہیں۔



آپ نے فرمایا۔ اس طرح کہا کرو۔ اللہم صل علی محمد و آل محمد۔  
 مؤلف ۱۔ جہاں تک انجام بریدہ صلوات و سلام سے متعلق احادیث کا تعلق ہے تو انہیں ایک علیحدہ کتاب کے عنوان ہی سے جمع کیا جاسکتا ہے۔ علامہ ابن نے کم و بیش عدائے اہل سنت سے ساتھ مختلف سند ہائے سند سے سند و احادیث بتائی ہیں۔

انجام بریدہ درود باسطلاع سرور انبیاء وہ درود ہے جس میں صرف آپ کا تذکرہ کیا جائے اور آل کا ذکر نہ کیا جائے۔ مقام حیرت ہے کہ آج تمام وہ مسالک جو آپس میں مختلف ہونے کے باوجود اختلاف ابو بکر پر متحد ہیں۔ آل دشمنی میں بھی متحد ہیں۔ انتہائی یہ کہ ساتھ ایسی صلوات سے منع فرمایا ہے۔

مناسب ہو گا اگر مقام کی مناسبت سے چند ایک احادیث ہر یہ تادمین کریں (۱) علامہ بحرانی نے غایۃ المرام ص ۲۸ پر تفسیر شعلی کے حوالہ سے کعب بن عجرہ سے روایت کی ہے کہ

جب احزاب ۵۵ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا۔ قبلہ ۱۲۱ چپ پر اندازہ سلام تو ہمیں معلوم ہے لیکن صلوات کیسے پڑھیں۔  
 آپ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ - كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ - وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ۔

(۲) فیض القدیر شرح جامع الصغیر ۵ ص ۱۹ پر علامہ سناوی نے طبرانی کی المعجم الاوسط سے روایت کی ہے کہ :



آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ جس بھی دعائیں محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات نہ ہو وہ بارگاہِ خاقی میں پہنچنے سے روک دی جاتی ہے۔

(۳) الادب المفرد ص ۹ پر امام بخاری نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پر میرا بتایا ہو اور دو درود پڑھا میں قیامت کے دن اس کے اسلام و ایمان کی گواہی بھی دوں گا اور اس کی شفاعت بھی کروں گا۔ درود یہ ہے:

اللہم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم و بارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم و ترحم علی محمد و آل محمد کما ترحمت علی ابراہیم و آل ابراہیم۔

(۴) صحیح بخاری کتاب الدعوات۔ باب الصلوة علی النبیؐ۔ میں امام بخاری نے کتب ابن حجرہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ آپ کے اہل بیت پر صلوات کیسے بھیجی جائے؟

آپؐ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔ اللہم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم و بارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم۔

۵۔ علامہ مراغنی نے تفسیر مراغنی ج ۲ ص ۲۴ پر بیہیم یہی حدیث نقل کی ہے۔

(۶) صحیح مسلم۔ کتاب الصلوة۔ باب الصلوة علی النبیؐ میں بخاری ہی کے سلسلہ سے حدیث نقل کی ہے کہ ہم نے عرض کیا۔

قبل آپؐ پر سلام کیسے کرنا ہے؟ یہ تو ہمیں معلوم ہے۔ لیکن یہ نہیں معلوم کہ صلوات

کیسے بھیجا ہے؟

آپ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔

اللہم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراہیم  
وآل ابراہیم۔

(۷) غایۃ المرام ص ۱۱۱ پر علامہ بحرانی نے دیلمی کی کتاب الفردوس کے حوالہ سے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ جو دعاء محمد و آل محمد پر درود کے ساتھ کی جائے اس کے اور قبولیت کے مابین کوئی حجاب نہیں رہتا۔

(۸) ایضاً علامہ بحرانی نے سمعانی کی مناقب الصحابہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے۔ ہر دعاء مقام قبولیت پر پہنچنے سے محبوب ہوتی ہے جس دعائیں محمد و آل محمد پر درود بھیجا جائے وہ کبھی محبوب نہیں ہوتی۔

(۹) دارقطنی نے اپنی سنن ص ۱۳ پر علی ابن عمر کے ذریعہ آنحضور سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا جائے وہ کبھی قبول نہ ہوگی۔

(۱۰) صواعق موعودہ ص ۱۱۱ پر علامہ ابن حجر نے امام شافعی کے یہ اشار نقل کیے ہیں۔

اے آل محمد! آپ کی محبت اللہ کی طرف سے قرآن میں فرض کی گئی ہے۔

آپ کی عظمت شان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جو شخص آپ پر درود نہ بھیجے گا نماز ہی نہیں ہوتی۔

یا آل بیت رسول اللہ جبکہ  
فرض من اللہ فی القرآن انزلہ  
کفاکم من عظیم القدر انکم  
من لم یصل علیکم لا صلوة لہ

(۱۱) مسند منیل ج ۵ ص ۲۵۲ میں آنحضور سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا ہے مجھ پر درود اس طرح بھیجا کرو :



اللہم اجعل صلواتک ورحمتک  
وبکاتک علی محمد  
وال محمد کما جعلتہا علی  
ابراہیم وعلی ال ابراہیم  
انک حمید مجید۔

اے اللہ! اپنی صلوات۔ اپنی رحمت  
اور اپنی برکات اس طرح محمد و آل محمد  
کے لئے مخصوص فرما جس طرح ابراہیم  
اور آل ابراہیم کے لئے مخصوص فرمائی ہے  
تو حمید و مجید ہے۔

(۱۱) سنن نسائی ج ۱ ص ۱۹۰ پر یہی حدیث موجود ہے۔

(۱۲) ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ ص ۶۵ پر ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے  
فرمایا ہے کہ درود میں پڑھا کرو۔

اللہم صل علی محمد وال محمد اللہم ببارک علی محمد وعلی ال محمد۔  
(۱۳) سنن بیہقی ج ۲ ص ۱۳۱ میں مروی ہے کہ آنحضرتؐ نماز میں فرمایا کرتے تھے۔  
اللہم صل علی محمد وال محمد۔

(۱۴) منہاج ثقی ص ۱۲ پر ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ  
ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں؟ آپ نے فرمایا اللہم صل علی محمد و آل محمد  
اللہم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی  
محمد وال محمد کما بارکت علی ال ابراہیم۔

(۱۵) تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۳۲ پر حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے

اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت  
علی ابراہیم انک حمید مجید۔ وبارک علی محمد وعلی

ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم۔

(۱۶) کنز العمال ج ۱ ص ۲۳۲ پر آنحضرتؐ سے مروی ہے کہ اللہ کی طرف سے جبریل



اس طرح درود لایا ہے۔

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد۔

(۱۴) امام رازی نے تفسیر کبیر میں اسی آیت کے ذیل میں لکھا ہے جسے علامہ ابن حجر نے مواہق محرقہ ص ۱۸ پر نقل کیا ہے۔ اللہ نے پانچ چیزوں میں آل محمدؐ کو آنحضورؐ کے سادی قرار دیا ہے۔

۱) محبت: آل محمدؐ سے محبت کے متعلق فرمایا ہے،

لا استلکم علیہ اجراً الا المودة فی القربی۔

(ب) حرمت صدقہ: جس طرح خود آنحضورؐ کے لیے صدقہ کھانا حرام تھا اسی طرح آل محمدؐ پر بھی صدقہ حرام کیا آپؐ نے فرمایا ہے۔ صدقہ مجھ پر اور میرے اہلبیت پر حرام ہے۔

(ج) تطہیر: اللہ نے آنحضورؐ کی طہارت کا اعلان۔ طہارے سے کیا اور آل محمدؐ کی تطہیر کا اعلان آیہ تطہیر میں کیا۔

(د) سلام: آنحضورؐ پر اللہ نے۔ السّلام علیک ایہا النبیؐ ا پڑھنے کا حکم دیا۔ اور آل محمدؐ کو سلام علی آل السّین فرمایا ہے۔

(ه) صلوٰۃ: نمازیں جس طرح خود آنحضورؐ کی ذات پر درود پڑھنا فرض ہے اسی طرح آل محمدؐ پر صلوٰات پڑھنا بھی فرض ہے۔

(۱۸) فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۱۳ ص ۱۱۱ ابن حجر عسقلانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے یوں درود پڑھا میں اس کے اسلام کی گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت بھی کروں گا۔

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی

اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ  
 عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَتَرْحَمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ  
 مُحَمَّدٍ كَمَا تَرْحَمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ۔  
 (۱۹) مستدرک حاکم ج ۱ ص ۲۶۹ پر آنحضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے  
 جب نماز میں تشہد پڑھو تو اس کے بعد یوں پڑھا کرو۔  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ  
 عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ  
 وَتَرْحَمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔  
 سنن بیہقی ج ۲ ص ۲۶۹ پر بھی یہی حدیث موجود ہے۔

(۲۱) تفسیر الحدیث ج ۸ ص ۲۸۶ پر ابن فضل معاصر محدث درود نے لکھا ہے۔  
 (۲۱) عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ میں نے کہا جب نبی پر درود پڑھو تو اچھی  
 طرح پڑھا کرو۔  
 آنحضرت سے سوال کیا گیا اچھی طرح کیسے ہوگی ہمیں بتائیں۔  
 آپ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى  
 اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دینگے  
 اللہ کی طرف دنیا اور آخرت میں ان پر  
 لعنت ہوگی اور اللہ ان کے لیے دلدل

۱۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَؤْذُوْنَ اللّٰهَ  
 وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا۔



۱ | عذاب تیار کر رکھا ہے۔

○ علامہ قندوزی نے یہ تباہ المودہ ص ۱۲ پر اور علامہ ابن حبان نے اساف الراغبین ص ۱۵ پر لکھا ہے کہ ابن حجر عسقلانی اور امام حنبلی نے عمرو اسلمی سے روایت کی ہے۔ عمرو صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تھا۔ اور ایک مرتبہ حضرت علی کے ساتھ یمن گیا۔ وہاں کسی بات پر حضرت علی سے ناراض ہو گیا۔ واپس مدینہ آکر اس نے اپنے سبب ناراضگی کو منجھ لیا۔ الحکم کے ساتھ بیان کرنا شروع کیا۔

جب آنحضرت کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا:

عمرو! تو کیوں مجھے اذیت دینے کے درپے ہے۔

عمرو کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ قبلہ میں بھلا آپ کو اذیت دے سکتا ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ یاد رکھ، جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

مؤلف: — روایت میں یہ لفظ کہ اسے حضرت علی سے تکلیف پہنچی قطعاً غلط ہیں۔ کیونکہ اگر حضرت علی کی طرف سے فی الواقع اسے کوئی تکلیف پہنچی ہوتی تو آنحضرت نے اسے ڈانٹنے کی بجائے حضرت علی کو سمجھایا ہوتا آپ کا اسکو ڈانٹنا اس بات کا غماز ہے کہ اس نے حضرت علی پر بھڑکھڑاتا تھا اور پروا نہ کرتا تھا۔

۱۲ - وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيًا وَكُتِبَ عَلَيْهِمُ

اِحْتِمَالُ عُقُوبَتِنَا وَلَقَدْ كُتِبَ

(احزاب ۵۷)

جو لوگ، مومنین اور مومنات کو باوجود

اذیت دیتے ہیں وہ لوگ بہت بڑے

ہستان اور گنہ عظیم کا ارتکاب کر رہے

ہیں۔

○ شواہد التنزیل میں علامہ کاشانی نے مقاتل مخنی کی تفسیر سے روایت کی ہے کہ:



احزاب ۱۵ ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علیؑ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے رہتے تھے۔

۱۱- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ إِذْ دُومُوا سَلَىٰ قَبْلَهُ اللَّهُ بَعًا قَالُوا  
اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے حضرت موسیٰؑ پر جھوٹا بہتان باندھ کر اسے اذیت دی تھی اور اللہ نے حضرت موسیٰؑ کی برکت کا اعلان کیا تھا (احزاب ۷۹)

○ مناقب خوارزمی ص ۱۸۹ کے مطابق آیت میں اہل ایمان سے مراد وہ مکہ مکرمہ میں حبشہ زبان نے اسلام قبول کیا تھا لیکن دل اسلام پر پائل نہ تھا۔

۱۲- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا  
اے ایمان والو! متقی بنے رہو اور مستحکم بات کیا کرو۔ (احزاب ۷۱)

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۷۷ کے مطابق ابن عباس سے منقول ہے کہ قرآن میری بھی یا ایہا الذین آمنوا سے خطاب ہے علیؑ امیر المؤمنین ہے۔

۱۵- إِنَّمَا عَزَّزْنَا الْإِمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَيُّنَ الَّذِينَ يَحْمِلُهَا يُشْفَقُونَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْوُكُوفُ  
ہم نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر اپنی امانت پیش کی مگر انہوں نے اس لیے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ ممکن ہے کہ حق اس کا تحفظ نہ کر لیں۔

اِنَّ مَذْكَانَ ظَلَمًا جُحُوْلًا۔  
(احزاب: ۷۲)  
مگر انسان نے اسے قبول کر لیا۔ انسان  
ظالم اور جاہل ہے۔

○ ینابیح الودعہ ص ۲۳۹ علامہ قندوزی نے محمد حنفیہ سے روایت کی ہے کہ احزاب ع  
میں امانت سے مراد ولایت علی ابن ابیطالب ہے۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

—۳۲—

## سُورَةُ السَّبَأِ

۱۔ اس سُورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (۳)

۲۔ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ اجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ (۴۷)





# سورہ سبأ

اَسْرِ لِّعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَمَا يَمْشُوا الصَّالِحِينَ وَلَئِنْ  
لَمْ يَكُنْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ  
(سبأ: ۱)

منا کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اعمالِ صالحہ  
کرنے والوں کو جزا دے۔ ان لوگوں  
کے لیے مغفرت اور رزقِ کریم ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۲ پر علامہ حرکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں کہیں الَّذِينَ آمَنُوا وَاَعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ ہے ان کا امیر درمیں علی ہے  
اللہ نے دیگر تمام صحابہ کو سرزنش فرمائی ہے لیکن علی کا تذکرہ جہاں بھی کیا ہے خیر و خوبی  
سے کیا ہے۔

۲۔ قُلْ مَا سَأَلَ لَكُمْ مِنْ اَجْرٍ  
فَهُوَ لَكُمْ (سبأ: ۲)

انہیں بتا دے میں نے تم سے جو بھی  
اجرا مانگا ہے اس کا فائدہ تمہیں کہ ہوگا۔

○ ینابیع الودود ص ۹۸ پر علامہ قندوزی سے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ  
سبأ کا معنی یہ ہے کہ۔ جس نے اوصیا کے آل محمد سے قول کیا۔ اُن سے  
احکامِ دین حاصل کیے۔ اسکی معرفت میں اضافہ ہوگا اور یہ سلسلہ معرفت میں اضافہ

آنحضرت سے لیکر حضرت آدم تک دراز چلا جائیگا یعنی میرے مانگے ہوئے ابراہیم کا  
فائدہ تمہیں ہوگا۔ میرے اوصیاء کے ذریعہ تم ہدایت پاؤ گے۔ سعادت مند بنو گے اور عذاب  
آخرت سے نجات پاؤ گے۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

—۳۵—

## سُورَةُ فَاطِرٍ

- اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔
- ۱۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (۴)
  - ۲۔ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ (۱۹) وَلَا الْأَمْوَاتُ (۲۲)
  - ۳۔ أَتَمَایَخُشَى اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (۲۸)
  - ۴۔ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِي أَخْطَفِينَا مِنْ عِبَادِنَا (۱) (۱) وَلَا يَمْنُنَ فِيهَا الْعُزْبُ (۳۲ - ۳۵)





# سُورَةُ فَاطِر

۱۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَجِزٌ وَأَجْرٌ  
کیجیے۔ (فاطر ۷)

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۸۱ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن کی ہر وہ آیت جس میں الذین آمنوا وعلو الصالحات ہے علی اس کا میر و رئیس ذاتِ احدیت نے تمام صحابہ کو سرنش کی ہے لیکن اس کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے مرج و ثنا سے کیا ہے۔

بنا و بنا۔ خلقت و نور۔ و صوب  
وسایہ، اور زندہ و مردہ برابر  
نہیں ہوتے۔

۲۔ ۳۔ مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى  
الْبَصِيرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ  
وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ وَلَا  
يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ۔

(فاطر ۱۹، ۲۰، ۲۱)

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۸۱ پر علامہ حکانی نے مذکورہ آیات کی تفسیر ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ان آیات میں نابینا سے مراد ابو جہل اور

یہاں سے مراد حضرت علیؑ ہے۔ ظلمات سے مراد ابوجہل اور نوز سے مراد حضرت علیؑ علیہ السلام ہیں۔ نخل سے مراد جنت میں مقام حضرت علیؑ اور حور سے مراد جہنم میں ابوجہل کا ٹھکانا ہے۔ اس انفرادی تذکرہ کے بعد۔ اموات میں اللہ نے تمام کفار کو اور اشیاء میں تمام غلصہ مومنین کو جمع کر دیا ہے۔

۵۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطحنہ ۱۲) | اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے علم ہی ڈرتے ہیں۔  
○ شواہد التسلیل ج ۱ ص ۱۲۱ پر علامہ حکامی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فاطرؑ کا صدق اول حضرت علیؑ ہے۔

۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ثُمَّ أَوْرَثْنَا  
الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا  
مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّ  
نَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ  
مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُؤْتِنُ  
اللَّهُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ  
جَنَّاتٍ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا  
يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ  
مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ  
فِيهَا حَرِيرٌ - وَقَالُوا الْحَمْدُ

ہمارے بندوں میں سے ہماری کتاب کے وارث جو بنے ان میں سے کچھ ظالم تھے۔ کچھ میاں دار اور کچھ باذن اللہ سابق الی الخیرات تھے۔ سابق الی الخیرات ہونا بہت بڑی فضیلت ہے۔  
یہ لوگ جنت عدن میں داخل ہوں گے۔ اس جنت میں یہ لوگ سونے اور موتیوں کے زیورات سے آراستہ ہو کر رہیں گے اور کہیں گے اور دُعا



انہیں گے۔ اس اللہ کی حمد ہے جس نے  
یہاں ہر قسم کا غم و اندوہ ہم دور کر دیا ہے  
اپنی نوازش سے ایسے عمدہ مقام میں جگہ  
دی ہے جہاں ہمیں کسی قسم کا غم و فکر نہیں ہے

لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ  
اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ  
الَّذِیْ اٰخٰذْنَا دَاۡرَ الْمَآءِثِ  
مِنْ فَضْلِهٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْہَا  
نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْہَا اَلْوَبْ

(فاطر، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵)

○ شواہد التنزیل: اصلاً رحمت پر علامہ حرکانی نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت  
علی سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔

آپؐ نے فرمایا۔ یا علی! اس آیت کا مصداق تیری ذریت کے علماء میں۔ یوم  
شر جب مشور ہوں گے تو انہی میں اقسام ہونگی۔

○ ایسے سادات علماء جن کے نام اعمال میں ثواب نہیں ہوگا۔

○ ایسے سادات علماء جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہونگی۔

○ ایسے سادات علماء جنکی برائیاں نہیں ہونگی اور نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی۔

○ درمنثور ج ۵ ص ۲۷۱ پر علامہ سیوطی نے ابو داؤد طیالسی کے ذریعہ ائمہ المؤمنین

عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی بی نے فرمایا ہے جہاں تک ظالم لنفسہ کا تعلق  
ہے تو وہ میرے تیرے جیسے لوگ ہوں گے۔

○ ایضاً ص ۲۷۱ پر ابو سعید خدری سے روایت کی ہے جنت عدن میں اہل جنت

کے سر پہ جوتاج ہونگے اگر ان کے تاجوں میں ٹکا ہوا ایک موتی بھی دنیا میں لایا

جائے تمام مشرق و مغرب جگمگا اٹھیں۔





— ۳۲ —

## سُورَةُ لَيْسَ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ (۷)

۲۔ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ (۱۳)

۳۔ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَكْسِي (۲۰)



# سورہ یٰس

۱۔ کُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ | ہم نے ہر چیز کا علم امام حسین کو دے  
فی اسماء مبین (دیں ۱۳۱) | دیا ہے۔

○ رینا بیج المودہ ص ۶ پر علامہ قندوزی نے امام حسین سے اور امام حسین نے  
آنحضور سے روایت کی ہے کہ صحابہ نے آنحضور سے سوال کیا کہ  
کیا امام حسین سے مراد تورات ہے انجیل ہے یا زبور ہے؟ اتنے میں میرے  
بابا حضرت علی تشریف لائے۔ آنحضور نے دیکھ کر فرمایا۔ یہ ہے وہ امام حسین  
جسے اللہ نے ہر چیز کا علم دیا ہے۔

○ ایضاً علامہ قندوزی نے عمار یا سر سے روایت کی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت  
علیؑ کے ساتھ تھا ہم وادی نمل سے گزرے۔ میں نے چوٹیوں کو دیکھ کر اذراہ  
تعجب کہا۔ وہ ذات پاک ہے جو ان کی تعداد جانتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا  
کہو۔ بلکہ یوں کہو وہ ذات پاک ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ انکی تعداد جانتے  
والا شخص موجود ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کیا آپ جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ میں ان میں سے نر اور مادہ کو بھی جانتا ہوں۔ عمار بھلا تم نے  
سورہ یٰسین سے نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا۔ پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا:

عبار! میں ہی وہ امام مبین ہوں جسے اللہ نے تمام علم سے نوازا ہے۔

۲۔ اضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا  
الْقَرْيَةِ اِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ۔  
(یونس ۱۳)

درمختورج ۵ ص ۲۲۲ پر علامہ سیوطی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ  
بکثرت روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ آیت ایمان حضرت علی کے لیے نازل  
ہوئی ہے کیونکہ آپ نے ایک لمحہ کے لیے بھی شرک نہیں کیا۔  
ابن عدی اور ابن عساکر سے مروی ہے کہ آنحنو نے فرمایا ہے۔  
تین ایسے افراد ہیں جنہوں نے ایک لمحہ کے لیے بھی کفر یا کفر نہیں کیا۔ مومن  
آلِ یاسین۔ علی ابن ابیطالب اور آسیہ۔

۳۔ جَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ  
رَجُلٌ كَاذِبٌ قَالَ لِيَقَوْمٌ اتَّبِعُوا  
الْمُرْسَلِينَ۔ (یونس ۱۴)

تفسیر کثافت میں علامہ زمخشری نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ  
آنحنو سے مروی ہے کہ

تمام امتوں میں سے تین فرد سابق ہیں جنہوں نے طرفہ العین کے لیے بھی شرک  
نہیں کیا۔ حزقیل مومن آلِ فرعون۔ حبیب بنار مومن آلِ یاسین اور علی ابن ابیطالب۔





—۳۷—

## سُورَةُ الصَّافَّاتِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ فَاَهْدُوهُمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۲۳)

۲۔ وَقَفَّوْهُمْ اَنْهَضُوا لَوْ ن

۳۔ سَلَامٌ عَلٰی اِلٰی یٰسین (۱۳۰)



# سُورَةُ صَافَات

۱۔ قَاهُذُرْهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ۔ (اصافات، ۱۳)

ان لوگوں کو جہنم کی راہ دکھاؤ۔

○ غایۃ المرام ص ۲۲ پر علامہ جلالی نے اہلسنت سلسلہ سند کے ذریعہ ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ:

یوم حشر اللہ کی طرف دو ملک پہلے صراط پر تقرر کیے جائیں گے جنہیں حکم ہوگا کہ جس شخص کے پاس حضرت علیؑ کا اجازت نامہ ہو اسے پہلے گزرنے دیں۔ اور جس کے پاس حضرت علیؑ کا اجازت نامہ نہ ہو اسے جہنم میں ڈال دیں۔

میں نے عرض کیا۔ قبلہ حضرت علیؑ سے اجازت نامہ کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا۔ کلمہ:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِي رَسُولِ اللَّهِ

۲۔ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْكُونُونَ۔ (اصافات، ۱۴)

انہیں روک لو۔ ابھی ان سے کچھ پوچھنا باقی ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲ پر علامہ سکاکی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

قیامت کے دن مجھے اور علیؑ کو پل صراط پر مقرر کیا جائے گا۔ جو بھی پل صراط پر آئیگا اس سے ولایت علیؑ کا سوال کریں گے محبت علیؑ کو گزرنے کی اجازت ہوگی دوسروں کو جہنم میں ڈالیں گے۔ صافات ۱۱۱ سے یہی سوال مطلوب ہے۔

مؤلف: سابقہ آیت میں دو فرشتوں کا تذکرہ ہے اور اس آیت میں میں نفسِ آنحضورؐ اور حضرت علیؑ کا ذکر ہے۔ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ دونوں احادیث ایک دوسرے کی نفی کرتی ہیں کیونکہ

(۱) یہ بھی ممکن ہے کہ سابقہ آیت کی تفسیر میں بتائے گئے فرشتے آنحضورؐ اور حضرت علیؑ کے ماتحت ہوں۔ حکم ان کا ہوا اور جہنم میں پھر کر ملائکہ ڈالیں۔

(۲) یہ بھی ممکن ہے کہ آنحضورؐ اور حضرت علیؑ غلبت مرتبہ کے اعتبار سے ملائکہ کی نسبت زیادہ اشرف اور اعلیٰ مقام پر تشریف فرما ہیں۔

(۳) یہ بھی ممکن ہے کہ جہنم میں جانے والوں کے کچھ مراتب ہوں۔ کچھ افراد سے ملائکہ سوال کریں اور کچھ افراد سے براہ راست آنحضورؐ اور حضرت علیؑ سوال کریں۔

④ فرائد السمیعین ج ۱ باب ۱۱ میں علامہ محمینی نے ابوسعید سے روایت کی ہے آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ انہم مسئولون۔ یعنی ولایت علیؑ ابن ابیطالب کے متعلق سوال کیا جائیگا۔

باب النزول میں علامہ واحدی نے یہی حدیث ابوسعید خدری سے روایت کی ہے۔

رشفۃ العادی ص ۱۱۱ علامہ ابوبکر نے بھی یہی حدیث لکھی ہے۔

صواعق محرقة ص ۱۱۱ پر علامہ ابن حجر نے یہی حدیث درج کی ہے۔

الفصول المہمہ کی فصل اول میں علامہ ابن صباغ نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے۔



۳۔ سَلَامٌ عَلٰی اِیَّاسِیْنِ۔ اَلْیَّاسِیْنِ پَر سَلَامُ ہو۔

(صافات ۱۳)

شواہد التزیل ج ۲ ص ۱۱ پر علامہ سکاکی نے امام محمد باقرؑ کے ذریعہ حضرت علیؑ سے روایت

کی ہے کہ یسین سے مراد آنحضرتؐ اور ال یاسین سے مراد ہم آل محمدؑ ہیں۔

ایضاً ص ۱۱ پر علامہ سکاکی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ۔ سر یانی زبان

میں سین سر د رکھ جاتا ہے۔ جو آنحضرتؐ کا لقب ہے۔ ال یاسین سے مراد آل محمدؑ ہیں

علامہ سیوطی نے درمنثور ج ۵ ص ۲۸۶ پر یہی روایت لکھی ہے۔

تفسیر کشاف ج ۱ ص ۱۲۱ پر علامہ زعزعی نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے۔

جو شخص آل محمدؑ کی محبت پر مرے وہ شہید ہے۔

جو شخص آل محمدؑ کی محبت پر مرے مغفور ہے۔

جو شخص آل محمدؑ کی محبت پر مرے تائب ہے۔

جو شخص آل محمدؑ کی محبت پر مرے مؤمن ہے۔

جو شخص آل محمدؑ کی محبت پر مرے پہلے ملک الموت پھر میرے جگہ سے جنت کی بشارت دینگے۔

جو شخص آل محمدؑ کی محبت پر مرے اُسے اس طرح آراستہ کر کے جنت میں بلجایا جائیگا جس طرح دہن کو

سنوارا جاتا ہے۔

جو شخص آل محمدؑ کی محبت پر مرے اسکے سامنے جنت کے دروازے قبر میں کھول

دیئے جائیں گے۔

جو شخص آل محمدؑ کی محبت پر مرے وہی سنت نبویؐ پر مرا۔

جو شخص نبیؐ آل محمدؑ پر مرے وہی سنت نبویؐ پر مرا۔

جو شخص نبیؐ آل محمدؑ پر مرے وہ کافر مرا۔

جو شخص بغض آل محمد پر مرے جنت کی بولمک نہ پائے گا۔  
آل محمد کون ہیں؟

متواتر اور مسلسل احادیث کے مطابق جو اہل سنت نے روایت کی ہیں آل محمد صرف خاتمہ علیؑ اور حسنینؑ ہیں۔

- مثلاً محمد بن طلحہ نے مطالب الثول ص ۲۷ پر۔
- خطیب خوارزمی نے مناقب خوارزمی ص ۲ پر۔
- محب الدین طبری نے ذخائر العقبیٰ ص ۲ پر۔
- ابن حجر شمشی نے صواعق محرقہ ص ۸ پر۔
- علامہ ابوبکر نے رشفۃ الصادی ص ۱۶ پر۔
- صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۲ پر مسلم نے اپنی تطہیر کے شان نزول میں۔
- مستدرک حاکم ج ۲ ص ۱۴۶ پر علامہ حاکم نے۔
- صحیح ترمذی ج ۲ ص ۲۹۲ پر ابویعلیٰ ترمذی نے۔
- مسند ضیل ج ۶ ص ۲۱۴ پر امام ضیل نے۔



— ۳۸ —

## سُورَةُ هَا

- اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔
- ۱۔ وان كثيرا من الخطاء ليبغى بعضهم على بعض (۲۴)
  - ۲۔ ام نجعل الذين آمنوا وعملوا الصالحات (۲۸)
  - ۳۔ قل هو نبي أعظم. انشأ عنه معرضون (۶۸ - ۶۷)





# سُورَةُ ص

ان کے تین امین الخلقاء  
 الذين تبصرونهم على بعض الاذنين  
 اسوا وعملوا الصالحات قلیل  
 (ص: ۱۷)

بل بیٹھنے والوں کی اکثریت ایک دوسرے  
 کے خلاف آمادہ بغاوت رہتی ہے۔  
 ماسوا ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور  
 اعمال صالحہ کیے وہ جتنے بھی کم ہیں۔

شواہد التشریح: ۱ ص ۱۷ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
 قرآن میں جہاں کہیں۔ الذین اسوا وعملوا الصالحات لہذا ہے علیٰ ان کا امیر و رئیس  
 ہے۔ اللہ نے قرآن میں تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے۔ لیکن علیؑ کو جہاں بھی فرمایا  
 ہے مدح و ثنا سے فرمایا ہے۔

۱۔ اَمْ يَجْعَلُ الَّذِينَ اَسْمُوا وَعَمِلُوا  
 الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي  
 الْاَرْضِ اَمْ يَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ  
 كَالْمُفْجَرِينَ (ص: ۳۸)

کیا ہم اعمال صالحہ کرنے والے مومنین کو  
 روئے ارض پر فتنہ پردازوں۔ یا  
 متقین کو فاجروں جیسا سمجھ لیں گے؟

شواہد التشریح: ۲ ص ۳۸ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی

ہے کہ من ۲۵ کا مصداق تین مومن اور تین مشرک ہیں۔

حضرت علیؑ حضرت حمزہؑ اور حضرت عبیدہؓ تین مومن۔ ان کے مقابلہ میں قہارؑ اور ولید تین مشرک تھے۔

۴۰۳۔ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ۔

انہیں بتا دے وہی نبأ عظیم ہے۔  
سے تم انحراف کرتے ہو۔

اَنشُرْ عَنْهُ مَعْرُضُونَ (ص ۳۷۸)

شواہد التشریل ج ۲ ص ۳۷۸ پر علامہ سبکی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کیا کہ حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے۔

بخدا میں ہی نبأ عظیم ہوں۔ بخدا مجھ سے عظیم نبأ کوئی نہیں۔ بخدا مجھ سے عظیم اللہ کی آیت نہیں۔

حاشیہ شواہد التشریل ج ۲ ص ۳۷۸ پر علامہ سبکی نے عمرو بن حاصؓ کے روایت نقل کئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

نَصْرًا لِّكَ مِنْ جَمَلِنَا يَا بَنِي هِنْدَ

عَلَى النَّبَاءِ الْأَعْظَمِ لَا فَضْلَ

فَإِنَّ الْحَصَى مِنْ خِجَمِ السَّمَاءِ

وَأَيْنَ مَعَاوِيَةَ مِنْ عَلِيٍّ۔

۱۰ ۱۰ ۱۰

۱۰ ۱۰ ۱۰

۱۰ ۱۰ ۱۰

۱۰ ۱۰ ۱۰

۱۰ ۱۰ ۱۰

۱۰ ۱۰ ۱۰



— ۳۹ —

## سُورَةُ الزُّمَرِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں گیارہ آیات ہیں۔

ان تکفروا فان الله غفیر عنکم (۷)

امن هو قانت اتباع اللیل مساجداً (۹)

قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (۹)

اتما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب (۱۰)

افمن شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه (۲۲)

ضرب الله مثلاً رجلاً فیہ شرکاء ممثلاً یکتون (۲۹)

ثم انکم لیر القیامة فخصون (۳۱)

فمن اظلم ممن کذب علی الله (۳۲)

والذی جاء بالصدق وصدق به (الی) جزاء المحنین (۳۲-۳۳)

ان تقول نفس یرا حیرتی علی ما فرطت (۵۶)





## سُورَةُ زَمَرٍ

۱۔ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اِلٰهَكُمْ  
نَارِيْكُمْ مِّنْكُمْ (نور)

○ اذانی التاریخ ج ۲ صفحہ ۲۱۰ میں محمد ابن جریر طبری کی تاریخ و تفسیر کے نقل کیا کہ آنحضرتؐ نے مدینہ میں ولایت علیؑ کے اعلان کے بعد فرمایا تھا۔

لوگو! جو کچھ تمہیں میں نے کہا ہے ویسے کہو۔ علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ اور وہ بات کہو جس سے اللہ تم پر راضی ہو۔ اگر تم اس کا کفر بھی کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے۔

۲۔ اَمَنْ هُوَ كَفَرًا اَنَا الْفَلِيلُ  
سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْغَوْزَةَ  
وَمِنْ جَوَارِحِ رِيَاءٍ (نور)

کیا ایسا شخص جو پوری رات قیام اور سجدہ میں گزار دینے کے باوجود بھی اللہ سے ڈرتا ہے اور رحمت الہی کا امیدوار رہتا ہے غایۃ المرام ص ۱۱۱ پر علامہ بھرائی نے نیشاپوری کی روضۃ الواعظین کے حوالہ سے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ زمرؑ حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوا ہے ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں مزبک کے وقت حضرت علیؑ کے پاس آیا میں نے دیکھا

آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد آپ نے تلاوتِ قرآن شروع کر دی جو صبح طلوع فجر تک جاری رہی۔ پھر اٹھے تجدیدِ وضو کر کے صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر تعقیبات میں بیٹھ گئے۔ طلوع آفتاب تک مصروفِ تعقیبات رہے۔ پھر لوگ مسائل پر چھنے اور زامات کے فیصلے نیکر آ گئے۔ ظہر تک آپ مصروف رہے۔ پھر نماز ظہر پڑھا کہ تعقیبات میں بیٹھ گئے۔ عصر کی نماز پڑھا کہ پھر لوگوں کے مسائل میں مصروف ہو گئے۔

مؤلف: — آپ سے قلتِ نیند کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا۔ اگر رات کو سو رہوں تو اپنے آپ کو گنوا بیٹھوں گا اور اگر دن کو سو رہوں تو رعیت کو کوئی نگران نہ ملے گا۔

<p>ان سے پوچھ کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکے ہیں۔ یہ تو صرف صاحبانِ دانش ہی تذکرہ کر سکتے ہیں۔</p> <p>پا پا پا</p>	<p>۱۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولَٰئِكَ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (نمل ۹۱)</p>
--	--

شواہد التشریح ج ۲ ص ۱۱۱ پر علامہ حکامی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عالم سے مراد علی اور اولاد علی سے ائمہ ہیں۔ جاہل سے مراد بنی امیہ ہیں اور جاہل و دانش سے مراد شیعیان علی ہیں۔

<p>۲۔ إِنَّمَا يُوفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (نمل ۷۶)</p>	<p>صبر کر نیوالے ہی اپنی جزا بلا حساب پاسکیں گے۔</p>
---	--

○ غایۃ المرام ص ۵۹۳ پر علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالہ سے اس کی روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے:

قیامت کے دن ملائکہ حضرت علیؑ کو سات ناموں سے پکار کر عرض کریں گے۔  
اے صدیق۔ یا اے رہنما۔ اے عابد۔ اے ہادی۔ اے یافعی۔

یا علیؑ آپ خود اور آپ کے شیعہ بلا حساب جنت میں تشریف لے جائیں۔

۵۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ  
لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ  
سَيِّئَةٍ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبِهِمْ  
مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ فِي  
ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔  
(انصر ۱۲)

کیا ایسا شخص اللہ نے جس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہے اور وہ اللہ کی طرف سے روشنی میں ہے ان کے ہر ایک ہونٹ پر جن کے دل ذکر خدا کے معاد میں تنگ ہیں اور وہ ضلال مبین میں ہیں ان کیسے یقیناً وادی ویل ہوگی۔

○ غایۃ المرام ص ۱۵۳ پر علامہ بحرانی نے واحدی کی اسباب النزول کے حوالہ سے لکھا ہے کہ

آیت میں پہلے حصہ کا مصداق حضرت علیؑ و حمزہؓ ہیں۔ اور دوسرے حصہ کا مصداق ابوجہل اور اس کی حقیقی اور معنوی اولاد ہے۔

۶۔ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلَهُ تَجَلَّأً  
اللہ نے ایسے شخص کی مثال دی،



فِيهِ شُرَكَاءٌ مِّثْلًا كَيْسُ  
وَجُلًا سَلًا لِرَجُلٍ هَلْ  
يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ  
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (نصرت)

جو اپنے مجبوروں میں گھرا ہوا ہے اور  
ایک شخص جو ایک شخص کے لیے ہر اعتبار سے  
قرابن ہوتا ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے  
ہیں۔ الحمد للہ انہی اکثریت جاہل ہے۔

○ شواہد المنزول ج ۲ صفحہ ۱۱۸ پر علامہ حرکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے  
کہ مجبوروں میں گھرا ہوا سے مراد ابو جہل اور ایک شخص پر قربان شخص سے مراد  
حضرت علی ہیں۔  
○ ایضاً محمد ابن صفیہ سے روایت کی ہے کہ  
حضرت علی نے فرمایا ہے میں وہ شخص ہوں جو قدم قدم پر آنحضور کا پیہ پناہ۔

۴۔ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
عِنْدَ رَبِّكُمْ تَحْقُقُونَ (نصرت)

پھر تم قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ  
میں ایک دوسرے سے جھگڑا کر دو گے۔

○ غایۃ الرام ص ۲۴ پر علامہ بحرانی نے تفسیر شعلی سے نقل کیا ہے کہ

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ

ایک وقت تھا جب ہم کہا کرتے تھے کہ ہمارا رب ایک ہے۔ دین ایک ہے  
پھر اللہ نے کس بات پر نزاع کے متعلق فرمایا ہے۔ جب جنگ جمل و صفین میں ہماری  
تواریں ایک دوسرے سے ٹکرائیں تو ہمیں اس آیت کی تفسیر بھی سمجھ آئی۔

مؤلف: اس وقت تو یاد آنا ہی چاہیے تھا کیونکہ یہی صحابہ ہی تو ذیل کی احادیث  
کے راوی ہیں۔

○ اے علی تجھ سے جنگ جھگڑا اور تجھ سے صلح جھگڑا سے صلح ہے

- حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ ہے۔
- علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔
- جس طرح میں نے تنزیل قرآن پر جگہ کی ہے اسی طرح علیؑ تاویل قرآن پر جگہ لگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

۸۔ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ  
عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ بِالصَّدَقِ  
إِذْ جَاءَهُ الْيَسَىٰ فِي حَقِّهِمْ شَوْكًا  
لِّكَافِرِينَ (زمرہ ص ۲۲)

اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو  
اللہ پر جھوٹ باندھے اور صدق  
کے بعد اسکی تکذیب کرے کیا کافروں کا  
ٹھکانا جہنم نہیں ہوگا۔

○ غایۃ المرام ص ۱۹ پر علامہ بھٹائی نے مناقب ابن مردودہ کے حوالہ سے حضرت  
علیؑ سے روایت کی ہے کہ  
آیت میں صدق سے مراد ہم اہلبیت کی ولایت ہے۔

۹۔ الَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَ  
صَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ  
لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ مِنْ عِندِ  
رَبِّهِمْ ذَلِكَ جَزَاءُ الْحَسَنِينَ

جو لوگ صدق کے پاس آکر اس کی  
تصدیق کریں گے وہی متقی ہوں گے  
اللہ کے ہاں سے انہیں وہی عطا ہوگا  
کی جو خواہش کریں گے عین کی یہی جزا ہے۔

○ درمنثور ج ۵ ص ۲۲۰ پر علامہ سیوطیؒ اور کنایۃ الطالب ص ۱۹ پر علامہ کفایؒ نے علامہ  
سے روایت کی ہے کہ

صدق سے مراد آنحضورؐ اور تصدیق کنندہ سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

۱۱۔ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يَّاحَيُّرَتِي  
عَلٰى مَا فَرَّخْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ  
وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّٰخِرِيْنَ۔

(نصرت ۵۶)

قیامت کے دن ایک نفس پکارے گا  
ہائے افسوس میں نے جب اللہ کے معاملہ  
میں کتنی غفلت برتی اس وقت تو میں اس کا  
مذاق اڑا یا کرتا تھا۔

○ غایۃ المرام ص ۲۴ پر علامہ بجالائی نے۔ الثابت الفاخرہ کے حوالہ سے ابو بکر سے  
سے روایت کی ہے کہ

آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔ یا علی تو اور میں جب اللہ ہیں۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ قبلہ! یہ جب اللہ کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا یہ سر تکفون اور علم مخزون ہے جو ہمارے سوا کوئی نہیں۔  
جس نے ہم سے محبت کی اس نے اللہ سے کیا گیا وعدہ پورا کیا اور جس نے ہم سے  
بغض رکھا وہ قیامت کے دن یہی حسرت کرے گا۔





—۴۰—

# سُورَةُ الْمُؤْمِنِ (غَافِرُ)

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ مِنْ حَوْلِهِ (الِی) اُنْكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۸۰)

۲۔ وَمَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ (۴۰)

۳۔ وَمَا يَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْ (۵۸)



# سورة مؤمن

۱-۲۔ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَحُولُهُ يُسَبِّحُكَ بِحَمْدٍ  
كَرِيمٍ وَيُؤْمِنُونَ بِمَا وَرَدَ  
يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا  
وَسِعَتْ كُلُّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ  
وَعِلْمُهُ فَأَعْفُفْ لِلَّذِينَ تَابُوا  
وَاتَّبَعُوا أَسْبَلَكَ وَفِيهِمْ  
عَذَابُ الْجَحِيمِ رَبَّنَا  
وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ  
الَّتِي وَعَدَ تَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ  
مِنْ آبَائِهِمْ وَآزْوَاجِهِمْ  
وَزُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ  
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(مومن: ۸۰۷)

عالمیں عرش اور ان کے ارد گرد والے  
حمد خدا کی تسبیح کرتے ہیں اللہ پر ایمان  
رکھتے ہیں اور مومنین کے لیے استغفار  
کر کے کہتے ہیں اے اللہ تو رحمت  
اور علم کے اعتبار سے دیتے تر ہے ان کو  
معاف فرما جو تیری بارگاہ میں رجوع  
کر کے تیری راہوں کی اتباع کرتے ہیں  
انہیں جہنم کی حرارت سے محفوظ فرما۔ اے  
اللہ! انہیں اس جنت عدن میں داخل  
فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے انکے  
ساتھ ان کے آباء اجداد اذواج  
اور ذریات کو بھی معاف فرما جو صلح  
تھے۔ تو عزیز و حکیم ہے۔

ۛ ۛ ۛ

○ شواہد التزلیج ۱ ص ۱۲ پر علامہ سکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آغاز تخلیق کے بعد ایک عرصہ تک عالمین عرش صرف اور صرف میرے اور ان کے لیے استغفار کرتے رہے یہ دونوں آیات ہماری ہی شان میں نازل ہوئی ہیں اس پر بعض منافقین نے کہا۔ علیؑ کے وہ کون سے آباء میں جبکی شان میں یہ آیات نازل ہوئی ہیں؟

تو حضرت علیؑ نے فرمایا۔ ابو طالب اور عبد اللہؑ سے لیکر اسماعیلؑ و ابراہیمؑ تک ہمارے آباء ہیں۔

ازواج سے مراد جناب خدیجہؓ اور ام السادات جناب فاطمہؓ ہیں۔ اور ذریات سے مراد ائمہ اربعہؓ اور ان کے علاوہ صالح سادات مراد ہیں۔

۳۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اٰتٰنًى وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۙ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ۖ يَدْخُلُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ  
(مؤمن مکت)

جن مومن مردوں اور عورتوں نے اعمال صالحہ کئے وہی داخل جنت ہوں گے اور وہاں ہمیں بلا حساب رزق لیاگا

○ غایۃ المرام ص ۴۷ پر علامہ بحرانی نے انس ابن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔

میری امت میں سے سرہزار افراد ایسے ہونگے جو بلا حساب داخل جنت ہونگے پھر حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

اے علیؑ! وہ لوگ تیرے شیعہ ہونگے اور تو انکا امام ہوگا۔



۴۔ مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَ  
 السَّبِيْرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
 الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيْءُ قَلِيْلًا  
 مَا تُذَكَّرُونَ (مؤمن ۷۵)

شواہد التشریح اسماء پر علامہ سکا فی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
 قرآن میں جہاں کہیں (الذین آمنوا وعملوا الصالحات) آیا ہے علی ان کا امیر و  
 رئیس ہے۔ ذات احدیت نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ  
 جہاں بھی فرمایا ہے حسن و خوبی سے کیا ہے۔



—۴۱—

# سُورَةُ فَصَّلَتْ

اسی سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔  
 ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم اجرکے غیر ممنون (۸)  
 ویرمضحشراعداء اللہ علی النار فہم دیر زعون (۱۹)  
 وقال الذین کفروا ربنا انما الذین أضلانا (۲۱)  
 افمن یسلق فی النار خیرا من یأتی آمنا (۴۰)



# سورۃ فصلت

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۔  
 جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے  
 ان کے لیے بے حساب اجر ملے گا۔  
 (فصلت ۸۱)

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۱ پر علامہ کاشانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں۔ الذین امنوا و عملوا الصالحات۔ آیا ہے علیٰ ان کا امیر فرمیں ہے۔ خالق نے قرآن میں تمام حجاب کو سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا ذکر ہمیشہ مدح و ثناء سے فرمایا ہے۔

۲۔ یَوْمَ یُخَشِّرُ اَعْدَاءَ اللّٰهِ اِلَیَّ النَّارِ فَهُمْ کَوْزَعُوْنَ۔  
 جس دن دشمنان خدا جہنم کی طرف  
 بیلجائے جائیں گے تو پشیمان ہوں گے۔  
 (فصلت ۸۲)

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۱ پر علامہ کاشانی نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک دن آنحضرتؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جس نے ہم اہل بیت سے نفی رکھا وہ قیامت میں یہودی محشور ہوگا۔



میں نے عرض کیا۔ قبلہ اگر آپ اہل بیت سے بغض رکھنے والا بڑا عمو و سلمان  
 نمازی اور روزہ دار ہوا تو؟  
 آپ نے فرمایا۔ ایسا شخص ہزیمہ کے خوف اور غنیمت کے لالچ میں اعلانِ اسلام  
 کر کے نماز و روزہ پڑھتا ہے۔

○ تاریخ بغداد ج ۱۲ ص ۳۲ پر علامہ بغدادی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ  
 آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اسے مٹی سے محبت کرنا ہو  
 گی جس نے مٹی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض  
 کیا اس نے اللہ سے بغض کیا اور جس نے اللہ سے بغض کیا وہ داخل جہنم ہو گا۔

۳۔ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا سُبْحَانَ  
 آسَاءَ مَا اللَّذِينَ أَصْلًا نَّامِن  
 لَبِئْسَ الْاَوْسُ جَعَلَكُمْ سَاحَتَ  
 اَقْدَامِنَا لِيَكُنْ نَّامِنَ الْاَسْفَلِينَ۔  
 (فصلت ۲۹)

کافر کہیں گے۔ اے اللہ! ہمیں جن اوس  
 میں سے وہ دو افراد دکھا دے جنہوں نے  
 ہمیں گمراہ کیا تاکہ ہم انہیں اپنے قدموں سے  
 روند ڈالیں اور وہ دونوں ذلیل مغرور ہوں

○ غایۃ المرام ص ۴۴ پر علامہ جبرانی نے عکرمہ جو غرار ج سے تھا کے ذریعہ ابن عباس  
 سے روایت کی ہے کہ  
 حضرت علیؑ نے فرمایا۔

سب سے پہلے جہنم میں فلاں فلاں داخل ہونگے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی  
 جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے ان دونوں کو بلایا اور انہیں بتا دیا کہ یہ آیت تمہارا  
 حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۔ اَفَعَنْ لِّمَلِئِ الْتَارِخِیْ  
 اَمْرَمَنْ یَا رِیْ اَمَّنَا یَوْمَ الْقِیَمَةِ  
 اَعْمَلُوْا مَا یَشْتُمُ اِنَّهٗ بِمَا  
 تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (فصلت، ۱۵)

کیا وہ شخص جو جہنم میں ڈالا جائیگا بہتر ہے  
 یا وہ جو قیامت میں مومن ہو کر آئیگا۔ تم  
 جو چاہو عمل کرو اللہ تمہارے اعمال سے  
 باخبر ہے۔

جہنم میں داخل ہونیوالے شخص کے ولید ابن مخیرہ۔ اور مومن سے مراد حضرت  
 علیؑ ہیں۔



jabir.abbas@yahoo.com

—۴۲—

# سُورَةُ الشُّورَىٰ

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رِضَاَتِ الْجَنَّةِ (۲۲)

۲۔ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (۲۳)

۳۔ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنًا نَّضِدْ لَهُ فِيهَا حَسَنًا (۲۴)

۴۔ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَنْزِلُ الْعَذَابُ مِنْ بَعْدِ مَا قُنُوا (۲۵)





# سُورَةُ شُورَى

۱۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رُسُلَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ - (شوری ۲۲)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کی وہ جنت کے باغات میں رہیں گے وہاں جو چاہیں گے انہیں ملے گا یہ اللہ کی بہت بڑی نوازش ہے۔

○ شواہد التَّنْزِيلِ: امامِ اہلِ علم علامہ سکاکی نے علیؑ کے ذریعے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ۔

قرآن میں جہاں کہیں۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہو گا۔ قرآن میں تمام صحابہ کو سرزنش کی گئی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ مدح و ثناء کے ساتھ نہیں کیا گیا۔

۲۔ ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ (شوری ۲۳)

یہ وہ بشارت ہے جو اللہ اپنے مومن اور صالح پسندوں کو بشارت دے گا یہاں انہیں بتا دیا کہ میں تم لوگوں سے ذوی القربی کی محبت کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا۔

○ غایۃ المرام ص ۲۰۶ پر علامہ بھجرائی نے مسند امام قبل کے حوالہ سے سعید ابن جبیر اور ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

صحابہ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ کے ذوالقرنیٰ کون ہیں؟  
آپ نے فرمایا۔ علیؑ فاطمہ اور حسنینؑ۔

○ تفسیر فائز کے حاشیہ پر دی گئی تفسیر نسف ج ۲ ص ۹۷ پر علامہ نسفی نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۲۰۶ پر علامہ بھجرائی نے صحیح بخاری ج ۶ کے حوالہ سے یہی حدیث روایت کی ہے۔

○ ایضاً علامہ بھجرائی نے صحیح مسلم ج ۵ کے حوالہ سے یہی حدیث درج کی ہے۔

○ ابن کثیر نے اپنی تفسیر کی ج ۲ میں یہی حدیث لکھی ہے۔

○ علامہ سید قطب فاضل معاصر نے اپنی تفسیر الملال القرآن ج ۲۵ میں یہی حدیث ابن عباس سے روایت کی ہے۔

○ علامہ سیوطی نے تفسیر جلالین ص ۱۲ پر یہی حدیث درج کی ہے۔

○ علامہ ابن صباغ نے الفضول المہمہ کے مقدمہ میں یہی حدیث نقل کی ہے۔

○ علامہ حموی نے فرامد السلفین ج ۱ باب دوم میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

○ علامہ خوارزمی نے مناقب خوارزمی ص ۱۲ پر اس حدیث کو درج کیا ہے۔

○ علامہ خوارزمی نے مقتل الحسین ج ۱ ص ۲ پر جابر ابن عبد اللہ سے ایک اور حدیث یوں نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔

○ جبریل میر سے پس بزرگم سے لکھی ہوئی ایک دستاویز لیکتا یا ہے۔ جس پر

سفید رنگ میں تحریر ہے۔ میں نے محبت علیؑ ابن ابیطالبؑ اپنی مخلوق پر فرض

کی ہے تمام کو آگاہ کر دے۔

- علامہ قندوزی نے تیسرے المودہ ص ۲۶۹ پر محبت البیت کا فرض ہونا روایت کیا
- علامہ مکی نے اپنی تفسیر ج ۴ ص ۲۵ پر یہی روایت کی ہے۔
- علامہ زمخشری نے تفسیر کثاف میں یہی روایت کی ہے۔
- علامہ شعبنی نے نور الابصار ص ۱۱ پر یہی روایت نقل کی ہے۔
- علامہ ابن جبان نے اسعاف الراغبین کے ص ۵ پر اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۳۔ مَنْ يَفْقَرَتْ كَسَبَتْ لَهَا نَزْدًا لَهُ فِيهَا حَسَنَاتٌ اِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ (شوری، ۲۷۴) جس نے نیکی کی ہم اس کے نادر اعمال میں اضافہ کریں گے اللہ غفور و شکور ہے۔

- شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۱۷ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں نیکی سے مراد مودت آل محمد ہے۔
- ایضاً ص ۱۱۷ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ شوری ص ۱۱۷ محبت آل محمد کے حق میں نازل ہوتی ہے۔
- تفسیر کثاف۔ سورہ شوریٰ میں علامہ زمخشری نے صدی سے روایت کی ہے کہ آیت میں نیکی سے مراد آل محمد سے محبت ہے۔
- مقاتل الطالبین ص ۱۱۷ پر ابو العزج اموی نے امام حسن سے روایت کی ہے کہ آیت میں نیکی سے مراد ہم آل محمد کی محبت ہے۔

۴۔ يَسْتَجِيبُ الَّذِيْنَ سَأَلُوْا | اَسْأَلُ اِيْمَانَ اَعْمَالٍ سَأَلَكَ كَرْنِ



وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيُؤْتِيَهُمْ  
مِنْ فَضْلِهِ (شوریٰ: ۲۶) | والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنی  
نوازش میں اضافہ فرماتا ہے۔

○ شاہد التزلج اصل پر علامہ سکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں بھی - الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ - آیا ہے علیٰ ان کا امیر و رئیس  
ہے۔ ذاتِ احدیت نے تمام صحابہ کی سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ بڑے دشنا  
سے فرمایا ہے۔

۵۔ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ  
مِنْ بَعْدِ مَا قُطِعُوا وَمِنْهُمْ  
رَحْمَتُهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ  
(شوریٰ: ۲۸) | اللہ ہی تو ہے جو بالواسعہ  
بعد بارانِ رحمت نازل کرتا ہے اپنی  
رحمت کو فسر کرتا ہے وہی ولی و حمید  
ہے۔



۲۲

## سُورَةُ الزُّحْرِف

- اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں گیارہ آیات ہیں۔
- ۱۔ وجعلها كنز باقية في عقبه لعلهم يرجعون (۲۸)
  - ۲۔ اَفَأَنْتَ تَسْمَعُ الصَّهْرَ اَوْ تَهْدِي الْعُمْى (۳۰)
  - ۳۔ فَاَمَّا نَذَرَ اَنْتَ بِكَ فَاَنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ (الى) وسوف  
تَسْأَلُونَ (۳۲/۳۱)
  - ۴۔ وَاَسْأَلُ مَنْ ارْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مَنْ ارْسَلْنَا (۳۵)
  - ۵۔ فَاَيُّكُمْ اَسْفَهًا اَسْفَهًا اَنْتُمْ مِّنْهُمْ (۵۵)
  - ۶۔ وَلَقَدْ ضَرَبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا (الى) لِبَنِي اِسْرَآئِيلَ (۵۹-۵۸)



# سُورَةُ زَحْرَفٍ

۱- جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً  
فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ  
(زحرف ۲۸)

○ مباح المودہ ص ۱۱ پر علامہ قندوزی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ زحرف ۲۸ ہمارے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے اللہ نے امامت اقامت نسل حسینؑ میں ودیعت کر دی ہے۔

۲- أَفَأَنْتَ تَسْمَعُ الصَّهْرَ أَوْ  
تَهْدِي الضَّالِّينَ  
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ  
(زحرف ۱۷)

○ غایۃ المرام ص ۱۱ پر علامہ بخرانی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ولایت علیؑ کے تارک کو اللہ مہرا اور اندھا کہہ دے گا۔



۴-۵-۶- قَاتِلَاتِ ذَهَبًا بِأَنْ  
قَاتَلْنَ مِنْهُمْ مُسْلِمًا مَوْتًا أَوْ يَرْثِ  
الَّذِي وَعَدْنَا لَهُمْ فَأَنَا عَلَيْهِمْ  
مُقْتَدِرُونَ ۚ فَاسْتَمْسِكْ  
بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ  
عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۚ وَإِنَّ  
لَكَ لَكُرْهًا لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ  
نُكَفُّنَ (زحرف ام تا ۴۴)

ہم تجھے اس دنیا سے اٹھالیں گے۔ ہم  
مزدور ان سے انتقام لیں گے۔ ہم نے ان  
سے جو وعدہ کیا ہے تجھے دکھا دیں گے ہم  
ان پر قادر ہیں۔ تجھ پر جو وحی کی گئی ہے  
اسی پر قائم رہ تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ یہ  
تیرے اور تیری قوم کے لیے ذکر ہے  
غصہ و غم سے اس کے متعلق  
پوچھا جائے گا۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۸۰ علامہ رحمانی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت  
کی ہے کہ

حجۃ الوداع میں مقام منیٰ پر میں تمام صحابہ کی نسبت آنحضرت سے قریب تر تھا  
کہ آپ نے فرمایا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے بعد کفار بن جاؤ گے۔ ایک دوسرے کو قتل  
کر دو گے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں اس لشکر کے ساتھ ہوں گا۔ جو تمہارے خلاف  
ہوگا۔

پھر آپ نے اپنے پیچھے دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا۔ علی سے لڑو گے۔ علی کا  
لڑو گے۔ علی سے لڑو گے۔

آپ کے اس ارشاد کے فوراً بعد حبر بل یہ آیت لیکر نازل ہوا۔  
اور اس میں آپ سے کہا گیا ہے کہ۔ تجھ پر جو وحی کی گئی ہے اس سے تسک رکھ۔  
یعنی علی کے معاملہ میں جو کہا گیا ہے اسے پورا کر۔

تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ عنقریب تم سے اس کے متعلق پوچھا جائیگا۔ یعنی ولایت علیؑ کا سوال یومِ حشر کیا جائیگا۔

بیانِ سورہ ص ۹۸ پر علامہ قندوزی نے جابر سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ ناخوشین اور قاسطین سے انتقام لے گا۔

۷۔ اَسْأَلُ مَنْ اَسْأَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِكَ (حرف: ۴۵) | ہمارے انبیاء میں سے تجھ سے پہلے جو ہم نے بھیجے ہیں ان سے سوال کر لے۔ غایۃ المرام ص ۲۴ پر علامہ بخاری نے علیہ الاولیاء کے حوالہ سے حافظ ابو نعیم سے روایت کی ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ جب شبِ معلّٰی مجھے آسمان پر بلایا گیا تو اللہ نے تمام انبیاء کو جمع کیا۔

اللہ نے ارشاد فرمایا۔ میرے حبیب ان انبیاء سے سوال کر لے کہ انہیں کس بنیاد پر مبعوث کیا گیا ہے؟

تمام انبیاء نے جواب دیا۔ تو حیدر۔ آپکی رسالت اور علیؑ کی ولایت کے اقرار کے بعد مبعوث ہوئے ہیں۔

۸۔ فَلَمَّا اسْفُوْنَا اسْتَقَمْنَا مِنْهُمْ (حرف: ۵۷) | جب ان لوگوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔

بیانِ سورہ ص ۹۸ پر علامہ قندوزی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ

ذاتِ احدیت اس بات سے کہیں عظیم تر ہے کہ وہ محل عوارض ہو اور نوافل ہو۔ خدائی عالم نے ہماری نافرمانی اور ہمارے رنج و غم کو اپنی ذات سے منسوب فرمایا اور تنبیہ کی ہے کہ جب ان لوگوں نے ہم کو ناراض اور رنجیدہ کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔

جب ان کے سامنے ابن مریم کی مثال دی گئی تو تیری قوم اس سے ناک بھوس پڑھانے لگی۔ اور کہنے لگے کہ کیا ہمارا خدا ہر میں یا یہ شخص۔ ان کا خدا سے یہ وارنہ صرف اعتراض پر اعتراض ہے۔ یہ لوگ میں ہی جھگڑاؤ۔ یہ تو ہمارا مرتبہ بندہ ہی ہے جس پر ہم نے نوازش کی ہے اور اسے بکھوس بنی اسرائیل کے بغیر مثال پرش کیا ہے۔

۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ لَقَا ضَرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ۔ وَقَالُوا لَوْلَا اِلٰهُنَا خَيْرٌ مِّنْهُوَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ الْاَجْلَ۔ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَیْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِيۤ اِسْرَٔیۡلَ۔

(الزحرف: ۵۷-۵۹)

○ غایۃ المرام ص ۱۲ پر علامہ بھرانہ نے حافظ ابو نعیم کی کتاب۔ نزول القرآن فی عل کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ

ہم آنحضرت کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے فرمایا، ابھی ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئیگا جو تمہارے درمیان حضرت عیسیٰ کی

مانند ہے۔

اتنے میں اب بکرا آیا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ قبلہ کیا یہی ہے؟



پھر عمر آیا۔ صحابہ نے پوچھا یہ ہے؟

آپ نے فرمایا نہیں۔

پھر حضرت علیؓ آگئے۔ صحابہ نے پوچھا کیا یہی ہے؟

آپ نے فرمایا۔ ہاں

کچھ منافق صحابہ نے کہا۔ علیؓ کو ماننے کی بجائے تو ہمارے لات۔ منات اور عزی کی عبادت آسان ہے۔

اس وقت ذاتِ احدیت نے زحرف ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸ نازل کیں۔

○ ایضاً علامہ بحرالی نے ابن مردودہ سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔

یا علیؓ تجھ میں عیسیٰ کی چند مثالیں ہیں جن میں سے ایک تو یہ ہے کہ۔ اس کی

امت کے بعض افراد نے اس سے اتنی محبت کی کہ اسے معبود بنا لیا اور بعض نے

اتنی نفرت کی اسے دشمن سمجھ لیا۔ اور یہ دونوں گروہ ہلاک ہو گئے۔ یہ سن کر

منافق صحابہ نے کہا۔ آنحضورؐ کو حضرت علیؓ کے حضرت عیسیٰ کے علاوہ اور کوئی مثال

ہی نہیں۔

اس وقت جبریل زحرف ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸ لیکر نازل ہوا۔

○ علامہ قندری نے بیابیع المودہ ص ۱۲ پر اور علامہ طبری نے ذخائر العقبیٰ ص ۱۲

پر بھی یہی حدیث نقل کی ہے۔



۴۴

## سُورَةُ الدُّخَانِ

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آٹھ آیات ہیں۔

۱۔ كَذٰلِكَ وَاَوْثَنٰ مَا قَوْمًا اٰخِرِيْنَ (۲۸)

۲۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ (۱۷)

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (۵۱ - ۵۴)



# سُورَةُ دُخَانٍ

۱۔ كَذٰلِكَ وَاُوْرثْنَا | اس طرح سے اور ہم نے دوسری  
قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۔ (دخان ۲۸) | قوم کو وارث بنا دیا۔

○ غایۃ الرام ص ۱۱ پر علامہ بخاری نے اہلسنت سلسلہ سند سے حضرت علی کے  
غلام قبر سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت علی دریا کے فرات پر نہانے تشریف لیگے جب لنگ باندھ  
کر داخل دریا ہوئے اور نہا کر باہر آئے تو دیکھا کہ کچھ قیس موجود تھی۔ ہوا تو  
تھا کہ آپ نے قیس کنارے دریا رکھی تھی پانی کی لہر بلند ہو کر آئی اور قیس کو  
بہا کر لے گئی۔ جب قیس نہ ملی تو آپ متاسف ہوئے۔ اتنے میں ہاتھ نے آواز دی  
یا علیٰ دائیں جانب دیکھیں جو ضرورت ہو لے لیں۔ آپ نے جب دائیں دیکھا  
تو ایک رومال میں کچھ بندھا رکھا تھا۔ آپ نے اسے اٹھایا بکھولا۔ تو اس میں  
ایک قیس تھی۔ ساتھ ہی ایک رقمہ لکھا تھا۔ جس کی عبارت یہ تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
مِنْ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ  
الحی علی ابن ابیطالب | رحمن رحیم اللہ کے نام سے۔ قیس  
عزیز و حکیم اللہ کی طرف سے علی ابن  
ابطالب کو بھیجا ہے۔



ہذا قتیص ہارون ابن  
عمران کذلک اور ثناہا  
قوم اخرین۔

یہ ہارون ابن عمران کی قتیص ہے  
اسی طرح ہم نے دوسری قوم کو اس  
کا وارث بنا دیا ہے۔

۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰  
الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ  
فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ يَكُفُونَ  
مِنْ سُوءِ مَا اسْبَغُوا  
مُتَقَابِلِينَ۔ كَذَلِكَ  
وَزَوْجَانَهُمُ جُورٍ عَيْنٍ  
يَدْخُلُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ  
أَمِينِينَ۔ لَا يَذُقُونَ فِيهَا  
الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى۔  
وَدَقَّاهُمْ عَذَابُ الْجَحِيمِ۔  
فَضْلًا مِّن تِلْكَ ذَالِكِ  
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

(دخان ماہ تا ۵)

متقین یقیناً محفوظ مقام میں رہیں گے  
وہاں باغات اور چشمے ہوں گے  
ایک دوسرے کو ناشکش کرتے ہوئے  
سندق اور استراق کے لباس پہنیں  
گے۔ ہم ان کی حور العین سے شادی  
کریں گے۔ انتہائی حفاظت سے  
ہر قسم کا میوہ کھا سکیں گے پہلی  
موت کے سوا پھر کبھی موت سے دوچار  
نہ ہوں گے۔ اللہ نے انہیں جہنم کی  
حرارت سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ امت  
کی نوازش ہے اور وہی فوز عظیم  
ہے۔

- شراہ التذلیل ج ۲ ص ۲۲ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
بخدا۔ اس کا مصداق علی ابن ابیطالب ہے۔ بخدا علی سید المتقین ہے۔
- ایضاً ج ۱ ص ۲۱۶ پر انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ

آنحضرت نے فرمایا ہے۔ آل محمد ہی ہر متقی کے سردار ہیں۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

—۲۵—

# سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ اَمْحَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا الْيَمِينَاتُ (۲۱)

۲۔ فَاَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيَرْجُلُهُمْ (۳۰)





# سورہ جاثیہ

۱۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا  
السَّيِّئَاتِ اَنْ يَجْعَلَهُمُ كَالَّذِينَ  
امْسَوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
سَوَاءٌ مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ  
مَا يَحْكُمُونَ (جاثیہ: ۱۷)

جو لوگ بد اعمالیوں میں ڈوبے رہتے  
ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہم ان  
لوگوں کی طرح سمجھ لیں گے جو اعمال  
صالحہ کر نیوالے مومن ہیں؟ اور کیا  
ہم انکی موت و حیات کو ایک جیسا  
بنائیں گے۔ بڑا برا فیصلہ ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۶۸ پر علامہ بغدادی نے ان عباس سے روایت  
کی ہے کہ

یہ آیت تین مومنین حضرت علی۔ جناب حمزہ اور جناب عبیدہ اور تین مشرکین  
عتبہ۔ شیبہ اور ولید کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ مکہ میں کسی بات پر ان میں  
باہمی نزاع ہوا تو مشرکین نے کہا۔ اگر معاملہ ایسا ہی ہوا جیسا تم کہتے ہو تو پھر بھی  
قیامت میں ہم تم سے افضل ہی ہوں گے۔ اس کے جواب میں ذاتِ احدیت  
نے یہ آیت نازل فرمائی۔

○ مناقب خطیب بغدادی ص ۱۶۸ پر علامہ بغدادی نے اور کفایۃ الطالب

اصط پر علامہ کبھی وغیرہ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

۱- فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا  
فَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيَدْخُلُهُمُ  
الْمَغْرِبُ رَحْمَةً مِنْ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ  
الْفَضْلُ الْمُبِينُ بجائید ۱۲

جو لوگ بحالت ایمان اعمال صالحہ کرنے  
والے ہیں اللہ انہیں اپنی رحمت کے  
سایہ میں داخل کرے گا اور یہ بہت  
بڑی فضیلت ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ اصط پر علامہ حرکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں کہیں - الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ - آیا ہے علی ان کا امیر  
و امیر ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کو تحوڑی بہت سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ  
جہاں بھی کیا ہے مدح و ثناء سے کیا ہے۔



—۴۶—

# سُورَةُ الْحَقِّافِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱— ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃً (۱۲)

۲— واذصرنا الیک فہراً من الجن یستمعون القرآن (۲۹)





# سُورَةُ احْقَافٍ

۱۔ مِّنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ | قبل ازیں موسیٰ کی کتاب راہنما اور  
اِمَامًا وَّ سَاحِصَةً (احقاف ۱۲) | رحمت تھی۔

○ غایۃ المرام ص ۵۹ پر علامہ ابن مردویہ نے سلم سے روایت کی ہے کہ میں  
نے ابوذر۔ مقداد اور سلمان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ  
ہم آنحضرت کے حضور بیٹھے تھے کہ تین مہاجرین آئے۔ آپ نے انہیں دیکھ  
کر فرمایا میرے بعد میری امت تین گروہوں میں بٹ جائیگی۔

○ اہل حق ہوں گے جن میں باطل کی رتی تک نہ ہوگی۔ انکی مثال خالص سونے  
کی ہوگی جسے جس قدر آگ میں سینکا جائے اسکی چمک میں اضافہ ہوتا ہے۔ انکا  
امام یہ شخص ہوگا۔ آپ نے انیوالے مہاجرین میں ایک کی طرف اشارہ فرمایا۔  
○ ایک گروہ کلیۃً باطل پر ہوگا۔ ان میں حق راتی برابر بھی نہ ہوگا۔ انکی مثال  
لوہے کی سی ہوگی جسے جس قدر آگ میں ڈالا جائے اسکی سیاہی میں اضافہ ہوتا  
ہے۔ پھر آپ نے ان تین مہاجرین میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے  
فرمایا۔ انکا امام یہ ہوگا۔

○ تیسرا گروہ حق و باطل میں مخلوط ہوگا۔ نیک و بد عمل کے جامع ہونگے۔ انکا

ام یہ ہوگا۔ مسلم کہتا ہے کہ میں نے ان سے پوچھا یہ تین کون تھے۔ تو انہوں  
جواب دیا کہ اہل حق کا امام علی ابن ابیطالب تھا۔ دوسرے دو کا انہوں نے نام نہ دیا۔

۱۔ اِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا  
مِّنَ الْجِبِّ يَسْتَحْشِرُونَ الْقُرْآنَ  
فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصَبُوا  
فَلَمَّا قَضَىٰ وَإِنَّا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ  
مُنذِرُونَ۔ (احقاف ۱۹)

جب ہم نے قوم جن میں سے چند افراد  
کو تیری طرف پھیرا وہ قرآن سننے  
لگے۔ جب وہ آگئے تو ایک دوسرے  
سے کہنے لگے خاموش رہو۔ جب  
تلاوت قرآن ختم ہو گئی تو اپنی قوم کی طرف  
منذربن کرواپس پلٹ گئے۔

○ اس بار فی معرفۃ الصحابہ۔ حرف العین میں علامہ ابن حجر نے قوم جن کے عرفہ  
ابن شراح کے حالات میں خراطی کے حوالہ سے جناب سلمان فارسی سے روایت  
کی ہے کہ

ایک مرتبہ ہم آنحضرت کے ساتھ تھے بارش ہو رہی تھی ہم مسجد میں بیٹھے تھے  
کہ ہم نے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز سنی۔ آپ نے جواب سلام دیا  
اور فرمایا۔

کون ہے؟

اس نے کہا۔ قبلہ میں عرفہ ابن شراح ہوں۔ مسلمان ہو کر آیا ہوں۔  
آپ نے فرمایا۔ خوش آمدی۔ ذرا اپنی اصلی شکل میں ہمارے سامنے بھی ظاہر  
ہو۔ ہمارے سامنے ایک گھنے بالوں والا شخص ظاہر ہوا جس کے چہرے پر  
بہت زیادہ بال تھے۔ اس کی آنکھیں اوپر نیچے تھیں۔ اس کے منہ میں

یہ بے دانت باہر کو نکل رہے تھے۔ اسکی انگلیوں پر درندوں کی طرح بے ناخن تھے۔ اسے دیکھ کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

اس بوڑھے نے عرض کیا۔ قبلہ میرے ساتھ اپنا نمائندہ بھیجے جو میری قوم کو اسلام کی دعوت دے اسکے تحفظ کی ذمہ داری لیتا ہوں۔

خراگلی نے اس کے ساتھ حضرت علیؑ کو بھیجنے کا طویل قصہ نقل کیا ہے۔

حضرت علیؑ اونٹ پر بیٹھے۔ مجھے ساتھ لیا۔ ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں کوئی کاشت تھی اور نہ کوئی درخت۔ حضرت علیؑ ذکر خدا بکثرت فرماتے رہے۔

میں نے صبح کی نماز عرفہ کے ساتھ پڑھی۔ صبح کے وقت حضرت علیؑ نے

تمام قوم جن کو دعوت اسلام دی۔ اس پر وہ سب بگڑ گئے۔ حضرت علیؑ نے

ایک طویل دعا پڑھی۔ جس کے نتیجے میں محل لگی اور بہت سے سن جل کر مر گئے۔

باقی بچنے والوں نے اسلام قبول کر لیا۔

آپ بچے لیکر واپس مدینہ حضرت نبیؐ کی خدمت میں پہنچے۔ اور آنحضرتؐ

کو تمام واقعہ سنایا۔

آپؐ نے فرمایا۔

یا علیؑ! اب یہ تمام قوم جن تا قیامت تجھ سے مرعوب رہیں گے۔





# سُورَةُ مُحَمَّدٍ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۲۵ آیات ہیں۔

۱۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ (۲۱)

۲۔ ذَلِكَ بَأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاتَّبَعُوا الْبَاطِلَ (۳۱)

۳۔ وَالَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالُهُمْ (إِلَى) عَرَفْهَا لَهُمْ (۲۰-۲۱)

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ان تَنصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ (۴)

۵۔ ذَلِكَ بَأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَإِنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ (۱۱)

۶۔ إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (۱۲)

۷۔ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْتِهِ مِنْ رَبِّهِ (۱۳)

۸۔ مِثْلَ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا (۱۵)

۹۔ وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ (إِلَى) وَأَتَاهُمْ يَقُولُ لَهُمْ (۱۶-۱۷)

۱۰۔ فَادْعُهُمْ إِلَىٰ أَمْرِ الْقَوْلِ وَدَعَا اللَّهُ إِلَيْهِ (إِلَى) وَأَعْيَىٰ أَبْصَارَهُمْ (۲۳-۲۱)

۱۱۔ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدَوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ (إِلَى) فَاحْطِ أَعْمَالَهُمْ (۲۵-۲۸)

۱۲۔ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ (إِلَى) فِي لَحْنِ الْقَوْلِ (۲۹-۳۰)

۱۳۔ وَلَيَنْبَلُوَكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ (۳۱)

۱۴۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَادَّعَوْا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (۳۲)

۱۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ (۳۳)

۱۶۔ فَلَا تَهِنُوا وَادْعُوا إِلَى السَّلَامِ (۳۵)

## سُورَةُ مُحَمَّدٍ

۱- وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ طُغْيَانًا  
عَلَىٰ مُحَمَّدٍ هُوَ الَّذِي  
كَفَرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ  
وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ

(محمد: ۲)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ  
کئے اور جو کچھ محمدؐ پر نازل کیا گیا اس پر  
بھی ایمان لائے یہی اللہ کی طرف  
سے حق ہے اللہ انہی طرف سے ان  
کے گناہوں کا کفارہ ادا کرے گا  
اور اللہ انکی حیثیت کو درست فرما دے گا

○ شواہد التزیل ج ۲ ص ۱۸۷ پر علامہ حسکانی نے عبد اللہ ابن حسن  
ذریعہ امام حسین سے روایت کی ہے کہ  
محمدؐ ارے ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲- ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا  
اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ  
آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ  
كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ

یہ اس لیے کہ جو کافر ہیں وہ تابع  
باطل ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اللہ  
کی طرف سے مسررہ کردہ حق  
کے مطیع ہیں اللہ لوگوں کو ایسے

لِّلنَّاسِ أَمَثَ لَمِثْقِ حَبَّةٍ (محمد ص)

مضب الامثال سے سمجھاتا ہے۔

○ درمنثور ج ۲ ص ۲۱ پر علامہ سیوطی نے ابن مردویہ کے ذریعہ حضرت علیؑ کے روایت کی ہے کہ

سورہ محمد کی ایک آیت ہم اہل بیت کی شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے حالات میں نازل ہوئی ہے۔

۳-۴-۵- الذِّينَ قُتِلُوا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ

أَعْمَاهُمْ. سَيَهْدِيهِمُ

وَيُصْلِحُ بِأَلْهَمِهِ. وَيُدْخِلُهُمُ

الْجَنَّةَ عَرَفَاءَ لَهُمْ.

(محمد ص ۷ ر ۷)

جو لوگ راہِ خدا میں شہید ہوئے ہیں۔

ان کے اعمال ضائع نہیں ہوں گے

اللہ انہیں ہدایت یافتہ کرے گا۔

ان کے حالات درست فرمایا گیا اور

جہنم کی ان کے سامنے تعریف

کی ہے اسی جہنم میں انہیں داخل کر دیا گیا

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۳۱ پر علامہ حکانی نے عطیہ کے ذریعہ ابن عباسؓ سے

روایت کی ہے کہ

سورہ محمد کی مذکورہ آیات بنیاب حمزہ بن جعفر طیار اور حضرت علیؑ کی شان

میں نازل ہوئی ہیں۔

۲- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِنْ تَنْصَرُوا لِلَّهِ يَنْصُرْكُمْ

وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد ص)

اے ایمان والو! اگر تم نے اللہ کی

مدد کی تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور

تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔



○ علیہ الاولیاء ص ۱ پر علامہ حوینی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے علی اس کا امیر المؤمنین ہے۔

۷۔ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ  
آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى  
لَهُمْ۔ (محمّد ۱۱)

یہ اس لیے کہ اللہ مومنین کا مولیٰ ہے اور  
کفار کا کوئی مولیٰ نہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۴ پر علامہ حکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ الذین آمنوا سے مراد حضرت علیؑ، جناب حمزہؓ، جناب جعفر طیارؓ، جناب طلحہؓ، الزہراءؓ اور حسنین شریفین ہیں۔ اللہ ان کا ولی ہے۔ اور کافرین سے مراد ابو سفیان اور اسکے ساتھی ہیں جن کا کوئی ولی نہیں ہوگا۔

۸۔ إِنَّ اللَّهَ يَدْخِلُ الَّذِينَ  
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ  
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ  
وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَيْتَمَّوْنَ  
وَيَاكُفُونَ كَمَا تَأْكُلُ  
الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَشْهُوٌّ لَهُمْ۔  
(محمّد ۴۱)

اعمال صالحہ کر نیوالے مومنین کو اللہ ایسی  
جنت میں داخل کرے گا جن کے نیچے  
نہریں بہتی ہوں گی۔ اور جو لوگ کافر ہیں  
وہ اس طرح گھبراتے پرتے ہیں جس  
طرح چوپائے ! ان کا ٹھکانہ جہنم  
ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۴ پر علامہ حکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ ————— محمدؐ کا پہلا حصہ عم آل محمد کی شان میں اور دوسرا حصہ

نبی ایسہ کے حق میں نازل ہوا ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۱۲ پر علامہ بھرائی نے ابن مردودہ سے روایت نقل کی ہے کہ  
الذین آمنوا سے مراد حضرت علیؑ جناب حمزہ اور جناب عبیدہؓ ہیں جبکہ الذین  
کفرنا کا مصداق عقبہ شیبہ اور ولیدہ ہیں۔

۹۔ اَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ  
مِّنْ سَرَابٍ مِّمَّنْ ذُو قَيْنَ لَهُ  
سُوءٌ عَمَلُهُ وَاْتَتْهُ  
اَهْوَاؤُهُمْ۔ (محمد ص ۱۲)

” ” ”

کیا جو شخص اللہ کی طرف سے واضح  
دلائل کے ساتھ آیا ہو اسکی مانند  
ہو سکتا ہے جسکے اعمال خود اسی کو  
حسین نظر آتے ہوں اور وہ اپنی  
خواہشات کا تابع ہو۔

○ شواہد التشریح ج ۲ ص ۱۴ پر علامہ سکاکی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ  
آیت کا پہلا حصہ نبی اکرمؐ کی شان میں ہے اور دوسرا حصہ ابوجہل اور ابو  
سفیان وغیرہ کے حق میں ہے۔

۱۰۔ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ  
الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ  
مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ  
لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ  
مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٌ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ  
مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا

جس جنت میں متقی ہوں گے اس میں  
خالس پانی کی نہریں ہوں گی۔ ایسے دودھ  
کی نہریں ہوں گی جس کا ذائقہ تک نہ  
بدلا ہو گا۔ ایسی شراب کی نہریں ہوں گی  
جو پیئے والوں کے لیے سرور بخش ہو گا  
اور خالص شہد کی نہریں ہوں گی انہیں



ہر قسم کے پھل ملیں گے اور اللہ کی طرف  
سے نوازشات ہوں گی اور یہ سب کچھ  
بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح انکے  
مقابلہ میں کچھ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ وہاں  
پینے کو انہیں ایسا گرم پانی ملیگا جس سے  
انکی آستیں کٹ جائیں گی۔

مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ  
مِّن رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ  
فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا  
فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ  
(محمد ۱۵)

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۷۷ پر علامہ سکاکی نے حفص بن حسین ہاشمی سے روایت  
کی ہے کہ  
محمد ﷺ ہمارے اور بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔  
یعنی متقین سے مراد حضرت علی اور آپ کی معصوم اولاد ہے اور ہمیشہ جہنم  
میں رہنے والے بنی امیہ ہیں۔

ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو تیری  
باتیں سننے کے باوجود جب تیرے  
پاس سے اٹھتے ہیں تو جنہیں علم دیا گیا  
ہے ان سے پوچھتے ہیں۔ محمدؐ ابھی کیا کہہ  
رہا تھا۔ اللہ نے انکے دلوں پر مہر لگا  
دی ہے یہ لوگ اپنی خواہشات کے  
تابع ہیں۔ جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی  
ہدایت اور تقویٰ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

۱۲-۱۱۔ مِنْهُمْ مَّن كَيْسَمَعُ إِلَيْكَ  
حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ  
قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا  
قَالَ آيَةً، أُولَٰئِكَ الَّذِينَ  
طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ  
وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَالَّذِينَ  
اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى  
وَاتَّاهَمَ تَقْوَاهُمْ (محمد ۱۷)



○ روح المعانی میں علامہ آلوسی نے اس آیت کی تفسیر میں ابن مردودہ کے ذریعہ حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ  
سورة محمد کی ایک آیت ہم اہل بیت کی شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

جب نبی کسی بات کا عزم مصمم کر لے اگر یہ لوگ اس کی اتباع کریں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ کیا عنقریب جب تم حکمران بنو گے تو روٹے زمین پر فتنہ و فساد کر کے قطع کرو گے ان پر اللہ کی لعنت سے یہ لوگ ہرے اور اندھے ہیں۔

۱۳-۱۲-۱۱۔ فَإِذَا عَزَمْتَ الْأَمْرُ  
فَلَوْ أَصْدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ  
خَيْرًا لَّهُمْ۔ فَهَلْ عَسَيْتُمْ  
إِنْ كُنْتُمْ إِنْ تَفِيدُوا لِفِي  
الْأَرْضِ وَتَقَطَعُوا أَرْحَامَكُمْ  
أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ  
فَاصْطَبْهُمْ وَاعْلَىٰ أَبْصَارَهُمْ۔  
(محمد، ط ۱، ص ۱۲، ۱۱)

○ شواہد التزئیل ج ۲ ص ۱۶۷ پر علامہ حسکانی نے ابن عباسؓ کے روایت کی ہے کہ  
فَإِذَا عَزَمْتَ الْأَمْرُ : جب حضور حکم جنگ دیں۔

فَلَوْ أَصْدَقُوا اللَّهَ : بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ انہیں ایمان و جہاد کی نصیحت کرنا چاہیئے۔ آنحضورؐ کی آواز پر لبیک کہنا چاہیئے اگر ایسا کریں تو ان سے بہتر ہوگا۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ : جب تم اس امت کے حکمران بنو گے تو اللہ کی نافرمانی کرو گے۔

تَقَطَّعُوا أَنْحَامَكُمْ: ابن عباس نے فرمایا ذات احدیت نے تمام امت مسلمہ کو بنی امیہ کے اسلام کی حقیقت سے آگاہ کر لیگی خاطر اندر دسٹے امتحان چند روزہ حکومت دی۔

○ غایۃ المرام ص ۲۲۵ پر علامہ بھرائی نے تفسیر ثعلبی سے روایت کی ہے کہ یہ آیات بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔

○ درمنثور ج ۱ ص ۶۲ پر علامہ سیوطی نے جلال الدین سیوطی سے روایت کی ہے مذکورہ آیات کا مصداق بنی امیہ ہیں۔

جو لوگ اپنے سابقہ قدموں پر سر نہ ہونگے  
علامہ ہدایت ان کے سامنے واضح ہو  
چکی تھی۔ یہ صرف شیطان کی خواہش پوری  
کی ہے اور ان لوگوں نے مجبوراً انکار کر دیا  
والوں سے کہہ دکھا ہے کہ جو کچھ اللہ  
نے نازل کیا ہے اس میں سے بعض کو  
ہم تسلیم کریں گے اللہ انکے راز جاننا  
ہے۔ یہ لوگ اس وقت کیا کریں گے جب  
علامہ انکے منہ اور لپٹ پر کورے پر  
برسائیں گے کیونکہ ان لوگوں نے ان کی  
اتباع کا جن پر اللہ راض تھا اور اللہ  
کے رضا کو ناپسند کیا اللہ نے انکے اعمال کو

۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-



فَاَجْبَطَ اَعْمَالَهُمْ

(محمد ۲۵ ص ۲۶ ر ۱۵)

○ در منشور ج ۶ ص ۶۲ ر ۲۴ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ اس آیت کا مصداق منافقین ہیں۔  
ان آیات کا بالخصوص مصداق حضرت علی سے نفی رکھنے والے منافقین ہیں۔ ابن مردود نے عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ:  
زمانہ رسالت میں ہم منافقین کو نفی علی سے پہچانتے تھے۔

جن لوگوں کے دل بیمار ہیں کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے کینے باہر نہیں نکالیں گے اگر ہم چاہیں تو تجھ ان کے چہرے دکھا دیں ویسے زبان کے انداز بیان سے بھی تو انہیں پہچان لیگا۔

۲۰-۲۱۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ  
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ خُجَّجَ  
اَللّٰهُ اَضْمًا نَّهُمْ۔ وَلَوْ نَشَاءُ  
لَاَرْسَلْنَاكَهُمْۙ فَلَعَرَفْتَهُمْ  
بِسِيْمَا هُمْۙ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ  
فِي لَحْنِ الْقَوْلِ (محمد ۲۹ ر ۲۵)

○ در منشور ج ۶ ص ۶۲ پر علامہ سیوطی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ:  
لتعرفهم فی لحن القول سے مراد یہ ہے کہ۔ منافقین کو علی سے نفی کی باتوں سے پہچانا جائیگا۔

○ کفایۃ الطالب پر علامہ کنجی نے یہی روایت تاریخ ابن عساکر سے نقل کی ہے۔

۲۲۔ وَكَيْتَلُوْكُمْ حَتّٰی تَعْلَمَ | ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں



الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالضَّعِيفِينَ | سے مجاہدین اور صابریں کو پہچان لیں اور  
وَسَبُلُوا أَنْجَارَ كَذِبٍ (محمد ۳۲) | تھا اسے حالات کو آدھا لیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۸۰ پر علامہ سکاکی نے ربیع ابن نافع کے ذریعہ حضرت علیؑ  
روایت کی ہے کہ

سورة محمد کی ایک آیت ہم اہلبیت کی شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے  
حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۳۔ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا وَاصَدُّوا | جو لوگ کافر ہیں اور جنہوں نے راہ خدا  
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَا قَوْلَ الرَّسُولِ | سے روکنے کی کوشش کی ہے اور ہدایت  
مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّ لَهُمُ الْهُدَى | کے واضح ہو جانیکے بعد نبی اکرمؐ کو  
لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَ | اذیت پہنچاتے ہیں وہ اللہ کو دلی بھڑ  
سَيَحْطِطُ اَعْمَالُهُمْ۔ | بھی نقصان نہیں دے سکتے ان کے تمام  
(محمد ۳۲) | اعمال ضبط کر لیے جائیں گے۔

○ ینابیح المودہ ص ۱۹۰ پر علامہ قدوسی نے حافظ ابو بکر ابن مردودہ سے روایت  
کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ علیؑ کے معاملہ میں واضح اعلان خلافت کے بعد  
جن لوگوں نے ولایت علیؑ سے انکار کر کے رسول خداؐ کو اذیت پہنچائی ان کے  
اعمال ضبط ہونگے۔

۲۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا | اے ایمان والو! اللہ اور

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ. رسول کی اطاعت کرو۔  
(محمّد ۳۳)

○ اسعاف الراغبین ص ۱۷ پر علامہ ابن جان نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں - یا ایہا الذین آمنوا - آیا ہے علی اس کا امیر و رئیس ہے۔

۲۵۔ فَلَا يَهْتَوُوا قَدْ عَوَّا  
إِلَى الْمَيْلِ وَأَنَّهُ الْأَعْلَوْنَ وَ  
لَهُ حُكْمٌ وَلِيٌّ يَرْكَزُ أَعْمَالَهُمْ  
(مُحَمَّدٌ ۲۵)

۱۵ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۴۰۰ پر علامہ رحمہ اللہ نے حسن ابن امام حسن سے روایت کی ہے کہ ۔

جب ہمیں اور بنی امیہ کو پہچانتا ہو تو سورہ محمد کی تلاوت کیا کرے اسکی ایک آیت ہماری شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے حق میں ہے۔



—۴۸—

# سُورَةُ الْفَتْحِ

اس سُورَت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات مبارکہ ہیں۔

۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَبَايِعُوْنَكَ اَتَمَّ اَبَايِعُوْنَ اللّٰهَ (۱۰۱)

۲۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يَبَايَعُوْكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (۱۸)

۳۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ (۲۶)

۴۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشَدُّ اِمْرًا عَلٰی الْكُفْرَانِ (۱۹)

۵۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (۲۹)





# سورہ فتح

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اِلٰهَکَ  
 اَتَسَابِیْعًا یُعَوِّنَ اللّٰهَ - یُدِّیْ اللّٰهُ  
 فَزَقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ  
 فَاِنَّمَا یَنْکُثْ عَلٰی نَفْسِہِ  
 وَمَنْ اَوْفٰ بِمَا عٰہَدَ عَلَیْہِ  
 اللّٰهُ فَاِیْسٰی تِلْکَ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔  
 (فتح ۱۰۱)

جن لوگوں نے تیری بیعت کی گویا انہوں نے  
 اللہ کی بیعت کی۔ اللہ کا اتھ ان کے  
 ہاتھوں کے اوپر تھا۔ اب جس نے بھی بیعت  
 شکنی کی وہ اپنے ہی خلاف کرے گا اور  
 جس نے اللہ سے کیا گیا معاہدہ پورا اللہ  
 عنقریب اسے اجر عظیم سے نوازے گا۔

○ فایۃ المرام ۲۲ پر علامہ بھرائی نے مناقب خوارزمی کے حوالہ سے جابر سے روایت  
 کی ہے کہ صلح حدیبیہ میں ہماری تعداد چودہ سو تھی۔  
 آنحضرتؐ نے فرمایا۔ آج تم لوگ کرہ ارض پر خوش قسمت ترین افراد ہو۔  
 ہم نے درخت کے نیچے آنحضرتؐ کی موت پر بیعت کی۔ ہم میں سے اس وقت  
 صرف ابن قیس نے بیعت شکنی کی تھی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت  
 میں میں و امیر حضرت علیؑ ہیں۔ کیونکہ ان آیات میں فتح قریب کو نوید ہے  
 وہ فتح قریب فتح خیبر تھی اور فتح خیبر کا سوا حضرت علیؑ کے سر ہے۔

○ ما ذائق التاریخ ج ۳ ص ۱۵۶ پر علامہ قلیسی نے تاریخ طبری کے حوالہ سے مقام خم غدیر پر آنحضرت کا خطبہ نقل کیا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے۔  
اے لوگو! علیؑ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو۔ پھر آپ نے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرمائی۔

۲- لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ  
الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَصُحُّونَ  
تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي  
قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ  
عَلَيْهِمْ وَأَتَاهُم بِخَبَرٍ قَرِيبٍ  
(فتح ۱۷)

○ علامہ سیوطی نے درغشود ج ۲ ص ۱۷ پر عکرمہ سے روایت کی ہے کہ فتح قرب سے مراد صلح حدیبیہ کے بعد فتح خیبر ہے۔  
○ غایۃ الرام ص ۴۲ پر مناقب خوارزمی کے حوالہ سے جاہر سے روایت کی ہے جو فتح ۱۷ میں پیش کی گئی ہے۔  
○ مناقب بغدادی ص ۱۷ پر علامہ بغدادی نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔  
○ کنایۃ الطالب ص ۱۳ پر علامہ کنجی نے بھی یہی روایت لکھی ہے۔

۳- فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ  
عَلَى رَسُولِهِ وَجَلَّى الْمُؤْمِنِينَ  
اللہ نے اپنے رسول اور مؤمنین پر  
اطمینان نازل کر کے انہیں کلمہ تقویٰ کی

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِمَا وَاعَدَهُمُ اللَّهُ بِكَفْلٍ شَيْءٍ مُّجْتَمِعًا  
(فتح ۱۷۱)

وصیت کی یہی مبین تقویٰ کے زیادہ  
مقدار تھے اور یہی اہل تقویٰ تھے۔  
اللہ ہر شے کا عالم ہے۔

○ مطالب سؤل ص ۲۶ پر علامہ قرشی نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ  
آنحضورؐ نے ابو ہریرہؓ سے فرمایا  
اے ابو ہریرہؓ اللہ نے مجھ سے علیؑ کے متعلق عہد لیا ہے کہ۔ علیؑ ہدایت  
کا علم۔ اور متعین کا لازمہ ہے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ  
مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ  
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ  
رُكَّعًا سُجَّدًا يَتَذَكَّرُونَ فَضُلًا  
مِّنَ اللَّهِ رِضْوَانًا سِيمَاهُمْ  
فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ  
ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ  
كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ  
فَأَازَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى  
عَلَى سَوَاقِهِ يُعْجَبُ السَّاعِ  
لِيُظِلَّ بِهِمُ الْكُفَّارَ (فتح ۱۷۱)

محمدؐ اللہ کا رسول ہے جو اس کے ساتھ  
ہیں کفار کے لیے سخت ہیں۔ اور ایک  
دوسرے کے ساتھ شفیع ہیں۔ یہ اللہ  
سے نوازش و خود بخود ہی کے خواہش مند  
رہتے ہیں۔ انکی پیشانیوں پر سجدہ کے  
نشان واضح علامت کی طرح موجود ہیں  
انکی مثل انجیل میں اس کاشت سے دی  
گئی ہے جسکی کو پل نکل کر محکم ہو کر موٹی  
ہو جائے اپنے تنے پر کھڑی ہو جائے  
اور کاشتکاروں کے باعث حیرت من  
جائے تاکہ کفار غصہ میں آپس سے باہر



○ شواہد التزیل ۲۵ ص ۱۸ پر علامہ حسینی نے ابن عباس سے روایت کی ہے  
رُكْنَا مَجْدًا كَامِصَدَقِ حَضْرَتِ عَلِيٍّ -

لِنَيْظُ بِهِمُ الْكُفَّارَ سے مراد دشمنان علی ہیں۔

○ ایضاً ص ۱۸۳ ابو محمد ابن نمیر کے ذریعہ سن سے روایت کی ہے کہ

فَاسْتَوَى عَلَيَّ سُوْقُهُ كَامِصَدَقِ حَضْرَتِ عَلِيٍّ هُے

يُجْجِبُ الشَّرَّكَاع كَامِصَدَقِ حَضْرَتِ عَلِيٍّ كے محبان ہیں۔

○ غایۃ المرام ص ۱۲۱ پر علامہ بحرانی نے حافظ ابوالعزیم سے روایت کی ہے کہ

حضرت علی کی تلوار سے اسلامی شہرت محبان حضرت علی کے لیے باعث حیرت  
ہوگی۔

انکس نے اہل ایمان اعمال صالحہ کرنے  
والوں کے ساتھ مغفرت اور اجر  
عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

۵- وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ  
مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا  
(فتح: ۲۹)

○ غایۃ المرام ص ۱۱۱ پر علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالہ سے ابن عباس  
سے روایت کی ہے کہ

کچھ لوگوں نے آنحضرت سے سوال کیا کہ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی ہے؟  
آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا بعثت کے بعد  
سید المرئین اور اسکے موالی سامنے آجائیں۔ حضرت علی اپنے تمام محبان اولین  
وآخرین کے ساتھ آگے بڑھ آئیں گے۔ حضرت علی کے ہاتھ میں سفید نود کا علم دیا

جائیگا پھر ندا آئے گی تم لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ پھر حضرت  
علیؑ نور کے ایک منبر پر بیٹھ جائیں گے۔ ایک ایک شخص ان کے سامنے پیش کیا  
جائیگا اپنے عجت کو جنت میں اور منکر کو جہنم میں بھیجتے جائیں گے۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

# سُورَةُ الْحَجَرَاتِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چھ آیات ہیں۔

- ۱ یا ایہا الذین آمنوا لا تَقْدِمُوا بَیْنَ یَدَیْ اللّٰهِ (۱)
- ۲ یا ایہا الذین آمنوا لا تَزِفُوا اصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النّبِیِّ (۲)
- ۳ اِنَّ الذّٰلِیْنَ یَفْضُوْنَ اصْوَاتَهُمْ عَنِ رَّسُولِ اللّٰهِ (۳)
- ۴ یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق کمبذاً (۴)
- ۵ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اُخْتَلَفَا فَاَصْلَحَا بَیْنَهُمَا (۵)
- ۶ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الذّٰلِیْنَ آمَنُوا بِاللّٰهِ (۱۵۱)





# سُورَةُ هَجْرَات

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول  
سے آگے قدم نہ بڑھاؤ اللہ سے ڈرو  
اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

ۛ ۛ ۛ

شواہد التشریح: اصل پر علامہ شمس کانی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا سے علی بن ابی طالب کا امیر ہے۔

اے ایمان والو! اپنی آواز آنکھوں کی  
آواز سے نہ تو بلند کرو اور نہ ہی اُسے  
اس طرح پکارو جس طرح تم ایک  
دوسرے کو پکارتے ہو۔

ۛ ۛ ۛ

۲- یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ  
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ  
بِالنَّوَى كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ  
(ہجرات م)

نور الابصار ص ۸۱ پر علامہ شبلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں یا ایہا الذین آمنوا کا امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب سے اللہ نے

تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ ہر جگہ مدح و ثنا سے کیا ہے۔

۳۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْضَوْنَ  
اَصْوَابَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اَمْتَحَنَ اللّٰهُ  
قُلُوْبَهُمْ لَیَسْخَرَنَّ مِنْهُمْ  
وَاَجْرُهُمْ عَظِیْمٌ (حجرات ۴)

جو لوگ آنحضرت کی موجودگی میں اپنی آوازیں  
قابو نہ رکھتے ہیں یہ وہ لوگ جن کا اللہ  
نے اذروائے تقویٰ پہلے سے امتحان  
لے لیا ہوا ہے انہی کے لیے نوازش  
اور اجر عظیم ہے۔

غایۃ المرام ص ۱۵ پر علامہ بحرانی نے۔ جمع بین الصحاح کے حوالہ سے حضرت علی  
سے روایت کی ہے کہ

صلح حدیبیہ کے بعد قریش ہمارے پاس آئے اور اگر کہا۔

ہمارے کچھ بیٹے اور غلام بھاگ کر تمہارے پاس آئے ہیں یہ بھی پس کر دو۔  
آنحضرت نے ان سے فرمایا۔

اے قریشیو! احکام خدا کی مخالفت سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تم پر ایک  
ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو تمہاری گردنیں اڑا دیگا۔

آپ کے صحابہ میں سے بعض نے سوال کیا۔ قبلہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا۔ وہ جو اس وقت میرا جو تار مت کر رہا ہے۔ اس وقت حضرت  
علی ہی آنحضرت کا جو تار مت فرما رہے تھے۔

۴۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا  
اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق  
تمہیں کوئی بات بنائے تو تحقیق

کر لیا کرو۔

فَقَبِّلُوا - حجرات: ۶۱

غایۃ المرام ۱۴۱ پر علامہ بحرانی نے - وکیح اور قطان کی تفاسیر کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا - آیا ہے علی امیر المؤمنین ہے۔

۵۔ اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا مَا ضَلَّحُوا  
بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَكَتْ اِحْدَاهُمَا  
عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِي  
تَبْغِي حَتّٰى تَفِيْضَ اِلَى اَمْرِ  
اللّٰهِ (الحجرات: ۶)

اگر مؤمنین کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان کے مابین صلح کرادو۔ اگر ایک گروہ بغاوت پر اتر آئے تو پھر اس سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک وہ حکم خدا پر پلٹ کر نہ آئے۔

علامہ قسطلانی نے بیابح المودہ میں ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک مرتبہ خوارج کے سلسلہ میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔

میرے بعد میری امت سے ایک گروہ اس طرح دین سے نکل بھاگیگا جس طرح تیرکمان سے نکل کر جاتا ہے اور یہ لوگ پھر کبھی دین میں واپس نہ آئیں گے یہ لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ انکی باتیں اچھی اور عمل بے ہونگے۔ جو بھی ان سے ملے ان سے جنگ کے جو ان سے جنگ کریگا وہ اعظم پائے گا۔ جو ان کے ہاتھوں قتل ہوگا شہید ہوگا۔ وہ لوگ کائنات کے بدترین افراد ہوں گے۔ اللہ ان سے بری ہوگا۔ ان سے جنگ کرنے والا دوزخ گروہوں کی نسبت حق کے زیادہ قریب ہوگا۔



## سورة حجرات

صبح بخاری میں اس حدیث کے آگے یہ جملہ بھی لکھا ہوا ہے۔ ابوسید خدری کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرتؐ سے یہ حدیث سنی ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ نے ان سے جنگ کی ہے اور میں فوج حضرت علیؑ میں شامل تھا۔

۶۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ كُؤْمِنُوْا  
 بِاَللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ تَمَلَّكَوْا نَابِوًا  
 وَجَاهِدُوْا بِاَمْرِ الْمَعْرِوَةِ فَنُفْسِهِمْ  
 فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۔  
 (حجرات ۱۵)

حقیقتاً مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد رسالت میں شکوک نہ کرنے اور اپنی جان اور مال سے راہ خدا میں جہاد کیا وہی صادق ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۸۶ / علامہ حسان نے عقیل ابن حیین کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ جناب حمزہ اور جناب جعفر طیار کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اللہ نے ان افراد کی اطاعت الہیہ اور صداقت و وفا کی خود گواہی دیدی ہے۔



—۵۰—

## سُورَةُ

- اس سورت میں حضرت اہل علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔
- ۱۔ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ (۲۱)
  - ۲۔ الْقِيَامُ فِي جَهَنَّمَ كُلٌّ كَتَابٌ مُبِينٌ (۲۲)
  - ۳۔ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرٍ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ (۲۴)



# سُورَةُ ق

۱۔ جَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مِّنْهَا  
سَائِرٍ وَشَهِيدٍ۔  
قیامت کے نفس ہائے والے  
اور گواہ کے دن ہر ساتھ پیش  
ق ۱۷

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۸۵ پر علامہ حکان نے اسم المؤمنین اُم سلسلہ سے  
روایت کی ہے کہ آیت میں سائق کا مصداق آنحضرتؐ اور گواہ (شہید) کا مصداق  
حضرت علیؑ ہے۔

۲۔ أَلْقِيََا فِي جَهَنَّمَ  
كُلَّ كَفَّارٍ عَيْنٍ۔ ق ۲۴  
تم دونوں ہر بدترین منکر کو جہنم  
میں ڈالتے جاؤ۔

مناقب ابن مغازلی کے آخر میں مطبوع مسند ولید کلابی میں شریک  
ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ۔ میں اعش کی بیماری کے ایام میں اس کے پاس  
بیٹھا تھا کہ۔ الرعیفہ۔ ابن شیرہ اور ابن ابی لیسلے اسکی عیادت کو گئے۔ دوران



گفتگو انہوں نے اعمش سے کہا۔

ترفضائل علیؑ میں احادیث بیان کیا کرتا تھا۔ اب ان سے توبہ کر لے کیونکہ اس وقت تیرا دنیا میں آخری مقام اور آخرت میں پہلا قدم ہے۔

اعمش نے کہا مجھے سہارا دیکر بٹھاؤ۔ تین مرتبہ ایسا کیا۔

جب اُسے سہارا دیکر بٹھایا گیا تو اس نے کہا۔

مجھے ابوالمتوکل ناجیؑ نے ابو سعید خدریؓ کے ذریعہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ جس دن قیامت کا روز ہوگا۔ ذات احدیت کی طرف سے مجھے اور علیؑ کو حکم ہوگا کہ تم دونوں اپنے دشمنوں کو جہنم میں اور اپنے محبتیں کو جنت میں داخل کرتے جاؤ۔ ان تینوں نے کہا یہ باز نہیں آئیں گے، ٹھہر جائیں۔

۳۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَكِنْسَاۤءٍ لِّمَنۡ  
كَانَ لَدَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْفَى السَّعٰی وَ هُوَ  
شَہِیْدٌ۔ فی ۲۷

جس کے پاس دل ہو اور کان لگا کر سنے  
اور حاضر بھی ہو اس کے لیے اس  
میں تذکرہ ہے۔

تراجم التشریل ج ۱ ص ۱۹۳ پر علامہ حکان نے عطاء کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

ایک مرتبہ آنحضرتؐ کو دو بہت بڑی عمدہ اور حبیم تھاتیں بطور ہدیہ پیش کی گئیں۔ آپؐ نے تمام صحابہ سے فرمایا۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو اس انداز میں دو رکعت نماز ادا کرے کہ ادا اول نماز آخر نماز اس کے دل میں دنیا کی کوئی بات نہ آنے اور اس کی فکر اس دنیا سے قطعاً خالی ہو۔ تاکہ میں ایک ناقہ سے دیدوں۔

—۵۱—

## سُورَةُ الذَّارِيَّاتِ

اس سُورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

— کَا فَاَقْلِيْلًا مِّنَ الْبَلِّ لِمَا يَمْجَعُوْنَ (۱۸-۱۷)



# سُورَةُ ذَارِيَات

۲/۱۔ کَانُوا قَلِيلًا مِّنَ النَّاسِ  
مَا يَهْبِجُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ  
يَسْتَعْجِلُونَ۔ ذاریات ۱/۲

کچھ لوگ رات میں بہت کم سوتے ہیں  
اور ہوتے سحر استعار کرتے ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۹۴ / ص ۱۹۵ پر علامہ سکاٹ نے ابو بکر ابن موسیٰ کے  
ذریعہ سید ابن جبیر سے روایت کی ہے۔

یہ دونوں آیات حضرت علیؑ، جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ، اور امام حسینؑ کے  
حق میں نازل ہوئی ہیں۔

حضرت علیؑ کا معمول تھا کہ رات کے ابتدائی حصہ میں سوتے تھے۔ درمیان  
۱۰ حصہ میں استغفار کرتے تھے۔

سہ رات ستر رکعت میں ختم قرآن کا آپ کا معمول تھا۔





—۵۲—

# سُورَةُ الطُّورِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں بارہ آیات ہیں۔

۱۔ اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ اِلَى اَوْزَجَانْهُمْ مَجْوِرِ عَلَيْنِ (۱۷-۲۰)

۲۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ (الِ) اِنَّهُمْ هُمُ الْبَرِّ الرَّحِيمِ (۲۱-۲۸)



## سُورَةُ طُور

۱ اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَّ  
۲ نَعِيمٍ مُّكْوَنِينَ ۝ بِمَا كَانُوا يَسْعَوْنَ  
۳ فِيْ اَعْمَالِهِمْ ۝ لَا يَدْخُلُوْنَ فِيْهَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجَسٍ  
۴ اَوْ كَلْبٍ اَوْ نَجَسٍ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا سُرُودًا  
۵ مُّضَفًّوۡةً وَّ لَا نَفٰثَةً ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا مِنْ صَوْتٍ  
۶ سَاغٍ ۝ لَا يَنْكِبُوْنَ فِيْهَا مِنْ سُلٰكٍ ۝ لَا يَنْكِبُوْنَ فِيْهَا مِنْ سُلٰكٍ ۝

متقین باغات اور نعمات میں رہیں گے۔ اللہ کی عنایات پر مسرور ہونگے جہنم کی حرارت سے اللہ نے انہیں محفوظ رکھا ہے۔ انہیں کہا جائیگا۔ تمہارے اعمال کے عوض اب کھاؤ اور پیو۔ تمہیں مبارک ہونے بجھے ہوئے پانیوں پر نیکو لگا کر بھیجیں گے۔ اور ہم حورین سے ان کی شادی کریں گے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۹۶ پر علامہ مسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں متقین کا مصداق جناب حمزہ، حضرت علی، جناب جعفر اور جناب سید ہیں۔ جنت میں ہر ایک کو ایک ایک ایسا باغ بھی ملے گا جس کے درمیان میں سفید موتیوں سے تیار ایک خیمہ نصب ہوگا۔ اس خیمہ میں سونے اور موتیوں سے تیار کردہ پٹنگ بچھا ہوگا۔

کوئی نذا تھا۔ تمام ایک دوسرے کا منہ میٹھنے لگے۔ حضرت علیؑ اٹھے اور معروف نماز ہو گئے جب آپؐ سلام پڑھا تو جبریلؑ نے نازل ہو کر آنحضورؐ سے کہا ایک ناقہ الھی کو دے دیں۔

آنحضورؐ مسکرائے اور فرمایا۔ جبریلؑ تشہد میں علیؑ سوچ رہا تھا کہ کوئی نافر چنے میری شرط کے خلاف ہے۔

جبریلؑ نے عرض کیا۔ حضورؐ! جس طرح آپؐ اسرارِ قلوب کے واقف ہیں اس طرح مجھے بھی تو واقفیت ہے۔ علیؑ نے صرف اسی قدر تو نہیں سوچا بلکہ اس سے آگے بھی سوچا ہے۔ اور وہ۔

یہ کہ ان میں سے کوئی زیادہ موٹا تازی ہے تاکہ وہ چن کر لے۔ اسے نہر کرے اور راہِ خدا میں صدقہ کر دے۔ آپؐ کی شرط تھی کہ امور دنیا کے متعلق نہ سوچے بھلا راہِ خدا میں صدقہ کر نیوالی بات کہاں امور دُنیا سے ہے یہ تو خالصتہً بے فکر ہے۔ چنانچہ آنحضورؐ نے دونوں ناواقفیں حضرت علیؑ کو دیکھیں۔ اس وقت قی ۳۷ نازل ہوئی اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔

جو شخص بھی دو رکعت نماز اس طرح پڑھ لے کہ اس کے دل میں امور دُنیا سے کسی قسم کی فکر نہ ہو تو اللہ اس سے راضی ہو جائے اور اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا۔





۵-۶ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَولَٰئِكَ هُمُ  
 ۸-۹ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا  
 ۱۰-۱۱ بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ  
 مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ  
 بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ۖ وَامْكُدْ لَهُمْ جَنَّاتٍ  
 وَوَلَحِقْهُمْ مَنَاقِبُهُمْ ۚ يَتَنَزَّلُ  
 فِيهَا مَائِدًا مِّنَ السَّمَاءِ فِيهَا  
 وَابِقُوتٌ عَلَيْهِمْ يُضْرَبُونَ  
 لَهَا أُكُوفٌ مَّكَفُونٌ ۚ وَأَقْبَلَ  
 بَعْضُ يَتَسَاءَلُونَ قَالُوا إِنَّا  
 كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۚ  
 فَمَنْ اللَّهُ عَلَيْنَا فَوَقْنَا عَذَابَ  
 السَّعِيرِ ۚ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ  
 إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ۚ

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے  
 بھی با ایمان ہو کر ان کی اطاعت کی ہم  
 ان کی ذریت کو بھی انہی سے ملحق کرینگے۔  
 ان کے اعمال میں سے راتیں برابر بھی ضائع  
 نہیں ہوگا۔ ہر انسان اپنے اعمال کا  
 مرہون منت ہوگا۔ وہیں قسم قسم کے  
 میوے اور گوشت چاہیں گے انہیں  
 ملے گا۔ اذروٹے مزاج ایک ایک جام پر  
 وہ ایسا نازعہ کرینگے جس میں نگاہ ہوگا  
 نہ لغویات۔ ان کے غلام ان کے گرد طواف  
 کرینگے ایسے غلام جو سوتیوں کی طرح حسین  
 ہونگے۔ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے۔  
 دنیا میں تو ہم اپنے گھروں میں بیٹھ کر بھی  
 غافل رہتے تھے اب اللہ نے ہم پر  
 احسان فرمایا ہے اور ہمیں جہنم سے بچا  
 لیا ہے ہم دنیا میں بھی اللہ ہی کو پکارتے  
 تھے۔ وہ ہر باران اور رحیم ہے۔

شواہد التزیل ج ۲ ص ۱۴۷ پر علامہ حکافی نے ابن عباس سے روایت

کی ہے کہ

یہ آیات نبی اکرمؐ۔ حضرت علیؑ۔ جناب فاطمہؑ۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ اور

ان کی ذریت طاہرہ کی شان میں نازل ہوئی ہیں

ایضاً صفحہ ۱۹۴ پر علامہ حکانی نے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ ہم اصحاب رسول میں درجہ بندی کر رہے تھے اور ہم نے کہا۔

ہم نے کہا۔ پہلا نمبر ابو بکر کا ہے دوسرا عمر کا اور تیسرا عثمان کا ہے۔ کسی نے کہا۔

اے ابو عبدالرحمن کیا تم علی کو کسی ترتیب میں نہیں لاؤ گے؟

عبداللہ ابن عمر نے کہا۔ تو غارت ہو جائے ہم اصحاب کی بات کر رہے ہیں اور تو

اہلبیت کو ان میں لا رہا ہے۔ علی اہلبیت سے ہے۔ اس کا تو کسی سے مقابلہ نہیں کیا

جاسکتا۔ وہ تو مراتب میں آنحضرت کے ساتھ ہوگا۔

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے بھی با ایمان ہو کر انکی اتباع کی۔

جناب فاطمہؑ بھی آنحضرت کے ساتھ اربعہ جنت میں ہوگی۔ اور علی ان دونوں

کے ساتھ ہوگا۔



—۵۲—  
**سُورَةُ النَّجْمِ**

- ۱— بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ (إِلَى) وَهُوَ  
بِالْأَفْقِ الْأَعْلَى (۱-۵۴)  
۲— وَإِنَّهُ هُوَ أَضْحَكٌ وَابْكِي (۳۲)





# سورہ نجم

رحمن اور رحیم اللہ کے نام سے ابتدا ہوتی ہے  
اس ستارے کی قسم ہے جب وہ نازل ہوا  
تہا را شبی نرہ سے بھٹکا ہے اور نگراہ  
بے اپنی ذاتی خواہشات سے کوئی بات  
نہیں وہی بات کرتا ہے جو وحی ہوتی ہے  
ابن ملک اسے وحی پہنچاتا ہے۔ عزم  
مستم کا مالک ہے جسکا قیام افق اعلیٰ پر ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ  
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ -  
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ - إِنْ هُوَ  
إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ - عَلَّمَكَ شَدِيدُ الْقُوَىٰ  
ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ - وَهُوَ بِالْأُفُقِ  
أَعْلَىٰ -

النجمہ - ۱ - ۱ - ۷

نایہ الرام ص ۴۹ پر علامہ بحرانی نے مناقب منازل کے حوالہ سے ابن عباس  
سے روایت کی ہے کہ۔

میں بنی ہاشم کے چند دیگر جوانوں کے ساتھ آنحضرت کے پاس بیٹھا تھا کہ ہم  
نے آسمان سے ایک ستارے کو ٹوٹتے دیکھا۔ آنحضرت نے فرمایا یہ ستارہ زمین  
پر آئیگا اور جس کے گھر آئے گا وہی میرے بعد میرا وصی ہوگا۔  
ہم تمام جوان اٹھ کر کھڑے ہوئے اور ستارے کو دیکھنے لگے۔ ستارہ

مدینہ کے اوپر آکر پکڑ لگانے لگا اور پھر خانہ علی میں آ گیا۔

کچھ صحابہ نے کہا۔

یا نبی اللہ! آپ محبت علی میں عدسے بڑھ گئے ہیں۔

ان کے جواب میں ذات امدیت یہ آیات نازل کیں۔

علامہ کفخی نے کفایۃ الطالب ص ۱۳۱ پر یہی واقعہ ابن عسکر کی تاریخ کے حوالے سے

نقل کیا ہے۔

۸۔

۸۔ اِنَّهُ هُوَ اَمْنُكَ | اللہ ہی تو ہے جو رلاتا بھی ہے  
وَابْنُکِی۔ | ابیہم

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۰۷ پر علامہ کمالی عطا کے ذریعہ ابن عباس سے روایت

کی ہے کہ

آیت میں ہنسنا سے مراد حضرت علیؓ جناب حمزہؓ اور جناب جعفرؓ ہیں کہ  
یہی حضرات جنگ بدر میں کفار سے جنگ کے وقت مسکرا کر ان پر حملہ  
آور ہوئے تھے۔ اور ابیہم کا مصداق کفار مسکھ کے مقتول ہیں۔



—۵۴—

## سُورَةُ الْقَمَرِ

اس سُورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔  
— اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ - فِي مَقْعَدٍ صَدَقَ عَنْْدَ مُلْكِ  
مَقْدَرٍ (۵۴-۵۵)





# سُورَةُ قَمَر

۲/۱- اِنَّ الشَّمْسِ فِيْ جَنَابِ  
وَقَمَرٍ فِيْ مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِندَ  
مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔

قمر ۵۴/۵۵

متقین باغات میں نہروں کے کنارے  
ہونگے جو عمدہ ترین قیام گاہ ہوگی اور  
ان کے ہا عزت ملائمہ ملازم ہونگے۔

مناقب خوارزمی ص ۲۲۴ پر علامہ خوارزمی نے جابر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت  
نے حضرت علی سے فرمایا ہے۔ یا علی! جس نے تجھ سے محبت کی جنت میں بہارے  
ساتھ ہوگا۔ پھر آپ نے قمر ۵۴/۵۵ کی تلاوت کی۔ علامہ طبرسی نے ذخائر العقبیٰ  
ص ۶۱ پر اور خطیب بغدادی نے مناقب خطیب ص ۱۸۳ پر بھی یہ حدیث روایت کی  
ہے۔ ان کے علاوہ دیگر علماء نے اہل سنت نے بھی اپنی اپنی قلوب میں اسے  
نقل کیا ہے۔



—۵۵—

# سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔  
— مَدَّجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَمِيَانِ . (الحی، المؤمن والمؤمنات) (۱۹-۲۲)



# سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

اتاق - مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ  
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ - فَتَأْتِي  
الْكَافِرَةُ كَمَا تَكْذِبُ الْبَن - يُخْرِجُ  
صِنْفًا لِّلْأَنفَالِ وَالْمَرْجَانِ -

رجح ۲۲۱۱۹

دو سمندر ہیں جو باہم ملتے ہیں۔ ان کے  
مابین حد فاصل ہے جس سے تجاوز نہیں  
کرتے تم اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ  
گے ان دونوں سمندروں سے موتی اور  
مرجان برآمد ہوتے ہیں۔

غایۃ المرام ص ۱۱۴ پر علامہ بحرانی نے تفسیر قطبی کے حوالے سے سفیان ثوری سے  
روایت کی ہے کہ

بحرین کا مصداق حضرت علی وفاطہ ہیں۔

اور لؤلؤ و مرجان کا مصداق امام حسن و امام حسین ہیں۔

اور برزخ کا مصداق آنحضرت ہیں

لؤلؤ البصار ص ۱۱۵ پر علامہ سیوطی نے انس سے ہی روایت نقل کی ہے۔

در منشورج ۶ ص ۱۴۲ پر علامہ سیوطی نے

الخصول المہمہ کے مقدمہ میں علامہ ابن سبیر نے اور



-۵۶-

# سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۲۰ آیات ہیں۔

۱۔ فاصحاب الیمینۃ من اصحاب الیمینۃ (۸)

۲۔ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ اُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ (۱۰-۱۱)

۳۔ وَقَلِيلٌ مِّنْ الْاٰخِرِيْنَ (۱۲)

۴۔ واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین (الی) وفرش مرفوعة (۲۴-۲۳)

۵۔ اِنَّا اَنشَاْنَا مِنْ اَنْثَاءٍ (الی) لاصحاب الیمین (۲۵-۳۸)

۶۔ فَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ (الی) وجنت نعیم (۸۸-۸۹)

۷۔ وَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ (۹۰-۹۱)



بیابح الودود ص ۸۸ پر علامہ قندوزی نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

## سورہ واقعہ

۱۔ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ | دائیں جانب والے۔ بھلا کون ہیں  
مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ | دائیں جانب والے۔

غایۃ المرام ص ۳۸۶ پر علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی کے حوالے سے جناب عباس سے روایت کی ہے کہ

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے، اللہ نے اپنی مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین حصہ میں قرار دیا پھر آپ کے اصحاب الیمین میں سے میں رئیس و امیر ہوں پھر اللہ نے اس قسم کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے ان تین میں سے بہترین حصہ میں قرار دیا۔ اور ان کے متعلق فرمایا ہے۔ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ۔

۲/۲۔ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ | سابق سبب ہی ہیں اور وہی  
أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ۔ | مقرب ہونگے۔

غایۃ المرام ص ۳۹۹ پر علامہ بحرانی نے مناقب ابن منذری کے حوالے سے

ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا۔ یوشع موسیٰ کے لیے سابق تھا۔ حزقیل اہل فرعون سے سابق تھا۔ یسین عیسیٰ کے لیے سابق تھا۔ اور علیؑ میرے لیے سابق ہے۔

غایۃ المرام ص ۲۸۴ پر علامہ بحرانی نے علامہ حمویؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے دو سو مہاجرین و انصار کی موجودگی میں کہا۔ اللہ کو گواہ کر کے بتاؤ کہ جب واقعہ عزا / عا نازل ہوئی تو آنحضورؐ سے سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس آیت کا تفسیر انبیاء اور اوصیاء سے ہے۔ میں افضل الانبیاء ہوں اور علی سید الاوصیاء ہے۔

تمام مہاجرین و انصار کے کہہ سہم نے آنحضورؐ سے سُننا ہے۔  
علامہ طبرسی نے تاریخ طبرسی ج ۲ ص ۳۱۳ پر محمد ابن مشکور۔ ربیعہ ابن ابی ہریرہ  
ابو حازم مدنی اور کلبی سے روایت کی ہے کہ علیؑ اقول المسئیں ہے۔  
مسند امام ابو حنیفہ ج ۱ ص ۱۱۱ پر جبہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا  
ہے میں پہلا وہ شخص ہوں جس نے اعلان اسلام کیا اور آنحضورؐ کی افتاء میں  
نماز ادا کی۔

مناقب خطیب ص ۱۸۶ پر علامہ بغدادی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

میں نے آنحضورؐ سے واقعہ عزا / عا کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا  
اس کا مصداق علیؑ اور اُس کے شیعہ ہیں۔



۳۔ فَ قَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ : آخرین میں سے کم ہونگے۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۱۸ پر علامہ حکانی نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ كَامِصَدَّقٍ جَنَابِ إِبْرَاهِيمَ تَقْوَلُ مَوْسَى آلَ فِرْعَوْنَ جَنَابِ حَزْقِيلٍ۔ اور صاحب یسین مراد ہیں۔ اور قلیل من الآخِرین سے علی ابن ابیطالب مقصود ہیں۔

اصحاب یسین۔ بھلا اصحاب یسین کون ہیں۔

رنگارنگ درخت ہونگے کچے ہوئے

پھل ہونگے۔ بے سائے ہونگے۔ بہتا

ہوا پانی ہوگا۔ بیشمار میوے ہونگے

نہ کہیں ختم ہونگے نہ ان سے ممانعت ہوگی

اور کچے ہوئے بہتر ہونگے۔

۵۔ ۶۔ اصْحَابُ الْيَمِينِ : مَا

۹۔ ۱۰۔ اصْحَابُ الْيَمِينِ : فِي

۱۱۔ ۱۲۔ سِدْرٍ مَّخْضُودٍ : وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ

قُضِيَ مَمْدُودٍ : وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ :

فَأَكْبَهَتْ كَيْثُنَ قَوْ : لَا مَقْطُوعَةٍ

وَلَا مَمْنُوعَةٍ : وَفُشٍّ مَصْرُوقٍ عَلَ :

واقعہ ج ۲ ص ۲۱۸

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۱۸ پر علامہ حکانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ

سوار کے دن آنکھوں کو اعلان نبوت کا حکم ملا۔ اور منگل کے دن میں نے

اعلان اسلام کر دیا۔ آنکھوں نماز پڑھتے تھے میں آپ کے دائیں طرف کھڑے

ہو کر نماز پڑھتا تھا۔ میرے علاوہ کوئی بھی آنکھوں کے ساتھ نہیں ہوتا تھا۔ اس

وقت اللہ نے یہ آیات نازل کیں۔



ہم نے ان عروں کو حین ترپدا کیا  
ہم نے انہیں اصحاب میں کے لیے ان  
چھوڑ رکھا۔

۱۳-۱۴ اِنَّا اَنشَا فِہُنَّ اَنْشَاءً  
۱۵-۱۶ فَجَعَلْنٰہُنَّ اَنْبَکَارًا  
عَرَبًا اَقْرَبًا ۖ لَا اَصْحَابَ اَلِیْمِیْنَ  
واقعه ۳۸/۲۵

شواہد التزیل ج ۲ صفحہ ۲۹ پر علامہ حکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ  
اصحاب الیمین کا مصداق شیعیان آل محمد ہیں۔

اگر مقربین سے ہوا تو آرام سکون  
خوشبوئیں اور نعمات جنت  
ہونگی۔

۱۸/۱۹- فَاَمَّا اِنْ کَانَ مِنَ  
الْمُقَرَّبِیْنَ ۖ فَسَوْفَ یَرْجِیْہُمْ  
وَجَنَّتْ یَعِیْمُ

شواہد التزیل ج ۲ صفحہ ۲۲ پر علامہ حکانی نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ  
مقربین کا مصداق آل محمد ہیں۔

اگر اصحاب یمین سے ہے تو تجھے  
اصحاب یمین کی طرف سے سلام ہو۔

۲۰/۱۹- اَمَّا اِنْ کَانَ اَصْحَابِ  
اَلِیْمِیْنَ ۖ فَسَلَامٌ مِّنْ اَصْحَابِ  
اَلِیْمِیْنَ  
واقعه ۹/۹۰

شواہد التزیل ج ۲ صفحہ ۲۹ پر علامہ حکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ ہم  
اور ہمارے شیعا اصحاب الیمین ہیں۔



—۵۷—

## سُورَةُ الْحَدِيدِ

اس سورہ میں حضرت علیؓ کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (۱۹)

۲۔ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ (۲۱)

۳۔ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ (۲۵)

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ (۲۸)





# سُورَةُ حَدِيدٍ

۱۔ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ  
وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ  
أَجْرُهُمْ وَتُورُ هُمْ وَالَّذِينَ  
كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ  
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ - حدید ۱۹

جو لوگ اللہ اور اس کے نبیاء پر ایمان  
لائے وہی اللہ کے نزدیک صدیق اور  
شہداء ہیں۔ انہی کے لیے اجر اور نور  
ہے جو لوگ کافر ہیں اور ہماری آیات  
کی تکذیب کرتے ہیں وہ صاحبانِ  
جہنم ہیں۔

غایۃ الرام ۶۹۸ پر علامہ بحرانی نے اہلسنت سلسلہ سند کے ذریعہ ابن  
عباس سے روایت کی ہے کہ حد ۱۹ کے مطابق علیؑ اس اُمت کا صدیق اکبر اور  
فاروق اعظم ہے۔

اور شہداء عند ربہم کا مصداق حضرت علیؑ، جناب حمزہؓ اور جناب  
جعفر طیارؓ ہیں۔ جو ہر نبی کے لیے اسکی اُمت کے خلاف شہادت دیں گے  
کہ اس نبی نے احکام الہی کی کما حقہ تبلیغ کی ہے۔  
لہٰذا اجر ہم سے مراد تصدیق نبوت پر اجر ہے۔

اور نورِ ہم سے مراد پلِ عراط پر ان کی چمک و دمک ہوگی۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۸۱ / ص ۱۸۲ پر علامہ حکامی نے ابن عباس سے روایت

کی ہے کہ

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔

مکذیب آیات البلیہ سے مراد حق علیؑ سے انکار ہے۔

۲۔ سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنِّي  
رَحْمَتِ الْبَلِيَّةِ كَيْطُوف  
كَرْبِكُمْ۔ حَدِيد ص ۲۱

غایۃ المرام ص ۳۸۸ پر علامہ سبزواری نے حافظ ابوالنعم کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ائت کا سابق عمل ابن ابیطالب ہے۔

۳۔ اَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيْهِ بَآسٌ  
شَدِيدٌ وَمَنْفَعٌ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ  
اللّٰهُ مَنْ يُّنْصِرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ  
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ۔  
ہم نے حدید نازل کیا جس میں انتہائی  
استحکام اور لوگوں کے مفادات کے  
علاوہ یہ معلوم کرنا بھی نہیں ہے کہ  
اللہ اور اُس کے ابسیاء کی مدد کون  
کرتا ہے۔ اللہ قوی و عزیز ہے۔

حدید ص ۲۵

حاشیہ احتقان الحق ج ۳ ص ۴۲۹ پر تفسیر سدی کے حوالہ سے ابن عباس سے مروی ہے کہ

جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو جنت سے باہر بھیجا تو آپ کے پاس ذو القدر  
تھی۔ جس کے ذریعہ حضرت آدمؑ جنوں اور شیطانوں میں اپنا دفاع کرتے تھے۔

اس پر کھایا ہوا تھا۔

میرے تمام انبیاء اس تلوار سے پہلے بعد دیگرے تمام صدیق ایک دوسرے کے بعد اس تلوار سے جنگ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اس کا وارث علی ابن ابیطالب بنے گا جو نبی امی کی معیت میں اس تلوار کے ذریعہ دشمنان خدا اور رسول سے جنگ کرے گا۔

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
اللَّهُ وَالْمَنُوتَ بْنَ سُوَيْدٍ ابْنِ مَيْمُونٍ كُفِّلَيْنِ  
مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُفُوسًا  
تَمُوتُونَ بِهَا وَ يَغْفِرَ لَكُمْ وَاللَّهُ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ

حدید ۲۵

اے ایمان والو! ایمان برقرار رکھو اللہ  
سے ڈرو۔ رسول خدا پر ایمان رکھو۔  
اللہ تمہیں اپنی دُکھنی رحمت سے نوازیگا  
اور تمہیں ایسا نور عطا کرے گا جسکی روشنی  
میں تم جلو گے اور تمہارے گناہ معاف  
کرے گا اللہ غفور اور رحیم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۲ پر علامہ حکامی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے  
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کفیلین من رحمۃ کا مصداق امام حق اور  
امام حسین ہیں۔





—۵۸—

## سُورَةُ الْجَادِلَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں۔

۱۔ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ بِمَعْمَرٍ وَلَا خَمْسَةٍ (۴)

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَنَاجُوا بِالْأَثَرِ وَالْعُدْوَانِ (۵)

۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ (۱۱)

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْهِ (۱۲)

خَيْرٌ لَكُمْ تَعْمَلُونَ (۱۳-۱۴)

۵۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ (۲۲)

أَوْ أَلْبَسَهُمْ لُغُوبًا إِلَّا أَنْ حَزَبَهُ اللَّهُ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۲۲)



## سُورَةُ مَجَادِلَةٍ

۱۔ مَا يَكُونُ مِنْ نَحْوِ ثَلَاثٍ  
إِلَّا هُوَ رَاسُخٌ فِي الْأُخْرَى  
إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَذْفَى  
مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرُ إِلَّا هُوَ  
مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمُ  
بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ  
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

جہاں کہیں تین آدمی بیٹھ کر سرگوشی  
کریں اللہ ان کے ساتھ چوتھا ہوتا ہے  
اگر چار آدمی بیٹھ کر خفیہ میٹنگ کریں تو  
اللہ ان کا پانچواں ہوتا ہے۔ ان کی تعداد  
اس سے زیادہ ہو یا کم جہاں کہیں ہوں  
اللہ ان کے ساتھ ہوگا پھر اللہ قیامت کے  
دن انہیں تمام اعمال کی اطلاع دیگا  
ہر شئی کا عالم ہے۔

مجادلہ ۷۷

غایۃ الرام ۳۲۹ پر علامہ بحرانی نے طبری کے ذریعہ ابن عباس سے روایت

کی ہے کہ

چند قریشی صحابہ نے حضرت علیؓ کو قتل کر نیکا منصوبہ بنایا۔ اور بصورت معاہدہ  
اسے کھانا اور ابو عبیدہ ابن جراح امین قریش کی تحویل میں دے دیا۔  
اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے ابو عبیدہ سے اس معاہدہ

کا مطالبہ کیا۔ تو ابو عبیدہ نے آنحضرتؐ کو دے دیا۔

۲۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا  
تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَنَاجُوا بِالْاَوْتَانِ  
وَالْعُدُوِّ اِنْ وَ مَنَعَتِ الرِّجَالُ  
وَتَنَاجُوا بِالْبَيْنِ وَالتَّقْوٰى وَاتَّقُوا  
اللّٰهَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۔

مجادلہ ۹

(اے ایمان والو! جب کوئی خفیہ بات  
کرو تو گناہ اور سرکشی کی بات نہ کرو۔  
ناغزائی رسول کی بات نہ کرو۔ بلکہ  
نیکی اور تقویٰ کی بات کرو اس اللہ سے  
ڈرو جس کی طرف تمہیں محشود ہونا ہے۔)

علیہ الاولیاء ص ۱۶۳ علامہ اصفہانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے۔  
مولف، جہاں کہیں مومنین کو اللہ کی طرف سے سرزنش ہوئی ہے اور خطاب  
یا ایہا الذین آمنوا سے ہوا ہے تو یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ حضرت علیؑ بھی اسی  
تنبیہ میں شامل ہیں۔ کیونکہ آیہ تطہیر کی رو سے حضرت علیؑ معصوم ہیں۔ حضرت  
علیؑ کو یہ خطاب اسی طرح ہوگا جس طرح احزاب علیؑ میں آنحضرتؐ کو مخاطب کیا گیا ہے  
یا ایہا النبی اتق اللہ۔  
اے نبی اللہ سے ڈر

لا تطع الکافرین ۔  
اے نبی کفار کی اطاعت نہ کر

والمنافقین ۔  
اے نبی منافقین کی بات نہ مان

ان جیسے دیگر خطابات بھی آنحضرتؐ کو ہیں۔ جس طرح ان خطابات میں آنحضرتؐ  
کی عصمت متاثر نہیں ہوتی اور ان خطابات کا مقصد امت کو بالواسطہ خطاب ہونا ہے  
اسی طرح یا ایہا الذین آمنوا کا امیر حضرت علیؑ ہوگا اور دوسرے مومنین بالواسطہ



عالم ہونگے۔

۳۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي  
 الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ  
 لَكُمْ۔

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے  
 جائے کہ مجلس میں جگہ کو کھلا رکھو تو کھلا  
 کرو یا کروا کر دے اللہ تمہارے لیے کثرت دے گا۔

یٰنابیع المودہ ۱۲ پر علامہ قندوزی نے اعلیٰ کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

قرآن میں جہل کہیں یَا ایھا الذین آمنوا آیا ہے علیٰ ان کا امیر المؤمنین ہے  
 اللہ نے تمام صحابہ کو سرزنش کیا ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی کیا ہے مدح و ثنا  
 سے کیا ہے۔

۵/۴۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 إِذَا مَا جِئْتُمُ الْمَسْئُولَ فَمَضَىٰ  
 بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقْتُمْ  
 ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَظْهَرُ فَإِنْ  
 كُنْتُمْ تَعِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ  
 بِكُمْ حَٰجَتَكُمْ أَوْ يَشْفَعُ لَكُمْ فَمَا  
 بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقْتُمْ  
 فَإِذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ فَبِإِذْنِ  
 اللَّهِ فَافْعَلُوا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ

اے ایمان والو! جب آنحضرتؐ سے  
 سرگوشی کرنا ہو تو سرگوشی سے پہلے آنحضرتؐ  
 کے سامنے کچھ پیچھے رکھ دو یہ چیز تمہارے  
 لیے بہتر اور پاکیزہ تر ہوگی۔ اگر تمہیں  
 آنحضرتؐ کو دینے کے لیے کچھ دے تو اللہ  
 غفور رحیم ہے۔ پس اس بات سے گھر گئے  
 کہ ہم نے تمہیں کچھ دینے کو کہا ہے اب جبکہ  
 تم نے ہمارا حکم نہیں مانا پس ہم نے  
 تمہیں معاف کر دیا۔ اب نماز پڑھو زکوٰۃ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ  
 دو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو  
 اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

شواہد التزئیل ج ۲ ص ۲۳۲ پر علامہ حسکانی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ  
 حضرت علیؑ نے فرمایا ہے۔ قرآن میں ایک ایسی آیت بھی ہے جس پر نہ تو مجھ  
 سے پہلے کسی نے عمل کیا ہے اور نہ ہی میرے بعد اس پر کوئی عمل کرے گا۔ جب  
 مجادلہ ۳۷ ر ۱۳ یحییٰ ابۃ نجوی نازل ہوئی تو میرے پاس ایک دینار تھا۔ میں نے  
 اس کا خوردہ کرایا دس درہم لیے اور دس مرجہ آنحضرتؐ سے  
 گفتگو کی۔ جب بھی گفتگو کرتا ایک درہم پیش کر دیتا۔ ادھر میرے درہم ختم ہوتے  
 اور ادھر فوات احدیت نے اس آیت کا حکم منسوخ کر دیا۔

علامہ طبرسی نے اپنی تفسیر جامع البیان میں اس سورہ کی تفسیر میں مجاہد  
 سے ایک روایت نقل کی ہے جب تمام صحابہ کرام قیامت آنحضرتؐ سے بات کرنے  
 سے منع کر دیا گیا تو اس دوران سوائے حضرت علیؑ کسی نے آنحضرتؐ سے بات  
 نہ کی۔ آپؐ نے ایک دینار دیکر آنحضرتؐ سے باتیں کیں۔

غایۃ المرام ص ۳۴۹ پر علامہ بحرانی نے علامہ حموی کے حوالہ سے محمد بن عثمان  
 ابن محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ سے دس مرتبہ دس قیمتی کلمات  
 مروی ہیں جو آپؑ نے دس درہم دیکر کئے تھے۔

پہلی مرتبہ آپؑ نے سوال کیا۔

قبلہ۔ وفاق کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کالہ الا اللہ کی گواہی

دوسرا درہم دیکر آپؑ نے سوال کیا۔ فساد کیا ہے؟

۴۔ حضور نے فرمایا ———— شرک بائند اور کفر فساد ہے ۔

۵۔ میرا درہم دیکر آپ نے سوال کیا ———— حق کیا ہے ؟

۶۔ حضور نے فرمایا ———— اسلام قرآن اور میرے بعد تیری ولایت ۔

۷۔ چوتھا درہم دیکر آپ نے سوال کیا ———— جیلہ کیا ہے ۔

۸۔ حضور نے فرمایا ———— جیلہ کا ترک ہی بہتر ہے ۔

۹۔ پانچواں درہم دیکر آپ نے سوال کیا ———— محمد پر کیا فرض ہے ؟

۱۰۔ حضور نے فرمایا ———— اللہ اور رسول کی اطاعت ۔

۱۱۔ چھٹا درہم دیکر آپ نے سوال کیا ———— اللہ سے دعا کیسے مانگی جائے ۔

۱۲۔ حضور نے فرمایا ———— غلو، غص اور عقیدت کے ساتھ

ساتواں درہم دیکر آپ نے سوال کیا ———— اللہ سے کیا مانگا جائے ؟

۱۳۔ حضور نے فرمایا ———— لوازش اور مہربانی

۱۴۔ آٹھواں درہم دیکر آپ نے سوال کیا ———— اپنی نجات کے لیے کیا کرنا

چاہیے ؟

۱۵۔ حضور نے فرمایا ———— حلال کھانا اور سچ بولنا

۱۶۔ نواں درہم دیکر آپ نے سوال کیا ———— خوشی کیا ہے ؟

۱۷۔ حضور نے فرمایا ———— جنت کا دوسرا نام خوشی ہے ۔

۱۸۔ دسواں درہم دیکر آپ نے سوال کیا ———— آرام کیا ہے ؟

۱۹۔ حضور نے فرمایا ———— دربارِ خدا میں حاضری ۔

شواہد التزیل ج ۲ صفحہ ۲۳۵ پر علامہ حسکانی نے ابو بکر مکرہی کے

ذریعہ حضرت علی سے روایت کی ہے کہ جب ایہ خبر ملی تو ازل ہوئی تو آنحضور نے مجھے



کیا ایک دینار دے گا ؟

میں نے عرض کیا۔ تمام اُمت اس کی شمول نہیں ہوگی۔

اپنے فرمایا۔ کتنا دے گا ؟ میں نے عرض کیا ایک درہم۔

درہم ۲ ص ۱۵۱ اور باب النقول ج ۲ ص ۸۱ پر علامہ سیوطی نے بھی یہ

روایت درج کی ہے۔

۴۔ لَا يَجِدُ قَوْمًا يُؤْتُونَ  
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ لَوْ كَانُوا  
مِنْ حَلَاةِ اللَّهِ  
وَرَسُولِهِ أَتَى  
أَبَاءَهُمْ أَوْ  
أَبْنَاءَهُمْ أَوْ  
أَخْوَانَهُمْ أَوْ  
عَشِيرَتَهُمْ أَوْ  
فِي قُلُوبِهِمْ  
لَايَاقَانٌ  
وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ  
مِّنْهُ فَنَازَلَهُمْ  
بِجَنَّتِ نَجْرَتِي  
وَمِنْ  
نَحْتِهِمَا أَلْزَمْتُ  
حُلْدَيْنِ فِيهِمَا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
وَوُضِعَا عِنْدَهُ

مجادلہ ۲۲

ایسے لوگ کم ہی ہونگے جو اللہ اور رسول  
پر ایمان بھی لائے ہونگے اور پھر منکرین  
اور رسول سے بھی محبت کرتے ہونگے خواہ  
یہ کون خدا ان کے باپ۔ بیٹے۔ بھائی اور  
قبیلہ ہی کیوں نہ ہوں۔ جو ایسا نہ کریں اللہ  
نے ان کے دلوں میں ایمان نفس کر دیا ہے  
اللہ نے ان کو روح القدس سے مؤید فرمایا  
اللہ نے ان کو ایسی جنات میں داخل کر دیا  
جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی یہ لوگ ہمیشہ  
یہیں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہے یہ لوگ  
اللہ سے راضی ہیں۔

شواہد التشریح ج ۲ ص ۲۴۱ پر علامہ عسکانی نے امام محمد اقرہ سے روایت کی ہے

کہ مجادلہ ۲۲ حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۷۔ اَوَلَيْسَ حِزْبُ اللَّهِ اَكْبَرُ  
اِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُوَ الْمُفْلِحُونَ۔  
یہ لوگ حزب اللہ ہیں، یقین رکھو  
حزب اللہ ہی کامیاب ہوگا۔

مجادلہ ۲۷

یہ جامع المودہ ص ۳۴۲ / ص ۳۴۳ پر علامہ قندوزی نے جابر ابن عبد اللہ کے جندل ابن جنادہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اسلام لانے کے بعد آنحضرتؐ سے پوچھا۔  
قبلہ کب مجھے اپنے اوصیاء سے مطلع فرمائیں تاکہ آپ کے بعد میں ان کی اتباع کر سکوں۔  
آپ نے فرمایا۔ میرے اوصیاء بارہ ہونگے۔ میں نے عرض کیا قبلہ تو رات میں  
ہی مہمانے ایسے ہی پڑھائے۔

مجھے ان کے نام بتائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اول الاوصیاء ابوالمہدی علیؑ ہے۔ اس کے  
بعد اترتیب حسنؑ اور حسینؑ ہونگے جب چوتھے وحی علیؑ زین العابدینؑ کی ولادت ہوگی  
تو تیسری عمر ختم ہو جائیگی۔ دنیا سے تیرا آخری نکلودودھ کا ایک گھونٹ ہوگا۔  
میں نے عرض کیا۔ قبلہ تو رات میں تو ہمیں۔ ایلیاؑ شہید اور شبیرؑ کے نام سے ہیں۔  
یہ تو حضرت علیؑ۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔ ان کے بعد جو ہونگے ان کے اسمائے  
گرامی کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا امام حسینؑ کے بعد علیؑ ابن حسینؑ۔ علیؑ ابن حسینؑ کے بعد محمد ابن  
علیؑ ہوگا جس کا لقب باقر العلوم ہوگا۔ محمد کے بعد جعفر ابن محمدؑ ہوگا اس کا لقب  
صادق ہوگا اسکے بعد موسیٰ ابن جعفرؑ ہوگا اس کا لقب کاظم ہوگا۔ اس کے بعد  
علیؑ ابن موسیٰ ہوگا جس کا لقب رضا ہوگا۔ اس کے بعد محمد ابن علیؑ ہوگا اس کا لقب  
نقی ہوگا اس کے بعد علیؑ ابن محمدؑ ہوگا اس کا لقب نقی ہوگا اس کے بعد حسن ابن علیؑ  
ہوگا اس کا لقب عسکری ہوگا اس کے بعد محمد ابن حسنؑ ہوگا اس کا لقب قائم مہدی

اور محبت ہوگا۔ جو طویل غیبت کے بعد ظاہر ہوگا اور ظہور کے بعد رشتے ارض کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا۔ زمانہ غیبت میں صبر کرنے والوں کو خوشخبری ہو۔ زمانہ غیبت میں ان کی محبت پر قائم رہ جانے والوں کو بشارت ہو۔ انہی لوگوں کے متعلق اللہ نے فرمایا ہدی المتقین الذین یومنون بالغیب اور مجادلہ ۲۲ بھی انہی کے لیے ہے۔

میں نے عرض کیا۔ اس اللہ کی حمد ہے جس نے مجھے ان کی معرفت عطا کی ہے۔





— ۵۹ —

## سُورَةُ الْحَشْرِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پانچ آیات ہیں۔

۱۔ مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ  
وَلِلَّذِينَ آمَنُوا (۱)

۲۔ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمِنْهُمْ  
۳۔ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا (۱۰)

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مِمَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (۱۸)

۵۔ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ (۲۰)



# سورہ حشر

۱۔

۱۔ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ  
مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ  
وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ  
وَلِابْنِ السَّبِيلِ كَمَا لَا يَكُونُ رِوَاكًا  
بَيْنَ الْأَعْيَانِ مِنْكُمْ ۚ

حشر ۱

اللہ کی طرف سے وہ باتوں میں سے  
جو کچھ نبیؐ آ حضورؐ کے قبضہ میں آتے  
وہ اللہ رسولؐ ذوی القربیٰ - یتامی  
مساکین اور مسافروں کے لیے مخصوص  
ہے تاکہ ہر ماہ داروں میں جاگیر داری  
سسٹم نہ بن جائے۔

خاتیہ المرام ص ۳۲ پر علامہ بحرانی سے تفسیر ثعلبی سے لکھا ہے کہ

ابن قریظہ - بنی نضیر - کی امانی جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھی - مذکر  
نضیر - عرسہ کی بستیاں اور بنی یہ مال نبیؐ ہے ہر بلا جنگ آنحضورؐ کے قبضہ میں آیا  
تھا۔

ذوی القربیٰ سے مراد آنحضورؐ کے قرابت دار ہیں۔

علامہ طبری نے اپنی تفسیر جامع البیان میں لکھا ہے کہ مال نبیؐ آنحضورؐ کے  
افراد سے مخصوص ہے۔

تفسیر القرآن للقرآن ج ۱۳ صفحہ ۵۵۹ پر فاضل معاصر علامہ عبدالمکرم نے لکھا ہے ماں فی انحصار کے اقربا سے مخصوص ہے۔

۴۔ وَالَّذِينَ بَتَّوْا الذَّرَّ وَالْأَيَّامَ  
مَنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ جَاجَرَ  
أَيْتَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي  
صُدُوقِهِمْ حَاجَةً مِثْلًا  
أَوْ تَوْاقًا وَلَا يَنْتَفِعُونَ بِهَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ  
وَلَوْ كَانَ يُعْطَى خَصَاصَةً  
مَنْ يَتَّقِ مُحْضًا نَفْسًا خَافُ لِيَاثِ  
مُتَمَلِّحُونَ - حشر ۹

جن لوگوں نے آخرت کا گھر اور پہلے  
سے ایمان پر قائم ہیں جو بھی جہا جہا  
کر ان کے پاس آئے اُسے پسند کرتے ہیں  
اپنے دل میں کسی قسم کی کوئی خواہش  
نہیں رکھتے۔ اپنی ذات پر دوسروں  
کو ترجیح دیتے ہیں، خواہ انہیں خود ضرورت  
بھی ہو۔ جو لوگ انسانی بخل سے محروظ  
ہیں گے وہی فلاح یافتہ ہوں گے۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۴۶ پر علامہ حسکانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے  
کہ ایک مرتبہ ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ بھوکا ہوں۔  
آپ نے اپنی ازواج کے پاس کچھ دینے کا بیخام بھیجا۔ تو ہر طرف یہی جواب  
ملا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔

آنحضرت نے فرمایا۔ آج اس جہان کو کون کھلائیگا؟  
حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ قبلہ میں کھلاؤں گا۔

آپ نے فرمایا پھر کھلائیے!

حضرت علیؑ گھر آئے جناب فاطمہؑ کو مطلع فرمایا

بی بیؑ نے عرض کیا ہمارے ہاں تو سوائے بچوں کے کھانے اور کچھ بھی نہیں



آپ نے فرمایا۔ یا علی! اللہ نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو امتیاست  
اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کا ثواب شہرے نامعلوم مال میں درج ہوگا۔

حضرت علی نے عرض کیا۔ جبکہ وہ کون ہونگے۔

حضرت علی نے فرمایا یہ وہ ہیں جن کے متعلق اللہ نے حشرہ میں تفصیل  
فرمائی ہے۔

اسے ایمان والوں! اللہ سے ڈرو اور  
تم میں سے ہر انسان کو دیکھنا چاہیے  
کہ اس نے آخرت کے لیے کیا کیا  
قصد مت لیا۔

ہے۔

حشرہ

کتابتہ المطالب ص ۱۵ پر علامہ محمد نے ضمیمہ ایمان سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے علی ان کا امیر شریعت

ہستی اور ہمیں برابر

ہوئے۔ ہستی ہی کا مراد

ہیں

۵۔ لَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ الْأَبْصَرُ

وَالْأَعْمَىٰ الْأَبْصَرُ أَصَحُّبُ الْبُخْلَىٰ

هَٰذَا الْأَعْمَىٰ مِنْكُمْ

حشرہ

نایا المرام ص ۳۳ پر علامہ محمد نے مناقب خوارزمی کے حوالہ سے علامہ ابن  
عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ہم آغوشہ کے پاس تھے کہ حضرت  
علی آگئے، آپ نے حضرت علیؓ کو بطول اشارہ کر کے فرمایا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ بھوکوں کو سلام دو اور بھری ہمان کو کھلاؤ۔

نبیؐ نے کھانا ہمان کے پیٹے سے دیا۔ اور بھوکوں کو بلا سلام سلام دیا۔ دوسری  
صبح کو اللہ نے شرعاً نازل کی۔

۳۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهُمْ بِآيَاتِنَا  
يَعْتَصِمُونَ كَمَا آمَنُوا بِآيَاتِنَا  
الْأُولَٰئِكَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا  
وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكْفُرُ  
بِآيَاتِنَا وَلَا يَكْفُرُ بِآيَاتِنَا  
وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ يَكْفُرُ  
بِآيَاتِنَا وَلَا يَكْفُرُ بِآيَاتِنَا

ہے۔

حشرہ

شواہد الشریعہ ص ۲۱ مشرق پر علامہ محمد کانی سلمہ ابن اکرم سے روایت  
کی ہے کہ

آغاز نبوت میں آنحضرتؐ بیعت فزقہ کے تمام ہر شخصے حضرت علیؓ کے ساتھ  
تھے۔ نماز کا وقت ہو گیا، آپ نے نماز شروع کی حضرت علیؓ نے آپ کی اقتداء  
کی اتنے میں جھڑپیا۔ تحریر گزرنے آپ نے فرمایا: تم لوگو اپنے بھائی کے  
ساتھ جو ہاؤ۔ چنانچہ جھڑپے بھی حضرت علیؓ کے ساتھ چھوڑے ہو کر غار پر چلے  
نماز ختم ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: جھڑپے جبریلی نے اطلاع دی ہے  
کہ اللہ نے میرے لیے زبردست اور اوقات سے تیار شدہ دود پر خضروں کو کر کے  
ہیں جس کے ذریعے تو جہاں چاہو بیٹھا اور ہائے گا۔

حضرت علیؓ نے عرض کیا یہ تو جھڑپے کی بڑا ہے بھلا میرے لیے کیا ہوگا؟



آپ نے فرمایا۔ یا علیؑ! اللہ نے ایک ایسی قوم پیدا کی ہے جو امتیاست  
اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کا ثواب تیرے نام پر اعمال میں درج ہوگا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ جبکہ وہ کون ہونگے۔

حضرت نے فرمایا یہ وہ ہیں جن کے متبعین اللہ نے حشر میں تفصیل  
بائی ہے۔

اسے ایمان والوں! اللہ سے ڈرو اور  
تم میں سے ہر انسان کو دیکھنا چاہیے  
کہ اس نے آخرت کے لیے کیا کیا  
حشر میں ہے۔

ہے۔

حشر میں

کہنا یہ اطمینان حاصل ہے کہ اللہ نے ہر عباد کو اللہ کی عبادت کی وجہ سے  
قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آپ کے علی ان کا اسم پر مشتمل ہے

ہیں اور ہمیں برابر

۵۔ لَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ

ہو سکے۔ ہفتی ہی کو مران

وَالْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ لَا

ہیں

حشر میں

نارۃ المرام ۱۱۱ پر علامہ رحمان نے مناقب خواجہ غلامی کے حوالہ سے علامہ ابن  
عباسؑ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ہم آغوشہ کے پاس تھے کہ حضرت  
علیؑ آگئے وہ آپ نے حضرت علیؑ کو بظن اشارہ کر کے فرمایا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا۔ پھر کون سلام دو اور پھر کون ایمان لے لے گا۔

یہ نبیؐ نے کہا ایمان کے لیے دے دیا۔ اور پھر کون سلام دو یا۔ اور سری  
میں کہ اللہ نے شرعاً نازل کی۔

۳۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهُمْ يَقْتُلُوا  
هَتَمَ يَقْتُلُوا كَمَا كُنَّا أَعْفُو لَكُمْ  
الْأَعْفُو بِنَا الْإِيمَانِ سَبْعُ كَا  
بِأَنَّهُ يَنْبَغِي لَكَ لَا تَجْعَلِي فِي قُلُوبِنَا  
خِلَافَ بَلَدِي مَنَ الصَّلَاةِ كَمَا أَنَا لَكَ  
رَغْوَةً رَّحِيمٌ حَرْطًا

ہے۔

حشر میں

خواب اللہ علیؑ ۲ مشق ۲ پر علامہ رحمانی سلمہ ابن اکوع سے روایت  
کی ہے کہ

آغا زبیر نے میں حضورؐ بتیے فرقہ کے تمام ہر شخص حضرت علیؑ کے ساتھ  
تھے۔ نماز کا وقت ہو گیا آپ نے نماز شروع کی حضرت علیؑ نے آپ کی اقتدار  
کی باتیں میں جھڑپیں کرتے گئے آپ نے فرمایا: تم کو اپنے بھائی کے  
ساتھ ہو جاؤ۔ چنانچہ جھڑپیں بھی حضرت علیؑ کے ساتھ چھوڑے ہو کر غار پر چلے  
نماز ختم ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: جھڑپیں جبریلی نے اطلاع دی ہے  
کہ اللہ نے تیرے لیے زبرد اور فوت سے تیار شدہ دود پر حضورؐ کی خبر کے  
ہیں جس کے ذریعے تو جہاں چاہیگا اور جاکے گا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا یہ تو جھڑپیں ہیں جہاں سے جہاد میرے لیے کیا ہوگا

سورۃ حشر

جس ذات کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم! یہ اور اس  
کے شیعہ ہی کا میاب ہونگے۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)



# سُورَةُ الْمُتَجَنَّةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء (۱)

۲۔ یا ایہا الذین آمنوا اذ جاءکم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن (۱۰)



# سورہ ممتحنہ

۱. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا  
تَتَّخِذُوا عِدُوِّي وَعِدُوكُمْ  
أَوْلِيَاءَ تَلْقَوْنَ فِيهِمْ بِاللُّوْفِ  
وَلَا تَحْذَرُوا الْيَسَاءَ جَاءَكُمْ مِنَ  
الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الدُّسُوعَ وَيَاكُمْ  
أَنْ تَوَفَّقُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ  
خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِ  
الْبَيْعَاءِ مَرْضَاتِ شُرُوكِ الْبَيْعِ  
بِالْمُؤَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ  
وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ  
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۔

۔ ممتحنہ ۱۱

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن  
کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان دشمنوں سے  
محبت کے ساتھ پیش آتے ہو، حالانکہ  
تمہارے پاس جو حق آپکا ہے یہ لوگ  
اس کے منکر ہیں ایمان کے جبرم  
میں ہی تو انہوں نے تمہیں اور رسول  
کو گھروں سے نکالا ہے۔ میری راہ  
میں جہاد اور میری خوشنودی کیلئے گھر  
سے نکلے ہو تو پھر ان سے خفیہ اظہار  
محبت کیوں کرتے ہو میں تمہارے  
ظاہر و باطن سے واقف ہوں جس نے  
بھی ایسا کیا وہ راہ حق سے ہٹ گیا

درمنثور ج ۲ صفحہ ۲ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

یہ آیت ایک قریشی کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب آنحضورؐ فحش  
مکہ کی تیاری کر رہے تھے تو اس صحابی نے کفار مکہ کو آنحضورؐ کی تیاریوں سے  
مطلع کر دیا۔ چنانچہ جبریلؑ یہ آیت لیکر آیا۔ (مترجم) چونکہ اس خط کا انکشاف  
حضرت علیؑ کے ذریعہ ہوا تھا اس لیے اسلام پر حضرت علیؑ کے منجملہ احسانات میں  
سے ایک احسان یہ بھی ہے۔

۲۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
إِذَا جَاءَكُمْ السُّوءُ فَلْيُهْجِرُوا  
فَمَا تَتَّخِذُونَ مِنْهُ  
مَتَحْنًا عَظِيمًا

اے ایمان والو! جب مومن عورتیں  
مہاجر بن کر تمہارے پاس آئیں تو ایمان  
دینے سے پہلے ان کا امتحان کر لیا کرو۔

علامہ بحرانی نے من مناقب امیر المومنین کے صفحہ ۹۹ پر ابن مردوسیہ  
کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے قرآن  
میں جہاں کہیں - یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا - آیا ہے علیؑ امیر المومنین ہے۔





# سُورَةُ الصِّفِّ

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں چار آیات ہیں۔

- ۱۔ اِنَّ اللّٰهَ يَجِبُ الَّذِيْنَ يَقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ (۸)
- ۲۔ يَرْزُقُوْنَ لِيُطْفُوْا لَوْ رَاقَهُ بِاَفْوَاهِهِمْ (۸)
- ۳۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدْلٰكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ (۱۰)
- ۴۔ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ (۱۲)



# سُورَةُ صَفِّ

۱۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ  
يَقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ صَغًا كَانْتُمْ  
بَنِيَّان مَّرْصُوْعِيْنَ ۔ صدمہ  
اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو  
راہِ خدا میں جہاد کے وقت سید  
پلائی ہوئی دیوار کی طرح ثابت قدم  
ہو کر کھڑے ہیں ۔

شواہد المتزیل ج ۲ ص ۲۵۱ پر علامہ حکامی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
آیت کا مصداق جناب حمزہ ۔ حضرت علیؑ اور جناب عبیدہؓ ابن حارثؓ ہیں اور  
جناب مقدادؓ کی ہیں ۔

ایضا ص ۲۵۲ پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے ۔

۲۔ يُرِيْدُ الَّذِيْ لَا يُطِئُوْا لِقَا  
اللّٰهِ بِاَقْوَامٍ وَّاللّٰهُ مُنْتَقِمٌ  
لِّنُوْرِهِ وَاَلْوَاكِرِ الْكَلْبَرِ الَّذِيْ ۔ صدمہ  
یہ لوگ نورِ خدا کو چھونکوں سے بچانا  
چاہتے ہیں لیکن اللہ اپنے نور کو مکمل  
کر کے ربیکا خواہ کافرانے ناپسند ہی کریں ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی سَیِّئَاتِكُمْ مَّوَدَّةَ بَيْنِهِمْ ۚ وَتُذٰلِكَ اَتَى الْاَوَّلَیْنَ ۚ  
آیت میں نور سے مراد نور امامت ہے۔

۳۰۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَصْلٰ  
اُدُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُخْیِیْكُمْ مِنْ  
عَذَابِ الْیَمِّ ۚ ۝ ص ۱۱  
اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی  
تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب جہنم  
سے بچالے۔

نور الابصار ۱۱ پر علامہ شبلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے علیٰ امیر المومنین ہے۔

۳۱۔ یَعْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۚ وَ  
یُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرٰی مِنْ  
تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ۚ وَ مَسٰکِنَ حَبِیْبَةٍ  
فِیْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ  
الْعَظِیْمُ ۚ ۝ ص ۱۲  
اللہ تمہارے گناہ معاف کر کے ایسی  
جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں  
بہتی جوگی پاکیزہ مکان ہونگے یہی  
عظیم کامیابی ہے۔

نایۃ الرام ۱۲ پر علامہ بحرانی نے مسند قبل کے حوالہ سے زید ابن ارقم  
سے روایت کی ہے کہ

آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو شخص جنت میں شجرہ طوبیٰ سے پھل حاصل کرنا  
چاہتا ہے وہ میں علی ابن ابیطالب سے تسک کرے۔





—۴۲—

## سُورَةُ الْجُمُعَةِ

اس سورت میں حضرت بل کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ (۲۱)

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (۹)

۳۔ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا مُغْضُوا إِلَيْهَا (۱۱)



## سُورَةُ جُمُعَةٍ

۱۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي  
الْأُمَمِينَ رَسُولًا يُخَوِّفُهُمْ  
عَلَيْهِمْ الْيَتَامَ وَيُزَكِّيهِمْ  
وَعَلَيْهِمْ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ  
وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

جمعہ ۲

اللہ وہی ہے جس نے ان پڑھ افراد  
کے لیے ایسا رسول مبعوث کیا جو ان کے  
سامنے آیات الہیہ کی تلاوت کرتا ہے  
ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور کتاب و  
حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ قبل ازیں وہ  
کلمہ کھلا گمراہی میں تھے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۵۳ پر علامہ مسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد ولایت علی ابن ابیطالب ہے۔

۲۔ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا  
لُودِيَكَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمٍ الْجُمُعَةِ  
فَاَسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا  
الْبَيْعَ

جمعہ ۳

اے ایمان والو! جب جمعہ کی اذان  
کہی جائے تو ذکر خدا کی طرف جلدی  
کرو اور بیع و شرا چھوڑ دو۔

مناقب خوارزمی ص ۱۵۹ پر علامہ خوارزمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

قرآن میں جہاں کہیں۔ یا ایہا الذین امنوا۔ لکھا ہے علی امیر المؤمنین ہے۔

۳۔ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْيًا  
أَلْفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ  
خَائِبًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنْ  
الَّذِي هُوَ مِنَ التِّجَارَةِ وَلَئِنَّهُ خَيْرٌ  
لِّلرَازِقِينَ۔ جمعہ علی

جب یہ لوگ کوئی تجارت اور میلہ دیکھو  
لیتے ہیں تو تجھے نماز میں تنہا چھوڑ کر  
بھاگ جاتے ہیں۔ انہیں بتا دے جو کچھ  
اللہ کے ہاں گویہ تجارت سے بدرجہا بہتر  
ہے اللہ ہی تمام رازقوں سے اچھا رازق ہے۔

غایۃ المرام ص ۱۱۲ میں علامہ بخاری نے تفسیر مجاہد کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

وحید ملی ایک مرتبہ سامان تجارت مدینہ میں لایا۔ اور مسجد کے قریب  
اپنا سامان آٹا کر ڈھول پٹوایا تاکہ لوگوں کو مال تجارت کی آمد کا پتہ چل جائے۔  
آنحضرتؐ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ جو نہی صحابہ نے صدائے ڈھول سنی تمام کے  
تمام خطبہ کو چھوڑ چلے گئے۔ حضرت علیؓ۔ جناب فاطمہؓ۔ امام حسنؓ۔ امام حسینؓ  
جناب سلمان۔ جناب ابوذرؓ۔ جناب مقدادؓ۔ اور جناب صہیت بچ گئے۔  
آنحضرتؐ کو بڑا افسوس ہوا اور آپؐ نے فرمایا۔

اگر آج میری مسجد میں یہ بچ چلے آتے افراد نہ بچ گئے ہوتے تو اللہ کی طرف  
سے تمام اہل مدینہ آتش عذاب میں جل جاتے۔ آگ سے پہلے ان پر قوم کوٹا کی مانند  
ہتھر برسائے جاتے۔



یہی وہ افراد ہیں جن کے متعلق ارشاد قدرت ہے ۔  
یہ وہ افراد ہیں جنہیں تجارت لہر و لعب نہیں ڈالتی ۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

— ۴۲ —

## سُورَةُ الْغَايَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق دو آیات ہیں ۔  
۱۔ فَاٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالنَّوْلَ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا (۸)  
۲۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَالْاَوْلَادِ (۱۴)







مِنْ أَرْوَاجِكُمْ وَأَفْئِدَةٍ كَاذِبَةٍ  
عَدُوًّا لَّكُمْ ۖ

اولاد اور ازواج میں سے کچھ نبھائے  
دشمن ہیں۔

نورالابصار مٹ پر علامہ شبلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔  
قرآن میں جس آیت کی ابتداء یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتی ہے علی المرتضیٰ



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

— ۶۲ —

## سُورَةُ الطَّلَاقِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آیت واحدہ ہے  
لیخرج الذين آمنوا و عملوا الصالحات من الظلمات الى النور (۱۱)



# سورہ طلاق

ا۔ يُخْرِجُ الدِّينَ اَمْنًا وَّ  
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الطَّلَاقِ  
اِلَى النُّكْحِ وَ مَنْ يُفْرِغْ بِاللَّهِ  
وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ  
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ  
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ  
أَحْسَنَ اللَّهُ لَكَ رِزْقًا۔

طلاق عا

گا۔

تاکہ اللہ اعمال صالحہ کر نیوالے مومنین  
کو طلمات سے نکال کر نور میں لائے  
جو شخص اللہ پر ایمان لاکر اعمال صالحہ  
کرے گا اللہ اُسے ایسی جنات میں داخل  
کرے گا جہاں نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ  
لوگ ہمیشہ وہاں رہیں گے اور اللہ ان  
کے لیے رزق احسن کا انتظام فرمائے

شواہد التفریح ج ۱ ص ۲۱ پر علامہ مسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں کہیں الذین امنوا و عملوا الصالحات آیا ہے علماء ابن  
ابطالب ان کا امیر و رئیس ہے ۔





— ۶۵ —

## سُورَةُ التَّحْرِيمِ

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں آیات ہیں۔

۱۔ وان تظاهروا علیه فات الله مولاہ رجیل صالح الثمنین (۴)

۲۔ یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم مائماً (۶)

۳۔ یوم لا یخزی الله المتبیین الذین آمنوا معہ (۸)



# سُورَةُ تَحْرِيمٍ

اِنَّ تَظْهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ  
اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ  
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةِ  
بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ۔

اگر تم دونوں نے میرے رسول کے  
خلاف اپنے منطابہروں میں کسی نہ کی تو  
پھر اللہ جبریل۔ صالح المؤمنین اور  
ملائکہ میرے حبیب کے معاون و مددگار

تحریم ۴

در منثور ج ۴ صفحہ ۲۴۴ پر علامہ سیوطی نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے  
میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ صالح المؤمنین کا مصداق علی ابن ابیطالب ہے  
ایضا علامہ سیوطی نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ۔ میں نے  
آنحضرت سے سنا ہے کہ صالح المؤمنین کا مصداق حضرت علی ہے  
کنایۃ الطالب ۵۳ پر علامہ محمد کبھی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
تحریم ۴ میں صالح المؤمنین کا مصداق علی ابن ابیطالب ہے۔

۲۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا | اے اَيُّسَانِ وَالْوَا! اپنے

## سورۃ تحریم

۴۹۶

قُواْ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا  
تحریم ۷۷  
کو اور اپنے اہل کو آتش جہنم  
بچاؤ۔

یابیع الرودہ ص ۱۲۵ پر علامہ ممدوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین امنوا آیا ہے حضرت علی ان کا امیر و  
رئیس ہے۔

۳۔ یَوْمَ لَا يَجِزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ  
اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرٌ هُمْ يَسْتَعِيْلُوْنَ  
اَيْدِيْهِمْ وَاَبْيَانُهُمْ بِضُوْءٍ  
لِّقْنَا اَنْفُسَنَا نُوْرًا وَّ  
اَغْضٰرُنَا اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ  
تحریم ۷۷  
اس دن کو یاد رکھو جس دن اللہ اپنے  
نبی اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے کو  
شرمندہ نہ کرے گا ان کا نور ان کی پیشانی  
اور دائیں جانب سے نور ہوگا۔ اور  
میں گے اے اللہ ہمارے نور کو مکمل  
فرما ہم پر نور آتش فرما تو ہر چیز پر قادر ہے

غایۃ الرام ص ۴۳ پر علامہ بحرانی نے تفسیر تقاتل کے حوالہ سے ابن عباس سے  
روایت کی ہے کہ

تحریم ۷۷ کا مصداق آنحضرت۔ حضرت علی۔ جناب فاطمہ۔ امام حسن۔ امام  
حسین۔ جناب حمزہ اور جناب جعفر طیار ہیں۔ پس عراط پر ان کا نور نور دُنیا سے  
سترگاہ زیادہ ہوگا۔





—۶۶—

## سُورَةُ الْمُلْكِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ اَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَىٰ (۶۶)

۲۔ فَلَمَّا رَأَتْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا (۶۷)



# سُورَةُ نَمْلِك

کیا جو شخص اونٹ سے منہ چلے وہ اور  
صراطِ مستقیم پر سیدھا چلنے والا  
دونوں برابر ہیں۔

۱۔ اَمَّنْ يَمُشِي مَكْبًا عَلٰی  
وَجْهِهِ اَهْدٰى اَمَّنْ يَمُشِي  
سَوِيًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔  
نملک ۲۳

غایۃ المرام ۳۳۵ پر علامہ بحرانی نے عبد اللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ  
میں تو حضرت علیؓ کی اتباع کرنا ہوں کیونکہ یہ شخص از روئے اسلام اول اور  
حق اس کے ساتھ ہے۔ میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ۔ حضرت علیؓ صراطِ مستقیم  
پر سیدھا چلنے والا ہوگا۔

جب یہ لوگ اپنے قریب پائیں گے  
تو اسے دیکھ کر کفار کے چروں کے  
اڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ  
یہی وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

۲۔ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً  
وَسِيَّتْ وَجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا  
فَوَقِيلَ لَهُمُ الَّذِي كُنْتُمْ  
بِهِ تَدْعُونَ ۔ نملک ۲۴

شواہد التزیل ج ۲ ص ۲۹۵ پر علامہ حسکانی نے ابن فنجویہ کے حوالہ سے امش سے روایت کی ہے کہ جب منافق حضرت علیؑ کے مراتب دیکھیں گے تو ان کے چہروں کے رنگ اڑ جائیں گے۔

ایضاً علامہ حسکانی نے امش سے روایت کی ہے کہ  
آیت کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔

ایضاً ص ۲۹۵ پر علامہ حسکانی نے تفسیر عتیق کے حوالہ امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ۔  
جب منافق آنحضرتؐ کے قریب حضرت علیؑ کا مرتبہ دیکھیں گے تو ان کے چہروں کے رنگ اڑ جائیں گے۔





— ۶۷ —

## سُورَةُ الْقَلَمِ

- اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چھ آیات ہیں۔
- ۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . ن - (الحی) امانت بنعمۃ ربک  
بمجنون (۱-۲)
  - ۲۔ وَاِنْ لَّكَ لَاجِرًا غَیْرُ مَمْنُوْنٍ (۳)
  - ۳۔ فَسْتَبْصِرْ وَیُبْصِرُوْنَ . بَا یَکُمُ الْمَفْتُوْنِ (۵-۶)
  - ۴۔ اِنْ رَیْتَکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ (۷)



# سُورَةُ الْقَلَمِ

۱۔ ن وَالْقَلَمِ وَمَا  
يَسْطُرُونَ مَا أَنْتَ بِكَ  
بِمُحَنٍّ قَلَمٌ مَا دَرَسْتَ

ن۔ قلم اور تحریر کی قسم ہے کہ تو  
نعمت الہیہ کے معاملہ میں ہرگز  
بمحنون نہیں ہے۔

غایۃ المرام ص ۴۴ پر علامہ بحرانی نے فضاک ابن مزاحم سے روایت کی ہے  
کہ قریش نے جب آنحضورؐ کا حضرت علیؑ کو قدم قدم پر آگے بڑھانا دیکھا تو  
کہنے لگے کہ آنحضورؐ علیؑ کے معاملہ میں حد سے بڑھ رہے ہیں۔ اس وقت وفات  
احدیت سے یہ آیت نازل فرمائی۔

۳۔ إِنَّ لَكَ لَأَجْرًا خَيْرًا  
مِّمَّنْ يَنْتَوْنَ قَلَمٌ

تجھے یقیناً اس بات کا غیر ممنون  
اجر دیا جائیگا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۶۶ پر علامہ حسکانی نے جعفر ابن محمد خزاعی کے  
ذریعہ ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ کے ساتھ وعدہ اجر و ولایت  
علیؑ کی تبلیغ پر کیا گیا ہے۔

۴/۵۔ فَسْتَبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ | عنقریب تو بھی دیکھ لے گا اور  
بِأَيِّكُمْ الْمُنْتَوْنَ۔ قلم ۳ | یہ بھی دیکھ لیں گے کہ کون فتنہ میں گھرا ہوا ہے

شواہد التشریح ج ۲ صفحہ ۲۶۶ پر علامہ حکانی نے تفسیر عین کے حوالہ سے  
مکب ابن عجرہ اور عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت سے  
حضرت علی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

علیؑ اسلام میں تم سے اول۔ علم میں تم سے کہیں زیادہ۔ علم میں کہیں بلند۔  
اللہ کے لیے ناراضی ہونے میں سخت ترین ہے۔ میں نے اُسے اپنے علم سے  
نوازا ہے اپنے تمام راز اسی کے سپرد کئے ہیں۔ میری عظمت کا یہی محافظ ہے  
یہی میرا خلیفہ اور میری اُمت کا امین ہے۔

یہ سن کر بعض قریشیوں نے کہا کہ علیؑ کے معاملہ میں بہت بڑھ گیا ہے  
اسے جو صفت نظر آتی ہے صرف علیؑ میں بیان کرتا ہے اس پر اللہ نے قلم  
۵/۶ نازل فرمائیں۔

۴۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ | اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون راجح  
يَمْنٌ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ اَعْلَمُ | سے بھٹک گیا ہے اور وہی ہدایت  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلْ هُوَ اَعْلَمُ | یافتہ افراد کو بھی بہتر جانتا ہے۔

شواہد التشریح ج ۲ صفحہ ۲۶۹ پر علامہ حکانی نے ضحاک ابن مزاحم سے روایت  
کی ہے کہ۔

جب قریش نے دیکھا کہ آنحضرتؐ قدم پر علیؑ کو آگے بڑھاتے ہیں اور  
عظمت علیؑ بیان کرتے ہیں تو انہوں نے حضرت علیؑ کے لیے توہین آمیز کلمات کہنا



شروع کر دیئے۔ ساتھ آنحضورؐ کے ہاں میں بھی ناریا الفاظ استعمال کرنے لگے  
اس پر ذات احدیت نے یہ آیات فرمائیں: آنحضورؐ کو تسلی دی۔ اور منافقین کو  
سزائیں کی۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

—۶۸—

# سُورَةُ الْحَاقَّةَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں۔

—وتبیهها اذن واعیة (۱۲)

—فاما من اوتی كتابه بيمينه الا فی الايام الخالية (۱۶-۲۳)



# سُورَةُ الْحَاقَّةِ

۱۔ تَعِيَهَا اُذُنٌ قَارِعِيَةٌ  
الحاقہ ع ۱۳ | حفاظت کرنے والا کان اسے محفوظ رکھتا ہے۔

انساب الاشراف ج ۲ ص ۱۲۱ پر علامہ ملا فہرست نے کھول سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔ یا علی! میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ تجھے اپنی قوت سامع بنا دے۔ حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بعد کبھی کوئی ایسی بات نہیں تھی جو میں نے سنی اور مجھے یاد نہ رہی ہو۔

۲۔ فَأَمَّا مَنْ أَوْفَىٰ كَيْدَهُ  
بِئْسَ مَا لَمْ يَكُنْ يَفْقَهُ مَا قَدْ أَفْرَدَهُ  
كَيْدُهُ۔ إِنْ طُنْتُ أَفَىٰ مُلْقَىٰ  
حَبَابِيهِ۔ فَخَرُّ فِي عَيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ  
فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ۔ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ  
كُلُوا وَاشْرَبُوا وَرَوْضًا زَانِيًا  
جسکا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو۔ مجھے یقین تھا کہ مجھے حساب کتاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ وہ شخص خوش گوار زندگی گزارنے کا۔ اعلیٰ ترین جنت کا باسی ہوگا۔ جسکے



پھل پکے ہوئے اللہ سے کہا جائے گا کہ  
اور بیٹہ خالی دونوں میں تم نے جو کچھ کیا ہے  
اس کی جزا ہے ۔

الحاقہ ۱۹-۲۰-۲۱  
۲۳-۲۳-۲۳

غایۃ الرام ص ۳۱ پر علامہ بحرانی نے ابن مردویہ کے حوالے سے ابن عباس سے  
روایت کی ہے کہ ۔

الحاقہ کی نگرہ ہ بلاچہ آیات کا مصداق حضرت علیؑ ہے ۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

—۶۹—

## سُورَةُ الْمَعَارِجِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔  
— بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سَلِّ سَآئِلُ (الٰہی) ذٰی  
المعارج (۳-۱)



# سُورَةُ الْمُعَارِجِ

۳۲/۱- سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ  
قَاتِلَةٍ - فَلَمْ يَجِبْ لَهُ لَيْسَ لَهُ مَا يَفْعَلُ  
مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۚ

مانگنے والے نے کفار کے لیے عذاب  
کا مطالبہ کیا۔ ذو المعارج اللہ کی طرف  
آپ کو الے عذاب کو کوئی بھی نہ روک سکتا

معارج ج ۲۰۱

تفسیر روح المعانی میں علامہ آکوسی نے روایت کی ہے کہ  
اس آیت کا مصداق حارث ابن نعمان فہری ہے۔ جب اُسے معلوم ہوا  
کہ آنحضرت نے حضرت علی کے متعلق فرمایا ہے۔  
من كنت معارفه فخطي مولا۔

تو اس نے کہا۔ اے اللہ! جو کچھ محمد کہہ رہا ہے اگر یہ حق ہے تو پھر مے  
اوپر آسمان سے پتھر برسا۔ اسے دُعا مانگے ہوئے تھوڑا سا ہی وقت گزرا تھا  
کہ آسمان سے ایک پتھر آیا اس کے سر پر اور وہ اسی وقت اپنے انجمن  
کو پہنچ گیا۔

اور ان اہل بصارت پر علامہ شبلی نے یہی روایت سفیان ابن عیینہ سے نقل کی ہے۔



# سُورَةُ الْجِنِّ

سورہ ہذا میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آیت واحدہ ہے ۔  
وَمَنْ يَعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا (۱۷)



# سورہ جن

مَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ آيَاتِهِ  
يَسْأَلْهُ عَذَابًا صَعَدًا  
جن عذاباً  
جو شخص ذکر خدا سے انحراف کرے گا  
اُسے سنگین ترین عذاب پہنچنا  
پڑے گا۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۹ پر علامہ حکامی نے ابن عباس سے روایت کی  
ہے کہ۔

آیت میں ذکر رب کے مراد ولایت علی ابن ابیطالب ہے۔



— ۷۱ —  
**سُورَةُ الزُّمَرِ**

- اس سورہ میں حضرت اہل علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔
- ۱۔ اِنْ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخِذْهَا إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا (۱۹)
- ۲۔ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنْتَكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثِي اللَّيْلِ (۲۰)





# سُورَةُ مَزْمِلٍ

۱۔ اِنْ هٰذِهِ تَذٰكِرَةٌ فَمِنْ شَاءَ اتَّخَذْ اِلٰى رَبِّهِ سَبِيْلًا  
یہ تو ایک تذکرہ ہے جس کا جی چاہے اشد کی راہ پر پڑے۔

مزمل ع ۱۹

ذخائر العقبیٰ ص ۶۲ پر علامہ طبری نے اپنے سلسلہ سند سے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ میں اور

میرے اہلبیت جنت کا ایک ایسا درخت ہیں جسکی شاخیں دُنیا میں ہیں۔ جس نے ہم نے تمک کیا وہ راہ خدا پر چلا۔  
اس حدیث کو ابوسعید نے شرف النبوة میں بھی روایت کیا ہے۔

۲۔ اِنْ رَبَّكَ يَعْلَمُ اِنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثِي الْفَيْلِ وَلِیَصْنَعُ وَثُلُثُهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ۔  
اللہ جانتا ہے کہ تو اور میرے ساتھ والوں میں سے ایک گروہ رات کا ۱/۳ حصہ یا ۱/۳ حصہ میری عبادت میں گزارتے ہو۔

مزمل ع ۲۰

شراہۃ التشریل ج ۲ ص ۲۹۱ / ص ۲۹۲ پر علامہ حکامی نے ابن عباس سے روایت

کی ہے کہ

آیت میں طائفہ سے مراد حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ ہیں کیونکہ  
حضرت علیؑ پہلا وہ شخص ہے جو آپ کے ساتھ قائم الیل ہوا۔  
حضرت علیؑ پہلا شخص ہے جس نے آپ کی بیعت کی۔  
اور حضرت علیؑ پہلا وہ شخص ہے جس نے آپ کے ساتھ ہجرت کی۔



jabir.abbas@yahoo.com

—۷۲—

# سُورَةُ الْمَدِّثِرِ

اس سورت میں حضرت علیؑ کے حق میں تین آیات ہیں  
۱۔ کُلْ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ اِلٰیٰ فِیْ جَنٰتٍ یَّتَسَاءَلُوْنَ (۳۸۱-۳۸۰)





# سُورَةُ مَدَّثَر

۱-۲-۳۔ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ  
 لَا هَیِّنًا إِلَّا اَصْحَابُ الْیَمِیْنِ  
 فِی جَنَّتٍ یَتَسَاءَلُوْنَ

ہر نفس اپنے اعمال کا مرہون منت  
 ہوگا۔ لیکن اصحابِ یمین ان سے مختلف  
 ہونگے یہ لوگ جنت میں ایک دوسرے کی

مدثر ۲۸/۲۹/۴۱ احوال پر پرسی کریں گے۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۹۳/۲۹۴ پر علامہ حکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت

کی ہے کہ

ہم یمین ہیں اور یہاں شیوعہ اصحاب الیمین ہیں۔



—۷۲—

# سُورَةُ الْقِيَامَةِ

اس سورت میں حضرت مل کے حق میں تین آیات ہیں۔  
\_\_\_\_\_ فلا صدق ولا صلی (الی) الی اہلہ یتمتلی (۲۱-۳۳)



# سُورَةُ قِيَامَتٍ

۱-۲-۳- فَلَا صَدَقَ وَلَا  
صَلَّىٰ. وَلَكِنَّ كَذَبًا وَّكَوْنًا.  
ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَمُتُّ.

اس شخص نے نہ تصدیق کی۔ اور نہ  
نماز ادا کی۔ نہ مذہب کر کے اٹھ کھڑا  
ہوا اور انجمن اہلیاں لیتا ہوا اپنے  
گھر ملا گیا۔

قیامت ۳/۳۲/۳۷

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۳ / ۲۹۴ پر علامہ حکاکی نے تفسیر فرات کے  
حوالہ سے مزین ابن ابیسان سے روایت کی ہے کہ  
بخدا میں آنحضرتؐ کے سامنے ہی بیٹھا تھا جب اللہ کی طرف سے یہ حکم  
نازل ہوا کہ

اے نبی! جو کچھ کہا ہے وہ پہنچا دو۔

آپ فوراً کھڑے ہو گئے اور تمام لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

لوگو! مجھے ایک بات کی تبلیغ کا ابھی ابھی حکم ملا ہے۔

پھر آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا۔ اور اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

پھر لوگوں سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں تم سے اولیٰ اور تمہارا حاکم ہوں؟



سبے عرض کیا۔ ہاں۔

آپ نے فرمایا۔ پھر من کنت مولاًہ فعلی مولاًہ۔ جو اس سے محبت رکھے تو اُسے مجرب سمجھ۔ جو اس سے دشمنی کرے تو اُسے دشمن سمجھ جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کرنا۔ جو اس کی رسوائی چاہے تو اُسے ذلیل کرنا۔

بخدا میں نے معاویہ کو دیکھا غضبناک ہو کر اٹھا انگڑائی لی۔ اپنا دایاں ہاتھ علیہ ابن قیس اشعری کے کندھے پر رکھا۔ اپنا بائیں ہاتھ مغیرہ ابن شعبہ کے کندھے پر رکھا اور چلا گیا۔ جاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

بخدا اس بات میں ہم کسی محمدؐ کی تصدیق نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی ولایت علیؑ کا اقرار کریں گے۔

اسی وقت اللہ نے یہ آیت نازل کی۔



— ۷۲ —

## سُورَةُ الدَّهْرِ

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۱۴ آیات ہیں۔  
— بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — ہل اتی علی الانسان (الی) عذاباً  
الیمّاً (۱-۳۲)



# سُورَةُ دُھر

۱۔ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ  
عَذَابًا أَلِيمًا۔

دھرا عارضہ

مؤلف : ہم نے سورہ دھر کا ملاحظہ ہی ہے کیونکہ علامہ الوسی نے اپنی تفسیر روح المعانی سورہ دھر کی مفصل روایت درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ۔  
جبریل نے نازل ہو کر کہا۔ اے محمد ! یہ لے اللہ نے آپ کو آپ کے ابیت کے سلسلہ میں تحفہ دیا ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا۔ کیا لوں ؟

جبریل نے عرض کیا۔ مکمل سورہ دھر  
یعنی دیگر سورتوں میں آل محمد کے علاوہ احکام یا افراد کا حصہ ہے لیکن سورہ  
دھر میں آل محمد کے سوا کسی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

## سورہ دھر کا شان نزول

علامہ حکافی نے شواہد التزیل ج ۲ ص ۲۹۹ تا ۳۰۲ پر جو تحریر کیا ہے



ہم اس کا خلاصہ پیش کئے دیتے ہیں۔ احمد ابن ولید ابن احمد کے سلسلہ سند سے حضرت علی سے مروی ہے۔

ایک مرتبہ اتفاق سے حنین شریفین بیک وقت دونوں بیمار ہو گئے۔ آنحضرتؐ ان کی عیادت کو آئے اور مجھے فرمایا۔ اے ابو الحسن اگر آپ ان دونوں میں کی شفا یابی کے لیے کوئی سنت مان لیتے تو یہ جلد شفا یاب ہو جاتے۔

میں نے اُسی وقت آنحضرتؐ کے سامنے سنت مانی۔ اللہ کی بارگاہ میں ہم سنت ماننا ہوں کہ اگر میرے دونوں پیارے شفا یاب ہو گئے تو تین روزے رکھوں گا۔

جناب فاطمہؑ نے بھی ایسی ہی سنت مانی۔ اور ہماری کنیز فضلہؓ نے بھی یہی سنت مان لی۔

بچے بہت جلد شفا یاب ہو گئے۔

ان دنوں ہمارے ہاں کچھ نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ جو بھی آہٹا تھا فقراء و مساکین میں بانٹ دیا جاتا تھا تمام آل نے حج فضلہ کے روزہ رکھ لیا۔ میں شمعوں ابن جان بودی کے پاس آیا۔ اس سے تین صاع جو قرض لیئے۔ اگر دختر رسول کو دینے۔ دختر رسول نے ایک صاع پیا گو نہ دیا اور پانچ روٹیاں پکائیں میں نے مغربین کی نماز آنحضرتؐ کی اقتداء میں پڑھی نماز سے فارغ ہو نیچے بعد افطار کے بیٹے گھر آیا۔ دختر نبیؑ روٹیاں اور نمک لیکر آئیں جب ہم دسترخوان پر کھانیکے کو بیٹھے دروازہ پر ایک سکین نے صدا دی۔

السلام علیکم اے آل محمد! امت مسلمہ کی اولاد میں سے ایک سکین ہوں اللہ آپکو جنت کے کھانے عنایت فرمائے ایک وقت کی روٹی عنایت

تیسرا دور :-

ہم نے تمام روٹیاں اٹھا کر مسکین کے حوالہ کر دیں۔ ہم تمام نے پانی سے روزہ افطار کیا۔

دوسرے دن دختر رسول نے دوسرا صاع پیکر پانچ روٹیاں پکا ئیں۔ میں نے حسب معمول مغربین کی نماز مسجد نبوی میں آنحضرتؐ کی اثناء میں ادا کی۔ نماز کے بعد افطار کے لیے گھر آیا۔

دختر نبی نے دسترخوان پر نمک اور روٹیاں رکھیں۔ ہم کھانیکو بیٹھے۔ دروازے پر ایک عدا آئی۔

اسلام علیکم اے آل محمد! میں امت مسلمہ کے پیامی میں سے ایک یتیم ہوں میرا والد جنگ اُحد میں آنحضرتؐ کے ساتھ شہید ہو گیا تھا۔ اللہ آپ کو جنت کے کھانے کھلائے ایک وقت کی روٹی کھلا دو ہم تمام نے اپنی اپنی روٹی اٹھا کر یتیم کو دیدی اور پانی سے افطار کر لیا۔

تیسرے دن دختر رسول نے تیسرا صاع پس کر پکایا۔ میں مغربین کی نماز سے فارغ ہو کر گھر آیا بنت نبی نے دسترخوان پر روٹیاں رکھیں جب ہم کھانے کے لیے بیٹھے تو

ایک قیدی نے صدای۔ آل محمد! اللہ آپ کو جنت کی نعمت سے نوازے نہیں بھی کچھ کھلا دو۔ ہم نے تمام روٹیاں اٹھا کر دے دیں اور ہم نے تیسری رات بھی صرف پانی سے افطار کر لیا۔

چوتھے دن دختر نبیؐ۔ دونوں بچے اور جناب حسینؑ بھوک سے نڈھال ہو گئے۔ جب عشاء کی نماز کے بعد معمول کے مطابق آنحضرتؐ کی زیارت کو آئے تو آپ

سے ان کے زرد چہرے اور نڈھال جسم دیکھے نہ گئے۔

انحضورؐ نے عرض کی۔ بار الہا! یہ میرے اہلبیت ہیں اور تیری راہ میں قربانیاں دے دے کہ بھوک سے نڈھال ہو گئے ہیں۔

اس وقت جبریل علیہ السلام نازل ہوا اور سورہ دھر کی بیس آیات لیکر آیا۔

و تذکرۃ الخواص ۳۲۳ پر علامہ ابن جوزی نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

تفسیر قرطبی میں علامہ قرطبی نے یہی روایت ابن عباس سے نقل کی ہے۔

تفسیر طبرسی کے حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری میں علامہ نظام الدین نیشاپوری

نے یہی روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ۔ روایت میں ہے کہ۔ تینوں انوں

میں سائل جبریل ہی تھا جو مسکین۔ یتیم اور اسیہ کی صورت میں صرف آل محمدؐ

کے امتحان کی خاطر مانگت بن کر آیا تھا۔

تفسیر بغوی میں علامہ بغوی نے ابن عباس سے یہی شان نزول نقل

کیا ہے۔

و باب التاویل فی معانی التاویل میں علامہ خازن نے بھی سورہ دھر کا یہی

شان نزول روایت کیا ہے۔

و نور الابصار ۱۱۳ پر علامہ شبلی نے یہی شان نزول روایت کیا ہے۔

تفسیر ج ۳ ۳۱۸ پر علامہ نے یہی روایت نقل کی ہے۔

و مناقب بغدادی ص ۱۸ اور ۱۸۳ پر علامہ بغدادی نے یہی روایت نقل

کی ہے۔





—۷۵—

## سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں چار آیات ہیں۔  
— إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظُلُمٍ وَعَمِيٍّ (المائدہ) —  
نَجْمِ الْحُسَيْنِ (۱۱۱-۱۱۲)





— ۷۶ —

## سُورَةُ النَّبَاِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں بارگاہیات ہیں۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ عَقْرِیْسَاءُ لَوْنٍ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ (الیٰ)

ثُمَّ كَلَّا سِیَعْلُوْنَ (۱ - ۵)

۲۔ اِنَّ الْمَتَّقِیْنَ مَفَازًا (الیٰ) عَطَاءً حِسَابًا (۳۱ - ۳۶)

۳۔ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلَاٰئِكَةُ صَفًّا (۳۸)





# سورۃ نبا

۲۰۱-۳-۴- عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ  
عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ الَّذِي هُمْ  
فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۙ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ  
یہ لوگ نبی و عظیم کے متعلق پوچھتے  
ہیں۔ وہ نبی و عظیم جس میں ان لوگوں کا  
باہمی اختلاف ہے مگر عنقریب انہیں معلوم  
ہو جائے گا۔

نبی ۲ تا ۵

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۳۱۵ پر علامہ حسکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ  
مصر ابن حرب آنحضرتؐ کے پاس آکر بیٹھا اور کہنے لگا: آپ کے بعد  
کون خلیفہ ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جسے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔  
اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ

اہل مکہ تجھ سے خلافت کے متعلق پوچھتے ہیں۔ اور پھر کچھ مانتے ہیں اور  
کچھ انکار کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ عنقریب انہیں یقین ہو جائے گا کہ  
علیؑ حق تھا کیونکہ جب از مشرق تا مغرب اور از شمال تا جنوب ہر مریوے  
کے لیے حیدر رسالت کے بعد امامت کا سوال کیا جائے گا۔

متقین ہی کا مران ہو گئے۔ انہیں انگو  
ورباغات ملیں گے۔ حسین بیویاں ملیں  
گی۔ پھلکے جام ہونگے۔ وہاں وہ کسی  
قسم کی لغو گوئی اور جھوٹ نہ سنیں گے  
یہ اللہ کی طرف سے جزا ہوگی اور  
عنایت ہوگی۔

۵-۴-۳-۲-۱- اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ  
مَعَاذَ اَحَدَاثِئِمْ وَاَحْبَابِ  
وَكُوَاعِبِ اَتْرَابِمْ قَدَ كَا سَا  
وَحَا قَاہ لَا يَسْعَوْنَ فِيْہِمَا  
لَعْنًا وَلَا كِذْبًا جَزَاءُ وَّمِنْ  
رَبِّكَ عَطَاءٌ حِسَابًا

نباء ط ۳۲۳

شواہد التشریل ج ۲ ص ۳۱۹ / من ۳۲ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے  
روایت کی ہے کہ  
حضرت علیؓ سید المتقین ہیں۔

جس دن ملائکہ اور رُوح سف بستہ  
کھڑے ہونگے اس دن کسی کو بولنے  
کی اجازت نہیں ہوگی صرف اپنی گول  
کو اجازت ہوگی جنہیں اللہ کی طرف  
بولنے کی اجازت ہوگی اور وہ دیت کہیں

۱۱- یَوْمَ یَقُومُ الرُّوحُ وَ  
الْمَلَائِکَہُ صَفَاد لَا یَتَكَلَّمُوْنَ  
اِلَّا مَن اُوِّنَ لَہُ الرِّجْمُ وَ  
حَالَ صَوَابًا۔

نباء ط ۳۸

شواہد التشریل ج ۲ ص ۳۲۳ پر علامہ حسکانی امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے  
تکلم سے مراد توحید و رسالت کی گواہی ہے۔ اور قیامت کے دن صرف امینی افراد  
کو توحید و رسالت کی شہادت یاد رہ جائے گی جو ولایت علیؓ ابن ابیطالبؑ کی  
شہادت دیں گے۔

— ۷۷ —

## سُورَةُ التَّائِيَاتِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔  
۱۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ (۳۰ - ۳۱)





# سُورَةُ نَازِعَاتٍ

۲-۱۔ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ هَوٰی  
اَهْوٰی۔ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَوٰی۔ نَازِعَاتٍ ۴۱/۴۲

جو شخص اللہ سے ڈرا اور اپنے کو خواہشات سے دور رکھا جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔

شواہد التزیل ج ۲ ص ۳۲۳ پر علامہ حکامی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نازعات ۴۱ اور ۴۲ کا مصداق حضرت علیؓ ہے کیونکہ حضرت علیؓ واحد و فرد ہے جس نے اپنے آپ کو خواہشات سے دور رکھا اور ہر لمحہ عبادت الہیہ میں گزارا۔



— ۷۸ —

# سُورَةُ عَبَسَ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔  
رجوع بومئذ مسفرة ضاحکہ مستشرق (۲۸-۲۹)



# سُورَةُ عَبَسَ

قیامت کے دن کچھ چہرے خوشحال  
مسکراتے اور مسرور ہونگے۔

۱-۲۔ وَجُوهٌ لَّهُمْ مِّنْ مِّمَّا كُتِبَ لَهُمُ  
صَاحِبَةً مُّسْتَبَشِّرَةً

عبس ۳۸ تا ۴۹

شواہد التزیل ج ۲ ص ۳۲ پر علامہ حکافی نے انس ابن مالک سے روایت  
کی ہے کہ میں نے آنحضرت سے اس آیت کے مصداقین کا سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔  
اے انس یہ چہرے ہمارے ہونگے۔ میں علی ابن ابیطالب حمزہ، جعفر حسن  
حسین اور میری بیٹی فاطمہ مقصود خالق ہے جب ہم محشر کے لیے اٹھیں گے تو  
ہمارے چہروں سے نور سورج کی مانند درخشاں ہوگا۔





—۷۹—

## سُورَةُ الْمَطْفِئِينَ

اس سُورَت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۱۹ آیات ہیں۔

۱۔ کَلَّا اِنْ كُنَّا ابْرَارٌ لِّغَىٰ عَلَيْنَا (الغی) فلیتَنَّا هَٰؤُلَاءِ السَّافِهُونَ  
(۱۸ - ۲۶)

۲۔ وَمَنْ لَّجَدُ مِنْ تَسْلِيمٍ . عینا یشرب بہا المقربون (۲۶ - ۲۸)

۳۔ اِنَّ اَظْهَرَ اِجْرًا لِّمَنْ اَعْمٰی اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُضْحٰکُوْنَ (الغی) مَا  
کَا فُوًّا یَفْعَلُوْنَ (۲۹ - ۳۶)



# سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ

یقیناً ابرار کا نام اعمال علیین میں ہوگا  
 تجھے کیا معلوم کہ علیین کیا ہے۔ کبھی ہوئی  
 کتاب ہے جس پر مقررین کی گواہی ہے  
 درال نعمات جنت میں ہونگے۔ پلنگوں  
 پر بیٹھے دیکھ رہے ہونگے۔ نعمات کی  
 خوشحالی ان کے چہروں سے عیاں ہوگی  
 سیاہ مہرچ آمیز شہدائے جام بین  
 گئے۔ ان کی مراحوں پر کستوری سے مہر  
 کی گئی ہوگی۔ ہر رغبت کر نیوالے کو ایسے  
 انجام کی طرف رغبت کرنا چاہیے۔

۲-۱  
 ۳-۲  
 ۴-۵  
 ۸-۹  
 كَلَّا اِنْ كُنْتُمْ اِلَّا بُرْاٰ  
 لِنٰی عَلَیِّیْنَ ۝ وَ مَا  
 اَدْرٰكُ مَا عَلِمُوْنَ ۝ كِتٰبٌ  
 مَّرْصُومٌ ۝ یَشْهَدُہُ الْمُقَرَّبُونَ ۝  
 اِنَّ اِلٰہَ بَرٍّ لِّغَیِّیْمٍ ۝ عَلٰی اَرَاٰكٍ  
 یَنْظُرُوْنَ ۝ یَعْرِفُوْنَ فِیْ وُجُوْهِہِمۡ  
 نَضْرَةَ النِّعَمِ ۝ یُسْقَوْنَ مِنْ  
 رَّحِیْقٍ مَّخْمُومٍ ۝ یَخْتَلَفُ مِنْكُمْ  
 فِیْ ذٰلِكَ فَلَیْتَنَا قَسِرَ  
 السُّنَا فِسُوْنَ ۝

مطفین ۱۸ تا ۲۶

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۲۵ پر علامہ حسکانی نے جابر سے روایت کی ہے کہ  
 جب نبوک میں آنکھوں نے حضرت علی کو اپنے قریب بلایا اور کافی دیر تک آپ





ان لوگوں کو مافظہ تک نہیں  
 بھیجا گیا۔ آج قیامت کے دن مومنین  
 بحرین کا مذاق اڑائیں گے۔  
 پلنگوں پر بیٹھ کر کفار کا انجام دیکھیں گے  
 کہ انہیں ان کے کرتوتوں کی سزا بھی  
 مل چکی ہے۔

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَأَسَاكُفُونَ ۖ وَمَا  
 أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ۚ فَإِلَیَّوْمِ  
 الذِّیْنِ الْمُنَوَّمِ الْكَفَّارِ یُصْعَقُونَ  
 عَلَى الْأَرَاكِشِ یَنْظُرُونَ  
 مَلَكًا ثَوْبَ الْكُفَّارِ مَا كَانُوا  
 یَفْعَلُونَ۔

• مطفین ۳۹ تا ۳۶

شواہد التشریل ج ۱ صفحہ ۳۳۹ پر علامہ حکامی نے تفسیر متاعل کے حوالہ سے روایت  
 کی ہے کہ۔

ایک مرتبہ حضرت علیؑ چند افراد کے ساتھ تشریف لائے تھے راستہ میں چند  
 منافق صحابہ بیٹھے تھے وہ حضرت علیؑ کو دیکھ کر کہنے لگے "وہ دیکھو گرامہوں کا قولہ آگیا  
 ہے۔ محمدؐ کے پاس جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم بھی کچھ بن گئے ہیں۔  
 ابھی تک حضرت علیؑ آنحضرتؐ کے پاس نہ پہنچے تھے کہ ذات احدیت کی طرف  
 اس واقعہ کی اطلاع ان آیات کے ذریعہ آنحضرتؐ کو دیدی گئی۔

و ایضا، ضحاک کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
 بحرین سے مراد بنو عبدالمشس کا ایک گروہ ہے۔ حضرت علیؑ کے ساتھ چند مخلص  
 صحابہ تھے جب ان کے قریب سے گزے تو ان لوگوں کی آنکھوں کے اشاروں سے  
 ایک دوسرے کو بتایا اور حضرت علیؑ اور آپ کے ساتھیوں کا مذاق اڑایا۔  
 حضرت علیؑ کے آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچنے سے قبل آنحضرتؐ کی ذات احدیت کے  
 ان آیات کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع دے دی۔

— ۸۰ —

# سُورَةُ الْأَنْشِقَاقِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں ۔

۱۔ فَاثْمَانِ اَوْ ثَكْنًا بِهِ يَمِينُهُ ۔ فنونِ یحاسب (۶-۹)

۲۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (۲۵)



و مناقبِ مطہر میں علامہ پر علاوہ بعد اسی نے بھی آیات کا شان نزول یہی لکھا ہے

## سُورَةُ الشَّقَاقِ

جس کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال  
دیگیا اس سے انتہائی آسان  
حساب لیا جائے گا۔

۲۰۱-۳- فَأَمَّا مَنْ أُفْرِقَ كِتَبُهُ  
بِغَيْنَةٍ ۖ فَسَوْفَ يَكْسَبُ  
حِسَابًا يَسِيرًا ۖ

الشقاق کا ترجمہ

و غایۃ المرام مثلاً پر علامہ بخاری نے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہم  
ہم نے آنحضرت سے حضرت کے متعلق سوال کیا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا  
مجھے تعجب لوگوں پر کہ مجھ سے اس شخص کے متعلق پوچھتے ہیں جس کا مرتبہ اللہ  
کی نگاہ میرے مرتبہ حبیب اور نبوت کے علاوہ جس کا مقام میرے مقام کے برابر ہے۔  
یاور رکھو۔

جس نے علیؑ سے محبت کی اسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا اور انبیاء  
کی طرح اس کے کم حساب لیا جائے گا۔

و کشف الغم میں مذکورہ آیت کے ذیل میں ابن عباس سے مروی ہے کہ  
حضرت علیؑ اور آپ کے شیعوں کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔



۴۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ كَمَثُوْرٍ ۔ الشقاق ۲۵

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کا اجر انہیں بلا آسان جتنا ملے دیا جائیگا۔

شواہد التشریح ۱۷۱ پر علامہ حکامی نے عکرمہ کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ :-

قرآن میں جہاں کہیں اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ آیا ہے علی اُن کا امیر و شریف ہے۔ اللہ تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ جہاں بھی کیا ہے درج و ثناء سے کیا ہے۔ مجھے علی کے اتنے فضائل معلوم ہیں کہ اگر انہیں بیان کر لے لگوں تو آسمان و زمین کی دستانیں کم ہو جائیں



— ۸۱ —  
سُورَةُ الْبُرُوجِ

اس سُورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔  
۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَالتَّمَازُذَاتِ الْبُرُوجِ (۱-۲)  
۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (۱۱)



# سورۃ بروج

۱۔ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ: | بروجوں والے آسمان کی قسم ہے۔

بروج

ینا بیچ الودھ ص ۳۱ پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ میں آسمان ہوں اور میری ذریت سے آئمہ بروج ہیں  
جن میں سے پہلا علیؑ اور آخری مہدیؑ ہوگا۔

۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ کَهَمَّ جَنَّٰتٍ  
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْهَارُ  
ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُ۔  
جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ  
کئے ان کے لیے ایسی جنات ہونگی  
جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی یہی  
فوز کبیر ہے۔

شواہد التشریح ص ۱۷۱ پر علامہ حکافی نے ابن عباس سے روایت کی ہے  
کہ قرآن میں جہاں کہیں۔ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ آیا ہے علیؑ اس  
کا امیر و رئیس ہے۔



# سُورَةُ الْفَجْرِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔  
یا ایہا النفس المطمئنة ۱۰ ارجعی الی ربک (۲۷-۳۰)



# سُورَةُ فَجْرِ

۱-۲-۳-۴- یَا أَیُّهَا النَّفْسُ  
الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ  
كَأَنِّي مُرْضٍ بِكَ - فَادْخُلِي  
فِی عِبَادِي ۖ وَادْخُلِي جَنَّتِی -  
اے نفس مطمئنہ اللہ کی طرف خوشی  
خوشی لوٹ آ۔ میگزینوں  
اور میری جنت میں داخل  
ہو جا۔

شواہد التشریح ج ۲ ص ۳۳ پر علامہ حکامی نے امام جعفر صادق سے روایت  
کی ہے کہ  
یہ آیت حضرت علیؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔



—۸۴—

## سُورَةُ الشَّمْسِ

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چھ آیات ہیں۔  
— اِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ — وَالشَّمْسُ وَضَحَاهَا —  
وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَاها (التي) يَفْشَاهَا (۱ - ۵)  
— اِذَا بَعِثَ اَشْقَاهَا (۱۳)





سُورَةُ الشُّمُسِ

مجھے سوچ اور اس کی دھوپ کی  
قسم ہے۔ مجھے سوچ کے بعد آنیوالے  
چاند قسم ہے مجھے دن کے احوال اور رات کی تاریکی  
قسم ہے۔

شواہد الشریعہ ج ۲ ص ۳۳۳ پر علامہ حکامی نے ابن عباس سے روایت کی ہے  
سویح نبی اکرم ہیں۔ چنانچہ ابن ابیہالب ہے۔ دن کا احوال مسنین شریفین ہیں  
اور رات کی تاریکی کے مظالم ہیں۔

جب امت کا بد بخت ترین فرد  
حیات کرے گا۔

یا علیؑ۔ اولین میں بہ بہت ترین فرد کون تھا۔  
حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ ناقہ صالح کو پتے کر نیوالا۔  
آپؑ نے فرمایا تو نے درست بتایا ہے۔ اب بتا کہ آخرین میں بہ نہیب

ترین کون ہوگا ؟

آپ نے عرض کیا آپ ہی فرمادیں ۔

آپ نے حضرت علیؑ کی ریش مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا جو اس ریش کو  
آہرے سر کے غرن سے رنگین کرے گا وہ قوم صالح کے ہر نصیب فرد سے بھی برتر  
ہوگا۔

و ایضا ص ۳۴۲ پر علامہ حکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
فرمایا ہے۔

مجھے صادق و مصدق نبیؐ نے بطور عہد بتایا ہے کہ میری اُمت کا بدبخت ترین  
آدمی تجھے شہید کرے گا۔

و ایضا۔ علامہ حکانی نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ  
اشیائے اربعین سے خیار ابن قذیر تھا جس نے ناقہ صالح کو پے کیا تھا اور اشقیائے  
آخریؑ سے املی تیرا قاتل ہوگا۔



—۸۵—

## سُورَةُ الضَّحٰی

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (۵)

۲۔ وَامَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (۱۱)





# سورہ ضحیٰ

۱۔ فَ لَسَوْفَ يَكُونُ  
رَبُّكَ فَتْرَضَىٰ | عنقریب اللہ تجھے اتنا دے گا کہ  
تو راضی ہو جائیگا۔

و جامع البیان میں علامہ طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آل محمدؐ کے معاملہ میں اللہ آنحضورؐ کو اتنا دے گا کہ آپ کو رضی ہو جائیں گے۔

۱۔ درمنثور ج ۶ ص ۳۱۶ پر علامہ سیوطی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے ضحیٰ وہ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ

اللہ نے ہم اہلبیت کے لیے دنیا کی نسبت آخرت کو زیادہ پسند فرمایا ہے

۲۔ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ  
فَحَدَّثٌ - ضحیٰ ۱۱ | نعمت خدا کا تذکرہ ضرور  
کیا کرو۔

شواہب التنزیل ج ۲ ص ۳۳۴ / ص ۳۳۵ پر علامہ حسکانی نے عمر ابن خطاب سے روایت کی ہے کہ۔

سات افراد ہیں جن کی وجہ سے اہل ارض کو رزق - مدد اور بارش  
دیجاتی ہے۔ ان میں ابوذر - عمار - سلمان - مقداد مدینہ اور حضرت علی ہیں اور  
حضرت علی ان کا امام ہے ۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

—۸۶—

# سُورَةُ الشَّارِحِ

اس سورت میں حضرت علیؑ کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (۳)

۲۔ فَاِذَا خَرُغْتَ فَاَنْصِبْ (۷)





# سُورَةُ الْمُنَشِّجِ

۱۔ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ | ہم نے تیرے ذکر کو بلند  
المنشج ۲۷ | کیا ہے۔

تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حق نے لکھا ہے  
بلندی ذکر کا معنی یہ ہے کہ اللہ نے حضور کو انسی نسل سے نوازا ہے کہ  
تاقیامت آل محمد ختم نہیں ہونگے آپ خود اندازہ کر لیں اتنی سادات کئی کے  
باوجود بھی روئے ارض سادات سے بہرہ زہ ہے۔

۲۔ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ | جب توج سے فارغ ہو جائے  
المنشج ۲۸ | تو اسے مقرر کر دے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۴۹ پر علامہ حسینی نے امام جعفر صادق سے  
روایت کی ہے کہ۔

تواتر اہدیت کی طرف سے آنحضور کو یہ حکم حجۃ الوداع کے بعد اور آیۃ  
غدير سے پہلے ملا تھا کہ جب حج سے فارغ ہو جائے تو ملی کی خلافت کیلئے تقریر کا اعلان کرے

— ۸۶ —

## سُورَةُ التِّينِ

اس سُورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آنحضرت آیات ہیں۔  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۝۱ الْحَمْدُ  
بِأَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنِ (۱-۸)



# سُورَةُ ثِيْنٍ

۱۔ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۚ  
وَطُورِ سِينِينَ ۚ وَهَٰذَا الْبَلَدِ  
الْأَمِينِ ۚ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ  
فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۖ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ  
أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۖ إِلَّا الَّذِينَ  
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ  
أَجْرٌ غَيْرٌ مَّسْنُونٍ ۖ فَمَا يَكْذِبُكَ  
بَعْدُ يَا دِينَ ۖ أَلَيْسَ اللَّهُ  
بِأَحْكَمِ الْحَكِمِينَ ۚ

تین و زیتون

مجھے تین و زیتون کی قسم۔ مجھے طور سینین  
کی قسم۔ ہم نے انسان کو انتہائی حسین  
پیدا کیا۔ پھر اسے پستی میں گرایا۔ ان لوگوں  
ان لوگوں کے سوا جو ایمان کے ساتھ  
اعمال صالحہ کیا لائے۔ انہیں بد احسان  
جتلانے اجر دیا جائیگا۔ تجھے قیامت  
کے معاملہ میں کوئی نہ جھٹلایگا کیا اللہ  
احکم الحاکمین نہیں ہے۔

و شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۵۲ / ص ۳۵۳ پر علامہ حکانی نے تفسیر فرات کے  
حوالے سے امام موسیٰ کاظم سے روایت کی ہے کہ۔

تین سے مراد امام حسنؑ۔ زیتون سے مراد حضرت امام حسینؑ اور طور سے مراد



حضرت علیؑ اور بلدا فہین سے مراد آنحضرتؐ ہیں۔ الذین اصنوا! سے مراد شیطان علیؑ ہیں۔

و علامہ بغدادی نے "ایضاً بغدادی ج ۲ صفحہ ۹۷ پر انس ابن مالک کے روایت کی ہے  
تجھے قیامت کے سلسلہ میں نہیں جھٹلایگا۔ کامصدق حضرت علیؑ ہے۔



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

— ۸۸ —  
سُورَةُ الْقَدَرِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں اہمیت واحدہ ہے  
— لیلة القدر خیر من الف شهر (۳) —



# سُورَةُ قَدَر

۱۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ | شب قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔

حاشیہ شراہ التذلل ج ۲ صفحہ ۲۵۳ علامہ محمودی نے مدائنی سے روایت کی ہے کہ

سفیان ابن ابوعلی ہندی امام حسن کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے سفیان اللہ کی تجھ پر رحمت ہو۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپ نے اے فریاد آغوش کرنے والے عالم خواب میں بنی اُمیہ کو اپنے منبر پر دیکھا تو آپ پر شاق گزرا۔ آپ نے ذات احدیت سے استدعا کی تو اللہ نے جواب میں قدر عطا فرمائی۔

میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ۔ اس اُمت کی آگ دھڑ دھڑے زخروں اور بڑے پیٹ فالے کے ماتھے میں آئے گی۔

میں نے عرض کیا وہ کون ہوگا ہے



آپ نے فرمایا۔ معاویہ۔  
اللہ نے اپنے قرآن میں بنی امیہ کی مدت حکومت بتا دی ہے۔ اور وہ ہے ہزارہ



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

— ۸۹ —

## سُورَةُ الْبَيِّنَةِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دلائل ہیں۔  
ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولئک ہم  
خیر البریۃ جزاؤہم عند ربہم (۱-۴)



## سُورَةُ بَيْنَةِ

۱-۲- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُوْلٰٓئِكَ  
هُمْ خَيْرٌ اَلْبَرِيَّةِ جَزَاۗءُ اُوْلٰٓئِكَ  
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ حٰدٍۢ بِحَرْمٍ مِنْ  
تَحْتِهَاۤ اَلْاَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا  
اَبَدًاۚ اَرْضٰى اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضِيَ  
عَنْهُۤ اُولٰٓئِكَ لِيْسَ لَهُمْ خَوْفٌ مِّنْ رَّبِّهٖۚ

بَيْنَةُ ۱۷ / ع

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ  
کئے وہی کائنات میں سے بہترین افراد  
ہیں۔ اللہ کے ہاں انکی جزا جنت عدن  
ہوگی جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی  
یہ لوگ ہمیشہ یہیں رہیں گے یہ لوگ اللہ  
سے راضی ہونگے اللہ ان سے راضی ہوگا۔ یہ  
سب کچھ ان کے لیے ہوگا جو اللہ سے ڈرتے  
ہوں گے۔

علامہ طبری نے اپنی تفسیر جامع البیان میں آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
حضرت علی سے فرمایا ہے۔ یا علی تو اور تیرے شیعہ خیر البریہ ہو۔  
وہ منثور ج ۲ صفحہ ۳۹ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ  
آیت نازل ہوئی تو آپ نے حضرت علی سے فرمایا یا علی تو اور تیرے شیعہ خیر البریہ ہیں۔  
غایۃ المرام صفحہ ۳۲ پر علامہ بحرانی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ بینہ ۱۷



کے مصداق حضرت علیؑ اور شیعہ ایمان علیؑ ہیں۔

۱ کنز العمال ج ۶ ص ۴۲۳ پر علامہ مستقی ہندی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا ہے۔ علیؑ تو اور تیرے شیعہ خیر البریہ ہیں۔  
۲ کنوز المحتائق ص ۴۲ پر علامہ منادی نے کفایۃ الطالب ص ۱۱۹ پر علامہ کبھی نے اور نورالابصار ص ۱۱۸ پر علامہ شبلیخانی نے یہی حدیث نقل کی ہے۔



jabir.abbas@yahoo.com

— ۹۰ —

# سُورَةُ الْاٰدِيَاتِ

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں پچھ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (الی) فوسطن به جمعاً (۲۰۱)



# سُورَةُ عَادِيَات

۱۔ کَوِّلُ الْعَدِيَاتِ صَبْحًا ۱۰

فَالْمُؤْمِرَاتِ قَدْحًا ۱۱ فَاَلْمُنِيرَاتِ

صَبْحًا ۱۲ خَائِنَاتٍ ۱۳ بِأَهْ نَقْعًا ۱۴

فَوْسَطْنِ ۱۵ بِأَهْ جَعًّا ۱۶

عادیات مارتا عدا

مجھے دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی قسم ۱  
مجھے ان کے پاؤں سے اُڑتی ہوئی ۱۱  
چنگاریوں کی قسم اجنبیوں نے صبح کے ۱۲  
وقت حمل کیا، غبار اڑایا اور دشمن کی صفوں ۱۳  
میں گھس گئے۔ ۱۴

اخلاق الحق ج ۳ ص ۲۴۲ ہے کہ حاشیہ پر علامہ مرعشی نے مکرر آیات کی تفسیر میں

لکھا ہے کہ

عرب بدول کے ایک گروہ نچوادی رملہ میں اس غرض سے آکر قیام کیا کہ مدینہ پر شب  
خون ماریں گے۔ آنحضرتؐ کو جب اطلاع ملی تو آپؐ نے صحابہ سے پوچھا۔

ان کا مقابلہ کون کرے گا۔

اہلِ صفہ میں سے ایک گروہ اٹھا اور کہنے لگا کہ ہم ان کے مقابلہ میں جاہیں گے۔  
آپؐ نے چاہیں ہمارا سالار بنا دیں، ان میں قرعہ اندازی کی گئی۔ قرعہ اصحابِ صفہ اور  
ان کے ملاوہ میں سے اسی افراد کے نام نکلا آپؐ نے ابو بکرؓ کو منبردار بنایا اور



فرمایا بنی سلیم کی طرف جاؤ یہ لوگ وادی میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔  
جب ابوبکر کی سالاری میں پہنچا تو ان لوگوں نے اسلامی لشکر کو مار بھگایا۔ اکثر غازی  
شہید ہو گئے سالار شکر جان بچا کر واپس گیا۔

پھر حضرت نے عمر ابن خطاب کو سالار شکر بنا کر بھیجا یہ بھی شکست کھا کر  
واپس آگئے۔ عمرو ابن عاص نے عرض کیا قہد اب مجھے اجازت دیں۔ عمرو بھی شکست کھا  
کر واپس آیا کچھ صحابہ بھی شہید ہو گئے۔ سزا اپنے حضرت علی کو بھیجا اور فرمایا وادی حجاب  
کی طرف جانا۔ ابوبکر عمر۔ عمرو عاص وغیرہ کو بھی شامل لشکر کر دیا۔ آپ رات کو چلے  
اور دن کو روپوش ہو کر چلے گئے۔ دوسری رات کو آپ پھر چلے اور وادی حجاب  
پہنچ گئے۔

عمرو ابن عاص کو یقین ہو گیا کہ اب علی فتح کر لے گا چنانچہ عمرو نے ابوبکر سے کہا کہ  
اس وادی میں بھیڑیے بکثرت رہتے ہیں۔ جو بنی سلیم کی نسبت زیادہ خوشخوار ہوتے  
مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم وادی کے دوسری طرف سے جائیں اس کا مقصد بنی  
سلیم کو مطلع کرنا تھا۔

جب حضرت علی سے کہا گیا تو آپ نے کوئی توجہ نہ دی اور صبح تک وہیں بیٹھ کر انتظار  
کیا عین وقت صبح حضرت علی نے ان پر حملہ کر دیا۔ بنی سلیم بڑی طرح ہراساں ہو گئے  
اس وقت انہوں نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ جیسے ہمایاں فاسخ اور کامران ہو کر واپس  
پلٹے تو آنحضور نے بیرون مدینہ آکر استقبال کیا اور فرمایا۔ یا علی۔

اگر مجھے اپنی اُمت کے لیے فہ خوف نہ ہوتا جو عیسے کی اُمت عیسٰی کے متعلق  
خیال کرنے لگی ہے تو میں تیرے لیے فضائل بیان کرتا کہ تو جہاں سے بھی گزرتا لوگ  
تیرے قدموں کی خاک اڑا کر تبرک بنا لیتے۔

— ۹۱ —

# سُورَةُ الْبَقَارَةِ

اس سُورَت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔  
— فَاَقَامَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ - فَيُوفِي عِشَّةَ الرَّاضِيَةِ (۴۰۶) —



## سُورَةُ قَارِعَةٍ

۱-۲۔ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ  
فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ  
جس کے نیک اعمال کا پڑا بھاری دھما  
وہ خوش گوار زندگی گزارے گا۔

قارعہ ۷۷/۷۸

و شَوَابُّ التَّزْوِيلِ ج ۲ ص ۳۴ پر علامہ سکاٹ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
انبیاء کے بعد جس فرد کا پڑا سب سے بھاری ہوگا وہ مل ابن ابیطالب ہوگا کیونکہ  
آپ کے اعمال صالحہ کے علاوہ کچھ ہوگا ہی نہیں۔





—۹۲—

## سُورَةُ الْبَكَارِ

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں آیت واحدہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ یَوْمُذِکَ عَنْ النِّعَمِ (۸)



## سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

تَمَّ كَسْتَلْنِ يَوْمَ مَبِيذِ | اس دن تم سے نفیم کے متعلق  
عَنِ النَّعِيمِ۔ | تکاثر سے سوال کیا جائے گا۔

• ینا بیع المودہ ص ۱۱۱ پر علامہ قدوسی نے بیہقی کے حوالہ سے ابن عباس صولی سے روایت کی ہے کہ ایک دن ہم امام رضا کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عالم نے کہا تکاثر ۸ میں تقسیم سے مراد دنیا کا ٹھنڈا پانی ہے۔ امام رضا نے یہ سن کر بار بار بلند فرمایا۔ یہ تم لوگوں کی اپنی تفسیر ہے جسے تم علوم پر ٹھونس رہے ہو۔ کوئی کہتا ہے ٹھنڈا پانی ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ نیند ہے۔ کوئی کہتا ہے لذت کھانے ہیں۔

حالانکہ مجھے اپنے آباء کے ذریعہ امام محمد باقر سے پہنچا ہے کہ جب ایک عام انسان اپنی دی ہوئی چیز کسی سے نہیں پوچھتا تو اللہ تو کس بات سے اجل ہے کہ مر نعمات اس نے دنیا میں یہیں دی ہیں قیامت میں ان کے متعلق پوچھنے لگے اور سوال کرنے لگے۔ دین میں نعیم سے مراد ہم اہلبیت کی محبت ہے۔ جسکا سوال اللہ اپنی توحید اور رسالت کے بعد کرے گا۔

مجھے میرے باپ نے بتایا تھا کہ مجھے اپنے اباؤ اجداد کے ذریعہ آنحضرت سے پہنچا ہے۔

یا علیؑ! مرنے کے بعد انسان سے سب سے پہلے جو سوال کیا جائے گا وہ اللہ کی توصیر۔ میری رسالت اور تیری ولایت کا سوال ہوگا۔

جس نے اس کا اقرار کر لیا وہ جنت نعیم میں داخل ہوگا۔

و علامہ قندوزی ہی نے زیانبع المودہ کے ص ۳۲ پر حافظ ابو نعیم کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

میں نے آنحضرت سے اس آیت کے متعلق سوال کیا تو آپؐ فرمایا۔ ولایت علیؑ کا سوال ہوگا۔





—۹۳—

# سُورَةُ الْاَنْصُرِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پانچ آیات ہیں۔  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - (۱) (الی) و قوا صوابا بالصاب (۱۱-۱۲)



# سُورَةُ عَصْرِ

زمانہ کی قسم! تمام انسان خسارے میں  
ہیں ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے  
اعمال صالحہ کئے اور حق و صبر کی  
وصیت کی۔

۴/۴ - وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ  
لَكَفٍ خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ  
وَتَقَرَّبُوا إِلَىٰ الصَّبْرِ

عصر ۲، ۴

۱ در تشریح ۶ ص ۳۹۳ پر علامہ سید علی نے ابن مروجیہ کے حوالہ سے ابن عباس  
سے روایت کی ہے کہ

خسارے والوں کا مصداق ابوجہل ہے۔

اور ۱۱ آمنوا و عملوا الصالحات کا مصداق حضرت علیؓ اور مسلمان ہیں۔

۲ ماذانی التبیح ج ۳ ص ۱۴۵ پر علامہ قیس نے تفسیر طبری کے حوالہ سے زید  
ابن ارقم سے روایت کی ہے۔

۳ حضورؐ نے فرمایا ہے

سورہ عصر تجھان علیؓ اور دشمنان حق کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۱ نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۶۳ پر علامہ عبد الرحمن صفدر می نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

۲ الامامۃ والسیاستہ ص ۲۷ پر علامہ ابن قیم نے محمد ابن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ جنگ جمل میں محمد ابن ابوبکر نے اپنی بہن کے کجاوہ کے پاس جا کر کہا۔ کیا قرآن محفوظ ہے سنا نہیں تھا ہے

علیؑ مع الحق والحق مع علیؑ

۳ کفایۃ الطالب ص ۱۳۵ پر علامہ کھنجر نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

۴ مناقب خطیب ص ۳۱۸ پر علامہ بغدادی نے یہی حدیث نقل کی ہے۔





—۹۴—

# سُورَةُ الْكَوْثِرِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔  
— بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اِنَّا اَعْطٰیْنٰكَ الْكَوْثَرَ (۲)



## سُورَةُ كُوثُر

إِنَّا آَعَطَيْنَاكَ الْكُوثُرَ | ہم نے تجھے کثرت سے دیا ہے۔

کُوثُر ۲

• سُورَةُ الْاَنْزِلِ ج ۲ ص ۳۷۵ پر علامہ حکامی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ  
آنحضرتؐ نے مجھے بتایا ہے۔

یا علیؑ مجھے جنت میں اپنا اور اپنے اہلبیت کے تمام افراد کے مکانات  
دکھا دیئے گئے ہیں۔



— ۹۵ —

## سُورَةُ النَّازِعَاتِ

اس سُورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔  
۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (۲)





سورة نصر

۱۰ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ  
جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔

و در فتوح ج ۲ ح ۳۳ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
 اُمّ الخضر ایک جنگ سے واپس تشریف لائے ہوئے تھے کہ یہ سورہ نازل ہوا۔  
 آئینے فرمایا۔

یا علیؑ۔ یا فاطمہؑ بنت محمدؐ اس فتکوار کو اور کھو جہ اللہ کی مدد اور فتح  
آئے گی۔



—۹۶—

## سُورَةُ الْاِخْلَاصِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پانچ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اللّٰهُ  
الصَّمَدُ ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ ۔

(۵۷۱)



# سُورَةُ اخْلَاصٍ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

انہیں بتائے اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنما ہے اور نہ کسی کا پیدا کر دہ ہے۔ کوئی بھی اس کا مثل نہیں ہے۔

اخلاص ۱

یہاں سورۃ الفورہ ص ۱۵ پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ  
یا علیؑ گوگوں میں تیری مثال ایسے ہے جیسے قرآن میں سورۃ اخلاص ہے۔  
جو شخص سورۃ اخلاص ایک مرتبہ پڑھے گویا اس نے پل حصہ قرآن کی تلاوت کی ہے  
جو دوسرے مرتبہ پڑھے گویا اس نے پل حصہ قرآن کی تلاوت کی۔ اور جس نے تین مرتبہ تلاوت کی  
گویا پورے قرآن کی تلاوت کی۔ یا علیؑ بالکل اسی طرح جس نے تجھے دل سے محبت کی  
اس نے ایمان کا پل حصہ مکمل کیا۔ جس نے دل اور زبان سے محبت کی اس نے ایمان کے  
دو حصے حاصل کر لیے اور جس نے دل۔ زبان اور ہاتھ سے محبت کی اس نے ایمان کا مل حاصل کیا  
جس ذات نے مجھے سموت برحق کیا ہے اس کی قسم اگر اہل ارض تجھ سے اس طرح محبت  
کرتے جی طرح اہل سماء تجھ سے محبت رکھتے ہیں تو افسوس جنم کو پیدا نہ کرتا۔